رسول اللہ ﷺ کے کریمانہ

آدابِ زندگی

حافظ ابوبکر احمد بن حسین البیہقی رحمہ اللہ

۳۸۴ھ — ۴۵۸ھ



مترجم
مولانا زبیر احمد سلفی

تحقیق
فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج وتصحیح
عبد الرحیم بلتستانی

آدابِ زندگی

حافظ ابوبکر احمد بن حسین البیہقی رحمہ اللہ
۳۸۴ھ — ۴۵۸ھ



مترجم
مولانا زبیر احمد سلفی

تحقیق
فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تخریج وتصحیح
عبدالرحیم بلتستانی

ناشر
دارالکتب السلفیہ
اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Tel: +92 42 37244404 37361505
Cell: +92 333 4334804 - 324 4336123 dk.salafiyyah@gmail.com

DAR-UL-KUTUB AL-SALAFIYYAH

رسول اللہ ﷺ کے کریمانہ آداب زندگی

تالیف

حافظ ابوبکر احمد بن حسین البیہقی رحمہ اللہ

۳۸۴ھ ـــــ ۴۵۸ھ

تحقیق

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

مترجم

مولانا زبیر احمد سلفی

تخریج و تصحیح

عبدالرحیم بلتستانی

اہتمام .... ہناد شاکر

اشاعت اول .... فروری 2014ء

ناشر و تاجر

دار الکتب السلفیۃ

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور 37361505 Tel: +92 42 37244404

Cell: +92 333 4334804 - 324 4336123 dk.salafiyyah@gmail.com

عرض ناشر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

محترم قارئین! "الآداب" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کتاب نامور محدث امام ابو بکر بیہقی رحمہ اللہ کی محنت اور محبت حدیث کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

کتب احادیث میں دیگر عنوانات کے ساتھ ایک اہم عنوان "الآداب" یا "البر و الصلۃ و الآداب" بھی شامل ہوتا ہے۔ جس میں معاشرتی زندگی کے آداب و معاملات، شخصی عادات کی اصلاح و تحسین، اقرباء و احباب کے حقوق، جانوروں کے حقوق، عام اشیاء کے استعمال کرنے، نیز شخصی واجتماعی رویوں سے متعلق احادیث کو جمع کیا جاتا ہے۔

امام ابو بکر بیہقی کے علاوہ امام المحدثین امام بخاریؒ سمیت متعدد محدثین نے آداب سے متعلق احادیث کے الگ مجموعے اپنی اسناد کے ساتھ مرتب کیے، جن میں سے ایک مجموعہ "الآداب" جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، اردو خواں طبقہ کا لحاظ کرتے ہوئے ہم نے حدیث کے راوی (صحابی) سے حدیث لکھی ہے۔ اس کتاب کی اہمیت و ضخامت اور جامعیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس میں ۱۰۹۵ احادیث کو مختلف ذیلی عنوانات کے تحت جمع کیا ہے۔

اس کتاب کا اردو ترجمہ انڈیا کے جید عالم مولانا زبیر احمد سلفی صاحب نے کیا تھا۔

ہم نے اسی ترجمے کو پیش نظر رکھ کر اس کی تصحیح و تسہیل کروائی ہے۔ اور اس کے مکمل حوالہ جات درج کیے ہیں اور اس ترجمے میں ہم نے درج ذیل امور کو پیش نظر رکھا ہے:

☆ ترجمے میں روانی اور شستگی

☆ احادیث کی تخریج (جو کہ اس سے قبل نہ تھی)

☆ صحیح وضعیف کی پہچان کے لیے محدث العصر علامہ البانی کی تحقیقات سے بھرپور استفادہ

☆ آغاز میں امام ابو بکر بیہقی رحمہ اللہ کے حالات زندگی

اس مجموعے کا نام اردو زبان کی مناسبت سے رسول اللہ ﷺ کے عطا کردہ "کریمانہ آدابِ زندگی" رکھا گیا ہے کیونکہ "آدابِ زندگی" کے نام سے چھوٹی بڑی کئی کتابیں اردو بازار میں عام ہیں۔

ہم جناب عبدالرحیم بلتستانی کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت اور محنت صرف کر کے اس کتاب کی احادیث کی تخریج کا فریضہ انجام دیا اور اصل ماخذ سے مطابقت و تصحیح کر کے علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا تحقیقی حکم بھی ساتھ درج کیا۔

الحمد للہ "دار الکتب السلفیہ" کی اس کتاب کو اپنے طباعتی اور علمی معیار کے مطابق پیش کر رہا ہے۔

ہم نے اصلاح عبارت اور درستی املاء کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ پھر بھی انسانی کوشش میں غلطی کا امکان ہوتا ہے۔ اگر کوئی سہو ہو گیا ہو تو ہم قارئین سے پیشگی معذرت خواہ ہیں۔ البتہ غلطی کی نشان دہی کرنے والے بہی خواہوں کے ہم شکر گزار ہوں گے تاکہ آئندہ اشاعت میں غلطی درست کی جا سکے۔

خادم دین قیم
حافظ ھناد شاکر عفی اللہ عنہ
ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ بمطابق ۸ فروری ۲۰۱۴

فہرست مضامین

❁❁❁

تقدیم

شریعت محمدیہ کا ایک بڑا معجزہ یہ بھی ہے کہ اس نے عام انسانیت کو زندگی کا وہ شعور بخشا جس سے انسان اشرف المخلوقات بننے کا مستحق قرار پایا اور وہ ہے انسانی زندگی گزارنے کے آداب۔ انسانی اخلاق و مکارم اور فضائل و آداب کے بغیر بشریت کا تقاضا پورا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی انسان اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل کر سکتا ہے۔

آنحضرت ﷺ ساری کائنات کے لیے معلم، ہادی اور روحانی پیشوا تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو انسانی زندگی گزارنے کے وہ آداب اور مکارم اخلاق کی وہ اعلیٰ تعلیم عطا فرمائی جس کی بدولت عالم انسانیت اعلیٰ روحانی قدروں سے روشناس ہوئی اور اسے زندگی گزارنے کے بہترین طور طریقے ملے جسے شریعت کی اصطلاح میں حکمت و آداب اور انسانی مکارم و فضائل کہا جاتا ہے۔ جب تک انسانوں میں اخلاق و مکارم کے یہ اعلیٰ ترین آداب نہ پائے جائیں تب تک وہ اشرف المخلوقات کہے جانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کو وہ اعلیٰ اخلاق و عادات کریمانہ عطا فرمائے تھے جو آپ ﷺ کی نبوت کا معجزہ ہیں اور آپ ﷺ کی امت کے لیے یہ کرامت و خصوصیت ہے۔ یہ اعلیٰ اخلاقی تعلیمات نبوت محمدیہ ﷺ کا فیض ہیں جن کے ذریعے سے پوری کائنات جن و بشر بلکہ حیوانات اور دنیا کے تمام موجودات کو آپ ﷺ کی نبوت کا یہ فیض حاصل ہوا۔ یہ کائنات رحمت و عدل سے معمور ہو گئی۔ بلاشبہ یہ نبی کریم خاتم الانبیاء ﷺ کا معجزہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات کے تمام شعبوں میں رحمت و عدل اور آداب حیات طیبہ کے اصول دنیا کو ملیں اگر یہ اعلیٰ معجزات نبوی ﷺ آداب و تعلیمات کی شکل میں نہ ہوتے تو دنیا انسانیت کا ایک جنگل ہوتی اور اسے رحمت و عدل کا کوئی حصہ نہیں ملتا۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر اس دنیا کے لیے مبعوث فرمایا تھا، آپ ﷺ سراپا رحمت اور اخلاق کریمانہ کی عملی تصویر تھے، کتاب الٰہی قرآن مجید کے

آپ ﷺ عملی مظہر تھے، آپ ﷺ نے اس جاہل اور ان پڑھ امت کو جہاں علم و حکمت کا شعور بخشا وہیں انہیں اعلیٰ طرز معیشت عطا فرمائی۔ چنانچہ جب ام المومنین حضرت عائشہؓ سے لوگوں نے آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے نہایت جامع و مختصر جواب دیا جو آپ ﷺ کے تعارف کے لیے جامع مثال ہے، انہوں نے فرمایا:

((کان خلقہ القرآن))(۱)

یعنی "پورا قرآن نبی ﷺ کی سیرت و اخلاق ہے"

آپ ﷺ کی زندگی قرآن کا عملی نمونہ تھی۔ اس لیے آپ ﷺ کا ہر عمل امت و انسانیت کے لیے اخلاق و کردار کا آئینہ دار ہے اور جس چیز سے آپ ﷺ نے روکا وہ مکارم اخلاق کی فہرست سے خارج ہو گئی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (حشر:۷)

"جو اللہ کے رسول تم کو اپنے قول و عمل سے حکم دیں ان کو لازم پکڑ لو اور جن چیزوں سے منع کریں ان سے پوری طرح سے باز آجاؤ۔"

یہ آیت کریمہ ایک اخلاقی بنیاد ہے اور آنحضرت ﷺ کی اخلاقی، ادبی و معاشرتی زندگی کی مکمل آئینہ دار ہے۔ نیز اللہ نے رحمۃ للعالمین ﷺ کو مکارم و اعمال صالحہ کے داعی و حامل ہونے کی بنا پر دونوں عالم کے لیے رحمت قرار دیا ہے۔ اس انسانی بستی میں آپ ﷺ اپنے ایمان و عمل اور سیرت و کردار کی بنا پر ساری مخلوق کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے اور آپ نے اس رحمت کا عملی نمونہ اور جامع اخلاقی نظام دنیا کو عطا فرمایا، جیسا کہ خود آپ کا ارشاد ہے:

"بعثت لأتمم مکارم الاخلاق"(۲) چنانچہ سیرت محمدی کا یہی وہ معجزہ تھا جس نے ساری دنیا کو انسانیت کا اعلیٰ کمال اور ادب و اخلاق کا عمدہ نمونہ پیش کیا۔

آپ کے اخلاق کے ایک عظیم دفتر اور مکمل سیرت طیبہ کو مشہور محدث ابو بکر احمد بن الحسین بیہقی (پانچویں صدی ہجری کے اس امام و محدث پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو) نے الآداب کے نام سے رسول اللہ ﷺ کی پوری عملی زندگی کو آپ کے کریمانہ اخلاق کے موضوع سے

(۱) مسند احمد ۶/ ۵۴، صحیح الجامع ۴۸۱۱

(۲) سنن الکبریٰ، بیہقی: ۱۰/ ۱۹۱، ۱۹۲، الادب المفرد: ۲۷۳

مرتب کیا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ

امام بیہقی رحمہ اللہ تاریخ میں نامور محدث کی حیثیت سے قیامت تک کے لیے اپنا اعلیٰ ذکر خیر چھوڑ کر گئے ہیں، وہ نیشاپور کے ایک دیہات بیہق میں ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے اور یہیں پلے بڑھے اور پھر حصول علم کے لیے عراق و حجاز کا سفر کیا بلکہ تمام مشہور اسلامی شہروں مثلاً نوقان، اسفرائین، طوس، مہرجان، اسد آباد، ہمدان، دامغان، اصبہان، رے، نیشاپور، بغداد اور مکہ کے علماء سے علمی کسب فیض کیا اور ۴۵۸ھ میں نیساپور میں وفات پائی، آپ کی میت آپ کے آبائی مقام بیہق لے جائی گئی اور وہیں آپ کو دفن کیا گیا۔

آپ کے مشہور اساتذہ میں سے صاحب مستدرک امام حاکم نیساپوری، عبداللہ بن یوسف بن احمد الاصبہانی، ابو محمد الجوینی اور ابوالحسن علی بن الحسین بن علی البیہقی تھے۔ آپ سے اہل علم کی ایک بڑی جماعت نے استفادہ کیا جن میں سب سے مشہور ابو عبداللہ محمد بن الفضل الفراوی تھے جو کتاب الآداب کے سب سے مشہور راوی ہیں۔

آپ نے اپنی علمی یادگار کے لیے حسب ذیل چھوڑی ہیں:

(۱) السنن الکبریٰ (دس جلد) (۲) دلائل النبوۃ
(۳) احکام القرآن (۴) کتاب الاعتقاد
(۵) کتاب القراءۃ خلف الامام (۶) مناقب الامام الشافعی
(۷) کتاب الزہد الکبیر (۸) کتاب البعث والنشور
(۹) کتاب الترغیب والترہیب (۱۰) کتاب فضائل الصحابہ
(۱۱) کتاب الاربعین الکبریٰ (۱۲) مناقب الامام احمدؒ
(۱۳) کتاب معرفۃ السنن والاثار (۱۴) کتاب الدعوات الکبیر
(۱۵) کتاب الدعوات الصغیر (۱۶) جامع ابواب قراءۃ القرآن
(۱۷) کتاب الانتقاد (۱۸) فی نصوص الشافعی
(۱۹) الجامع لشعب الایمان (۲۰) تخریج احادیث الامام للشافعی
(۲۱) مہذب السنن الکبریٰ

علمی درجہ

امام الحرمین الجوینی فرماتے ہیں کہ کوئی شافعی ایسا نہیں جس پر امام شافعی کو فضیلت حاصل نہ ہو، سوائے امام بیہقی رحمہ اللہ کے، اس لیے کہ خود ان کا فضل واحسان امام شافعی پر تھا کہ انہوں نے مذہب امام شافعی کی نصرت و تائید میں اپنی شاندار علمی یادگاریں چھوڑیں۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر امام بیہقی رحمہ اللہ چاہتے تو وہ اپنا ایک مستقل مذہب مقرر کر دیتے کیونکہ وہ اپنے علوم و مسائل کے اختلاف کے علم کی بنا پر ان تمام علوم پر بڑی قدرت رکھتے تھے۔

علامہ ابن جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ احادیث وفقہ اور اصول کے علوم کے جمع کرنے میں اپنے وقت میں سب سے بڑے عالم و حافظ تسلیم کیے جاتے تھے، اور وہ امام حاکم ابو عبداللہ کے سب سے بڑے شاگرد تھے۔ امام سبکی فرماتے ہیں کہ امام بیہقی رحمہ اللہ مسلمانوں کے ایک مستقل امام مانے جاتے ہیں وہ بہت بڑے فقیہ، عامل بالحدیث، زہد و اتقاء میں ممتاز، مذہب سلف کے داعی اور حافظ اور علم کے پہاڑ تھے۔ جیسا کہ علامہ ابن تیمیہؒ نے فرمایا امام بیہقی رحمہ اللہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے شاگرد، ان کے مددگار، ان کے مسلک و مذہب کے جاننے والے تھے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کی جلالت شان کو دیکھتے ہوئے جب ان کی اس عظیم کتاب پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کے علمی وقار کے اعتبار سے ان کی تمام کتابوں کی طرح کتاب الآداب بھی اپنے موضوع پر ایک ممتاز اور منفرد کتاب نظر آتی ہے، حالانکہ آداب واخلاق و فضائل کے عنوان پر مختلف محدثین کی ۳۶ کتابیں اسلامی کتب خانوں میں پائی جاتی ہیں لیکن امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب الادب المفرد کے سوا کوئی کتاب امام بیہقی رحمہ اللہ کی طرح جامع نہیں ہے۔

بلاشبہ مکارم اخلاق پر صحیح احادیث کا ایک بڑا مجموعہ اہل علم کے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔ اس کتاب کی پہلی حدیث یہ ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں:

سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا))، قُلْتُ، ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ))، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ:

((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) [1] قَالَ: وَحَدَّثَنِي بِهٰذِهٖ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي۔

''میں نے نبی ﷺ سے پوچھا اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا اپنے وقت پر نماز پڑھنا، میں نے پوچھا پھر اس کے بعد کون سا؟ تو آپ نے فرمایا کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، میں نے پوچھا پھر کون سا عمل بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔''

اس کے بعد راوی کہتے ہیں کہ اگر میں مزید پوچھتا تو آپ مزید بتاتے۔ آخری حدیث جس پر امام بیہقی رحمہ اللہ نے کتاب الآداب کو ختم کیا ہے یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

((اِعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ۔)) [2]

''یعنی عمل کرو، ہر شخص کے لیے وہی عمل آسان کیا گیا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔''

آخری حدیث کا نمبر ۱۰۹۵ ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتاب الآداب کا یہ مجموعہ اسلامی اخلاقیات اور شریعت محمدیہ ﷺ کے مکارم اخلاق کا وہ شاندار مجموعہ ہے جو انسانیت کی روح اور اہل ایمان کی زندگی کا دستور العمل ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم علمی و اخلاقی ذخیرے سے امت محمدیہ ﷺ کو پوری طرح مستفید ہونے کی توفیق دے، اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف، مترجم اور اس کی اشاعت میں حصہ لینے والے سب معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس علمی صدقہ جاریہ میں سب کو شریک فرمائے۔ آمین

مختار احمد ندوی

۲۶ جون ۲۰۰۲ء

---

(۱) صحیح البخاری رقم: ۵۲۷، صحیح مسلم: ۸۵

(۲) صحیح البخاری رقم: ۷۵۵۲، صحیح مسلم: ۲۶۴۷/۸

امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی

(متوفی ۴۵۸ھ)

(از: مولانا ضیاء الدین اصلاحی)

نام و نسب: احمد نام، ابو بکر کنیت، نسب نامہ یہ ہے: احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ۔[1]

ولادت و وطن: امام ابو بکر بیہقی شعبان المعظم ۳۸۴ھ میں بیہق میں پیدا ہوئے، بیہق خراسان کے مشہور مردم خیز شہر نیشاپور کے مضافات میں اس سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے،[2] یاقوت کا بیان ہے کہ یہ بڑا زرخیز، نہایت آباد اور وسیع مقام اور تقریباً تین سو اکیس گاؤں پر مشتمل ہے، شاہ عبد العزیزؒ صاحب لکھتے ہیں کہ بیہق چند گاؤں کا نام ہے، جو باہم متصل اور نیشاپور سے تیس کوس کے فاصلہ پر واقع ہیں، یہ اسی طرح ہے جس طرح نواح دہلی میں بارہ وہریانہ ہیں، ان میں دیہاتوں میں سب سے بڑا گاؤں خسرو جرد ہے۔[3]

خسرو جرد کو سب سے بڑا گاؤں ہونے کی وجہ سے مرکزیت حاصل تھی، امام بیہقی کے زمانہ تک اس کی مرکزیت قائم رہی لیکن بعد میں سبزہ وار مرکزی مقام بن گیا تھا۔[4]

ظہیر الدین بیہقی کا بیان ہے کہ اگرچہ امام بیہقی کے اسلاف کا تعلق شامکان اور نو بہار سے تھا لیکن ان کی ولادت اور نشو و نما بیہق میں ہوئی۔[5]

امام ابو بکر ان مقامات کی نسبت سے بیہقی، خسرو جردی اور نیشاپوری کہلاتے ہیں لیکن ان کی مشہور نسبت بیہقی ہے۔

اساتذہ و شیوخ: امام بیہقی کے شیوخ کی تعداد سو سے متجاوز تھی، ان میں چند مشہور کے نام یہ ہیں:

---

(۱) تاریخ ابن خلکان ج ۱ ص ۳۵، و کتاب الانساب ورق ۱۰۱

(۲) ایضاً

(۳) بستان المحدثین ص ۵۱

(۴) کتاب الانساب ورق ۱۹۹ و معجم البلدان ج ۲ ص ۳۴۶ و ج ۳ ص ۴۳۷

(۵) تاریخ بیہق، مطبوعہ حیدر آباد ص ۳۱۸

ابن یعقوب ایادی، ابو بکر بن فورک، ابو زکریا مزکی، ابو عبداللہ بن لطیف، ابو عبدالرحمن سلمی، ابو علی روذباری، ابوالحسن بن بشران، جناح بن تدیر محاربی، حسن بن احمد بن فراس، عبداللہ بن یوسف بن نامویہ، ابوالحسن محمد بن حسین علوی، ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم، ابو طاہر محمد بن زیدی، ہلال بن محمد حفار۔

فقہ کی تعلیم و تحصیل مشہور فقیہ ابو سہل صعلوکی اور ابوالفتح ناصر بن محمد عمری مروزی سے کی تھی۔

بیہقی کو اپنے اساتذہ میں ابوالحسن محمد بن حسین علوی اور ابو عبداللہ حاکم سے زیادہ استفادہ کا موقع ملا، خصوصاً حاکم کے جلیل القدر تلامذہ میں شمار کئے جاتے ہیں اور عرصہ دراز تک ان کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہوا تھا۔ (۱)

تلامذہ: امام بیہقی سے بے شمار لوگوں نے روایت اور تحصیل علم کی ہے، بعض تلامذہ کے نام یہ ہیں:

اسماعیل بن احمد (امام بیہقی کے فرزند)، حسین بن احمد بن علی، ابوالقاسم زاہر بن طاہر سحامی، عبدالجبار بن عبدالوہاب دہان، عبدالجبار بن محمد خواری، عبدالحمید بن محمد خواری، ابوالحسن عبداللہ بن محمد بن احمد (امام بیہقی کے پوتے) عبدالمنعم قشیری، ابو عبداللہ محمد فراوی، ابوالمعالی محمد بن اسماعیل فارسی۔ (۲)

شیخ الاسلام ابو اسماعیل انصاری کو بھی امام بیہقی سے اجازت حاصل تھی۔ علامہ سمعانی لکھتے ہیں:

ادرکت عشرۃ نفر من اصحابہ الذین حدثونی عنہ۔ (۳)

"میری امام بیہقی کے دس تلامذہ سے ملاقات تھی، انہوں نے مجھ سے ان کے واسطہ سے حدیثیں بیان کی ہیں۔"

(۱) تذکرۃ الحفاظ، ۲/ ۳۲۸و۳۲۹، وطبقات الشافعیہ ج۳ص۳ و تاریخ ابن خلکان ج۱ص۳۵

(۲) تذکرۃ الحفاظ ج۲ص۳۳۰

(۳) کتاب الانساب ورق نمبر ۱

طلب حدیث کے لیے سفر:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ بچپن ہی سے حدیث کے مبارک علم کی تحصیل وتکمیل اور اس کی جمع وتحریر میں مشغول ہو گئے تھے اور انہوں نے اس کے لیے متعدد مقامات اور علمی مرکزوں کا سفر بھی کیا تھا، پہلے بیہق سے نیشاپور تشریف لے گئے، خراسان کے اکابر عُلماء و محدثین سے استفادہ کرنے کے بعد انہوں نے عراق، جبال اور حجاز کے مختلف اہم شہروں اور بغداد، مکہ اور کوفہ وغیرہ کا سفر کیا۔ (۱)

حفظ و ثقاہت:

امام بیہقی کے حفظ و ضبط اور ثقات واتقان پر ائمہ فن اور محدثین کا اتفاق ہے، ابوالحسن عبدالغافر فارسی کا بیان ہے کہ "وہ اپنے زمانہ میں حفظ میں یکتا اور اپنے تمام معاصرین میں ضبط واتقان کے اعتبار سے یگانہ تھے" حافظ ذہبی نے ان کو حافظہ میں قوی بتایا ہے، ابن ناصر الدین فرماتے ہیں کہ وہ ثقہ اور قابل اعتماد تھے، اہل سیر اور اربابِ تذکرہ نے ان کو الحافظ الکبیر المشہور کے لقب سے موسوم کیا ہے۔ (۲)

حدیث میں درجہ و مرتبہ:

حفظ و ضبط کی طرح معرفتِ حدیث میں بھی عدیم المثال تھے اور احادیث کے علل واسقام کی تمیز میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے، جمع وتلفیق حدیث ان کی امتیازی خصوصیت تھی، حدیث اور اس کے متعلقات میں اس درجہ عبور ہونے کی بنا پر ان کا شمار نامور محدثین اور اکابر فن میں ہوتا ہے، علامہ ابن عساکر نے ان کو شیخ السنہ (۳) اور ابن عماد نے شیخ خراسان (۴) لکھا ہے، ظہیر الدین بیہقی لکھتے ہیں کہ فن حدیث میں ان کا کوئی ہمسر اور ثانی نہ تھا، ان کے زمانہ میں خراسان کے اندر کسی کو ان کی مرضی و سند کے بغیر کوئی حدیث بیان کرنے یا اس میں کسی قسم کا

---

(۱) تبیین کذب المفتری ص۲۶۶ وتذکرۃ الحفاظ ج۳ ص۳۲۹
(۲) تذکرۃ الحفاظ ج۳ ص۳۲۹ وشذرات الذہب ج۳ ص۳۰۴
(۳) تبیین کذب المفتری ص۲۶۶
(۴) شذرات الذہب ج۳ ص۳۰۵

تصرف کرنے کی مجال نہ تھی۔

وہ ایک روز اپنے استاذ حاکم کی مجلس میں جہاں متعدد علماء واصحاب فضل وکمال موجود تھے، حاضر ہوئے، حاکم نے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے اس کے کسی راوی کا نام ترک کر دیا، امام بیہقی نے فوراً اعتراض کیا، حاکم کو غصہ آگیا لیکن جب اصل سے مقابلہ کیا گیا تو بیہقی کی بات درست نکلی۔(۱)

گو حدیث کے علاوہ دوسرے فنون میں بھی ان کو دسترس حاصل تھی، تاہم اس فن میں ان کو زیادہ نمایاں مقام اور بلند درجہ حاصل تھا، اسی لیے ان کی شہرت اسی کی نسبت سے ہے، علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں:

غلب علیه علم الحدیث واشتهر به۔(۲)

"ان پر علم حدیث خاص طور سے غالب تھا اور اس میں ان کو نہایت نمایاں شہرت حاصل ہوئی۔"

یہ عجیب اتفاق ہے کہ نہ تو امام بیہقی کے شیوخ کی تعداد اور محدثین کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھی اور نہ حدیث کی کئی اہم اور بلند پایہ کتابیں ہی ان کی نظر سے گذری تھیں لیکن اس کے باوجود وہ اس فن میں یگانہ روزگار اور یکتائے زمانہ تھے اور ان سے بے شمار حدیثیں مروی ہیں، نیز اس فن میں ان سے متعدد بے نظیر کتابیں بھی یادگار ہیں۔(۳) علامہ سمعانی فرماتے ہیں کہ ان کے پاس احادیث کا بڑا وسیع ذخیرہ تھا اور انہوں نے متعدد بے مثال تصنیفات یادگار چھوڑی ہیں، علامہ یافعی تحریر کرتے ہیں کہ "بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کے شیوخ کی تعداد تقریباً ایک سو ہے اور یہ تعداد درحقیقت بیہقی کے علوم وکمالات کے اعتبار سے زیادہ نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے کاموں میں خاص برکت عطا کی تھی، گو ان کو متعدد کتب حدیث کے سماع کا شرف حاصل تھا تاہم بعض کتابوں کے استفادہ سے وہ محروم بھی رہ گئے تھے، چنانچہ مسند

---

(۱) تاریخ بیہق ص ۱۱۷

(۲) ابن خلکان ج ۱ ص ۳۵

(۳) کتاب الانساب ورق ۱۰۱

امام احمد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور جامع ترمذی وغیرہ کتابیں ان کے پاس نہیں تھیں۔[۱]

علامہ ابن سبکی لکھتے ہیں کہ "علامہ ذہبی کا بیان ہے کہ بیہقی کا دائرہ علم حدیث میں زیادہ وسیع نہیں تھا تاہم خدا نے ان کے مرویات میں بڑی برکت عطا کی تھی اور وہ حدیث کے ابواب و رجال کے بارے میں پوری مہارت اور مکمل واقفیت رکھتے تھے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی فرماتے ہیں:

"باوجود اس تبحر اور علو اسناد کے امام بیہقی کے پاس سنن نسائی، جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ نہیں تھیں، اس لیے ان تینوں پر جیسی اطلاع ہونی چاہیے تھی ان کو نہیں تھی، مگر حق تعالیٰ نے ان کے علم میں غیر معمولی برکت اور فہم میں نہایت بصیرت عطا کی تھی، ان کی یادگار ایسی عجیب تصنیفات ہیں جو ان سے پہلے کے لوگ بھی نہیں لکھ سکے تھے۔"[۲]

فقہ:

امام بیہقی کو فقہ واصول میں بھی پورا درک حاصل تھا، فقیہ جلیل اور اصولی ان کے نام کا جز بن گیا تھا، ان کی تصنیفات حدیث میں گوناگوں فقہی معلومات ومسائل موجود ہیں اسی لیے ان کو علم حدیث وفقہ کا جامع کہا جاتا ہے، حافظ ابن عساکر لکھتے ہیں:

"انہوں نے اپنی کتابوں میں علم حدیث وفقہ دونوں کے مسائل ومعلومات جمع کئے ہیں اسی کے ساتھ علل حدیث، صحیح وسقیم روایتوں کی نشان دہی، احادیث کے درمیان جمع وتطبیق کے وجوہ اور فقہ واصول وغیرہ مختلف النوع مباحث بیان کئے ہیں۔"[۳]

عربیت وشعر وسخن:

ان کو عربیت اور شعر وسخن کا اچھا ذوق تھا، ان کی تصنیفات سے ان کے حسن ذوق کا اندازہ ہوتا ہے، ان سے منقول بعض اشعار ملاحظہ ہوں:

---

(۱) مرآۃ الجنان ج۳ ص۸۲ وطبقات الشافعیہ ج۳ ص۴

(۲) بستان المحدثین ص۵۱

(۳) تبیین کذب المفتری ص۲۶۶

من عزّ بالمولی فذاك جلیل
ومن رام عز سواہ ذلیل

"جس شخص کو خدا نے عزت دی وہ بزرگ ہے اور جس نے خدا کے سوا کسی دوسرے سے عزت طلب کی وہ ذلیل ہے۔"

ولو ان نفسی مذبرأھا ملیکھا
مضی عمرھا فی سجدۃ لقلیل(۱)

"اگر میرا نفس اس وقت سے لے کر جب سے کہ خدا نے اسے پیدا کیا ہے، عمر بھر خدا کی عبادت کرتا رہا تو بھی یہ بہت کم ہے۔"

احب مناجاۃ الحبیب باوجہ ولکن لسان المذنبین کلیل

"میں عمدہ طور سے اپنے حبیب کی مناجات پسند کرتا ہوں لیکن گنہ گار کی زبان گونگی ہے۔"

گو حدیث، فقہ، اصولِ فقہ اور عربیت وغیرہ میں امام صاحب کو امتیازی شہرت حاصل تھی تاہم دوسرے علوم وفنون میں بھی عاجز نہ تھے، علامہ ابن خلکان فرماتے ہیں "وہ علوم وفنون میں اپنے زمانہ میں اپنے معاصرین میں یکتا اور بے نظیر تھے۔"(۲)

تحقیق وانصاف پسندی:

امام بیہقی کی ایک خصوصیت حقیقت بینی اور انصاف پسندی بھی ہے، مورخین و اصحاب سیر نے علمی وفنی مباحث میں امام صاحب کی غیر معمولی تحقیق و تدقیق اور انصاف پسندی کا ذکر کیا ہے۔ صاحب تاریخ بیہق کا بیان ہے:

وتحقیقات در علوم بسیار دارد و در مباحثہ ومناظرۂ علوم غایت انصاف مرعی میداشت۔(۳)

"علوم میں بڑی تحقیق سے کام لیتے تھے اور مباحثہ ومناظرہ میں انصاف کو پوری طرح

(۱) بستان المحدثین ص ۵۱
(۲) تاریخ ابن خلکان ج ۱ ص ۳۵
(۳) تاریخ بیہق واتحاف النبلاء ص ۱۹۰

ملحوظ رکھتے تھے۔"

امامت و مرجعیت :

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے گوناگوں کمالات نے ان کی ذات کو مسلمانوں کا امام و مقتدا اور اصحاب علم و فن کا مرجع بنا دیا تھا، تمام ارباب سیر و تذکرہ نے ان کی امامت فن کا اعتراف کیا ہے، امام صاحب کی مرجعیت و مقبولیت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جب وہ علوم کی تحصیل سے فارغ ہو کر اپنے وطن بیہق میں درس و افادہ اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہوئے تو بڑے بڑے ائمہ فن اور نامور اصحاب کمال نے ان سے نیشاپور تشریف لانے کی فرمائش کی تاکہ اس مرکزی مقام میں لوگوں کو ان سے استفادہ میں سہولت اور ان کی کتابوں کا سماع کا زیادہ موقع ملے، لوگوں کی اس طلب و خواہش کو دیکھ کر آپ ناحیہ سے ۴۴۱ھ میں نیشاپور پہنچے، وہاں کے شائقین نے امام صاحب کا شایان شان استقبال کیا اور جب مجلس درس آراستہ کی گئی تو اس میں جہابذۂ فن اور نامور اصحابِ کمال شریک ہو کر آپ کی کتابوں کا سماع کرتے اور آپ سے استفادہ کرتے تھے اور آپ کے لیے دعائے خیر و برکت کرتے تھے، یہ تمام لوگ آپ کے ذوقِ علم اور کثرتِ استحضار کے معترف تھے۔ (۱)

اعتراف و کمالات:

امام بیہقی کے اوصاف و کمالات کا ان کے معاصرین، ارباب کمال اور مورخین و اصحاب سیر نے اعتراف کیا ہے، علامہ ابن سبکی لکھتے ہیں کہ "امام بیہقی مسلمانوں کے ائمہ ہداۃ اور دین متین کے داعیوں میں تھے، وہ علم و فضل کا پہاڑ اور اپنے پورے دور میں عدیم المثال، یکتائے روزگار، میدان علم کے شہ سوار، حاذق الفن محدث، سرعت فہم، جودت طبع اور ذہن کی درّاکی میں بے نظیر تھے" علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں کہ "اپنے زمانہ میں یکتا اور اپنے معاصرین میں بے مثال تھے" ظہیر الدین بیہقی کا بیان ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جن سات آدمیوں کی تصنیفات اسلامی کتابوں کا بہترین ذخیرہ خیال کی جاتی ہیں ان میں ایک امام بیہقی بھی ہیں اور ان سے مسلمانوں کو بڑا فیض پہنچا ہے اور امام حاکم کے اجل تلامذہ میں ہونے کے باوجود بعض

(۱) تذکرۃ الحفاظ ج۳ ص۳۲۹ و تبیین کذب المفتری ص۲۶۶

حیثیتوں سے ان سے فائق و برتر سمجھے جاتے تھے، ابن خلکان، ذہبی اور ابن عساکر کا بیان ہے کہ "گو وہ امام ابو عبد اللہ حاکم کے تلامذۃ میں تھے، تاہم متعدد علم و فنون میں یکتا ہونے کی بنا پر ان سے بڑھ کر تھے"، امام سیوطی فرماتے ہیں کہ "محدثین کا اتفاق ہے کہ حاکم کے شاگرد امام بیہقی حدیث کی طلب میں ان سے فائق تھے۔"(۱)

فقہی مذہب:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شافعی المذہب تھے، ان کو اس مذہب سے غیر معمولی شغف تھا، اس کی نشر و اشاعت اور تہذیب و تنقیح میں انہوں نے اہم اور نمایاں کارنامے انجام دیے ہیں، اس مذہب کو ان کی ذات سے بڑا فائدہ پہنچا، ابن سبکی کا بیان ہے کہ کوئی شافعی المذہب ان کی تصنیفات سے بے نیاز نہیں رہ سکتا، امام الحرمین ابو المعالی جوینی سے منقول ہے کہ "امام بیہقی کے علاوہ کوئی ایسا شافعی المذہب نہیں ہے جس پر امام شافعی کے احسانات نہ ہوں لیکن امام بیہقی کا خود امام شافعی پر احسان ہے کیوں کہ ان کی تصنیفات سے ان کے مذہب و مسلک کی بڑی تائید و اشاعت ہوئی ہے، وہ تمام شوافع میں اس مذہب کے اصول و فروع کی حمایت میں نہایت پیش پیش رہے اور اس کی تفریع و تخریج اور اس کے مختصر مجمل کی توضیح و تشریح کے لیے انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔"

ابن خلکان اور ذہبی نے لکھا ہے کہ "وہ امام شافعی کے نصوص جمع کرنے والے پہلے شخص ہیں" لیکن علامہ ابن سبکی اس کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں "یہ خلاف واقعہ ہے، درحقیقت جامعین نصوص میں وہ بالکل آخری شخص ہیں، انہوں نے متقدمین کے تمام مباحث اور ان کی کتابوں کے اکثر امور و مسائل کا استیعاب کر لیا ہے، ان کے بعد کسی اور شخص کے بارے میں مجھ کو نہیں معلوم کہ اس نے امام شافعی کے نصوص جمع کئے ہوں کیوں کہ امام بیہقی اس کو اس قدر جامع اور مکمل طور پر مرتب کر چکے تھے کہ بعد والوں کے لیے مزید کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہ گئی تھی۔"(۲)

(۱) تذکرۃ الحفاظ ج۳ ص۳۲۹ و تبیین کذب المفتری ص۲۶۶ و تاریخ ابن خلکان ج۱ ص۳۵ و طبقات الشافعیہ ج۳ ص۳ و۴ و تدریب الراوی ص۳۱

(۲) طبقات الشافعیہ ج۳ ص۴ و تاریخ ابن خلکان ج۱ ص۳۵

کلامی مذہب:

امام صاحب اشعری المذہب اور اہل سُنّت والجماعت میں تھے، علامہ ابن سبکی لکھتے ہیں کہ انہوں نے اشعری مذہب کے مطابق علم کلام پڑھا اور حافظ ابن عساکر نے تبیین کذب المفتری میں ان کا اشاعرہ کے تیسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے، بعض اکابر محدثین کی طرح ان کی جانب بھی شیعیت کی نسبت کی گئی ہے لیکن یہ سراسر غلط الزام ہے۔

زہد وورع:

امام بیہقی زہد و ورع میں بھی ممتاز تھے، حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے تھے، ان کے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وفات سے ۳۰ رسال پہلے سے انہوں نے مسلسل روزے رکھنا شروع کردیے تھے۔ (۱)

عادات واخلاق:

اصحاب سیر و تذکرہ کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب کے عادات و خصائل نہایت پاکیزہ تھے، عفت و قناعت ان کی سیرت کا اہم جوہر تھی، زہد و ورع اور شمائل و اخلاق میں وہ سلف صالحین اور علمائے ربانیین کے اوصاف کے حامل تھے، علامہ ابن عبدالغافر کا یہ بیان تمام کتابوں میں ملتا ہے:

كان البيهقي على سيرة العلماء قانعا من الدنيا باليسير متحملا فی زهده وورعه وبقی كذالك الى ان توفی۔ (۲)

”امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ علمائے سلف کی طرح معمولی اور تھوڑی چیز پر قانع اور زہد و ورع میں ممتاز تھے، وفات تک ان کا یہی حال تھا۔“

وفات:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ۷۴ رسال کی عمر میں شنبہ ۱۰ ر جمادی الاولیٰ ۴۵۸ھ کو نیشاپور میں

(۱) شذرات الذہب ج۳ ص ۳۰۵
(۲) تبیین کذب المفتری ص ۲۶۷

انتقال کیا، ان کی نعش مبارک وہاں سے بیہق لائی گئی اور یہیں سپرد خاک کئے گئے۔[۱]

انا للہ وانا الیہ راجعون

اولاد:

ان کی اولاد میں ابو علی اسماعیلی اور محمد کا ذکر ملتا ہے، اول الذکر صاحب کمال محدث اور عہدۂ قضا پر فائض تھے، امام صاحب کے تلامذہ کے ضمن میں ان کا نام گذرا ہے، دوسرے صاحبزادے محمد کے بیٹے ابوالحسن عبداللہ بھی جلیل القدر محدث تھے، ان کو اپنے دادا سے روایت وسماع کا فخر حاصل تھا۔[۲]

تصنیفات:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ مایہ ناز مصنف تھے، ان کے فضل و کمال کا سب سے بڑا ثبوت ان کی تصنیفات ہیں جو ایک ہزار جز کے بقدر ہوں گی، ان کے علمی کاموں میں اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت دی تھی، اس لیے ان کی تصنیفات کی تعداد زیادہ ہے اور وہ کیفیت کے اعتبار سے بھی بہت اہم ہیں، مورخین اور اصحاب سیر کا بیان ہے کہ ان کی تمام تصنیفات نہایت جامع، پر مغز، مفید، بے نظیر اور عدیم المثال ہیں، امام بیہقی کا شمار ان علمائے اسلام میں ہوتا ہے جن کی کتابوں سے مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچا ہے، کتب صحاح کی شہرت و علو منزلت کے بعد جن محدثین کی تصنیفات کو عالم اسلام میں بقائے دوام حاصل ہوا اور جن کی علمی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا، ان میں امام الحدیث و شیخ السنہ ابو بکر بیہقی بھی ہیں، ان کا شمار ان ائمہ و حفاظ سبعہ میں ہوتا ہے جن کے متعلق حافظ ابن صلاح کا بیان ہے کہ "انہوں نے عمدہ اور مفید کتابیں تصنیف کیں۔"[۳]

بالخصوص شافعی مذہب کو ان سے زیادہ کسی اور مصنف کی تصنیفات سے فائدہ نہیں ہوا، اس مذہب کی تائید وحمایت، اس کی تفریع و تخریج، نیز ضبط و تحقیق اور شرح وبسط ان کا خاص اور اہم کارنامہ ہے، اوپر گذر چکا ہے کہ کوئی شافعی المذہب نہ ان کے احسانات سے سبک دوش ہو

---

(۱) ابن خلکان ج۱ ص۵۶ و تذکرۃ الحفاظ ج۳ ص۳۳۰ و المنتظم ج۸ ص۲۸۲

(۲) طبقات الشافعیہ ج۳ ص۳ و تذکرۃ الحفاظ ج۳ ص۳۳

(۳) ایضاً

سکتا ہے اور نہ ان کی کتابوں سے بے نیاز رہ سکتا ہے۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی امانت، تدین، فضل و کمال اور ضبط و اتقان کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کی کتابوں سے چہار جانب کے لوگوں کو نفع بخشا" حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں: "ان کی کتابوں کو مختلف شہروں میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی، وہ اپنے زمانہ کے لوگوں میں تصنیف و تالیف میں یکتا تھے، ان کی چھوٹی بڑی تمام کتابیں بے نظیر اور مفید ہیں" علامہ ابن سبکی کہتے ہیں کہ "ان کی تمام تصنیفات بیش قیمت، بلند پایہ اور ترتیب و تالیف میں عمدہ ہیں، متقدمین کی کتابیں بھی اس درجہ کی نہیں ہیں۔"(۱)

ذیل میں ان کی تصنیفات کے نام اور بعض کے متعلق مختصر معلومات درج کئے جاتے ہیں:

۱۔ کتاب البعث والنشور (ایک جلد)، ۲۔ بیان خطاء من اخطاء علی الشافعی، ۳۔ ترغیب الصلاۃ، ۴۔ کتاب الترغیب والترتیب (ایک جلد)، ۵۔ جامع ابواب وجوب قراۃ قرآن، ۶۔ کتاب الرؤیۃ، ۷۔ کتاب فضائل الاوقات، ۸۔ فضائل الصحابہ یا المصنف فی فضائل الصحابہ، ۹۔ کتاب القدر، ۱۰۔ کتاب مناقب احمد، ۱۱۔ کتاب مناقب الشافعی، ۱۲۔ کتاب المعارف، ۱۳۔ کتاب ینابیع الاصول، ۱۴۔ کتاب اثبات عذاب القبر، اس کا قلمی نسخہ مدینہ منورہ کے کتب خانہ شیخ الاسلام میں ہے۔(۲)

۱۵۔ کتاب الاسرار: ذہبی نے اس کا نام کتاب الاساری اور صاحب کشف الظنون نے کتاب الاسرار لکھا ہے۔

۱۶۔ کتاب المعرفۃ: معرفۃ العلوم، معرفۃ الحدیث اور معرفۃ علوم الاحادیث بھی اس کے نام تحریر کئے گئے ہیں، غالباً اس میں علم حدیث کے مصطلحات بیان کئے گئے ہیں۔

۱۷۔ کتاب الآداب۔ ایک جلد، مکارم اخلاق، بر و صلہ اور آداب وغیرہ سے متعلق احادیث پر مشتمل ہے۔(۳)

۱۸، ۱۹۔ کتاب الدعوات الصغیر و کتاب الدعوات الکبیر: دونوں امام بیہقی کی اہم اور عمدہ

(۱) العبر ج۳ ص ۲۴۲، البدایہ والنہایہ ج ۱۲ ص ۹۴ و طبقات الشافعیہ ج ۳ ص ۴

(۲) رسالہ معارف ج ۱۸ ص ۳۳۳

(۳) الرسالۃ المستطرفہ ص ۴۶ (زیر نظر کتاب اسی کا ترجمہ ہے)

کتابیں ہیں۔[1]

۲۰۔ کتاب الاربعین : یہ اخلاق سے متعلق ۱۰۰ احدیثوں کا مجموعہ ہے اور چالیس ابواب پر مرتب کی گئی ہے، شاہ عبدالعزیز صاحب نے اربعین صغریٰ اور اربعین کبریٰ کے نام سے دونوں کتابوں کا ذکر کیا ہے۔[2]

۲۱۔ کتاب احکام القرآن: احکام القرآن کے نام سے کئی کتابیں لکھی گئی ہیں، سب سے پہلی کتاب امام شافعی کی بتائی جاتی ہے، بیہقی نے اس میں ان کے اقوال کی تلفیق کی ہے، اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ شیخ الاسلام مدینہ میں ہے۔[3]

۲۲۔ کتاب الخلافیات: دو جلدوں میں ہے، علامہ ابن سبکی فرماتے ہیں کہ ایسی فاضلانہ کتاب وہی لکھ سکتا ہے جو فقہ و حدیث دونوں میں جامع اور نصوص کا ماہر ہو۔ صاحب کشف الظنون کا بیان ہے کہ اس میں ان مسائل کا ذکر ہے جو امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کے درمیان مختلف فیہ ہیں۔[4]

۲۳۔ نصوص الشافعی۔ یہ دس جلدوں میں ہے[5] لیکن حافظ ذہبی نے تین جلدیں بتائی ہیں، ابن خلکان اور ذہبی کا خیال ہے کہ امام شافعی کے نصوص جمع کرنے میں اولیت کا شرف بیہقی کو حاصل ہے لیکن ابن سبکی نے اس کی تردید کی ہے۔

۲۴۔ دلائل النبوۃ: یہ تین جلدوں میں ہے، علامہ ابن سبکی نے اس کو بے نظیر کتاب کہا ہے اور ذہبی فرماتے ہیں کہ اس کی تحصیل ضروری ہے، مدینہ منورہ کے کتب خانہ محمودیہ میں اس کا قلمی نسخہ موجود ہے، سراج الدین عمر بن علی المعروف بابن ملقن نے اس کا مختصر لکھا ہے۔[6]

۲۵۔ کتاب ماوردفی حیات الانبیاء بعد وفاتہم: ۱۳۴۹ھ میں یہ حیاۃ الانبیاء کے نام سے محمد بن

---

(۱) کشف الظنون ج ۲ ص ۷۶ ۲۷ وطبقات الشافعیہ ج ۳ ص ۴

(۲) کشف الظنون ج ۱ ص ۷۷ وبستان المحدثین ص ۵۱

(۳) کشف الظنون ج ۱ ص ۵۶ ومعارف ج ۱۸ ص ۲۳۱

(۴) کشف الظنون ج ۱ ص ۷۴۳ وطبقات الشافعیہ ج ۳ ص ۴

(۵) ابن خلکان ج ۱ ص ۴۹۵

(۶) معارف ج ۱۸ ص ۴۱۰ کشف الظنون ج ۲ ص ۴۹۵

محمد خانجی کی تعلیق کے ساتھ مصر سے پندرہ صفحات میں شائع ہوئی ہے،[۱] صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے کہ یہ ایک ہزار مسائل پر مشتمل ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مطبوعہ رسالہ اصل کتاب کا مختصر ہے۔

۲۶،۲۷۔ کتاب الزہد: اس موضوع پر کئی کتابیں لکھی گئی ہیں، امام احمد اور ابن مبارک کی کتابیں زیادہ اہم اور مشہور ہیں، امام بیہقی نے زہد میں کتاب الزہد الکبیر اور کتاب الزہد الصغیر کے نام سے دو کتابیں لکھی تھیں، کتاب الزہد الکبیر کا ایک قلمی نسخہ مدینہ کے کتب خانہ شیخ الاسلام میں اور دوسرا مکتبہ سندیہ میں ہے۔[۲]

۲۸۔ کتاب الاعتقاد: اس میں عقائد کے وہ اصول و فروع بیان کئے گئے ہیں جن کو جاننا اور ان پر اعتقاد رکھنا مکلّف لوگوں کے لیے ضروری ہے، اس کی ترتیب ابواب پر ہے، امام برہان الدین ابراہیم بن عمر بقائی (م۸۸۵ھ) نے خیر الزاد المنتقی من کتاب الاعتقاد کے نام سے اس کا انتخاب کیا تھا، اس کا مکمل نام کتاب الاعتقاد و الہدایۃ الی سبیل الرشاد ہے بعض نے کتاب المعتقد بھی لکھا ہے، شاہ عبد العزیز صاحب فرماتے ہیں کہ "یہ بڑی نفیس اور عمدہ کتاب ہے۔"[۳]

۲۹۔ کتاب المبسوط: یہ عظیم الشان کتاب بیس جلدوں میں ہے، امام بیہقی خود فرماتے ہیں کہ امام شافعی کے قدیم قول نقل کرنے اور ان کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد میں نے توفیق الٰہی سے ان کے دلائل تحریر کئے ہیں اور اس کو امام مزنی کی مختصر کی ترتیب پر اس لیے مدون کیا گیا ہے کہ جو لوگ مفصل اور مبسوط مباحث دیکھنے کے خواہش مند ہوں وہ اس کی جانب رجوع کر سکیں۔

۳۰۔ کتاب القرأۃ خلف الامام: یہ رسالہ مولانا تلطف حسین مرحوم کے زیر اہتمام مئی ۱۹۱۵ء میں مطبع پرنٹنگ ورکس دہلی سے متوسط تقطیع کے ۱۷۶ صفحات میں شائع ہوا تھا، اصل کتاب ۱۶۰ صفحوں پر مشتمل ہے، سولہ صفحات میں مضامین اور اغلاط کی فہرست ہے، اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ امام، مقتدی اور منفرد سب کو خواہ سری نماز ہو یا جہری سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری

---

(۱) ایضاً ص۲۹۸ و فوائد جامعہ ص۷۷ و ۷۸۔

(۲) کشف الظنون ج۲ ص۲۱۹ و الرسالۃ المستطرفہ ص۴۴ و معارف ج۱۸ ص۳۲ و تذکرۃ النوادر ص۱۹۱

(۳) کشف الظنون ج۲ ص۲۶۳ و الرسالۃ المستطرفہ ص۴۰ و بستان المحدثین ص۶۴

کتاب المدخل کی تلخیص کی تھی، انہوں نے مقدمہ ابن صلاح کے مختصر میں جن فوائد کا اضافہ کیا ہے، ان میں سے بعض کے متعلق خود یہ بیان کیا ہے کہ وہ بیہقی کے کتاب المدخل سے ماخوذ ہیں، اسی طرح امام سیوطی کی تدریب الراوی میں بھی اس کے حوالے موجود ہیں۔

۳۳۔ شعب الایمان: اس کتاب کا پورا نام الجامع المصنف فی شعب الایمان ہے، یہ بیہقی کی مفید و مشہور کتاب ہے جو دو جلدوں اور ۷۷ ابواب پر مشتمل ہے، امام صاحب کے پوتے ابوالحسین عبیداللہ اور ابوالقاسم زاہر بن طاہر شحای اس کے راوی ہیں،(۱) اس میں مصنف نے صحیحین وغیرہ کی مشہور حدیث الایمان بضع وسبعون شعبۃ الخ کے مطابق ایمان کے ستر شعبوں کی تفصیل تحریر کی ہے، نیز ہر ہر شعبہ کے متعلق دوسری روایتیں اور قرآنی آیتیں بھی استشہاد میں پیش کرکے ان کی شرح و توضیح کی گئی ہے۔

شمس الدین قونوی اور معین الدین محمد بن حمویہ نے اس کے مختصر اور جلال الدین سیوطی نے ایک جلد میں زوائد تحریر کئے ہیں،(۲) اس کا مختصر مصر سے عربی میں اور اردو ترجمہ کارخانہ تجارت کتب کراچی سے شائع ہوا ہے۔

۳۴۔ کتاب معرفۃ السنن والآثار: یہ امام بیہقی کی معرکۃ الآرا کتاب ہے، امام صاحب ابھی اس کی ترتیب و تالیف سے فارغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ بعض لوگوں نے اس کی اہمیت اور مقبولیت کے خواب دیکھے، اس کے شروع میں حدیث و سُنت کی اہمیت روایت، اسناد میں احتیاط اور بعض ضروری فنی مباحث، اجماع، اجتہاد، قیاس، عام و خاص، امر و نہی دلیل خطاب اور ناسخ و منسوخ وغیرہ کی نوعیت، امام شافعی کے حالات و کمالات اور اجتہادی مرتبہ پر لطیف بحث کی گئی ہے، اس کے بعد فقہی ابواب کی ترتیب پر احکام و مسائل سے متعلق روایات جمع کی گئی ہیں، روایات کے نقل میں سر دو استقصا سے کام لیا گیا ہے اور ایک نوع کی روایتوں کے متعدد طرق و اسناد کی تخریج، ان کی صحت و سقم، ان سے استنباطات کا ذکر اور امام شافعی کے آراو اقوال کی تصریح کی گئی ہے، علامہ ابن سبکی کا بیان ہے کہ کوئی شافعی المذہب اس کتاب سے بے نیاز نہیں رہ سکتا، یہ کتاب کئی اجزا پر مشتمل ہے، اس کا ایک جز جو طہارت اور نماز کے ابواب پر

---

(۱) مختصر شعب الایمان ص ۵،۶

(۲) کشف الظنون ج ۱ ص ۳۸۵

مشتمل ہے مولانا ابو سلمہ شفیع احمد بہاری کے ہاتھ کا لکھا ہوا، دارالمصنفین کے کتب خانہ میں ہے، موصوف نے اس کا ایک مختصر جز بانکی پور پٹنہ سے شائع بھی کیا ہے، اس میں طہارت کے اکثر ابواب آگئے ہیں۔

۳۵و۳۶۔ کتاب السنن: امام بیہقی کی سنن میں دو کتابیں ہیں، ایک السنن الکبیرہ یا سنن کبریٰ اور دوسری السنن الصغیرہ یا سنن صغریٰ کے نام سے موسوم ہے اور جیسا کہ ناموں سے ظاہر ہے، احکامی احادیث پر مشتمل ہیں، ان کو امام مزنی کی مختصر کی طرح پر فقہی ابواب پر مرتب کیا گیا ہے، دونوں کی ابو القاسم زاہر بن طاہر شحامی نے امام صاحب سے روایت کی ہے، بعض علمائے اسلام کا بیان ہے کہ اسلامیات کے ذخیرہ میں ایسی عظیم الشان کتابیں نہیں لکھی گئیں، سنن صغریٰ ابھی تک شائع نہیں ہوئی ہے، اس کے ناقص قلمی نسخے کتب خانہ خدیویہ مصر میں ہیں۔ (۱)

سنن کبریٰ مکمل دس جلدوں میں دائرۃ المعارف حیدر آباد سے شائع ہوئی ہے، اس کا مختصر تعارف اور اس کے متعلق بعض معلومات درج ذیل ہیں:

سنن کبریٰ، امام بیہقی کی مایۂ ناز اور شہرۂ آفاق تصنیف ہے جو نہ صرف بیہقیات بلکہ پورے ذخیرۂ حدیث کی ممتاز اور اہم کتاب ہے، اس کی عظمت اور اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ صحاح ستہ کے بعد جن کتابوں کو غیر معمولی شہرت اور بقائے دوام نصیب ہوا، ان میں یہ بھی ہے، حافظ ابن صلاح نے صحاح ستہ کے بعد کی عمدہ اور پر منفعت اور علامہ سیوطی نے معتبر و مستند کتابوں میں اس کو شمار کیا ہے اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شاہ عبدالعزیز دہلوی نے کتب حدیث کے تیسرے طبقہ میں اس کو محسوب کیا ہے، اس کی اہمیت کی بنا پر بعض اساطین فن کا بیان ہے کہ "اسانید، علل، اسماء الرجال اور صحاح کے متون کے علاوہ جن متون کا علم و سماع ایک محدث اور طالب فن کے لیے ضروری ہے، ان میں کتاب السنن الکبیر کا متن بھی ہے، اس کو مصنف کی زندگی ہی میں پوری شہرت و مقبولیت اور مکمل اعتبار و استناد حاصل ہو گیا تھا، ان کے استاذ امام ابو محمد عبداللہ بن یوسف جوینی نے بہ صرف کثیر اس کا نسخہ حاصل کر کے بڑے

(۱) فہرست کتب خانہ خدیویہ مصر ج ۱ ص ۳۵۱ و ۳۵۲

مشتمل ہے مولانا ابو سلمہ شفیع احمد بہاری کے ہاتھ کا لکھا ہوا، دارالمصنفین کے کتب خانہ میں ہے، موصوف نے اس کا ایک مختصر جز بانکی پور پٹنہ سے شائع بھی کیا ہے، اس میں طہارت کے اکثر ابواب آگئے ہیں۔

۳۵و۳۶۔ کتاب السنن: امام بیہقی کی سنن میں دو کتابیں ہیں، ایک السنن الکبیرہ یا سنن کبریٰ اور دوسری السنن الصغیرہ یا سنن صغریٰ کے نام سے موسوم ہے اور جیسا کہ ناموں سے ظاہر ہے، احکامی احادیث پر مشتمل ہیں، ان کو امام مزنی کی مختصر کی طرح پر فقہی ابواب پر مرتب کیا گیا ہے، دونوں کی ابوالقاسم زاہر بن طاہر شحامی نے امام صاحب سے روایت کی ہے، بعض عُلمائے اسلام کا بیان ہے کہ اسلامیات کے ذخیرہ میں ایسی عظیم الشان کتابیں نہیں لکھی گئیں، سنن صغریٰ ابھی تک شائع نہیں ہوئی ہے، اس کے ناقص قلمی نسخے کتب خانہ خدیویہ مصر میں ہیں۔ (۱)

سنن کبریٰ مکمل دس جلدوں میں دائرۃ المعارف حیدر آباد سے شائع ہوئی ہے، اس کا مختصر تعارف اور اس کے متعلق بعض معلومات درج ذیل ہیں:

سنن کبریٰ، امام بیہقی کی مایۂ ناز اور شہرۂ آفاق تصنیف ہے جو نہ صرف بیہقیات بلکہ پورے ذخیرۂ حدیث کی ممتاز اور اہم کتاب ہے، اس کی عظمت اور اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ صحاح ستہ کے بعد جن کتابوں کو غیر معمولی شہرت اور بقائے دوام نصیب ہوا، ان میں یہ بھی ہے، حافظ ابن صلاح نے صحاح ستہ کے بعد کی عمدہ اور پر منفعت اور علامہ سیوطی نے معتبر و مُستند کتابوں میں اس کو شمار کیا ہے اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شاہ عبدالعزیز دہلوی نے کتب حدیث کے تیسرے طبقہ میں اس کو محسوب کیا ہے، اس کی اہمیت کی بنا پر بعض اساطین فن کا بیان ہے کہ "اسانید، علل، اسماء الرجال اور صحاح کے متون کے علاوہ جن متون کا علم وسماع ایک محدث اور طالب فن کے لیے ضروری ہے، ان میں کتاب السنن الکبیر کا متن بھی ہے، اس کو مصنف کی زندگی ہی میں پوری شہرت و مقبولیت اور مکمل اعتبار واستناد حاصل ہو گیا تھا، ان کے استاذ امام ابو محمد عبداللہ بن یوسف جوینی نے بہ صرف کثیر اس کا نسخہ حاصل کر کے بڑے

(۱) فہرست کتب خانہ خدیویہ مصر ج۱ ص ۳۵۱ و ۳۵۲

شوق سے ملاحظہ فرمایا اور اپنی مسرت واطمینان کا اظہار کیا"[1] امام بیہقی نے اس کی ترتیب و تالیف اور متون واسناد کی صحت وجودت میں بڑی احتیاط اور نہایت چھان بین سے کام لیا ہے، اہل فن کو اعتراف ہے کہ سنن میں دیدہ ودانستہ کوئی موضوع حدیث شامل نہیں کی گئی ہے۔

خصوصیات:

سنن بیہقی کی چند اہم اور نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

ا۔ جامعیت اور ضخامت اور حجم وغیرہ سے قطع نظر اس میں متعدد ایسی حدیثیں شامل ہیں جو حدیث کی معروف و معتبر کتابوں میں نہیں ہیں اور بے شمار ایسی حدیثیں بھی ہیں جو اگرچہ دوسری کتابوں میں موجود ہیں لیکن بیہقی کے اسناد و متون میں بعض مفید اضافے ہیں، چنانچہ جو حدیثیں دوسری کتابوں میں مختصر و مجمل یا عام و مطلق مروی ہیں وہ اس میں مطول و مفسر اور خاص و مقید نقل کی گئی ہیں، اسی طرح جو کتابیں دوسری کتابوں میں ضَعیف سندوں یا موقوف، مرسل اور منقطع نقل ہوئی ہیں، وہ اس میں صحیح سندوں سے مرفوع، مسند اور متصل درج کی گئی ہیں۔

درحقیقت وجوہ وطرق کی کثرت اور تعداد اسناد کو محدثین کے نزدیک بڑی اہمیت حاصل ہے، کیوں کہ یہ حدیث کی قوت کا موجب ہے، سنن بیہقی اس اعتبار سے بڑا امتیاز رکھتی ہے، امام بیہقی نے تعدد طرق، کثرت اسانید اور متحد المعنیٰ روایات کو جمع کرنے کی طرف خاص دھیان دیا ہے۔

۲۔ تراجم کی کثرت بھی سنن بیہقی کی امتیازی شان ہے، انہوں نے ہر ہر مسئلہ کے لیے مستقل اور جداگانہ ابواب قائم کیے ہیں، اس کی وجہ سے ایک روایت کے گوناگوں پہلو اور مُختلف گوشے سامنے آگئے ہیں۔

۳۔ معانی ومطالب کی وسعت و تنوع اور استدلال، استنباط اور استخراج کے لحاظ سے سنن بیہقی بے نظیر کتاب مانی جاتی ہے، عنوانات اور ابواب قائم کرکے آیات واحادیث سے لطیف استنباط کیے گئے ہیں جن کی طرف عموماً ذہن منتقل نہیں ہوتا، اسی طرح استدلال میں بھی نہایت دیدہ ریزی سے کام لیا گیا ہے، اس خصوصیت کا آگے مزید ذکر آئے گا۔

---

(۱) معرفۃ السنن والآثار مطبوعہ ص ۵۵

۴۔ علامہ ابن سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ترتیب و تہذیب اور جودت تصنیف وغیرہ کے لحاظ سے بے نظیر کتاب قرار دیا ہے، مصنف نے اس کی تالیف و ترتیب میں نہایت لطیف اسلوب اور عمدہ پیرایہ بیان اختیار کیا ہے، طرز استدلال، تقسیم ابواب اور حدیثوں کی وضع و ترتیب میں ندرت کے باوجود بڑی موزونیت اور مناسبت پائی جاتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ ابواب کے تفنن اور اسالیب کے تنوع کے اعتبار سے اس کا درجہ اکثر کتب سنن و مسانید سے بڑھا ہوا ہے، امام بخاری کی طرح امام بیہقی کے ابواب بھی حدیث سے ماخوذ ہوتے ہیں کہیں کہیں مناسبت کا پہلو بہت دقیق اور کہیں کہیں نہایت معمولی ہوتا ہے، بعض ابواب کے آخر میں ایسی حدیثیں درج کی ہیں جن کی آنے والے باب و ترجمہ سے مناسبت بالکل واضح ہوتی ہے، جیسے باب قتل الرجل بالمرأۃ کے خاتمہ کی حدیث میں ایک یہودی کے ایک مسلمان بچی کے قتل و قصاص کا ذکر ہے اور اس کے بعد فیمن لاقصاص بینہ باختلاف الدینین لائے ہیں،[1] بعض ابواب ظاہری مفہوم کے لحاظ سے باہم دگر مختلف معلوم ہوتے ہیں لیکن دراصل ان مختلف ابواب سے امام صاحب کا مقصد کسی خاص مسلک کو جو ان کے نزدیک بالکل محقق ہوتا ہے، الفاظ اور عبارتوں کے تنوع، تجدید ابواب اور تخریج احادیث کے ذریعہ سے مدلل طور پر ثابت کرنا ہوتا ہے۔

۵۔ امام بیہقی نے حوالے اور حدیثوں کے مآخذ کی نشاندہی کر دی ہے، اس سے پتہ چل جاتا ہے کہ یہ حدیث اور کن کن کتب حدیث میں مذکور ہے، صحیحین کے حوالے اس کثرت سے دیئے ہیں گویا سنن البیہقی المستخرج علی الصحیحین بن گئی ہے، حوالہ دینے کے ساتھ انہوں نے اس فرق و اختلاف کو بھی واضح کر دیا ہے جو ان کی اور دوسری روایات کے ساتھ سند و متن میں پایا جاتا ہے۔[2]

---

(۱) السنن الکبریٰ ج ۸ ص ۴

(۲) صحیحین کے حوالوں کے حوالے کے سلسلہ میں یہ واضح رہنا چاہئے کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے الفاظ و معانی اور متون وغیرہ کی ہو بہو اور بالکل ٹھیک ٹھیک مطابقت کا التزام نہیں کیا ہے کیوں کہ انہوں نے اپنی روایت میں ان الفاظ و اسناد کا ذکر کیا ہے جو ان کو اپنے شیوخ سے ملے ہیں، اس لیے ان کے اور صحیحین کے الفاظ و معانی میں اکثر معمولی اور خفیف سا فرق ہوتا ہے اور اس کی انہوں نے عمدہ تصریح و وضاحت کر دی ہے، علامہ ابن صلاح لکھتے ہیں:

۶۔ سنن بیہقی فقہی مسائل و معلومات کا گنجینہ ہے، اس کے ابواب و تراجم فقہی مسائل کے لحاظ سے قائم کیے گئے ہیں، علاوہ ازیں ایک ایک حدیث سے مختلف مسائل کو مستنبط اور متعدد ابواب کی تفریع کی گئی ہے، اس سے امام بیہقی کے فقہی کمال اور اجتہادی مرتبہ کا اندازہ ہوتا ہے، صحابہ و تابعین کے آثار اور ائمہ ما بعد کے اقوال و مسالک بھی جمع کئے گئے ہیں اور ضعیف و قوی اور مرجوح و راجح اقوال میں محاکمہ بھی کیا گیا ہے، امام شافعی کے قدیم و جدید اقوال، شوافع کے مذہب، اصول اور دلائل خصوصیت سے ذکر کئے گئے ہیں، اسی لیے کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب لکھ کر انہوں نے امام شافعی پر احسان کیا ہے، اس ضمن میں ان کی یہ خصوصیت بھی قابل ذکر معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے مختلف فیہ امور و مسائل کے متعلق صرف اپنے فقہی مسلک کی موید روایات واحادیث نقل کرنے ہی پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ دوسرے مذہب کی موید حدیثوں کو بھی بیان کیا ہے۔

۷۔ امام بیہقی جرح و تعدیل کے بھی امام تھے، اس لیے اس میں اسانید و متون کے متعلق مبسوط و مفصل کلام کیا گیا ہے اور احادیث و رجال کی قوت و ضعف، جرح و عدالت صحت و سقم

وھکذا ما اخرجہ المولفون فی تصانیفھم المستقلة کالسنن الکبیر للبیھقی وشرح السنة لابی محمد البغوی وغیرھما مما قالوا فیہ اخرجہ البخاری او مسلم فلا یستفاد بذلك اکثر من ان البخاری او مسلما اخرجا اصل ذالك الحدیث مع احتمال ان یکون بینھما تفاوت فی اللفظ وربما کان تفاوتا فی بعض المعنی فقد وجدت فی ذالك ما فیہ بعض تفاوت من حیث المعنی واذا کان الامر فی ذلك علی ھذا فلیس لك ان تنقل حدیثا منھما وتقول ھو علی ھذا الوجہ فی کتاب البخاری او کتاب مسلم الا ان تقابل لفظہ او یکون الذی خرجہ قد قال اخرجہ البخاری بھذا اللفظ۔

(مقدمہ ابن صلاح ص ۱۲ مطبع قیم بمبئی ۱۳۵۷ھ)

اسی طرح جن مُصنفین نے جیسے امام بیہقی اور ابو محمد بغوی نے اپنی مستقل تصنیفات سنن کبیر و شرح السّنۃ وغیرہ میں جو یہ کہا ہے کہ "اس حدیث کی امام بخاری و مُسلم نے تخریج کی ہے" تو اس سے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ اس کی اصل شیخین کے یہاں موجود ہے، ورنہ دونوں کے درمیان لفظ اور بعض اوقات معنی میں بھی فرق و تفاوت کا احتمال رہتا ہے، ایسی حالت میں تم اس طرح کی کتابوں سے کوئی حدیث نقل کر کے یہ نہیں کہہ سکتے ہو کہ وہ بعینہ اسی شکل میں بخاری یا مسلم کی کتابوں میں بھی موجود ہے، تا آں کہ تم دونوں کے الفاظ کا مقابلہ نہ کر لو یا یہ کہ خود تخریج کرنے والا اس کے متعلق یہ واضح کر دے کہ اس کی ان ہی لفظوں کے ساتھ امام بخاری نے تخریج کی ہے۔"

اور ترجیح و تضعیف وغیرہ کے متعلق بڑا وافر مواد جمع کر دیا گیا ہے۔

اس سلسلہ میں ناقدین و مبصرین فن کے اقوال خاص اہتمام سے منضبط کئے گئے ہیں، اس طرح اسناد و رجال اور روایات متون کے بارے میں اس کے اندر مختلف النوع مفید اور معلومات افزا وضاحتیں اور تصریحات آگئی ہیں۔

۸۔ بعض کتب وابواب کے شروع میں ان کی مناسبت اور محل کے اقتضا کے لحاظ سے کلام مجید کی آیتیں اور حدیثوں کے ٹکڑے بھی نقل کئے گئے ہیں جو معنی خیز ہونے کے علاوہ امام بیہقی کی وسعت علم ونظر اور قوت استدلال کا نمونہ بھی ہیں۔

۹۔ امام بیہقی نے احادیث کی مناسب توجیہ و تطبیق، ان کے مصالح و حکم، ان کی کسی خاص دلالت، ان سے ثابت ہونے والے مخصوص مسئلہ اور ان سے استدلال واستنباط کے کسی اہم نکتہ اور پہلو کا تذکرہ بھی کیا ہے، بعض مباحثوں کے سلسلہ میں شارحین حدیث کے آرا اور اہل لغت کے اقوال بھی نقل کئے ہیں، کہیں کہیں فنی اور اصطلاحی تشریحات بھی کی گئی ہیں، سنن بیہقی کے ان گوناگوں خصوصیات اور جامعیت نے اس کو حدیث کی امہات کتب کی صف میں جگہ دی ہے، درحقیقت یہ امام بیہقی کا ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے جس کے سامنے ارباب کمال اور ائمہ سرنگوں نظر آتے ہیں، چنانچہ ان کو اعتراف ہے کہ متاخرین خصوصاً چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں امام دارقطنی کے بعد اس پایہ اور مرتبہ کا کوئی اور محدث نہیں گذرا ہے، علامہ ابن صلاح سنن کی عظمت واہمیت اور جامعیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ماتم کتاب فی السنة اجمع للادلة من کتاب السنن الکبری للبیهقی کانه لم یترك فی سائر اقطار الارض حدیثا الا وقد وضعه فی کتابه۔ (۱)

”دلائل کے لحاظ سے بیہقی کی سنن کبریٰ سے زیادہ جامع اور مکمل تصنیف حدیث وسُنّت کے ذخیرہ میں موجود نہیں، گویا امام صاحب نے تمام حدیثوں کو چھان بین کر کے اس میں جمع کر دیا ہے۔“

لیکن ظاہر ہے کہ یہ تمام ترصحیح و ثابت حدیثوں کا ہی ذخیرہ نہیں ہے، جب ضعیف اور غیر معتبر روایتوں سے حدیث کی مشہور و متداول کتابیں بھی یکسر خالی نہیں ہیں تو اتنے ضخیم

(۱) مقدمہ ابن صلاح

مجموعہ میں ضعیف اور کمتر درجہ کی حدیثوں کا شامل ہو جانا نہ تو تعجّب انگیز ہے اور نہ اس سے سنن بیہقی کی اہمیت و عظمت میں کوئی فرق آسکتا ہے، امام بیہقی نے استقصاء تعدد طرق اور کثرت اسانید کے پیش نظر بھی ضعیف و متروک حدیثیں درج کی ہیں اور امکان کی حد تک ان کے سقوط و ضعف کی تصریح کر دی ہے۔

امام بیہقی کی اس عظیم الشان اور شہرۂ آفاق تصنیف کو پہلی دفعہ شائع کرنے کا فخر دائرۃ المعارف حیدر آباد کے حصہ میں آیا، دائرہ نے اس کو دس جلدوں میں (۱۳۴۴ھ تا ۱۳۵۶ھ) مختصر مفید حواشی کے ساتھ اہتمام سے شائع کیا ہے، ہر جلد کے آخر میں ابواب (مضامین) اور ناموں (راویوں) کے لحاظ سے دو مفصل فہرستیں دی گئی ہیں، ترتیب و تصحیح کی خدمت دائرہ کے مشہور رکن مولانا محمد ہاشم ندوی مرحوم نے اپنے بعض رفقائے کار کے تعاون سے انجام دی ہے۔

ان سب جلدوں کی تصحیح میں مصر، حضرموت، سندھ، مدراس، بمبئی اور رام پور وغیرہ کے نو قلمی نسخوں سے مدد لی گئی ہے۔

قاضی القضاۃ شیخ علاء الدین علی بن عثمان ترکمانی (م ۷۵۰ھ) نے سنن کا ایک ضخیم حاشیہ لکھا تھا، یہ الجواہر النقی فی الرد علی البیہقی کے نام سے موسوم اور سنن کے مطبوعہ نسخہ کے حاشیے پر دائرۃ المعارف حیدر آباد سے شائع ہوا ہے۔

علامہ ترکمانی اپنے زمانہ کے مشہور حنفی فاضل تھے، فقہ واصول میں ماہر اور حدیث و رجال میں تبحر رکھتے تھے، الجواہر النقی میں انہوں نے سنن بیہقی پر بطریق معارضہ مناقشات اور بیہقی کے نقد و نظر اور رجال اور روایات کی تصحیح و تضعیف میں تساہل اور استدلال و استنباط کی بعض خامیوں کا تذکرہ اور اسی نوع کے بعض دوسرے تعقبات کئے ہیں، یہ حاشیہ دو حصوں میں ہے، ترکمانی کے بعض استدرکات اور تنقیدیں ضرور اہم ہیں لیکن بعض میں بحث و کلام کی گنجائش ہے، زین الدین قاسم بن قطلوبغا حنفی نے ترصیع الجواہر النقی کے نام سے حروف معجم پر اس کی تلخیص کی تھی مگر وہ ناتمام رہ گئی تھی۔ (۱)

بیہقی و سنن بیہقی پر اعتراض:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ پر کئے جانے والے اعتراضات میں تعصب اور شافعیت میں غلو کا اعتراض

(۱) کشف الظنون، ج ۲ ص ۱۰۳۶، والرسالۃ المستطرفۃ، ص ۳۰

اہم اور قابل ذکر ہے، ان کے زمانہ میں شخصی تقلید کی بنیاد بھی پڑ چکی تھی اور فقہی و جماعتی عصبیت میں بڑی شدت بھی پیدا ہو گئی تھی، چنانچہ بعض اکابر علماء کی طرح کا ان کا دامن کمال بھی اس سے آلودہ نظر آتا ہے، ان کی کتابوں میں شافعیت کی پر زور وکالت اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے پر جوش عقیدت بہت نمایاں ہو گئی ہے، اس حد تک بھی مضائقہ نہ تھا لیکن بعض مسائل میں ان کا رویہ انصاف اور حق پسندی پر مبنی نہیں معلوم ہوتا۔

تاہم امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن میں بعض جگہ شوافع کے مسلک اور امام شافعیؒ کی آرا کو مرجوح بھی قرار دیا ہے، کہیں کہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ان اقوال کو صحیح اور اولیٰ قرار دیا ہے جو متعارف اور مشہور قول کے خلاف ہوتے ہیں جیسے عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مسح میں تکرار کے قائل تھے، لیکن امام بیہقی نے اس کی تردید کی ہے، بعض جگہ انہوں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی تردید کر کے ان کی جانب سے توجیہ پیش کی ہے، جیسے صیام عن المیت کے باب میں مختلف روایتیں اور حدیثیں بطور دلیل نقل کر کے ان کے قول کی تردید کی ہے، مگر آخر میں ان کی جانب سے یہ عذر بھی پیش کیا ہے کہ:

ولو وقف الشافعی علی جمیع طرقها ونظائرها لم یخالفها ان شاء اللہ [1]

"اور اگر امام شافعیؒ ان تمام حدیثوں کے طرق سے واقف ہوتے تو ان کی مخالفت نہ کرتے۔"

اسی طرح انہوں نے سنن میں اپنے مسلک و مذہب کے مخالف اقوال اور دوسرے فقہاء کے مذاہب کی موید حدیثیں بھی اسی فراخدلی کے ساتھ بیان کی ہیں، جس طرح خود اپنے مذہب و مسلک کی موید روایتیں نقل کی ہیں، یہ الگ بحث ہے کہ ان کے نزدیک روایات کا پایہ اور درجہ کیا ہے۔

❂❂❂

(۱) سنن بیہقی ج ۴ ص ۲۵۷

(۱) باب فی بر الوالدین

والدین کے ساتھ حسن سلوک

قال اللہ عز وجل ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾ (الاسراء:۲۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرنا، اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا، اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا، بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا۔

وقال ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا﴾ (الاحقاف:۱۵)

اور فرمایا: ”اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔“

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: ((اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا))، قُلْتُ، ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ))، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) قَالَ: وَحَدَّثَنِي بِهٰذِهِ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي۔ لَفْظُ حَدِيثِ الْعَلَوِيِّ۔ (۱)

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا، میں نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، میں نے پوچھا، پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے اتنی ہی باتیں بتلائیں، اگر میں اور پوچھتا تو آپ ﷺ اور زیادہ باتیں بتلاتے۔ یہ علوی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۲۷، ۵۹۷۰؛ صحیح مسلم: ۸۵

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، مَنْ أَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ؟ قَالَ: ((أُمُّكَ))، قَالَ: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: ((ثُمَّ أُمُّكَ))، قَالَ: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: ((ثُمَّ أَبُوكَ))

وَرَوَاهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ، مَنْ أَبَرُّ ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: ((أَبَاكَ))[۱]

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں، اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں، اس نے پوچھا، پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تیرا باپ۔

اس حدیث کو وہیب بن خالد نے بھی ابن شبرمہ سے بیان کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: ”اے اللہ کے نبی ﷺ! میں اچھا سلوک کس کے ساتھ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ، اس نے کہا پھر کس کے ساتھ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ، اس نے کہا پھر کس کے ساتھ؟ آپ نے فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ، اس نے کہا پھر کس کے ساتھ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ کے ساتھ۔

(۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ ، وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ ، وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ ، فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ: فَقُلْنَا لَهُ: أَصْلَحَكَ اللّٰهُ ، إِنَّهُمُ الْأَعْرَابُ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِنَّ أَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ۔))[۲] وَفِي رِوَايَةٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا ، أَنَّهُ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَّ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ ، وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۹۷۱، الادب المفرد، رقم: ۵؛ صحیح مسلم: ۲۵۴۸۰

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۱۱- ۲۵۵۲، ۳۱- ۲۵۵۲، الادب المفرد، رقم: ۴۰

رَأْسَهُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذَلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلَى ، فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ ، فَقَالَ: ارْكَبْ هَذَا ، وَالْعِمَامَةَ ، وَقَالَ: اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ ، فَلَمَّا أَدْبَرَ الْأَعْرَابِيُّ ، قَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: كَانَ هَذَا يَرْضَى بِدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ، فَأَعْطَيْتَهُ حِمَارَكَ الَّذِي كُنْتَ تَرُوحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلِلْتَ رَاحِلَتَكَ ، وَعِصَابَتَكَ الَّتِي كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْمَرْءِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ مَا تُوِّيَ)) كَذَا فِي كِتَابِي ، وَقَالَ غَيْرُهُ: ((بَعْدَ مَا تَوَلَّى))

وَرَوَاهُ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، فَذَكَرَ الْقِصَّةَ ، وَحَكَى أَنَّ الْأَعْرَابِيَّ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: [1] ((احْفَظْ وُدَّ أَبِيكَ ، وَلَا تَقْطَعْهُ فَيُطْفِئُ اللَّهُ نُورَكَ))

۳۔ حضرت عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی مکہ کے راستے میں ان سے ملا، اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور اس کو اپنے گدھے پر بٹھالیا اور اپنے سر کا عمامہ اس کو دے دیا، ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ آپ پر خیر کرے، یہ دیہاتی لوگ ہیں جو تھوڑی چیز پر راضی ہو جاتے ہیں (لہٰذا آپ اتنا اہتمام کیوں کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے باپ (میرے والد) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دوست تھے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "سب سے بڑا حسن سلوک یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں سے تعلق قائم رکھے۔"

ابن عمرؓ ہی سے ایک روایت میں اس طرح ہے: "جب وہ مکہ جاتے اور اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو اپنے گدھے پر بیٹھ جایا کرتے تھے اور سر پر ایک پگڑی باندھتے تھے۔ ایک دن وہ اپنے گدھے پر سوار تھے کہ ایک دیہاتی آیا، اس سے ابن عمرؓ نے کہا کہ: کیا تم فلاں کے لڑکے ہو؟ اس نے کہا ہاں، پھر انہوں نے اس کو اپنا گدھا دے دیا، اور کہا کہ اس پر سوار ہو جاؤ اور پگڑی بھی دے دی اور کہا کہ اس کو اپنے سر پر باندھ لو۔ پھر جب دیہاتی چلا گیا تو ان کے بعض

(۱) ضعیف۔ الادب المفرد: ۴۰؛ شعب الایمان للبیہقی: ۷۵۱۸، سلسلۃ الضعیفۃ: ۲۰۸۹

ساتھیوں نے کہا کہ اس کو اگر آپ ایک یا دو درہم دے دیتے تو خوش ہو جاتا، لیکن آپ نے اس کو اپنا وہ گدھا دیا جس پر آپ اس وقت سواری کرتے تھے جب اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تھے۔ اور آپ نے اپنی پگڑی کیوں دے دی جس کو آپ اپنے سر پر باندھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے بڑا حسن سلوک یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ اس کی وفات کے بعد تعلق قائم رکھے۔

میری کتاب میں اسی طرح ہے۔ دوسروں کے یہاں یہ ہے "جب وہ اپنی پیٹھ پھیر لے" (یعنی وفات پا جائے)

خالد بن یزید نے بھی اس کو عبداللہ بن دینار سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے، اس میں اس واقعہ کا بیان ہے اور یہ بھی کہ وہ دیہاتی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔ پھر ابن دینار کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ کی دوستی کی حفاظت کرو اور اس کو منقطع نہ کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری روشنی کو نہ بجھائے۔

(٤) عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَوَيَّ قَدْ هَلَكَا، فَهَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّهِمَا شَيْءٌ أَصِلُهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، أَرْبَعَةُ أَشْيَاءَ: الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا، وَصِلَةُ رَحِمِهِمَا الَّتِي لَا رَحِمَ لَكَ إِلَّا مِنْ قِبَلِهِمَا)) قَالَ: مَا أَكْثَرَ هَذَا وَأَطْيَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((فَاعْمَلْ بِهِ، فَإِنَّهُ يَصِلُ إِلَيْهِمَا۔))(1)

۴۔ حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی ساعدہ کا ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میرے والدین کا انتقال ہو گیا ہے تو کیا ان کے ساتھ حسن سلوک میں سے کوئی چیز باقی رہ گئی ہے جس کو میں ان کی وفات کے بعد کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم چار چیزیں کرو، ان کے لیے دعائیں کرو، ان کے لیے استغفار کرو، ان کی وفات کے بعد ان کے عہد کو پورا کرو،

(1) ضعیف۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۵۱۴۲، الادب المفرد: ۳۵، مسند احمد: ۳/ ۴۹۸، ابن ماجہ: ۳۶۶۴، سلسلۃ الضعیفۃ: ۵۹۷

ان کے دوستوں کی عزت کرو اور ان کے رشتے داروں سے رشتے باقی رکھو۔ اس نے کہا یہ تو بہت ہے اور بہت اچھی بات ہے اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس پر عمل کرو، یہ عمل ان دونوں تک پہنچے گا۔

(۲) باب فی صلة الرحم

صلہ رحمی

والرحم: القرابة۔ رحم: رشتہ داری کو کہتے ہیں۔

قال اللہ عز وجل فیمن وصل الرحم: ﴿وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ﴾ (الرعد:۲۱)

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارے میں جو صلہ رحمی کرتے ہیں فرماتا ہے: اور جو اس چیز کو جوڑتے ہیں جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے، اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف رکھتے ہیں۔

وقال فیمن قطع الرحم: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ﴾

(محمد:۲۲،۲۳)

اور جو لوگ قطع رحمی کرتے ہیں ان کے بارے میں فرمایا: اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔ یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔

(۵) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِنَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَأَخَذَ بِخِطَامِ النَّاقَةِ أَوْ زِمَامِهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ: ((تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ۔))[1]

(۱) صحیح بخاری، رقم ۱۳۹۶، مسلم: ۱۳، مسند احمد: ۵ / ۴۱۷، رقم: ۲۳۹۳۵

۵۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک سفر میں ایک دیہاتی آیا اور آپ ﷺ کی اونٹنی کا لگام پکڑ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! (یا یہ کہا اے محمد ﷺ!) مجھے ایسی چیز بتایئے جو مجھے جنّت سے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔

(٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ، قَالَتِ الرَّحِمُ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَا رَبِّ، قَالَ: فَذٰلِكِ لَكِ۔))[1]

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اقْرَؤُوا: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ﴾

٦۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا یہاں تک کہ جب اس سے فارغ ہوا تو رشتہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ یہ اس کی جگہ ہے جو توڑنے سے تیری پناہ چاہتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے کہا ہاں، کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھ کو جوڑے، میں بھی اس سے جوڑوں اور جو تجھ کو قطع کرے، میں بھی اس سے قطع کروں، اس نے کہا ہاں اے رب! میں اس پر راضی ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر وہ تمہارے لیے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ آیت پڑھو: ”اور تم سے یہ بعید بھی نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو، یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔“

(٧) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔))[2]

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۹۸۷، صحیح مسلم: ۱۶- ۲۵۵۴

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۵۹۸۴، مسلم: ۲۵۵۶

۷۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشتوں کو منقطع کرنے والا جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِئِ، وَلٰکِنِ الْوَاصِلُ الَّذِی إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُہُ وَصَلَھَا)) (۱)

۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رشتہ جوڑنے والا وہ نہیں ہے جو بدلے میں جوڑے، بلکہ رشتہ جوڑنے والا وہ ہے کہ جب اس کا کوئی رشتہ دار اس سے قطع تعلق کرلے تو اس کو جوڑے۔“

(۹) عَنْ أُمِّ کُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَۃَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْکَاشِحِ)) (۲)

۹۔ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو کسی ایسے رشتہ دار پر کیا جائے جو پوشیدہ دشمنی رکھتا ہو۔“

(۱۰) عَنْ أَبِی بَکْرَۃَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ یُعَجِّلَ اللّٰہُ لِصَاحِبِہِ الْعُقُوبَۃَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَہُ فِی الْآخِرَۃِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیعَۃِ الرَّحِمِ)) (۳)

۱۰۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ظلم اور قطع رحم سے بڑھ کر کوئی ایسا گناہ نہیں ہے جس پر اللہ تعالیٰ آخرت میں سزا دینے کے ساتھ دنیا میں بھی سزا دے۔“

(۱۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم، یَقُولُ: ((قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا اللّٰہُ، وَأَنَا الرَّحْمٰنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ، وَشَقَقْتُ لَھَا اسْمًا مِنِ اسْمِی، فَمَنْ وَصَلَھَا وَصَلْتُہُ، وَمَنْ قَطَعَھَا قَطَعْتُہُ)) أَوْ قَالَ: ((بَتَتُّہُ)) (٤)

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۹۹۱، سنن ابوداؤد، رقم: ۱۶۹۷، سنن ترمذی، رقم: ۱۹۰۸، مسند احمد: ۲/ ۱۶۳

(۲) صحیح۔ مسند احمد: ۵/ ۴۱۶، مستدرک: ۱/ ۱۰۶، وصححہ الالبانی فی الارواء الغلیل: ۸۹۲

(۳) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۶۷، مسند احمد: ۵/ ۳۸، سنن ابوداؤد، رقم: ۴۹۰۲، سنن ابن ماجہ: ۴۲۱۱، سلسلۃ الصحیحہ: ۹۱۸

(۴) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۵۳، سنن ابوداؤد، رقم: ۱۶۹۴، الصحیحہ: ۵۲۰

۱۱۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں اللہ ہوں، میں رحمن ہوں، میں نے رشتہ کو پیدا کیا ہے اور اس کا نام اپنے ایک نام پر رکھا ہے، پس جو اس کو جوڑے گا میں اس سے جوڑوں گا اور جو اس کو قطع کرے گا میں اس سے قطع کروں گا۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قطعة'' کے بجائے ''بتتہ'' کہا۔

(۱۲) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ، قُلْتُ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ رَاغِبَةٌ ، أَأَصِلُهَا ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) [1]

قَالَ سُفْيَانُ: وَفِيهَا نَزَلَتْ: ﴿لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ (الممتحنة:۸)

۱۲۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میری ماں میرے پاس آئیں، اس وقت وہ مشرک تھیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں آئی ہیں اور ان کو اسلام سے رغبت ہے تو کیا میں ان سے اچھا سلوک کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

''سفیان کہتے ہیں کہ انہی کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے: ''جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

(۱۳) عَنْ سَعْدٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَعْدٍ: أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ اللّٰهُ بِبِرِّ الْوَالِدَةِ؟ فَوَاللّٰهِ لَا أُطْعِمُ طَعَامًا ، وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا ، حَتّٰى تَكْفُرَ أَوْ أَمُوتَ ! فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا أَوْ يَسْقُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بِعَصًا، ثُمَّ أَوْجَرُوهَا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِن جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ

(۱) صحیح بخاری: ۲۶۲۰، ۵۹۷۸، صحیح مسلم، رقم: ۱۰۰۳/۱

لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا﴾(۱)

۱۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ ان کی ماں نے (ان کے مسلمان ہونے پر) کہا کہ: "کیا اللہ نے والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم نہیں دیا ہے، اللہ کی قسم میں نہ کھاؤں گی اور نہ پیوں گی یہاں تک کہ تم رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا انکار کردو یا میں مرجاؤں۔ بالآخر ان کا منہ لکڑی سے کھول کر زبردستی لوگ ان کو کھلاتے پلاتے تھے۔"

جس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: "ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے۔ ہاں اگر وہ یہ کوشش کریں کہ تم میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ جس کا تم کو علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مانو۔"

(۳) باب فی رحمة الأولاد وتقبيلهم والإحسان إليهم

اولاد پر شفقت، ان کا بوسہ لینا اور انکے ساتھ بھلائی کرنا

(۱٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَبَّلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسٌ عِنْدَهُ ، فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ: يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا قَطُّ ، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)) (۲)

۱۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا، اقرع بن حابس تمیمی آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس دس لڑکے ہیں لیکن میں نے کبھی ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو رحم نہیں کرے گا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

(۱۵) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: أَتُقَبِّلُونَ

(۱) صحیح مسلم: ۱۷۴۸، سنن الکبریٰ: ۹/ ۴۶، مسند احمد: ۱۷۶/۳

(۲) بخاری، رقم: ۵۹۹۷، صحیح مسلم، رقم: ۶۵ - ۲۳۱۸

الصِّبْيَانَ، فَمَا نُقَبِّلُهُمْ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ)) (۱)

۱۵۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا آپ لوگ بچوں کا بوسہ لیتے ہیں؟ ہم تو ان کا بوسہ نہیں لیتے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں کیا کر سکتا ہوں جب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے۔

(۱۶) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْأَيْمَنَ ، ثُمَّ يَضُمُّنَا ، ثُمَّ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا)) (۲)

۱۶۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی (بائیں) ران پر بیٹھا لیتے تھے اور حضرت حسن کو دائیں ران پر بیٹھا لیتے تھے پھر دونوں کو چمٹا لیتے اور یہ دعا کرتے: اے اللہ تو ان دونوں پر رحم کر کیوں کہ میں ان پر رحم کرتا ہوں۔

(۱۷) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَخْبَرَ ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِي ، فَلَمْ أَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا ، فَأَخَذَتْهَا فَشَقَّتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ، فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهَا ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ سِتْرًا لَهُ مِنَ النَّارِ.)) (۳)

۱۷۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہؓ نے کہا: میرے پاس ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لے کر مانگنے آئی، اس وقت میرے پاس ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہ تھا، میں نے اسے اس کو دے دیا، اس نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے اور اپنی دونوں بچیوں کو دے دیا اور خود کچھ نہیں کھایا، پھر اپنی

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۹۹۸، صحیح مسلم، رقم: ۶۴-۲۳۱۷

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۰۳، مسند احمد: ۲۰۵/۵

(۳) صحیح بخاری: ۵۹۹۵، صحیح مسلم، رقم: ۱۴۷-۲۶۲۹

بچیوں کو لے کر چلی گئی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں نے آپ ﷺ سے اس کا حال بیان کیا، آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: جو شخص ان بچیوں کے ذریعے سے آزمائش میں ڈالا جائے پھر ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو قیامت کے دن یہ بچیاں جہنم سے اس کے لیے بچاؤ کا سامان ثابت ہوں گی۔

(۱۸) وَرَوَاهُ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا، وَأَعْطَيْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهَا تَمْرَةً، وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا، فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا، فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا، فَأَعْجَبَتْنِي، فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ، وَأَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ۔))[1]

۱۸۔ عراک بن مالک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ایک مسکین عورت اپنی دو بچیوں کو لے کر آئی، میں نے اس کو تین کھجوریں دیں، اس نے ایک ایک کھجور دونوں بچیوں کو دے دی اور ایک کھجور خود کھانے کے لیے اپنے منہ تک لے گئی، اس کی دونوں بچیاں اس کو مانگنے لگیں، چنانچہ اس نے اس کے دو ٹکڑے کئے اور ان دونوں کو دے دیا، مجھے یہ منظر بہت پسند آیا، اس کا حال میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے اس کے لیے جنّت واجب کر دی اور جہنم سے اس کو آزاد کر دیا۔

(۱۹) عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَائِشَةَ، فَذَكَرَهُ۔[2]

۱۹۔ عراک بن مالک نے حضرت عائشہؓ کی یہی حدیث عمر بن عبدالعزیز سے سن کر بیان کی ہے۔ (سابق حدیث ملاحظہ ہو)

(۲۰) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ، امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا، فَحَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۱۴۸ - ۲۶۳۰، مسند احمد: ۲۵۲/۵

(۲) سابق حدیث

يَتَامَاهُ حَتّٰى بَانُوا كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ‘‘)) وَأَوْمَأَ بِإِصْبَعَيْهِ۔ (۱)

۲۰۔ حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور وہ بیوہ حسب و نسب والی خوبصورت عورت جس کے چہرے کا رنگ مشقت برداشت کرنے کی وجہ سے سیاہ پڑ گیا ہو اور وہ اپنے یتیم بچوں کو لے کر بیٹھی ہوئی ہو (یعنی شادی نہ کی ہو بلکہ اپنے یتیم بچوں کی پرورش میں لگی ہو) یہاں تک کہ وہ بڑے ہو گئے، قیامت کے دن ایسے ہی (ایک ساتھ) رہیں گے، پھر آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کیا۔

(۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ)) (۲)

۲۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جتنی عورتیں اونٹ پر چڑھتی ہیں (یعنی عرب کی عورتیں) ان میں قریش کی نیک بخت عورتیں بہتر ہیں، بچوں پر ان کے بچپن میں بہت مہربان ہوتی ہیں اور شوہر کے مال و اسباب کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔

(۲۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ ‘‘)) وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى۔ (۳)

۲۲۔ حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنّت میں اس طرح (ایک ساتھ) رہیں گے اور آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی ایک ساتھ ملا کر کہا۔

(۲۳) عَنْ أُمِّ سَعِيدٍ بِنْتِ مُرَّةَ الْفِهْرِيِّ مَوْصُولًا، عَنْ أَبِيهَا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

(۱) ضعیف۔ الادب المفرد، رقم: ۱۴۱، سنن ابوداؤد، رقم: ۵۱۴۹، مسند احمد: ۶/ ۲۹، ضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۱۳۲۳
(۲) صحیح بخاری، رقم: ۵۰۸۲، صحیح مسلم: ۲۰۰ - ۲۵۲۷
(۳) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۰۵، مسند احمد، رقم: ۵/ ۳۳۳، سنن ابوداؤد، رقم: ۵۱۵۰

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِإِصْبَعَيْهِ۔ (۱)

۲۳۔ حضرت ام سعید بنت مرۃ فہری اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا، چاہے وہ اپنے یتیم بچے ہوں یا دوسروں کے، جنّت میں ایسے ہی (ایک ساتھ) رہیں گے۔ سفیان نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کیا۔

(۲٤) وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ بَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَذَكَرَهُ مُرْسَلًا۔ (۲)

۲۴۔ مالک بن انس نے صفوان بن سلیم سے یہ روایت مرسلاً بیان کی ہے۔ (سابق حدیث ملاحظہ ہو)۔

(۲٥) وَرَوَاهُ أَيْضًا مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔ (۳)

۲۵۔ امام مالک نے اس کو "عن ثور بن یزید عن ابی غیث عن ابی هريرة عن النبی ﷺ" کی سند سے بھی نقل کیا ہے۔ (سابق حدیث ملاحظہ ہو)

(۲٦) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى يَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ كَهٰذَيْ)) وَضَمَّ إِصْبَعَيْهِ۔ (٤)

۲۶۔ حضرت عبید اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو بچیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو قیامت کے دن وہ میرے ساتھ ایسے ہی رہے گا، آپ ﷺ نے اپنی دونوں

---

(۱) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۱۳۳، سنن الکبریٰ: ۶/ ۲۸۳، سلسلة الصحیحہ: ۸۰۰

(۲) صحیح۔ سابق حدیث: ۲۳

(۳) صحیح مسلم، رقم: ۲۹۸۳، الادب المفرد، رقم: ۱۳۶

(۴) صحیح مسلم، رقم: ۱۴۹ - ۲۶۳۱، الادب المفرد، رقم: ۸۹۴، سنن ترمذی، رقم: ۱۹۱۴

انگلیوں کو ملایا۔

(۲۷) وَرُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَذَكَرَاهُ۔ [1]

۲۷۔ ایک دوسری سند میں حضرت عبید اللہؓ سے بھی یہ حدیث آئی ہے۔ (سابق حدیث ملاحظہ ہو)

(۲۸) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ، فَأَطْعَمَهُنَّ، وَسَقَاهُنَّ، وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا۔)) [2]

۲۸۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی تین بچیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے اور انہیں اپنی کوشش واستطاعت کے مطابق اچھی طرح کھلائے، پلائے اور پہنائے، تو وہ اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔

(۲۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ مُخْتَلِفٌ، وَزَادَ... فَنَادَى رَجُلٌ: وَابْنَتَاهُ، قَالَ النَّاسُ: لَوْ قَالَ وَاحِدَةً لَقَالَ نَعَمْ۔ [3]

۲۹۔ اسی معنی میں حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی ہے اس کے الفاظ مختلف ہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ اگر دو بچیاں ہوں تو؟ (آپ ﷺ نے فرمایا اگر دو ہوں تب بھی) لوگوں نے کہا کہ اگر وہ ایک بچی کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھتے تو آپ ایک بھی کہہ دیتے۔

(۳۰) وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، مُرْسَلًا

۳۰۔ اس کو معمر نے ابن منکدر سے مرسلاً بیان کیا ہے۔

(۳۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

(۱) صحیح۔ سنن ابن ماجہ: ۳۶۶۹، الادب المفرد: ۷۶، وصححہ البانی فی الصحیحۃ: ۲۹۴

(۲) صحیح۔ مسند احمد: ۴ / ۱۵۴، سنن ابن ماجہ: ۳۶۶۹، الادب المفرد، رقم: ۷۶، سلسلۃ الصحیحۃ: ۲۹۴

(۳) حسن۔ الادب المفرد، رقم: ۷۸، معنی الحدیث، سلسلۃ الصحیحۃ: ۲۴۹۲، ۲۹۴

((لا يكونُ لأحدٍ ثلاثُ بناتٍ أو بنتانِ ، أو أختانِ فيتّقي اللهَ فيهنّ ، ويُحسِنُ إليهنّ إلاّ دخلَ الجنّةَ۔))(۱)

۳۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس تین لڑکیاں یا دو لڑکیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتا رہے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو وہ جنّت میں جائے گا۔

(۳۲) ورواہُ خالدُ بنُ عبدِ اللہِ ، عن سُهيلٍ ، رضي اللہُ عنهما بإسنادِهِ ، غيرَ أنّه قالَ: ((مَن عالَ ثلاثَ بناتٍ فأدّبهنّ ، وزوّجهنّ ، وأحسنَ إليهنّ فلهُ الجنّةُ۔))(۲)

۳۲۔ اس روایت کو خالد بن ولید نے سہیل سے اپنی سند سے روایت کیا ہے لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں: ”جس نے تین بچیوں کی پرورش کی اور ان کو ادب سکھلایا اور ان کی شادی کرائی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو اس کے لیے جنّت ہے۔“

(۳۳) عن خالدٍ ، عن سُهيلِ بنِ أبي صالحٍ رضي اللہُ عنهما ، فذكرَهُ۔

۳۳۔ خالد کی یہ روایت جو سہیل بن ابو صالح سے ہے ایک اور سند سے بھی آئی ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

(۳٤) عنِ ابنِ عبّاسٍ رضي اللہُ عنهما ، قالَ: قالَ رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَن وُلِدَت لهُ أُنثى فلم يَئِدها ، ولم يُهِنها ، ولم يُؤثِر ولدَهُ عليها يعني الذّكورَ أدخلَهُ اللہُ بها الجنّةَ))(۳)

۳۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے بچی پیدا ہوئی اور اس کو زندہ درگور نہیں کیا اور اس کو حقیر نہیں سمجھا اور اپنے لڑکوں کو اس پر ترجیح نہیں دی تو اللہ تعالیٰ اس کو اس وجہ سے جنّت میں داخل کرے گا۔

(۱) ضعیف: سنن ترمذی: ۱۹۱۶، ضعیف الجامع: ۵۸۰۸

(۲) ضعیف۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۱۴۸، ۵۱۴۷، ضعیف الجامع: ۵۶۹۲

(۳) ضعیف۔ مسند احمد: ۱/ ۲۲۳، سنن ابوداؤد، رقم: ۵۱۴۶، ضعیف الجامع: ۵۸۰۷

(۴) باب فی تراحم الخلق

مخلوق پر رحم کرنے کا بیان

(۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ ، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا ، فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ رِجْلَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ)) (۱)

۳۵۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں، ان میں سے ننادوے حصے اپنے پاس رکھ چھوڑے ہیں اور ایک حصہ زمین پر اتارا ہے، اس ایک حصہ کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑی اپنے بچے کو اپنا پیر لگنے نہیں دیتی ہے، بلکہ اٹھا لیتی ہے کہ کہیں اس کو تکلیف نہ پہنچے۔

(۳۶) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ۔)) (۲)

۳۶۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(۳۷) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ)) (۳)

۳۷۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ بھی رحم نہیں کرتا۔

(۳۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۰۰، صحیح مسلم، رقم: ۱۷- ۲۷۵۲

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۱۳، صحیح مسلم، رقم: ۶۶ – ۲۳۱۹

(۳) صحیح مسلم، رقم: ۶۶ – ۲۳۱۹، سنن ترمذی، رقم: ۱۹۲۲

السَّمَاءِ.)) (۱)

۳۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر اللہ رحم کرتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو، وہ ذات جو آسمان پر ہے وہ تم پر رحم کرے گی۔

(۳۹) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْتَصِدٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ بِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ، وَفَقِيرٌ عَفِيفٌ مُتَصَدِّقٌ)) (۲)

۳۹۔ حضرت عیاض بن حمار کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ جنتی ہیں، ایک میانہ روی اختیار کرنے والا، صدقہ کرنے والا اور لوگوں کے لیے سہولت فراہم کرنے والا بادشاہ۔ دوسرا ہر رشتہ دار اور مسلمان کے لیے نرم دل اور مہربان شخص۔ تیسرا وہ فقیر جو لوگوں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلاتا ہو اور صدقہ کرنے والا ہو۔

(٤٠) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَوَاصُلِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوٌ مِنْهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ.)) (۳)

۴۰۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان آپس میں رحم کرنے، آپس میں محبّت کرنے اور آپس میں تعلق قائم رکھنے میں ایک جسم کی مانند ہیں، جسم کے کسی حصے میں جب تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے اور شب بیداری کرتا ہے۔

(٤١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَاحِبَ هٰذِهِ الْحُجْرَةِ، أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ.)) (٤)

---

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۹۴۱، سنن ترمذی، رقم: ۱۹۲۴، صحیح الجامع: ۳۵۲۲

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۶۳۔ ۲۸۶۵، مسند احمد: ۴/ ۲۶۲

(۳) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۱۱، صحیح مسلم، رقم: ۶۶۔ ۲۵۸۶

(۴) حسن۔ سنن ترمذی، رقم: ۱۹۲۳، مسند احمد: ۲/ ۳۱۰، سنن ابوداود: ۴۹۴۲، حسن البانی صحیح الجامع: ۷۴۶۷

۴۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس حجرہ والے صادق المصدوق ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: رحمت صرف بدبخت ہی سے نکال لی جاتی ہے۔

(۴۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأُخَفِّفُ مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ بِهِ۔)) (۱)

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا۔

۴۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور نماز کو میں لمبی کرنا چاہتا ہوں پھر بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں اور نماز ہلکی کر دیتا ہوں کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ ماں کے دل پر اس کے بچے کے رونے سے کیسی چوٹ پڑتی ہے۔

صحیح بخاری میں بھی حضرت انسؓ سے اسی معنی میں بعض الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ حدیث آئی ہے۔

(۴۳) أَنْبَأَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔ (۲)

۴۳۔ قتادہ سے بھی اسی معنی میں روایت آئی ہے (سابق حدیث ملاحظہ ہو)

(۴۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْكُمْ إِلَّا رَحِيمٌ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُلُّنَا رَحِيمٌ، قَالَ: ((لَيْسَ رَحْمَةُ أَحَدِكُمْ نَفْسَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ حَتّٰى يَرْحَمَ النَّاسَ۔)) (۳)

۴۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے صرف رحم کرنے والا جنت میں جائے گا، لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سب رحم کرنے والے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم صرف یہ نہیں ہے کہ آدمی اپنے نفس پر اور اپنے گھر والوں پر رحم کرے، بلکہ رحم یہ ہے کہ

---

(۱) صحیح۔ صحیح بخاری، رقم: ۷۰۸، صحیح مسلم، رقم: ۱۹۲۔ ۴۷۰

(۲) صحیح۔ صحیح بخاری: ۷۰۹

(۳) سلسلۃ الصحیحۃ، رقم: ۱/ ۱۶۷، ۳۲۱، شعب الایمان: ۷/ ۴۷۸، رقم: ۱۱۰۵۹

سارے لوگوں پر رحم کیا جائے۔

(٤٥) عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ۔ (۱)

۴۵۔ سنان بن سعد نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مرفوعا بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث ۴۴)

(٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي طَرِيقٍ أَصَابَهُ عَطَشٌ فَجَاءَ بِئْرًا، فَنَزَلَ فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَلَ الرَّجُلُ إِلَى الْبِئْرِ فَمَلأَ خُفَّهُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ أَمْسَكَ الْخُفَّ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ۔)) (۲)

۴۶۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص راستے میں جا رہا تھا، اس کو پیاس لگی، وہ ایک کنوئیں کے پاس آیا اور اس میں اتر کر پانی پیا پھر جب باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ وہ پھر کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر منہ میں اس کو تھام کر اوپر چڑھا، کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اس کے کام کی قدر کی اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم کو جانوروں پر بھی رحم کرنے میں ثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر گرم کلیجے والے پر ثواب ملے گا۔

(٤٧) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، فَذَكَرَهُ۔ (۳)

۴۷۔ یہ حدیث مالک سے ایک دوسری سند سے بھی آئی ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

(٤٨) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَذْبَحُ

---

(۱) صحیح۔ شعب الایمان: ۸/ ۴۷۸، رقم: ۱۱۰۵۹

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۰۹، صحیح مسلم، رقم: ۱۵۳- ۲۲۴۴، سنن ابو داود، رقم: ۲۵۵۰

(۳) صحیح۔ الموطا ۲/ ۹۲۹، رقم: ۲۳

الشَّاةَ وَأَنَا أَرْحَمُهَا ، أَوْ قَالَ: إِنِّي لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا ، قَالَ: ((وَالشَّاةُ إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللّٰهُ۔)) (۱)

۴۸۔ معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں بکری ذبح کرتا ہوں تو اس پر رحم کھاتا ہوں یا اس نے یہ کہا کہ میں بکری پر رحم کھاتا ہوں کہ اس کو ذبح کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر بکری پر تم نے رحم کیا تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔

(۵) باب فی رحمة الصغير وتوقير الكبير

چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت

(۴۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، يَرْوِيهِ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا)) (۲)

۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۵۰) وأخبرنا أبو علي الروذباري ، أنبأنا أبو بكر بن داسة ، حدثنا أبو داؤد ، حدثنا ابن السراج ، حدثنا سفيان فذكره ، وقال: عن النبي ﷺ (۳)

۵۰۔ یہ روایت دوسری سند سے مرفوعاً بھی آئی ہے۔ (ملاحظہ ہو حدیث سابق)

(۵۱) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔)) (۴)

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ وَفِي إِسْنَادِهِ أَبُو كِنَانَةَ الْقُرَشِيُّ وَهُوَ مَجْهُولٌ

---

(۱) صحیح۔ مسند احمد: ۳/ ۴۳۶، الادب المفرد، رقم: ۳۷۳، صححہ البانی: الصحیحہ: ۲۶

(۲) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۹۴۳، سنن ترمذی، رقم: ۱۹۲۰، مسند احمد: ۲/ ۲۲۲، صحیح الجامع البانی: ۶۵۴۰

(۳) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۹۴۳، سابق حدیث: ۴۹

(۴) حسن۔ ابوداود: ۴۸۴۳، الادب المفرد، رقم: ۳۵۷، حسنہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۲۱۹۹

الخَالِ۔

وَقَالَ النَّوَوِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ أَوْرَدَهُ ابْنُ الجَوْزِيُّ فِي المَوْضُوعَاتِ، وَقَالَ: قَالَ ابْنُ حِبَّانَ: لَا أَصْلَ لَهُ۔

۵۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی تعظیم کرنے میں سے ایک امر یہ بھی ہے کہ بوڑھے مُسلم شخص کی عزت کی جائے اور ایسے حافظ قرآن کی عزت کی جائے جو اس میں غلو کرنے والا اور اس سے اعراض کرنے والا نہ ہو اور عادل بادشاہ کی عزت کی جائے۔

امام بخاری نے الادب المفرد میں اس کو بیان کیا ہے، اس کے اندر ابو کنانہ قرشی مجہول راوی ہیں۔

نووی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے، ابن جوزی نے اس کو موضوع بتایا ہے، ابن حبان کہتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔

(۵۲) وَرَوَاهُ ابْنُ المُبَارَكِ، وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ عَوْفٍ، فَلَمْ يَرْفَعَاهُ[1]

۵۲۔ ابن مبارک اور روح بن عبادہ نے اس کو عوف سے روایت کی ہے اور اس کو مرفوعاً نہیں بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

(۵۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ۔)) اخرجه الترمذی فی سننه، وقال: غریب لانعرفه الا من حدیث یزید۔[2]

۵۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اگر کوئی جوان آدمی کسی بوڑھے آدمی کی اس کی عمر کی وجہ سے عزت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے میں اس کے لیے ایسے شخص کو لائے گا جو اس کی عزت کرے گا۔

(ترمذی نے اس کی روایت کی ہے اور اس کو غریب بتایا ہے)

---

(۱) حسن۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۸۴۳، الزہد لابن مالک: ۱/۳۰، ۳۸۸

(۲) ضعیف۔ سنن ترمذی، رقم: ۲۰۲۲، ضعفہ الالبانی فی سلسلۃ الضعیفۃ: ۳۰۴

(٥٤) عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ)) (١)

۵۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی عزت ان کے مرتبے کے مطابق کرو۔

(٦) باب فی مراعاة حق الأهلين

بیوی کے ساتھ حسن سلوک

(٥٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي خُطْبَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّتِهِ بِعَرَفَاتٍ: ((اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللّٰهِ ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ ، وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔)) (٢)

۵۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں عرفات کے میدان میں فرمایا: تم اپنی عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اس لیے کہ تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے اور تم نے ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے حکم سے حلال کیا ہے۔ تمہارے لیے ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ سلائیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو پس اگر وہ ایسا کریں تو ان کو اس طرح مارو کہ سخت تکلیف نہ ہو اور ان کے لیے تمہاری ذمہ داری یہ ہے کہ ان کے کھانے اور پہننے کا اچھی طرح انتظام کرو۔

(٥٦) وَرُوِّينَا فِي حَدِيثٍ آخَرَ أَنَّهُ حِينَ أَذِنَ فِي ضَرْبِهِنَّ ، قَالَ: ((فَايْمُ اللّٰهِ لَا تَجِدُونَ أُولٰئِكَ خِيَارَكُمْ)) يَعْنِي: الَّذِينَ يَضْرِبُونَ أَزْوَاجَهُمْ۔ (٣)

---

(١) ضعیف۔ صحیح مسلم فی مقدمۃ الکتاب، ص:۵، سنن ابوداؤد، رقم: ۴۸۴۲، الضعیفۃ: ۱۸۹۴

(٢) صحیح مسلم: ۷ / ۱۴۷- ۱۲۱۸، سنن ابوداؤد، رقم: ۱۹۰۵، سنن ابن ماجہ: ۳۰۷۴

(٣) حسن۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۹۸۵، معنی الحدیث، حسن الالبانی، صححہ الالبانی فی الارواء: ۲۰۳۳

۵۶۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب آپ ﷺ نے انہیں مارنے کی اجازت دے دی تو فرمایا: "اللہ کی قسم تم میں وہ بہتر لوگ نہیں ہیں" یعنی جو اپنی بیویوں کو مارتے ہیں۔

(۵۷) عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ؟ قَالَ: ((أَنْ يُطْعِمَهَا إِذَا أُطْعِمَ، وَيَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَى، وَلَا يَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ، وَلَا يَضْرِبَ الْوَجْهَ، وَلَا يُقَبِّحَ۔)) (۱)

۵۷۔ حکیم بن معاویہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ عورت کا حق مرد کے اوپر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ کھائے تو اس کو بھی کھلائے اور جب پہنے تو اس کو بھی پہنائے اور اس کو گھر ہی میں چھوڑے اور اس کے چہرہ پر نہ مارے اور اس کو گالی گلوچ نہ دے۔

(۵۸) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((اَلْمُسْلِمُ إِذَا أَنْفَقَ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كُتِبَتْ لَهُ صَدَقَةً)) (۲)

۵۸۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان جب اپنی بیوی پر خرچ کرتا ہے، اس حال میں کہ وہ اس کے ذریعے نیکی کا طلب گار ہے تو اس کے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے۔

(۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((دِينَارٌ أَعْطَيْتَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَدِينَارٌ أَعْطَيْتَهُ مِسْكِينًا، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ۔ قَالَ: الدِّينَارُ الَّذِي تُنْفِقُهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا۔)) (۳)

۵۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ دینار جس کو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور وہ دینار جو تم کسی مسکین کو دو اور وہ دینار جس کو تم

(۱) صحیح۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۸۵۰، سنن ابوداود، رقم: ۲۱۴۲
(۲) صحیح مسلم: ۴۸ - ۱۰۰۲، مسند احمد: ۴/ ۱۲۰
(۳) صحیح مسلم، رقم: ۹۹۵-۳۹، مسند احمد: ۲/ ۴۷۶

اپنی بیوی پر خرچ کروان میں ثواب کے اعتبار سے سب سے بڑا وہ ہے جس کو تم اپنی بیوی پر خرچ کرو۔

(٦٠) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي ، وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ وَلَا تَقَعُوا فِيهِ۔))[1]

٦٠۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے اہل کے لیے بہتر ہو اور میں تم لوگوں میں اپنے اہل کے لیے سب سے بہتر ہوں، اور جب تمہارے ساتھی کا انتقال ہو جائے تو اس کو چھوڑ دو اور اس کی غیبت نہ کرو۔

(٦١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ ، إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهُ ، وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ۔))[2]

٦١۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے اور اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے اور اس کے اندر کجی باقی رہے گی۔

(٧) باب فی مراعاة حق الأزواج

شوہر کے حقوق

(٦٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَغَيْرِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ، لِمَا عَظَّمَ اللّٰهُ مِنْ حَقِّهِ عَلَيْهَا))[3]

٦٢۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو کسی شخص کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ

(١) صحیح۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ١٩٧٧، سنن ترمذی، رقم: ٣٨٩٥، صححہ البانی فی الصحیحۃ: ٢٨٥٠

(٢) صحیح بخاری، رقم: ٣٣٣١، ٥١٨٤، صحیح مسلم، رقم: ٦٥-١٤٧٠، سنن ترمذی، رقم: ١١٨٨

(٣) صحیح۔ سنن ترمذی، رقم: ١١٥٩، مسند احمد: ٦/ ٧٦، صححہ الالبانی فی الارواء: ١٩٩٨، سلسلۃ الصحیحۃ: ٣٣٦٦

کرے، اس لیے کہ بیوی پر شوہر کا بڑا حق اللہ نے متعین کیا ہے۔

(٦٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ، فَبَاتَ غَضْبَانًا عَلَيْهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ۔)) (۱)

۶۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مرد نے اپنی عورت کو اپنے بستر پر بلایا اور اس نے انکار کیا پھر اس نے اس پر غصہ ہو کر رات گزاری تو فرشتے اس عورت پر صبح تک لعنت بھیجتے ہیں۔

(٦٤) عَنِ الْحُصَيْنِ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ أَنَّ عَمَّتَهُ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَلَمَّا فَرَغَتْ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَذَاتُ زَوْجٍ أَنْتِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((كَيْفَ أَنْتِ؟)) قَالَتْ: مَا آلُوهُ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ، قَالَ: ((أُنْظُرِي أَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ؟ فَإِنَّهُ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ۔)) (۲)

۶۴۔ حصین بن محصن کہتے ہیں کہ ان کی پھوپھی نے ان سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی ضرورت سے آئیں، پھر جب ضرورت سے فارغ ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا کہ کیا تم شوہر والی ہو؟ انہوں نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ کیسا معاملہ کرتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اپنی طاقت بھر ان کی خدمت کرتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم ان کے ساتھ کیسا معاملہ کرتی ہو، اس لیے کہ وہی تمہارے لیے جنت اور جہنم (کا باعث) ہے۔

(٦٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنْ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَمَا أَنْفَقَتْ عَنْ كَسْبِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ، فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهِ لَهُ۔)) (۳)

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۱۹۳، صحیح مسلم، رقم: ۱۲۰۔ ۱۴۳۶

(۲) صحیح۔ مسند احمد: ۴/ ۳۴۱، مستدرک: ۲/ ۱۸۹، صححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۲۶۱۲

(۳) صحیح بخاری، رقم: ۵۱۹۲۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۰۲۶۔ ۸۴۔ مسند احمد: ۲/ ۳۱۶

وَهَذَا الإِنْفَاقُ مِنْ كَسْبِهِ حَمَلَهُ بَعْضُ أَهْلِ العِلْمِ عَلَى إِنْفَاقِهَا مِمَّا أَعْطَاهَا فِي نَفَقَتِهَا، وَبِذَلِكَ أَفْتَى أَبُو هُرَيْرَةَ۔

۶۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت کا شوہر اس کے پاس موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے اور نہ کسی کو گھر میں آنے کی اجازت دے اور اس کے حکم کے بغیر اس کی کمائی کے مال میں سے جو وہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے گی تو اس کا آدھا اجر اس کو ملے گا۔

”اس خرچ سے مراد بعض علماء نے وہ نان و نفقہ لیا ہے جس کو شوہر اپنی بیوی کو دے اور وہ اس میں خرچ کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہی فتویٰ تھا۔“

(۸) باب الإحسان إلى المماليك

غلاموں کے ساتھ حسن سلوک

قال اللہ عزوجل: ﴿ وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ...... وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ﴾ (النساء:۳۶)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور اپنے غلاموں سے۔

(٦٦) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوَرِّثُهُ، وَمَا زَالَ يُوصِينِي بِالْمَمْلُوكِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَضْرِبُ لَهُ أَجَلًا أَوْ وَقْتًا إِذَا بَلَغَهُ عَتَقَهُ۔))[1]

۶۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل (علیہ السلام) مجھے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم مسلسل دیتے رہے یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ وہ اس کو وارث بھی بنا دیں گے، اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم مسلسل دیتے رہے یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ وہ اس کے

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۱۵، صحیح مسلم، رقم: ۱۴۱- ۲۶۲۵، شعب الایمان ۷/ ۸۴، رقم: ۹۵۶۲

آزاد کرنے کا ایک وقت متعین کر دیں گے۔

(٦٧) عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللّٰهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔))[1]

٦٧۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام یہ تھا "نماز، نماز، تم اللہ سے اپنے غلاموں کے بارے میں ڈرو۔"

(٦٨) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ فِي مَرَضِهِ: ((اللّٰهَ اللّٰهَ الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ))[2]

قَالَتْ: فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِهِ وَمَا يُفِيضُ۔ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى، حَتَّى جَعَلَ يُلَجْلِجُهَا فِي صَدْرِهِ، وَمَا يُفِيضُ بِهَا لِسَانُهُ۔

٦٨۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض الموت میں یہ کہتے تھے "اللہ، اللہ، نماز اور غلام۔"

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ ﷺ اسی بات کو کہتے رہے اور یہی بات آپ کی زبان سے نکلی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے سینے میں یہی بات کھٹکتی رہی اور یہی بات آپ ﷺ کی زبان سے نکلی۔"

(٦٩) عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، يَقُولُ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَشَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللّٰهُ أَيْدِيَكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ

(١) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ١٥٨، سنن ابو داود، رقم: ٥١٥٦، شعب الایمان: ٦/ ٣٧٠، رقم: ٨٥٥٥، ابن ماجہ: ٢٦٩٨

(٢) صحیح۔ سنن الکبریٰ للنسائی: ٦/ ٣٨٨، سنن ابن ماجہ، رقم: ٢٦٩٨، ٩٧، مسند احمد ٦/ ٢٩٠، صححہ البانی فی الارواء: ٧/ ٢٣٨۔ رقم: ٢١٧٨

كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ۔)) (1)

٦٩۔ معرور بن سوید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا، ان کے جسم پر ایک کپڑا تھا اور ویسا ہی کپڑا ان کے غلام کے جسم پر تھا، میں نے ان سے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے ایک آدمی کو گالی دے دی تھی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے اس کی ماں کو برا کہا ہے؟ میں نے کہا ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے یہ (غلام) بھائی جو تمہارے ارد گرد ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے، پس جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو وہ اس کو وہی کھلائے جو وہ کھاتا ہے اور اس کو وہی پہنائے جس کو وہ خود پہنتا ہے اور ان سے ایسا کام مت لو جو ان سے نہ ہو سکے اور اگر ایسا کام ان سے کرانے لگو تو تم خود بھی ان کی مدد کرو۔

(٧٠) عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَاءَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوكِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَاكْسُوهُ مِمَّا تَلْبَسُونَ، وَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ مِنْهُمْ فَبِيعُوهُ، وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللّٰهِ۔)) (2)

٧٠۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غلام تم کو پسند ہو اس کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور اس کو وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور جو غلام پسند نہ ہو اس کو بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔

(٧١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا يُطِيقُ۔)) (3)

٧١۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلام کو کھانا اور کپڑا اچھی طرح دیا جائے اور اس پر وہ کام نہ ڈالا جائے جو وہ نہ کر سکے۔

(1) صحیح بخاری، رقم: ٦٠٥٠، صحیح مسلم: ٣٨-١٦٦١

(2) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ٥١٦١، مسند احمد: ٥ / ١٦٨، صححہ البانی فی صحیح ابی داؤد الارواء: ٧ / ٢٣٥

(3) بیہقی سنن الکبریٰ: ٨ / ٨، مسند احمد: ٢ / ٢٤٧، ٣٤٢، صحیح مسلم، رقم: ٤١- ١٦٦٢، الادب المفرد، رقم: ١٩٣، ١٩٢

(۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا صَنَعَ خَادِمُ أَحَدِكُمْ لَهُ طَعَامًا فَجَاءَ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ، فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ لِيَأْكُلَ، فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا، فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ.)) (۱)

قَالَ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ: الْأُكْلَةُ: اللُّقْمَةُ۔

۷۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کا خادم اس کے لیے کھانا پکائے پھر اس کو تیار کر کے لائے اس حال میں کہ اس نے اس کی گرمی اور دھواں کو برداشت کیا ہے، تو اس کو اپنے ساتھ کھانے کے لیے بٹھالے اور اگر کھانے والے زیادہ ہوں (اور کھانا کم ہو) تو ایک یا دو لقمہ اس کے ہاتھ پر رکھ دے۔

"داؤد بن قیس کہتے ہیں کہ "الاکلۃ" کا مطلب لقمہ ہے۔

(۷۳) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ صَوْتًا ((أَعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ، أَعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ، أَعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ، اللّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)) فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى، قَالَ: ((أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ)) (۲)

۷۳۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے ایک آواز سنی، اے ابو مسعود! جان لو، اے ابو مسعود! جان لو، اے ابو مسعود! جان لو، اللہ تمہارے اوپر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تم اس پر قادر ہو۔ میں نے جب مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ اللہ کے لیے آزاد ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے تو تم کو آگ جھلس دیتی یا (آپ ﷺ نے کہا کہ) تم کو آگ پکڑ لیتی۔

(۷۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ، أَوْ ضَرَبَهُ

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۴۲- ۱۶۶۳، ابوداود: ۳۸۴۶

(۲) صحیح مسلم: ۳۵- ۱۶۵۹، الادب المفرد، رقم: ۱۷۱، سنن ابوداود: ۵۱۵۹

حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ، فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ)) (1)

۷۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غلام کو تھپڑ مارا، یا اس کو ایسی چیز پر حد جاری کرتے ہوئے مارا جس کو اس نے نہیں کیا ہے، تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

(۷۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَا، أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ)) (2)

۷۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی اس پر قیامت کے دن حد جاری کی جائے گی۔ الا یہ کہ وہ ایسے ہی ہو جیسے کہ اس نے تہمت لگائی ہے۔

(۷۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: كَمْ تَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ قَالَ: ((أَعْفُو عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً)) (3)

۷۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خادم کو کتنے مرتبہ معاف کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس کو ہر روز ستر مرتبہ معاف کروں گا۔

(۹) باب في المملوك إذا نصح

غلام اگر خیر خواہ ہو

(۷۷) عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ: أَجْرُ مَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَأَجْرُ مَا أَدَّى إِلَى مَلِيكِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ۔)) (4)

(1) صحیح مسلم: ۲۹- ۱۶۵۷، سنن ابوداود: ۵۱۶۴، الادب المفرد، رقم: ۱۷۷، مسند احمد: ۲/ ۲۵
(2) صحیح بخاری، رقم: ۶۸۵۸، صحیح مسلم، رقم: ۱۶۶۰-۳۷، مسند احمد: ۲/ ۴۳۱، سلسلۃ الصحیحہ رقم: ۴۸۸
(3) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۵۱۶۴، سنن ترمذی، رقم: ۱۹۴۹، سلسلۃ الصحیحہ رقم: ۴۸۸
(4) الادب المفرد، رقم: ۲۰۴، صحیح بخاری، رقم: ۲۵۵۱، صحیح مسلم، رقم: ۱۵۴

۷۷۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام اپنے رب کی عبادت کرے اور اپنے مالک کے حق کو ادا کرے، اس کی خیر خواہی کرے اور اطاعت کرے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے، ایک اجر اپنے رب کی اچھی عبادت کرنے کا ہے اور دوسرا اجر اپنے مالک کے حق کی ادائیگی کا ہے۔

(۷۸) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: رَجُلٌ آمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، وَعَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللهِ تَعَالَى وَحَقَّ مَوَالِيهِ)) (۱)

۷۸۔ حضرت ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کو دو مرتبہ اجر دیا جائے گا، ایک وہ شخص جو پہلی آسمانی کتابوں پر ایمان لایا اور اس کتاب پر بھی ایمان لایا جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔ (یعنی قرآن، اس سے مراد اہل کتاب ہیں) اور ایک شخص جس نے اپنی لونڈی کو اچھی طرح تربیت دی پھر اس کو آزاد کر دیا اور اس سے شادی کر لی، اور ایک وہ غلام جس نے اللہ کا حق ادا کیا اور اپنے مالک کا حق ادا کیا۔

(۱۰) باب الراعی یسأل عن رعیته

نگہبان سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی

(۷۹) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: فَالْأَمِيرُ رَاعٍ عَلَى النَّاسِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَامْرَأَةُ الرَّجُلِ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْؤُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) (۲)

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۳۰۱۱، صحیح مسلم، رقم: ۱۵۴-۲۴۱، مسند احمد: ۴/ ۴۰۶، رقم: ۱۹۸۶۷

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۸۹۳، صحیح مسلم، رقم: ۲۰-۱۸۲۹، مسند احمد: ۲/ ۵، ۴۵۔

۷۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سن لو! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے، اس سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ امیر (بادشاہ) لوگوں کا نگہبان ہے۔ اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھ تاچھ ہوگی، آدمی اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ تاچھ ہوگی۔ غلام اپنے مالک کے مال کا محافظ ہے اس سے اس کے بارے میں پوچھ تاچھ ہوگی۔ بیوی اپنے شوہر کے گھر اور بچے کی نگہبان ہے، پس ان سے اس کے بارے میں پوچھ تاچھ ہوگی، سن لو! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ تاچھ ہوگی۔

(۱۱) باب إثم من خبب خادما علی أهله

جو شخص کسی کے خادم کو بگاڑ دے اس کا گناہ

(۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ خَبَّبَ خَادِمًا عَلَى أَهْلِهِ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ أَفْسَدَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا فَلَيْسَ مِنَّا۔)) [1]

۸۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی کے خادم کو اس کے لیے بگاڑ دیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جس نے کسی کی بیوی کو اس کے لیے بگاڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۱۲) باب فی الإحسان إلی الجیران

پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک

قال اللہ عزوجل: ﴿وَّ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ﴾ (النساء:۳٦)

(۱) صحیح۔ مسند احمد: ۲/ ۳۹۷، شعب الایمان: ۴/ ۳٦٦، رقم: ۵۴۳۲، سنن ابوداؤد: ۲۱۷۰، ۲۱۷۵، سنن الکبریٰ: ۸/ ۱۳، سلسلۃ الصحیحۃ: ۳۲۴

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے۔"

(۸۱) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔)) (۱)

۸۱۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل (علیہ السّلام) مجھے پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا مسلسل حکم دیتے رہے، یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اس کو وارث بنا دیں گے۔ (ملاحظہ ہو حدیث / ٦٦)

(۸۲) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔)) (۲)

۸۲۔ حضرت ابو شریح خزاعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے، جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے، اور جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ بھلی بات کرے یا خاموش رہے۔

(۸۳) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ)) ثَلَاثَةً ، قَالُوا: وَمَنْ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: ((الْجَارُ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ ،)) قَالُوا: وَمَا بَوَائِقُهُ ؟ قَالَ: ((شَرُّهُ)) (۳)

(۱) صحیح بخاری: ۶۰۱۵، صحیح مسلم: ۲۶۲۵-۱۴۱، شعب الایمان ۸۴/۷، رقم: ۹۵۶۲

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۱۹، صحیح مسلم، رقم: ۴۸-۷۷

(۳) صحیح بخاری: ۶۰۱۶، مسند احمد: ۳۱/۴

۸۳۔ حضرت ابو شریح کعبی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں، لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون شخص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پڑوسی جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ لوگوں نے کہا: "بوائق" کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا شر۔

(٨٤) عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي ؟ قَالَ: ((إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا)) (١)

۸۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے دو پڑوسی ہیں تو ان میں سے میں کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا گھر تم سے زیادہ قریب ہو۔

(٨٥) عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ: أَوْصَانِي النَّبِيُّ ﷺ ((أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ وَلَوْ لِعَبْدٍ مُجَدَّعِ الْأَطْرَافِ ، وَإِذَا صَنَعْتُ مَرَقَةً أَنْ أُكْثِرَ مَاءَهَا ، ثُمَّ أَنْظُرُ أَهْلَ بَيْتٍ قَرِيبٍ مِنْ بَيْتِي فَأُصِيبُهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ)) (٢)

۸۵۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے وصیت کی کہ میں (امیر کی بات) سنوں اور اطاعت کروں، اگرچہ وہ کوئی ایسا غلام ہی کیوں نہ ہو جس کے اعضاء کٹے ہوئے ہیں۔ اور جب میں سالن بناؤں تو اس میں پانی بڑھا لوں پھر میرے گھر سے جس کا گھر قریب ہو اس کے یہاں اس میں سے بھیجوں۔

(٨٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ)) (٣)

۸۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت اپنی

---

(١) صحیح بخاری، رقم: ۲۵۹۵، سنن ابوداؤد، رقم: ۵۱۵۵، مسند احمد: ۶/ ۲۳۹

(٢) الادب المفرد، رقم: ۱۱۳، ۱۱۴، صحیح مسلم، رقم: ۱۴۳، ۱۴۲- ۲۶۲۵

(٣) صحیح بخاری، رقم: ۲۵۶۶، صحیح مسلم، رقم: ۹۰- ۱۰۳۰

پڑوسن کی حقارت نہ کرے اگرچہ وہ ایک بکری کا کھر ہی (بطور ہدیہ) بھیجے۔

(۸۷) عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَغُلَامُهُ يَسْلُخُ شَاةً، فَقَالَ لِغُلَامِهِ: يَا غُلَامُ إِذَا فَرَغْتَ فَابْدَأْ بِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ، حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: تَذْكُرُ الْيَهُودِيَّ أَصْلَحَكَ اللّٰهُ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((يُوصِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنَّا أَوْ رَأَيْنَا أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔)) [1]

۸۷۔ مجاہد کہتے ہیں کہ ہم لوگ عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا غلام ایک بکری کی کھال اتار رہا تھا، انہوں نے اپنے غلام سے کہا کہ جب فارغ ہو جاؤ تو سب سے پہلے میرے یہودی پڑوسی کے گھر گوشت بھیجو، انہوں نے یہ بات تین مرتبہ کہی، ایک شخص نے کہا کہ آپ یہودی کو یاد رکھتے ہیں، اللہ آپ کا بھلا کرے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا حکم پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے لیے سنا ہے، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا، یا ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کو وارث بنا دیں گے۔

(۸۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ)) [2]

۸۸۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ شخص مومن نہیں ہے جو آسودہ ہو اور اس کے بغل میں اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

(۱۳) باب فی إکرام الضیف
مہمان کی عزت کرنا

(۸۹) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

---

(۱) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۱۲۸، سنن ابوداود: ۵۱۵۲، سنن ترمذی: ۱۹۴۳، وصححہ الالبانی فی صحیح ابی داود، سلسلۃ الصحیحۃ: ۱۲۹

(۲) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۱۱۲، شعب الایمان ۳/ ۲۲۵، رقم: ۳۳۸۹، مستدرک حاکم: ۴/ ۱۶۷

فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ، فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ .)) (۱)

۸۹۔ حضرت ابو شریح کعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ بھلی بات کرے یا خاموش رہے، اور جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے، اور جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اس کا انعام ایک دن اور ایک رات ہے اور مہمان نوازی تین دن ہے، اس کے بعد صدقہ ہے، اور اس مہمان کے لیے جائز نہیں کہ اس کے پاس ٹھہرا رہے، یہاں تک کہ اس کو پریشانی میں ڈال دے۔

(۹۰) عَنِ الْقَعْنَبِيِّ ، عَنْ مَالِكٍ ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي الضِّيَافَةِ فَقَطْ . (۲)

سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ ،)) قَالَ: تُكْرِمُهُ ، وَتُتْحِفُهُ ، وَتَخُصُّهُ ، وَتَحْفَظُهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ضِيَافَةً ، قَالَ: وَقَالَ سُلَيْمَانُ الْخَطَّابِيُّ: مَعْنَاهُ يَتَكَلَّفُ لَهُ إِذَا نَزَلَ بِهِ الضَّيْفُ يَوْمًا وَلَيْلَةً ، فَيُتْحِفُهُ وَيَزِيدُهُ فِي الْبِرِّ عَلَى مَا يَحْضُرُهُ فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ ، وَفِي الْيَوْمَيْنِ الْآخَرَيْنِ يُقَدِّمُ لَهُ مَا خَفِيَ ، فَإِذَا أَمْضَى الثَّلَاثَ فَقَدْ قَضَى حَقَّهُ ، فَإِنْ زَادَ عَلَيْهِ اسْتَوْجَبَ بِهِ أَجْرَ الصَّدَقَةِ .

وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ الْهَرَوِيُّ فِي مَعْنَاهُ: يَقْرِي ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، ثُمَّ يُعْطِي مَا يَجُوزُ لَهُ مَسَافَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، وَالْجِيزَةُ: قَدْرُ مَا يَجُوزُ بِهِ الْمُسَافِرُ مِنْ مَنْهَلٍ إِلَى مَنْهَلٍ .

۹۰۔ قعنبی نے مالک سے اس حدیث کو صرف ضیافت کے بارے میں نقل کیا ہے۔

"امام مالک سے نبی ﷺ کے اس قول (اس کا انعام ایک دن اور ایک رات ہے)

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۱۹، صحیح مسلم، رقم: ۴۸-۷۷، الادب المفرد رقم: ۷۴۱
(۲) صحیح۔۹۰۔ المؤطا ۲/ ۹۲۹، رقم: ۲۲، مختصراً، الارواء: ۲۵۲۳، صحیح ابوداؤد: ۳۷۴۸

کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ تم ایک دن اور ایک رات ان کی خاص طور پر مہمان نوازی کرو اور خبر گیری کرو۔ اور مہمان نوازی تین دن ہے۔"

وہ کہتے ہیں: سُلیمان خطابی نے اس کا یہ معنی بتایا ہے کہ ایک دن اور ایک رات اس کے لیے تکلّف کرو اور اس کی خوب خاطر تواضع کرو اور آخری دو دنوں میں تھوڑا کم کرو، پھر جب تین دن گزر گئے تو مہمانی کا حق ادا ہو گیا اور اس کے بعد جو اسے کھلاؤ گے اس پر صدقہ کا اجر ملے گا۔

ابو عبیدہ ہروی کہتے ہیں: "تین دن مہمان نوازی کرے، پھر اس کو اتنا توشہ دیدے جو ایک دن اور ایک رات کی مسافت کے لیے کافی ہو۔ "الجیزۃ" کا مطلب کھانے پینے کے ذخیرہ کی وہ مقدار ہے جس کو مسافر ایک گھاٹ سے دوسرے گھاٹ تک لے جاتا ہے۔

(۹۱) عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَصَاحِبِي عَلَى سَلْمَانَ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا خُبْزًا وَمِلْحًا ، وَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا عَنِ التَّكَلُّفِ تَكَلَّفْنَا لَكُمْ ، فَقَالَ صَاحِبِي: لَوْ كَانَ مِلْحُنَا فِيهِ زَعْتَرٌ فَبَعَثَ بِمِطْهَرَتِهِ إِلَى الْبَقَّالِ فَرَهَنَهَا وَجَاءَ بِزَعْتَرٍ فَأَلْقَاهُ فِيهِ ، فَلَمَّا أَكَلْنَا قَالَ صَاحِبِي: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي قَنَّعَنَا بِمَا رَزَقَنَا ، فَقَالَ سَلْمَانُ: لَوْ قَنِعْتَ بِمَا رُزِقْتَ لَمْ تَكُنْ مِطْهَرَتِي مَرْهُونَةً۔ (۱)

۹۱۔ شقیق کہتے ہیں: میں اور میرا ساتھی سلمان کے پاس آئے، انہوں نے ہمارے سامنے روٹی اور نمک پیش کیا اور کہا: اگر رسول اللہ ﷺ ہم کو تکلّف کرنے سے نہ روکتے تو میں تمہارے لیے تکلّف کرتا، میرے ساتھی نے کہا: اگر ہمارے اس نمک میں "زعتر" (ایک پودا) ہوتا تو بہتر ہوتا، انہوں نے اپنا لوٹا سبزی فروش کے پاس بھیجا اور اس کو رہن میں رکھ کر زعتر لائے اور نمک میں ملایا، پھر جب ہم کھا چکے تو ہمارے ساتھی نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں اس چیز پر قانع بنایا جو ہمیں رزق

(۱) صحیح۔ شعب الایمان، رقم: ۷/ ۹۴، ۹۵، ۹۸، مستدرک حاکم: ۴/ ۱۲۳، معجم الکبیر: ۶/ ۲۸۸، سلسلۃ الصحیحۃ: ۲۳۹۲

عطا کی گئی۔ سلمان نے کہا: اگر تم اس چیز پر قانع رہتے جو تمہیں دی گئی تھی تو میرا لوٹا رہن پر نہ رکھا جاتا۔

(۱۴) باب في أكل الطعام وسقي الماء

کھانا کھلانا اور پانی پلانا

قال الله عز وجل: ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ (الدھر:۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں، مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔''

(۹۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ، قَالَ: لَمَّا وَرَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ ، وَقِيلَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ ، فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ ، فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَتَكَلَّمُ أَنْ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) (۱)

۹۲۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپ ﷺ کے پاس بھاگے ہوئے گئے اور کہنے لگے کہ اللہ کے رسول ﷺ آ گئے، چناں چہ میں بھی لوگوں کے ساتھ آپ ﷺ کو دیکھنے گیا، جب میری نظر آپ کے چہرہ پر پڑی تو میں پہچان گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ آپ کی زبان سے سب سے پہلی جو بات میں نے سنی وہ یہ تھی: ''اے لوگو! سلام پھیلاؤ اور لوگوں کو کھانا کھلاؤ، اور صلہ رحمی کرو اور نماز اس وقت پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں، تم جنّت میں سلامتی سے داخل ہو گے۔''

(۹۳) عَنْ أَبِي مُوسَىٰ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((أَطْعِمُوا الْجَائِعَ ، وَعُودُوا

(۱) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۹۸۱، سنن ترمذی، رقم: ۲۴۸۵، سنن ابن ماجہ: ۳۲۵۱، سلسلۃ الصحیحۃ: ۵۶۹

الْمَرِيضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ)) (۱)

۹۳۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو قید سے چھڑاؤ۔

(۹٤) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، يَعْنِي الْخُدْرِيَّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ، كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ، وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ۔)) (۲)

وَرَوَاهُ أَيْضًا عَطِيَّةُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

۹٤۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان نے کسی ننگے کو کپڑا پہنایا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور جس مسلمان نے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اس کو اللہ تعالیٰ جنت کا پھل کھلائے گا، اور جس مسلمان نے کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ اسے (جنت کا) مہر بند خالص شراب پلائے گا۔

اس کو عطیہ نے بھی ابو سعید سے روایت کیا ہے۔

(۹۵) عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلِّمْنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ: ((لَئِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ، لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ، أَعْتِقِ النَّسَمَةَ، وَفُكَّ الرَّقَبَةَ)) (۳)

قَالَ: أَوَ لَيْسَتْ وَاحِدًا؟ قَالَ: ((لَا، عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تَنْفَرِدَ بِعِتْقِهَا، وَفَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِينَ فِي ثَمَنِهَا، وَالْمِنْحَةُ: الْوَكُوبُ، وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَلِكَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ، وَاسْقِ الظَّمْآنَ، وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۶۴۹، سنن ابوداؤد: ۳۱۰۵ مسند احمد: ۴۰۶/۲، ۳۹۴

(۲) ضعیف۔ مسند احمد: ۱۴/۳، سنن ابوداؤد: ۱۶۸۲، سنن ترمذی، رقم: ۲۴۴۹، ضعیف الجامع: ۲۲۴۹

(۳) صحیح۔ مسند احمد: ۲۹۹/۴، شعب الایمان، رقم: ۴۳۳۵، ۶۵/۴، الادب المفرد، رقم: ۶۹، صحیح الترغیب: ۲۲۳/۱ رقم: ۹۵۱

الْمُنْكَرِ ، وَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ ۔))

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ ، رَحِمَهُ اللَّهُ: الْوَكُوبُ: الْحَلُوبُ ، فَمِنْحَتُهَا أَنْ يُعْطِيَهَا إِنْسَانًا مَرَّةً تَغْدُو بِصَدَقَةٍ ، وَتَرُوحُ بِصَدَقَةٍ ۔

۹۵۔ حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنّت میں داخل کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ تم نے خطبہ کو مختصر کیا ہے لیکن سوال لمبا چوڑا کیا ہے، تم غلام آزاد کرو اور گردن کو چھڑاؤ، اس نے کہا کیا دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، غلام آزاد کرنا یہ ہے کہ تم تنہا اس کو آزاد کر دو اور گردن چھڑانا یہ ہے کہ اس کے چھڑانے کی قیمت میں تم حصہ بٹاؤ۔ تم لوگوں کو دودھ دینے والی بکری یا اونٹنی عطا کرو اور ظالم رشتے دار سے تعلق قائم رکھو اور اگر اس کی طاقت نہ رکھو تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو پانی پلاؤ اور بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو اپنی زبان سے صرف بھلی بات کہو۔"

شیخ احمدؒ کہتے ہیں کہ "وکوب" سے مراد "حلوب" ہے یعنی دودھ دینے والی بکری یا اونٹنی اور "منحۃ" کا مطلب یہ ہے کہ اس کو کسی انسان کو بطور صدقہ دیا جائے جو صبح دودھ دے اور شام کو بھی دودھ دے۔

(۹۶) عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّالَّةِ مِنَ الْإِبِلِ تَرِدُ حِيَاضًا لِي قَدْ لُطْتُهَا لِإِبِلِي ، هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِيمَا أَسْقَيْتُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ ، فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ ۔))(۱)

۹۶۔ سراقہ بن مالک بن جعشمؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس گمشدہ اونٹ کے بارے میں پوچھا جو میرے حوض میں آجائے جس کو میں نے اپنے اونٹ کے لیے بھر رکھا ہے، تو کیا اس کے پلانے پر مجھے اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، ہر گرم کلیجے والے پر (رحم کرنے میں) اجر ہے۔ (ملاحظہ ہو حدیث / ۴۶)

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۰۹، صحیح مسلم، رقم: ۲۲۴۴-۱۵۳، سنن ابوداود، رقم: ۲۵۵۰

(٩٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِصَّةِ الْكَلْبِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا؟ فَقَالَ: ((فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔)) (١)

٩٧۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں کتے کے پیاسے ہونے کا بیان ہے، اس میں ہے کہ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں بھی ہمارے لیے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر تازہ کلیجے والے پر اجر ہے۔ (اس کا بیان حدیث نمبر ۴۶ میں گزر چکا ہے)

(١٥) باب في الهدية

ہدیہ کا بیان

(٩٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ، وَلَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ)) (٢)

٩٨۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی (بکری) کا دستہ میرے پاس ہدیہ بھیجے تو میں اسے ضرور قبول کروں گا اور کوئی مجھے بکری کا کھر کھانے کی دعوت دے تب بھی اس کی دعوت قبول کروں گا۔

(٩٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ، لَا تُحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَا بِفِرْسِنِ شَاةٍ۔)) (٣)

٩٩۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مومن عورتوں کی جماعت! تم میں سے کوئی عورت اپنی پڑوسن کی حقارت نہ کرے، اگرچہ وہ ایک بکری کا کھر ہی بھیجے۔

(١) صحیح بخاری، رقم: ٦٠٠٩، صحیح مسلم، رقم: ٢٢٤٤-١٥٣، سنن ابوداود، رقم: ٢٥٥٠

(٢) صحیح بخاری، رقم: ٢٥٦٨، صحیح مسلم: ١٠٤- ١٤٢٩، سنن الکبریٰ، للبیہقی: ٦/ ١٦٩، مسند احمد: ٢/ ٤٧٩

(٣) صحیح بخاری، رقم: ٢٥٦٦، صحیح مسلم، رقم: ١٠٣٠-٩٠

(١٠٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((تَهَادُوا تَحَابُّوا)) (١)

١٠٠۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس ہدیہ بھیجو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی۔"

(١٠١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((كَانَ يَأْمُرُ بِالْهَدِيَّةِ صِلَةً بَيْنَ النَّاسِ۔)) (٢)

١٠١۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تحفہ بھیجنے کا حکم دیتے تاکہ لوگوں کے درمیان تعلقات قائم ہوں۔

(١٠٢) عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، فَذَكَرَهُ (٣)

١٠٢۔ یہ حدیث سعید بن بشیر سے دوسری سند سے بھی آئی ہے۔

(١٦) باب فی کراهية إضاعة المال
مال کا ضیاع غیر پسندیدہ عمل ہے

وَهُوَ الْإِنْفَاقُ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ أَوْ فِي مَعْرُوفٍ۔

چاہے وہ اللہ کی معصیت میں خرچ کیا جائے یا اچھے کاموں میں خرچ کیا جائے۔

(١٠٣) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ: اَلنَّفَقَةُ فِي غَيْرِ حَقٍّ هُوَ التَّبْذِيرُ۔ (٤)

١٠٣۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں: ناحق خرچ کرنا ہی تبذیر (اسراف) ہے۔

(١٠٤) وروينا في معناه، عن عبد الله بن عباس: هُوَ التَّبْذِيرُ۔

١٠٤۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی تبذیر کا یہی معنی بیان کیا گیا ہے۔

(١٠٥) عَنْ وَرَّادٍ، قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ، وَزَعَمَ وَرَّادٌ أَنَّهُ كَتَبَ بِيَدِهِ: أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا: عُقُوقَ

---

(١) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ٥٩٤، سنن الکبریٰ بیہقی: ٦/ ١٦٩، الارواء: ١٦٠١

(٢) ضعیف۔ شعب الایمان: ٦/ ٤٧٩، رقم: ٨٩٧٥ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ٤٢٥٩ فی سندہ سعید بن بشیر

(٣) ضعیف۔ شعب الایمان: ٦/ ٤٧٩، رقم: ٨٩٧٥

(٤) حسن۔ سنن الکبریٰ بیہقی: ٦/ ٦٣

الْوَالِدَاتِ ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ ، وَلَا وَهَاتِ ،)) وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ: ((قِيلَ وَقَالَ ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ ، وَإِلْحَافِ السُّؤَالِ۔)) (۱)

۱۰۵۔ وراد بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا اور وراد کا خیال ہے کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے تحریر فرمایا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، والدین کی نافرمانی کرنا، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا اور جو چیزیں دینا چاہیے ان کو روکنا (جیسے آگ، پانی، برتن وغیرہ) اور تین چیزوں سے منع کیا ہے، قیل وقال (بے فائدہ بحث و حجّت) کرنا، مال کو ضائع کرنا اور اصرار کر کے مانگنا۔

(۱۷) باب فی فضل الإنفاق بالمعروف وكراهية البخل والإمساك

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل سے پرہیز

قال الله عز وجل فی مدح المنفقين: ﴿وَسَارِعُوٓاْ إِلَىٰ مَغۡفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلۡأَرۡضُ أُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِينَ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي ٱلسَّرَّآءِ وَٱلضَّرَّآءِ﴾ (آل عمران: ۱۳۴،۱۳۳)

اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ”اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس کی جنّت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے، جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے، جو لوگ آسانی میں اور سختی کے موقع پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔“

وقال فی ذم البخلاء: ﴿وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُورٍ ٱلَّذِينَ يَبۡخَلُونَ وَيَأۡمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلۡبُخۡلِ﴾ (الحدید: ۲۴،۲۳)

اور بخیلوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: ”اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے اور شیخی بگھارنے

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۹۷۵، صحیح مسلم، رقم: ۱۲- ۵۹۳ الاقضیة

والے کو دوست نہیں رکھتا، جو خود بخل کریں اور لوگوں کو بھی بخل سکھائیں۔"

(١٠٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا ، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا)) (١)

١٠٦۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر روز دو فرشتے اترتے ہیں اور ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے، اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! بخیل کا مال تباہ کر دے۔

(١٠٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، يُبَلِّغُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ ، أَوْ جُبَّتَانِ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا ، فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ أَنْ يُنْفِقَ سَبَغَتِ الدِّرْعُ عَلَيْهِ ، أَوْ مَرَّتْ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ ، وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ ، وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَيْهِ يَعْنِي الدِّرْعَ ، وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى أَخَذَتْ بِعُنُقِهِ أَوْ بِتَرْقُوَتِهِ فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَهِيَ لَا تَتَّسِعُ)) (٢)

١٠٧۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خرچ کرنے اور بخل کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو کرتے (زرہیں) چھاتیوں سے ہنسلیوں تک پہنے ہوئے ہوں، پھر جب خرچ کرنے والا خرچ کرنا چاہتا ہے تو وہ زرہ پھیل جاتی ہے، یا لمبا اور چوڑا ہو کر اس کی انگلیوں کو چھپا لیتی ہے اور اس کے قدم کے نشان کو مٹا دیتی ہے،

اور بخیل جب کچھ خرچ کرنا چاہتا ہے تو وہ زرہ سمٹ جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر چمٹ کر رہ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی گردن کو یا ہنسلی کی ہڈی کو پکڑ لیتی ہے، پھر وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے، لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

(١) صحیح بخاری، رقم: ١٤٤٢، صحیح مسلم، رقم: ٥٧-١٠١٠، مسند احمد: ٥/ ١٩٧

(٢) صحیح بخاری، رقم: ١٤٤٣، صحیح مسلم، رقم: ٧٥-١٠٢١

(۱۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ، وَإِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّهُ عِنْدَ اللّٰهِ ظُلُمَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ وَالْبُخْلَ فَإِنَّهُ دَعَا مَنْ قَبْلَكُمْ إِلَى أَنْ يَقْطَعُوا أَرْحَامَهُمْ فَقَطَعُوهَا، وَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يَسْتَحِلُّوا مَحَارِمَهُمْ فَاسْتَحَلُّوهَا، وَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يَسْفِكُوا دِمَاءَهُمْ فَسَفَكُوهَا)) (۱)

۱۰۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم فحش (بدزبانی) سے بچو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بدزبان شخص کو پسند نہیں کرتا، اور تم ظلم کرنے سے بچو اس لیے کہ اللہ کے یہاں قیامت کے دن ظلمت کا سبب بنے گی، اور تم بخل سے بچو اس لیے کہ اس نے تم سے پہلے کے لوگوں کو رشتہ منقطع کرنے کی طرف بلایا تو انہوں نے رشتہ منقطع کر لیا اور ان کو حرام کاموں کو حلال کرنے کی طرف بلایا، تو انہوں نے اس کو حلال کر لیا، اور انہیں خون بہانے کی طرف بلایا، تو انہوں نے لوگوں کا خون بہایا۔

(۱۰۹) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ، وَجُبْنٌ خَالِعٌ)) (۲)

۱۰۹۔ عبدالعزیز بن مروان بن حکم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے اندر سب سے بری چیز غم انگیز شدت بخل اور انتہائی بزدلی ہے۔

(۱۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ۔)) (۳)

۱۱۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: بخیلی اور ایمان کسی آدمی کے دل میں ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔

---

(۱) صحیح ۔ صحیح مسند احمد: ۲/ ۴۳۱، الصحیحۃ: ۲/ ۳۵۷
(۲) صحیح ۔ صحیح سنن ابوداود، رقم: ۲۵۱۱، سنن الکبریٰ للبیہقی: ۹/ ۱۷۰، سلسلۃ الصحیحۃ: ۵۶۰
(۳) صحیح ۔ سنن نسائی، رقم: ۳۱۱۲، سنن الکبریٰ للبیہقی: ۹/ ۱۶۱، صححہ الالبانی صحیح الجامع: ۷۶۱۶

(۱۱۱) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَرْفُوعًا: ((خَصْلَتَانِ لا تَجْتَمِعُ فِي الْمَرْءِ: الْبُخْلُ، وَسُوءُ الْخُلُقِ)) (۱)

۱۱۱۔ حضرت ابو سعیدؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ: دو خصلتیں آدمی کے اندر اکٹھی نہیں ہو سکتیں، بخل اور بد اخلاقی۔ (ترمذی نے اسے غریب بتایا ہے)

(۱۸) باب فی التعاون علی البر و التقوی
نیکی اور پرہیز گاری میں تعاون

قال اللہ عز وجل: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدۃ:۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں مدد نہ کرو۔“

(۱۱۲) عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ)) (۲)

۱۱۲۔ حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے ایسے ہی ہے جیسے عمارت کا ایک حصہ دوسرے حصے کو تھامے رہتا ہے (گرنے نہیں دیتا) پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر دیا۔

(۱۱۳) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ مِثْلُ رَجُلٍ، أَوْ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ، إِذَا اشْتَكَى عَيْنَاهُ اشْتَكَى كُلُّهُ، وَإِذَا اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ۔)) (۳)

۱۱۳۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے

---

(۱) ضعیف۔ الادب المفرد، رقم: ۲۸۲، سنن ترمذی، رقم: ۱۹۶۲ و ضعفہ الالبانی الضعیفۃ: ۱۱۱۹
(۲) صحیح بخاری: ۴۸۱، صحیح مسلم، رقم: ۶۵۔ ۲۵۸۵
(۳) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۱۱، صحیح مسلم، رقم: ۶۶۔ ۲۵۸۶

سنا: مومن ایک آدمی کی طرح ہیں، اگر اس کی دونوں آنکھوں میں تکلیف ہوتی ہے تو سارے بدن میں تکلیف ہوتی ہے اور اگر اس کے سر میں تکلیف ہوتی ہے تو سارے بدن میں تکلیف ہوتی ہے۔ (ملاحظہ ہو حدیث / ۴۰)

(۱۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، حَيْثُ لَقِيَهُ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ، وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ.))[1]

۱۱۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے، ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے، وہ جہاں اس سے ملتا ہے اس کے مال کی حفاظت کرتا ہے اور اس کو پیچھے سے گھیرے رہتا ہے۔

(۱۱۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يُكْلِمُهُ وَلَا يُظْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كَرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))[2]

۱۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ خود اس پر ظلم کرے نہ ظالم کے ہاتھ میں اس کو چھوڑدے، اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا کام پورا کردے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی تکلیف دور کردے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت اس سے ٹال دے گا، اور جو شخص مسلمان کا عیب چھپالے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا عیب چھپائے گا۔

(۱۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كَرْبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كَرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۹۱۸، الادب، رقم: ۲۳۹، صححہ الالبانی فی الصحیحہ ۹۲۶

(۲) صحیح بخاری: ۲۴۴۲، صحیح مسلم، رقم: ۵۸-۲۵۸۰

مُسْلِمٍ سَتَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ ، وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُسْلِمٍ یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ ، وَاللّٰہُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ أَخِیہِ ، وَمَنْ سَلَکَ طَرِیقًا یَبْتَغِی بِہِ عِلْمًا سَہَّلَ اللّٰہُ بِہِ طَرِیقًا إِلَی الْجَنَّۃِ ، وَمَا جَلَسَ قَوْمٌ فِی مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ اللّٰہِ یَتْلُونَ فِیہِ کِتَابَ اللّٰہِ وَیَتَدَارَسُونَہُ بَیْنَہُمْ إِلَّا حَفَّتْ بِہِمُ الْمَلَائِکَۃُ ، وَنَزَلَتْ عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃُ ، وَذَکَرَہُمُ اللّٰہُ فِیمَنْ عِنْدَہُ ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِہِ عَمَلُہُ لَمْ یُسْرِعْ بِہِ نَسَبُہُ۔)) (۱)

۱۱۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی دنیا کی کوئی مصیبت دور کی تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت ہٹالے گا، اور جس نے کسی مسلمان کا عیب چھپایا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیب کو چھپائے گا اور جس نے کسی مسلمان پر نرمی برتی، تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں نرمی برتے گا۔ اللہ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔ اور جس نے علم حاصل کرنے کے لیے کوئی راستہ اختیار کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان بنا دے گا۔ اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کی مسجدوں میں کسی مسجد میں بیٹھ کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کو باہم پڑھتے ہیں تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور ان پر رحمت نازل ہوتی ہے اور ان کا ذکر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے درمیان کرتا ہے اور جس کا عمل سست ہو اس کو اس کا نسب چست نہیں بنا سکتا۔

(۱۱۷) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِیِّ ، قَالَ: أَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ ، فَقَالَ: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ، أُبْدِعَ بِی فَاحْمِلْنِی ، فَقَالَ: ((مَا عِنْدِی مَا أَحْمِلُکَ عَلَیْہِ، وَلٰکِنِ ائْتِ فُلَانًا)) فَأَتَاہُ فَحَمَلَہُ ، فَأَتَی رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَخْبَرَہُ بِذٰلِکَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِہِ۔)) (۲)

(۱) صحیح مسلم: ۲۶۹۹، سنن ابوداود، رقم: ۴۹۴۶، سنن ترمذی، رقم: ۱۴۲۵

(۲) صحیح مسلم: ۱۳۳۔ ۱۸۹۳، سنن ابوداود: ۵۱۲۹، مسند احمد: ۴/ ۱۲۰، ترمذی: ۲۶۷۱

۱۱۷۔ حضرت ابن مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ رسول ﷺ! میرے لیے سواری کا انتظام کر دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے، البتہ تم فلاں کے پاس جاؤ، چناں چہ وہ ان کے پاس گیا اور انہوں نے اس کو سواری عطا کی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی خیر کی طرف رہنمائی کی تو اس کو وہی ثواب ملے گا جو اس کے کرنے والے کو ملے گا۔“

(۱۱۸) عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ)) قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: ((فَلْيَعْمَلْ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ)) قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ)) أَوْ قَالَ: ((بِالْمَعْرُوفِ)) قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔))[1]

۱۱۸۔ حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے، لوگوں نے کہا: اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے کہا: پھر وہ اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے اپنے نفس کو نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے، لوگوں نے کہا: اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے یا نہ کرے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ اچھی بات کا حکم دے، لوگوں نے کہا: اگر وہ یہ بھی نہ کرے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ برائی سے بچا رہے، پس یہی اس کا صدقہ ہے۔

(۱۱۹) عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ۔))[2]

۱۱۹۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بھلی چیز صدقہ ہے۔

(۱۲۰) عَنْ أَبِي ذَرٍّ مَرْفُوعًا قَالَ: ((عَلَى كُلِّ نَفْسٍ كُلَّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ صَدَقَةٌ مِنْهُ عَلَى نَفْسِهِ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مِنْ أَيْنَ نَتَصَدَّقُ وَلَيْسَ لَنَا

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۱۴۴۵، صحیح مسلم: ۵۵۔۱۰۰۸
(۲) صحیح بخاری: ۶۰۲۱، صحیح مسلم، رقم: ۵۲۔۱۰۰۵

أَمْوَالٌ ؟ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَبْوَابِ الصَّدَقَةِ التَّكْبِيرُ ، وَسُبْحَانَ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، وَتَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ ، وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَتَعْزِلُ الشَّوْكَةَ عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَالْعَظْمَ وَالْحَجَرَ ، وَتَهْدِي الْأَعْمَى ، وَتُسْمِعُ الْأَصَمَّ وَالْأَبْكَمَ حَتَّى يَفْقَهَ ، وَتُدِلُّ الْمُسْتَدِلَّ عَلَى حَاجَةٍ لَهُ قَدْ عَلِمْتَ مَكَانَهَا ، وَتَرْفَعُ بِشِدَّةِ ذِرَاعَيْكَ مَعَ الضَّعِيفِ ، وَتَسْعَى بِشِدَّةِ سَاقَيْكَ إِلَى اللَّهْفَانِ الْمُسْتَغِيثِ ، كُلُّ ذَلِكَ مِنْ أَبْوَابِ الصَّدَقَةِ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ ، وَلَكَ فِي جِمَاعِ زَوْجَتِكَ أَجْرٌ))(1)

قَالَ أَبُو ذَرٍّ: كَيْفَ يَكُونُ لِي أَجْرٌ فِي شَهْوَتِي ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ وَلَدٌ فَأَدْرَكَ وَرَجَوْتَ أَجْرَهُ ، ثُمَّ مَاتَ أَكُنْتَ تَحْتَسِبُهُ ؟)) قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: ((أَفَأَنْتَ خَلَقْتَهُ ؟)) قَالَ: قُلْتُ: بَلِ اللَّهُ خَلَقَهُ ، قَالَ: ((أَفَأَنْتَ هَدَيْتَهُ ؟)) قَالَ: قُلْتُ: بَلِ اللَّهُ هَدَاهُ ، قَالَ: ((أَفَأَنْتَ كُنْتَ تَرْزُقُهُ ؟)) قَالَ: قُلْتُ: بَلِ اللَّهُ يَرْزُقُهُ ، قَالَ: ((فَكَذَلِكَ يَضَعُهُ فِي حَلَالِهِ وَجَنِّبْهُ حَرَامَهُ ، فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحْيَاهُ وَإِنْ شَاءَ أَمَاتَهُ ، وَلَكَ أَجْرُهُ .))

هَذَا حَدِيثٌ لَهُ شَوَاهِدُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَغَيْرِهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَفِي بَعْضِ شَوَاهِدِهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ: ((فَلْيُعِنْ مَغْلُوبًا)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((مَظْلُومًا)) قَالَ: وَإِنْ كَانَ ضَعِيفًا لَا قُوَّةَ لَهُ ، قَالَ: ((فَلْيَصْنَعْ لِأَخْرَقَ .))

۱۲۰۔ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص پر روزانہ اپنے نفس کی طرف سے صدقہ دینا ضروری ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم صدقہ کہاں سے دیں گے جب کہ ہمارے پاس مال نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: صدقہ یہ بھی ہے کہ تم سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر اور استغفر اللہ کو اور بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو، اور لوگوں کے راستے سے

(۱) مسند احمد: ۵/ ۱۶۸، سنن نسائی الکبریٰ، رقم: ۹۰۲۷/۱، ۵/ ۳۲۵، ابن حبان الاحسان فی تقریب، رقم: ۳۳۷۷، ۸/ ۱۱، صححہ البانی فی الصحیحہ، ۵۷۵۔

کانٹا، ہڈی اور پتھر ہٹادو، اور اندھے کی رہنمائی کر دو، بہرے اور گونگے کو سنادو، یہاں تک کہ وہ سمجھ جائے، اور کسی کام میں رہنمائی طلب کرنے والے کی رہنمائی کر دو، اگر تمہیں وہ جگہ معلوم ہو، اپنے مضبوط بازوؤں سے کمزور کی مدد کرو، اپنے مضبوط پیروں سے غمزدہ فریادی کے لیے دوڑو، یہ سب تمہاری طرف سے صدقہ مانا جائے گا، اور اپنی بیوی سے جماع کرنے میں بھی تمہارے لیے اجر ہے۔ حضرت ابوذرؓ نے کہا: مجھے اپنی شہوت پوری کرنے میں کیسے اجر ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارا کوئی لڑکا ہو، جس کو پاکر تم اس سے فائدہ اٹھانے کی امید رکھو، پھر اس کا انتقال ہو جائے تو کیا تم ثواب کی امید کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کو پیدا کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ: میں نے کہا نہیں، بلکہ اس کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کو ہدایت دی ہے؟ میں نے کہا نہیں، بلکہ اللہ نے اس کو ہدایت دی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کو روزی دیتے ہو؟ میں نے کہا نہیں، بلکہ اس کو اللہ روزی دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح شہوت کو حلال طریقے سے پوری کرنے اور حرام طریقے سے بچنے میں اجر ہے جس طرح سے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو اس کو زندہ رکھے، اگر چاہے تو موت دے، تمہارے لیے اس کا اجر ہے۔

اس حدیث کے بہت سے شواہد ہیں جن کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور دوسرے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے، ان میں ایک شاہد یہ ہے جس کو حضرت ابوذرؓ نے ہی روایت کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس اسے چاہیے کہ مغلوب (مظلوم) کی مدد کرے۔ اور ایک روایت میں ''مظلوم'' کا لفظ آیا ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگرچہ وہ کمزور ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر وہ کسی احمق کا کام کر دے۔''

(۱۲۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا يَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ يَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟

قَالَ: ((تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ۔))[1]

۱۲۱۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، لوگوں نے کہا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! مظلوم کی مدد تو ہم سمجھتے ہیں، البتہ ظالم کی مدد کیسے ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو ظلم سے روکو۔

(۱۲۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَبِي طَلْحَةَ بْنِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّيْنِ، يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنِ امْرِءٍ يَخْذُلُ مُسْلِمًا فِي مَوْطِنٍ يُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ، وَمَا مِنِ امْرِءٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْطِنٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ۔))[2]

۱۲۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو طلحہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو ایسی جگہ رسوا کرے گا جہاں اس کی حرمت کی پامالی ہو رہی ہو اور اس کی بے عزتی کی جا رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو اس جگہ رسوا کرے گا جہاں وہ اپنی سربلندی چاہتا ہے، اور اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی مدد ایسی جگہ کرے گا جہاں اس کی بے عزتی کی جا رہی ہو اور اس کی حرمت کی پامالی ہو رہی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد اس جگہ کرے گا جہاں وہ سربلندی و سرخروئی چاہتا ہے۔

(۱۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ فَتَنْطَلِقُ بِهِ فِي حَاجَتِهَا۔[3]

۱۲۳۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کا یہ حال تھا کہ

---

(۱) صحیح بخاری: ۲۹۵۲، ۲۴۴۴، سنن ترمذی، رقم: ۲۲۵۵

(۲) ضعیف۔ مسند احمد: ۶ / ۳۰، سنن ابوداؤد: ۴۸۸۴، ابی داؤد فی الادب: ۴۸۸۴

(۳) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۷۲، ابن ماجہ: ۴۱۷۷

مدینہ کے رہنے والوں میں سے ایک لونڈی بھی آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی اور اپنی ضرورت کے لیے آپ ﷺ کو لے جاتی۔

(١٢٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ))(١)

١٢٤۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی نبی ﷺ کی صفت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ بیوہ و مسکین کی ضرورت پوری کرنے کے لیے ان کے ساتھ جانے میں کوئی عار نہیں محسوس کرتے تھے۔

(١٩) باب في الشفاعة

شفاعت کا بیان

قال الله عز وجل: ﴿مَّن يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا﴾ (النساء:٨٥)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو شخص کسی نیکی یا بھلے کام کی سفارش کرے، اسے بھی اس کا کچھ حصہ ملے گا۔“

(١٢٥) عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ سَائِلٌ ، قَالَ: ((اِشْفَعُوا لِتُؤْجَرُوا)) وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔(٢)

١٢٥۔ حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی سائل آتا تو آپ ﷺ (صحابہ سے) کہتے ”تم بھی سفارش کرو، اس پر تم کو ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہے وہ اپنے نبی کی زبان سے حکم دے گا۔

(١٢٦) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ بِإِسْنَادِهِ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ سَائِلٌ أَوْ صَاحِبُ حَاجَةٍ۔))(٣)

---

(١) صحیح۔ سنن نسائی، رقم: ١٤١٥، صححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ٥٠٠٥

(٢) صحیح بخاری، رقم: ٦٠٢٨، صحیح مسلم: ١٤٥۔٢٦٢٧

(٣) صحیح بخاری، رقم: ٦٠٢٨، صحیح مسلم: ١٤٥۔٢٦٢٧

۱۲۶۔ یہ حدیث اسی سند سے احمد بن عبدالحمید حارثی نے ابواسامہ سے بیان کی ہے، لیکن اس میں کچھ الفاظ یہ ہیں "جب کوئی سائل یا ضرورت مند آپ ﷺ کے پاس آتا۔۔۔۔۔" (ملاحظہ ہو حدیث سابق / ۱۲۵)

(۱۲۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((مَنْ كَانَ وَصْلَةً لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِمَنْفَعَةِ بِرٍّ أَوْ تَيْسِيرِ عَسِيرٍ ، أُعِينَ عَلَى إِجَازَةِ الصِّرَاطِ يَوْمَ دَحْضِ الْأَقْدَامِ۔))[1]

۱۲۷۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلم بھائی کو کسی بااثر آدمی تک پہنچائے گا تاکہ اس کو کچھ کھجوروں کا فائدہ ہو جائے یا اس کی کوئی مشکل آسان ہو جائے تو پل صراط پار کرنے میں اس کی مدد اس دن کی جائے گی جس دن پیر پھسل جائیں گے۔

(۲۰) باب فی الإصلاح بین الناس
لوگوں کے درمیان صلح کرنا

قال الله عز وجل: ﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ﴾ (النساء: ۱۱۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کی تلقین کرے یا کسی نیک کام کے لیے یا لوگوں کے معاملات میں اصلاح کرنے کے لیے کچھ کہے تو یہ البتہ بھلی بات ہے۔"

وقال اللہ تعالیٰ:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾ (الحجرات: ۱۰)

اور فرمایا: "یاد رکھو سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں، پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو۔"

(۱۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ

(۱) ضعیف۔ سنن الکبریٰ بیہقی: ۸ / ۱۶۷، ضعیف الترغیب: رقم: ۱۵۸۰

كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ ، مَا يَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ وَيَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ ، وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ ۔)) (۱)

۱۲۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے ہر ہڈی کے جوڑ پر روزانہ صدقہ ہے، دو آدمیوں کے معاملات درست کرنا صدقہ ہے، کسی کی سواری پر چڑھنے میں مدد کرنا یا اس پر سامان لادنے میں مدد کرنا صدقہ ہے، اچھی بات صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کے لیے اٹھے صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا صدقہ ہے۔

(۱۲۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَذَكَرَهُ ۔ (۲)

۱۲۹۔ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند سے آئی ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث / ۱۲۸)

(۱۳۰) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟)) قَالُوا: بَلَى ، قَالَ: ((صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ ، فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ)) (۳)

۱۳۰۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتادوں جو روزہ، نماز اور صدقہ سے درجہ میں افضل ہے؟ لوگوں نے کہا کہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان صلح کرانا، اس لیے کہ لوگوں کے درمیان بگاڑ (دین کو) چھیلنے والی چیز ہے۔

(۱۳۱) عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، يَقُولُ:

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۲۸۹۱، صحیح مسلم: ۵۶-۱۰۰۹، مسند احمد: ۳۱۶/۲، ابن حبان الاحسان فی تقریب، رقم: ۳۳۸۱، ۱۷۴/۸

(۲) انظر ماقبلہ

(۳) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۳۹۱، مسند احمد: ۴۴۴/۶، سنن ابوداؤد، رقم: ۴۹۱۹

((لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ)) فَقَالَ: ((خَيْرًا، أَوْ نَمَا خَيْرًا۔))[1]

۱۳۱۔ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں میل کرائے اور (ملاپ کی نیت سے) اچھی بات کہے یا پہنچائے۔

(۱۳۲) عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ، قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا أَعُدُّهُ كَاذِبًا الرَّجُلَ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ يَقُولُ الْقَوْلَ لَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الْإِصْلَاحَ، وَالرَّجُلَ يَقُولُ الْقَوْلَ فِي الْحَرْبِ، وَالرَّجُلَ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ، وَالْمَرْأَةَ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا۔))[2]

وَكَانَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَلِيمِيُّ، رَحِمَهُ اللّٰهُ يَزْعُمُ أَنَّ ذَلِكَ لَيْسَ عَلَى صَرِيحِ الْكَذِبِ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ بِحَالٍ، وَإِنَّمَا الْمُبَاحُ مِنْ ذَلِكَ مَا كَانَ عَلَى سَبِيلِ التَّوْرِيَةِ، قَدْ جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا وَرَّى بِغَيْرِهِ۔

قَالَ الْحَلِيمِيُّ: وَذَلِكَ كَمَا يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُلْبِسَ الْوَجْهَ الَّذِي يَقْصِدُهُ عَلَى غَيْرِهِ: الطَّرِيقُ الْآخَرُ أَسْهَلُ هُوَ أَمْ وَعِرٌ؟ وَيَسْأَلُ عَنْ عَدَدِ مَنَازِلِهِ، لِيَكُنْ مَنْ سَمِعَ أَنَّهُ يُرِيدُهُ، وَهُوَ يُرِيدُ غَيْرَهُ۔

وَهَكَذَا الْإِصْلَاحُ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ لَمْ يُبَحْ فِيهِ صَرِيحُ الْكَذِبِ، وَلَكِنِ التَّعْرِيضُ، كَالْمَرْأَةِ تَشْكُو أَنَّ زَوْجَهَا يُبْغِضُهَا وَلَا يُحْسِنُ إِلَيْهَا، فَيَقُولُ لَهَا: لَا تَقُولِي ذَلِكَ، فَمَنْ لَهُ غَيْرُكِ؟ وَإِذَا لَمْ يُحِبَّكِ فَمَنْ يُحِبُّ؟ وَإِذَا لَمْ يُحْسِنْ إِلَيْكِ فَلِمَنْ يُحْسِنُ إِحْسَانَهُ؟ وَنَحْوَ ذَلِكَ مِمَّا يُوهِمُهَا أَنَّ زَوْجَهَا بِخِلَافِ مَا تَظُنُّهُ، لِيُصْلِحَ بِذَلِكَ بَيْنَهُمَا، وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ فِي الْإِصْلَاحِ بَيْنَ الْأَجْنَبِيَّيْنِ۔

۱۳۲۔ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے جھوٹ بولنے کی رخصت صرف تین چیزوں کے اندر سنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اس

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۲۶۹۲، صحیح مسلم، رقم: ۱۰۱۔۲۶۰۵

(۲) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۹۲۱

شخص کو میں جھوٹا نہیں کہتا جو لوگوں کے درمیان صلح کرائے اور ایسی بات کہے جس سے اس کا مقصد صرف صلح کرانا ہو، اور وہ آدمی جو (کفار سے) لڑائی میں کوئی بات کہے اور وہ آدمی جو اپنی عورت سے بات کرے اسی طرح عورت اپنے شوہر سے بات کرے۔

(یہ روایت کئی دیگر سندوں سے بھی آئی ہے)

ابو عبداللہ حلیمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ صراحتاً جھوٹ بولنا کسی حال میں جائز نہیں، البتہ ذرا چھپا کر دوسری بات ظاہر کرنا جائز ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو دوسروں سے چھپاتے تھے۔

حلیمی کا کہنا ہے کہ مثلاً اگر وہ راستہ مشتبہ کرنا چاہے تو اس طرح کہے کہ دوسرا راستہ زیادہ آسان ہے یا دشوار گزار ہے اور اس سے پوچھے کہ اس راستے میں کتنی منزلیں ہیں تاکہ سننے والا سمجھے کہ یہ وہی راستہ چاہتا ہے، جب کہ وہ دوسرا راستہ چاہتا ہے۔

اس طرح شوہر اور بیوی کے درمیان صلح کرانے کے لیے بھی صراحتاً جھوٹ بولنا جائز نہیں، بلکہ (تعریض کے طور پر) یعنی کسی دوسرے پر ڈھال کر بات کہنا چاہیے، مثلاً اگر بیوی یہ شکایت کرے کہ اس کا شوہر اس سے نفرت کرتا ہے اور اس سے اچھا سلوک نہیں کرتا تو اس سے اس طرح کہے ''ایسی بات مت کہو تمہارے علاوہ اس کا کون ہے اگر وہ تم سے محبّت نہیں کرے گا تو پھر کس سے محبّت کرے گا اور اگر تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کرے گا تو پھر کس کے ساتھ کرے گا، تاکہ اس کو یہ گمان ہو کہ اس کا شوہر ایسا نہیں ہے جیسا وہ سوچتی ہے۔ اسی طرح دو اجنبیوں کے درمیان بھی صلح کرائی جا سکتی ہے۔

(۲۱) باب فی حفظ المسلم سر أخیه

ایک مسلم کا اپنے مسلم بھائی کے بھید کی حفاظت کرنا

(۱۳۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِذَا حَدَّثَ الْإِنْسَانُ حَدِيثًا فَرَأَى الْمُحَدَّثُ الْمُحَدِّثَ يَلْتَفِتُ حَوْلَهُ فَهِيَ أَمَانَةٌ۔))[1]

۱۳۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

(۱) حسن۔ مسند احمد: ۳/ ۳۵۲، سنن ترمذی، رقم: ۱۹۵۹، شعب الایمان: ۷/ ۵۲۰، رقم: ۱۱۱۹۳

ہوئے سنا کہ اگر کسی آدمی نے کوئی (راز کی) بات کہی، اور بات سننے والا یہ دیکھ رہا ہے کہ بات کرنے والا دائیں بائیں غور کرتا ہے تو وہ امانت ہے۔ (اس کی حفاظت ضروری ہے)

(١٣٤) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، بِإِسْنَادِهِ : ((إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِحَدِيثٍ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ)) (١)

١٣٤۔ ایک دوسری سند سے یہ روایت اس طرح ہے "اگر کسی آدمی نے کوئی (راز کی) بات کہی پھر پلٹ کر ادھر اُدھر دیکھا، تو یہ امانت ہے۔ (سننے والے پر اس کی حفاظت ضروری ہے) (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

(١٣٥) عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا يَتَجَالَسُ الْمُتَجَالِسَانِ بِالْأَمَانَةِ ، فَلَا يَحِلُّ لِأَحَدِهِمَا أَنْ يُفْشِيَ عَلَىٰ صَاحِبِهِ مَا يَكْرَهُ۔)) هٰذَا مُرْسَلٌ حَسَنٌ فِي هٰذَا الْمَعْنَىٰ۔ (٢)

١٣٥۔ ابو بکر محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک ساتھ دو بیٹھنے والے شخص امانت کے ساتھ بیٹھتے ہیں، اس لیے ان میں سے کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنے ساتھی کی ایسی بات ظاہر کرے جس کو وہ ناپسند کرے۔

یہ روایت مرسل ہے لیکن اس معنی میں بہتر ہے۔

(١٣٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ ، أَوْ فَرْجٍ حَرَامٍ ، أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ۔)) (٣)

١٣٦۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(١) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ٤٨٦٨، ترمذی: ١٩٥٩، حسنہ الالبانی فی الصحیحہ ١٠٩٠

(٢) ضعیف۔ شعب الایمان: ٧/ ٥٢٠، رقم: ١١١٩١، ضعیف الجامع: ٢٠٦٥

(٣) ضعیف۔ مسند احمد: ٣/ ٣٤٢، سنن ابوداود، رقم: ٤٨٦٩، ضعفہ الالبانی فی الضعیفہ: ١٩٠٩

مجلسیں، امانت کے ساتھ ہوتی ہیں مگر تین مجلسیں، ایک وہ جو ناحق خون بہانے کے لیے ہو، دوسری وہ جو زناکاری کے لیے ہو، تیسری وہ جو ناحق کسی کا مال ہڑپ کرنے کے لیے ہو۔

(۲۲) باب فی ذم النمیمة التی فیها فساد ذات البین
چغلخوری کی مذمت، جس سے آپس میں دشمنی پیدا ہوتی ہے

(۱۳۷) عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ حُذَيْفَةَ مَرَّ رَجُلٌ، فَقَالُوا: هَذَا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى السُّلْطَانِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔))[1]

قَالَ الْأَعْمَشُ: وَالْقَتَّاتُ: النَّمَّامُ۔

۱۳۷۔ ہمام کہتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہؓ کے پاس بیٹھا تھا، ایک آدمی گزرا، لوگوں نے کہا کہ یہ سلطان تک بات پہنچاتا ہے، تو حضرت حذیفہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جنت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا۔

"اعمش کہتے ہیں کہ "قتات" کا معنی "نمام" (چغلی کرنے والا) ہے۔

(۱۳۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرِهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي اللَّذَيْنِ كَانَا يُعَذَّبَانِ فِي قَبْرِهِمَا... ((أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ۔))[2]

۱۳۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں قبر میں دو آدمیوں کے عذاب دیئے جانے کا واقعہ ہے، اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ان میں سے ایک لوگوں کی چغلی کرتا تھا۔

(۱۳۹) وَفِي حَدِيثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَيْعَةِ: ((وَلَا يَعْضَهُ بَعْضُنَا بَعْضًا۔))[3]

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۵۶، صحیح مسلم: ۱۶۹۔۱۰۵

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۵۵، صحیح مسلم: ۱۱۱۔۲۹۲، سنن ابوداود، رقم: ۲۰، ترمذی: ۷۰

(۳) صحیح مسلم: ۴۳۔۱۷۰۹، مسند احمد: ۵/ ۳۲۰

۱۳۹۔ بیعت کے سلسلہ میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی جو حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اس میں ہے کہ: ہم میں سے بعض بعض کی چغلی نہیں کرے گا۔

(۱٤٠) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ؟ هِيَ النَّمِيمَةُ، الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ.))[1]

۱۴۰۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اس میں ہے: کیا تم کو میں نہ بتاؤں کہ "عضہ" کیا ہے؟ وہ لوگوں کے درمیان چغلی کرنا ہے۔

(۱٤١) عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَفْسِيرِ ذٰلِكَ، ((نَقْلُ الْحَدِيثِ مِنْ بَعْضِ النَّاسِ إِلَى بَعْضٍ، لِيُفْسِدَ بَيْنَهُمْ.))[2]

۱۴۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چغل خوری کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: "وہ بعض کی بات بعض تک پہنچانا ہے، تاکہ ان کے درمیان بگاڑ ہو جائے۔

(۱٤٢) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تُبَلِّغُونِي عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي شَيْئًا، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الْقَلْبِ.))[3]

۱۴۲۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے کسی کی کوئی بات تم مجھ تک مت پہنچاؤ، اس لیے کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری طرف سلیم القلب نکلوں۔

(۱٤٣) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّهُ قَالَ: النَّمَّامُ يُفْسِدُ فِي سَاعَةٍ مَا لَا يُفْسِدُ السَّاحِرُ فِي شَهْرٍ.[4]

۱۴۳۔ یحییٰ بن کثیر کہتے ہیں کہ چغل خور ایک گھنٹہ میں جو بگاڑ پیدا کر دیتا ہے وہ

---

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۱۰۲۔۲۶۰۶، مسند احمد: ۱/ ۴۳۷

(۲) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۴۲۵، انظر، ملاحظہ سابق حدیث: ۱۴۰

(۳) ضعیف۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۸۶۰، سنن ترمذی: ۳۸۹۶، مسند احمد: ۱/ ۳۹۵، شعب الایمان: ۷/ ۴۹۴، رقم: ۱۱۰۹، ضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۶۳۲۲

(۴) ضعیف۔ شعب الایمان ۷/ ۴۹۵، رقم: ۱۱۱۱۴

جادوگر ایک مہینہ میں نہیں کر سکتا۔

(١٤٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَجِدُ شِرَارَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِحَدِيثِ هٰؤُلَاءِ، وَهٰؤُلَاءِ بِحَدِيثِ هٰؤُلَاءِ))[1]

۱۴۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم سب سے بدتر اس شخص کو پاؤ گے جو دو رخہ ہو، جو اِن کی بات اُن تک پہنچائے اور اُن کی بات اِن تک پہنچائے۔

(۲۳) باب لا یؤمن أحدکم حتی یحب لأخیہ ما یحب لنفسہ

اپنے بھائی کیلئے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرے

(١٤٥) عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ))[2]

۱۴۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز نہ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(١٤٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ مَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى إِلَيْهِ))[3]

۱۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ جہنم سے دور رہے اور جنّت میں داخل ہو، اس کو موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اور لوگوں کے پاس وہی چیز

---

(۱) صحیح بخاری: ۶۰۵۸، صحیح مسلم: ۱۹۹۔۲۵۲۶

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۱۳، صحیح مسلم، رقم: ۷۱۔۴۵

(۳) صحیح مسلم: ۴۶۔۱۸۴۴، سنن ابن ماجہ: ۳۹۵۶، سنن نسائی: ۴۱۹۶، مسند احمد: ۲/ ۱۹۲

لے کر آئے جسے وہ اپنے پاس لایا جانا پسند کرتا ہے۔

(١٤٧) عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى رَجُلٍ يُحَدِّثُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ، فَقَالَ: وُصِفَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا بِمِنًى غَادِيًا إِلَى عَرَفَاتٍ، فَدَنَوْتُ فَأَخَذْتُ بِالزِّمَامِ، أَوْ قَالَ: بِالْخِطَامِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، حَدِّثْنِي بِعَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ: ((تُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتُحِبُّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْكَ، وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْكَ، خَلِّ عَنْ وُجُوهِ الرِّكَابِ۔)) وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَيْسٍ يُقَالُ لَهُ: الْمُنْتَفِقُ۔ [1]

١٤٧۔ مغیرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک آدمی کے پاس پہنچے جو لوگوں سے بیان کر رہا تھا۔ وہ وہیں بیٹھ گئے، اس شخص نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے بیان کیا ہے جبکہ میں منیٰ سے عرفات جا رہا تھا، میں آپ ﷺ سے قریب ہوا اور آپ ﷺ کی سواری کا لگام پکڑ کر کہا (یا اس نے نکیل کہا) اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنّت سے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نماز پڑھو، زکوۃ دو، حج کرو، رمضان کا روزہ رکھو اور لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرو جو اپنے پاس لایا جانا پسند کرو اور ان کے لیے وہ چیز ناپسند کرو جو اپنے پاس لایا جانا ناپسند کرو، (اب نکیل چھوڑ دو) سواروں کو جانے دو۔

(٢٤) باب اجتنب الظن السوء والتجسس

بدگمانی اور تجسّس سے پرہیز کرنا

قال اللہ تعالیٰ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا﴾ (الحجرات: ١٢)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو، یقین مانو کہ بعض

(١) صحیح۔ شعب الایمان: ٧ / ٥٠٣، رقم: ١١١٣٤، مسند احمد: ٥ / ٤١٧، سلسلۃ الصحیحۃ: ١٤٧٧

بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو۔"

(۱٤۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)) (۱)

۱٤۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے برا دورخہ آدمی ہے جو یہاں ایک منہ لے کر آئے اور وہاں دوسرا منہ لے کر جائے (یعنی ہر جگہ لگی لپٹی بات کرے)

(۱٤۹) وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا)) (۲)

۱٤۹۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بدگمانی سے بچو اس لیے کہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور ٹوہ نہ لگاؤ، کسی کا عیب نہ ٹٹولو، مقابلہ آرائی نہ کرو، آپس میں حسد نہ کرو، آپس میں کینہ نہ رکھو اور سب مسلمان اللہ کے بندے ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن کر رہو۔

(۲۵) باب ترك الحسد والأمر بالاستعاذة من شر حاسد إذا حسد

حسد چھوڑنا اور حاسد سے پناہ مانگنے کا حکم

قال العظيم جل ثناؤه: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ...... وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾ (الفلق)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "آپ کہہ دیجیے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس

(۱) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۴۰۹، سنن ترمذی: ۲۰۲۵

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۶۴، صحیح مسلم، رقم: ۲۸۔ ۲۵۶۳، سنن ابوداؤد: ۴۹۱۰۔

کا اندھیرا پھیل جائے اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی، اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔"

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَلَا تَحَاسَدُوا))

نبی ﷺ کی حدیث ہے کہ آپس میں حسد نہ کرو۔

(۱۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ)) أَوْ قَالَ: ((الْعُشْبَ))[۱]

۱۵۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ، اس لیے کہ حسد نیکیوں کو ایسے ہی کھالیتی ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھالیتی ہے۔ یا آپ نے کہا گھاس پھوس کو کھالیتی ہے۔

(۱۵۱) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ، وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ، وَلٰكِنَّهَا تَحْلِقُ الدِّينَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذٰلِكَ لَكُمْ، أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ))[۲]

۱۵۱۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اندر تم سے پہلی امتوں کی بیماری سرایت کر جائے گی اور وہ حسد اور بغض ہے۔ اور بغض چھیلنے والی ہے، میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ وہ بال کو چھیل دے گی بلکہ دین کو چھیل دے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم جنّت میں داخل نہیں ہوگے یہاں تک کہ تم ایمان لے آؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہوگے جب تک کہ آپس میں محبّت نہ کرو، کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتادوں جس سے یہ چیز تمہیں حاصل ہو جائے، تم آپس میں کثرت سے سلام کرو۔

(۱) ضعیف۔ سنن ابوداوٗد، رقم: ۴۹۰۳، سنن ابن ماجہ، رقم: ۴۲۱۰، ضعیفہ الالبانی فی الضعیف: ۱۹۰۲

(۲) حسن۔ مسند احمد: ۱/۱۶۷، سنن ترمذی: ۲۵۱۰، وحسنہ الالبانی فی الارواء: ۳/۲۳۸

(۲۶) باب ترك الغيبة وتتبع عورات المسلمين

غیبت چھوڑنا اور لوگوں کے پردہ کے پیچھے نہ پڑنا

قال الله عز وجل: ﴿وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ﴾ (الحجرات:۱۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے، تم کو اس سے گھن آئے گی۔"

(۱۵۲) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ ، لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ ، فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ۔)) (۱)

۱۵۲۔ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے وہ جماعت جو اپنی زبان سے ایمان لائی ہے اور ایمان اس کے دل میں داخل نہیں ہوا ہے تم مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کے پردے کے پیچھے مت پڑو، اس لیے کہ جو اپنے مومن بھائی کے پردے کے پیچھے پڑے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پردے کے پیچھے پڑے گا اور اللہ تعالیٰ جس کے پردے کے پیچھے پڑے گا اس کو اس کے گھر میں رسوا کر دے گا۔

(۱۵۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَمَّا عَرَجَ بِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ، مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظَافِرُ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ ؟ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ ۔)) قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ بَقِيَّةَ ، لَيْسَ فِيهِ أَنَسٌ وَحَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى السُّلَيْحِيُّ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، كَمَا قَالَ ابْنُ

(۱) حسن۔ سنن ترمذی، رقم: ۲۰۳۲ معنی الحدیث، سنن ابوداود، رقم: ۴۸۸۰ وحسنه الالبانی فی صحیح ابی داود

الْمُصَفَّى۔ [1]

۱۵۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا رب جب مجھے آسمان پر لے گیا (معراج میں) تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے تانبے کے ناخن تھے اور وہ اس سے اپنا چہرہ اور سینہ نوچ رہے تھے، میں نے کہا کہ اے جبریل (علیہ السلام)!

یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزت و آبرو کے پیچھے پڑتے تھے۔

(۱۵٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ ،)) قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: ((إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ)) [2]

۱۵۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے بھائی کا ذکر ایسی چیز سے کرو جو اسے ناپسند ہو، آپ سے پوچھا گیا کہ اگر میرے بھائی میں وہ چیز موجود ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کے اندر وہ چیز پائی جاتی ہے جو تم کہتے ہو تبھی تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ چیز اس میں نہیں ہے جو تم کہہ رہے ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

(۲۷) باب الإعراض عن الوقوع في أعراض المسلمين بالسب والتعيير والبغي

مسلمان کو بے آبرو کرنے، اس کو گالی دینے،

(۱) صحیح۔ مسند احمد: ۳/ ۲۲۴، سنن ابوداود، رقم: ۴۸۷۸، ۴۸۷۹

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۷۰۔ ۲۵۸۹، سنن ابوداود، رقم: ۴۸۷۴، ترمذی: ۱۹۳۴

اس پر عیب لگانے اور ظلم کرنے سے پرہیز کرنا

(١٥٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا ، وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَدَابَرُوا ، وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ ، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا ، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ ، وَلَا يَحْقِرُهُ ، التَّقْوَى هَاهُنَا)) يُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ [مَرَّاتٍ] - ((بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ)) [1]

١٥٥۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم آپس میں حسد نہ کرو، آپس میں کینہ نہ رکھو، آپس میں (کسی سامان پر) بڑھ کر بولی نہ بولو، اور باہم قطع تعلق نہ کرو اور تم میں سے بعض بعض کے خرید و فروخت پر سودا نہ کرے اور اللہ کے بندے سب بھائیوں کی طرح (میل و محبت سے) رہو، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا نہ اس کو رسوا اور ذلیل کرتا ہے۔ تقوی یہاں ہے، آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ کہا اور اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا، آدمی کی برائی کے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے مُسلم بھائی کو ذلیل کرے، ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی آبرو حرام ہے۔

(١٥٦) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ، يَقُولُ: شَهِدْتُ الْأَعْرَابَ يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ ﷺ: هَلْ عَلَيْنَا حَرَجٌ مِنْ جُنَاحٍ فِي كَذَا ؟ فَقَالَ: ((عِبَادَ اللّٰهِ وُضِعَ الْحَرَجُ إِلَّا امْرُؤٌ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ أَخِيهِ شَيْئًا فَذَلِكَ الَّذِي حَرِجَ -)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا خَيْرُ مَا يُعْطَى الْعَبْدُ؟ قَالَ: ((خُلُقٌ حَسَنٌ -)) [2]

١٥٦۔ حضرت اسامہ بن شریک کہتے ہیں: میں نے دیہاتیوں کو دیکھا، وہ نبی ﷺ سے یہ پوچھ رہے تھے کہ کیا ہمارے اوپر فلاں کام میں گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے

---

(١) صحیح بخاری: ٦٠٦٦، صحیح مسلم، رقم: ٣٢-٢٥٦٤

(٢) صحیح۔ سنن ابن ماجہ: ٣٤٣٦، مسند احمد: ٤/ ٢٧٨، شعب الایمان ٢/ ٣٠٠، رقم: ١٥٢٨، صححہ الالبانی فی الصحیحہ: ٤٣٣

فرمایا: اللہ کے بندو اللہ تعالیٰ نے گناہ کو ساقط کر دیا ہے مگر اس شخص سے نہیں جس نے اپنے بھائی کی کوئی غیبت کی، یہ گناہ رہ جاتا ہے، انہوں نے کہا کہ: اے اللہ رسول ﷺ! بندہ کو کون سی اچھی چیز عطا کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اخلاق۔

(۱۵۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)) قَالَ: قُلْتُ: أَسَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ (۱)

۱۵۷۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے (اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے) اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے (ابو وائل سے) پوچھا کہ کیا تم نے عبد اللہؓ سے یہ بات نبی ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے سنی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

(۱۵۸) عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ)) (۲)

۱۵۸۔ حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی (مسلمان) پر فسق اور کفر کی تہمت لگائی اور وہ چیز اس کے اندر نہیں ہے تو وہ خود فاسق اور کافر ہو گا۔

(۱۵۹) عَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ، لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ: ((لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ، عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ، قُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكَ)) قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ، الَّذِي إِذَا كَانَ بِكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ، وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرَاءَ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ)) قَالَ: قُلْتُ: اعْهَدْ إِلَيَّ، قَالَ: ((لَا تَسُبَّنَّ

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۴۴، صحیح مسلم، رقم: ۱۱۶۔ ۶۴، سنن ترمذی، رقم: ۱۹۸۳

(۲) صحیح بخاری: ۶۰۴۵، مسند احمد: ۵/ ۱۶۶

أَحَدًا)) قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً، قَالَ: ((وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ، وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ، فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ إِلَيْكَ وَعَلَيْهِ))(۱)

۱۵۹۔ جابر بن سلیم کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے لے کر واپس ہوتے اور جو وہ کہتا اسی کو اختیار کرتے، میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ، میں نے کہا: علیک السلام یا رسول اللہ، میں نے ایسا دو مرتبہ کہا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم علیک السلام نہ کہو اس لیے کہ یہ مردوں کا تحیۃ (سلام) ہے، بلکہ السلام علیک کہو، میں نے کہا کہ کیا آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس اللہ کا رسول ہوں کہ اگر تم کو کوئی تکلیف ہو اور میں اس سے دعا کر دوں تو وہ تمہاری تکلیف کو دور کر دے اور اگر تم کو قحط سالی لاحق ہو اور میں اس سے دعا کر دوں تو وہ ہریالی لے آئے، اور اگر تم بے آب و گیاہ چٹیل میدان میں ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے اور میں اس سے دعا کروں تو وہ تمہارے پاس واپس کر دے۔

میں نے کہا مجھے وصیت کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم کسی کو گالی نہ دو، چناں چہ میں نے اس کے بعد کسی آزاد یا غلام، اونٹ اور بکری کو گالی نہیں دی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تم کسی بھی بھلائی کے کام کو حقیر مت سمجھو، اور اگر تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے بات کرو تو وہ بھی بھلائی کا کام ہے، تم اپنا تہبند آدھی پنڈلی تک اٹھائے رکھو، اور اگر ایسا نہ کر سکو تو دونوں ٹخنوں تک اٹھائے رکھو، اپنا تہبند نیچے مت کھینچو، اس لیے کہ وہ تکبّر کی چیز ہے، اور اللہ تعالیٰ تکبّر کو پسند نہیں

(۱) صحیح۔ ترمذی: ۲۷۲۲، سنن ابوداؤد، رقم: ۴۰۸۴، مسند احمد: ۵/ ۶۳، ۶۴، صححہ الالبانی فی الصحیحہ ۱۴۰۳

کرتا ہے، اگر کوئی تم کو گالی دے اور تم پر ایسی چیز کا عیب لگائے جو وہ تمہارے اندر جانتا ہے تو تم اس پر اس چیز کا عیب نہ لگاؤ جس کو تم اس کے اندر جانتے ہو، اس لیے کہ اس کا برا انجام تم کو بھی اور اس کو بھی پہنچے گا۔

(١٦٠) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ: ((مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الاسْتِطَالَةُ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ ، وَأَنَّ هَذِهِ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ قَطَعَهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔)) (١)

١٦٠۔ حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑی زیادتی کسی مسلمان کو ناحق بدنام کرنا ہے۔ اور یہ رشتے رحمن کی شاخ ہیں، جس نے ان کو منقطع کر دیا اس پر اللہ تعالیٰ جنّت کو حرام کر دے گا۔

(١٦١) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةُ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يُدَّخَرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ۔)) (٢)

١٦١۔ حضرت ابو بکرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ظلم اور قطع رحم سے بڑھ کر کوئی ایسا گناہ نہیں ہے جس پر اللہ تعالیٰ آخرت میں سزا دینے کے ساتھ دنیا میں بھی سزا دے دے۔ (ملاحظہ ہو حدیث / ١٠)

(٢٨) باب ما يعطيه الإنسان من ماله صيانة لعرضه

آدمی اپنی عزت کی حفاظت کیلئے جو مال خرچ کرے وہ صدقہ ہے

(١٦٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ ، وَمَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ كُتِبَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا وَقَى الرَّجُلُ بِهِ عِرْضَهُ كُتِبَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ، وَمَا أَنْفَقَ مِنْ نَفَقَةٍ فَعَلَى اللّٰهِ خَلَفُهَا إِلَّا مَا كَانَ فِي

(١) صحیح۔ مسند احمد: ١/ ١٩٠، سنن ابو داؤد، رقم: ٤٨٧٦

(٢) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ٦٧، مسند احمد: ٥ / ٣٨، سنن ابو داؤد، رقم: ٤٩٠٢، صحیح البانی: ٩١٨

بُنْيَانٍ وَمَعْصِيَةٍ۔)) (۱)

قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: مَا يَقِي بِهِ عِرْضَهُ؟ قَالَ: يُعْطِي الشَّاعِرَ وَذَا اللِّسَانِ، لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ بَكَّارٍ، وَهُوَ أَتَمُّ۔

۱۶۲۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اچھا کام صدقہ ہے، آدمی جو مال اپنے اوپر اور اپنی بیوی پر خرچ کرے تو اس کے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے، اور جس مال کے ذریعے اپنی عزت کی حفاظت کرے وہ اس کے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے، اور آدمی جو خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمے اس کا بدل عطا کرنا ہے، الا یہ کہ جو مال عمارت (شاندار محل بنوانے) میں اور برائی کے کام میں خرچ کیا جائے۔

میں نے محمد بن منکدر سے کہا کہ وہ مال جو اپنی عزت کی حفاظت کے لیے خرچ کیا جائے اس سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے کہا شاعر اور خطیب کو مال دے۔ ابن بکار کی حدیث میں ”اتم“ کا لفظ ہے۔

(۱۶۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَمَا أَنْفَقَ الْمَرْءُ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ كُتِبَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا وَقَى الْمَرْءُ بِهِ عِرْضَهُ كُتِبَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ نَفَقَةٍ أَنْفَقَهَا الْمُؤْمِنُ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ خَلَفُهَا ضَامِنًا، إِلَّا نَفَقَةً فِي بُنْيَانٍ)) (۲)

قَالَ مُحَمَّدٌ: فَقُلْنَا لِجَابِرٍ: مَا أَرَادَ مَا وَقَى الْمَرْءُ بِهِ عِرْضَهُ؟ قَالَ: يَعْنِي الشَّاعِرَ، وَذَا اللِّسَانِ الْمُتَّقَى، كَأَنَّهُ يَقُولُ: الَّذِي يُتَّقَى لِسَانُهُ۔

۱۶۳۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اچھا کام صدقہ ہے اور آدمی جو مال اپنے اوپر اور اپنی بیوی کے اوپر خرچ کرے تو وہ اس

(۱) مستدرک حاکم: ۲/۵۰، سنن الکبری بیہقی: ۱۰/۲۴۲، ضعیف الالبانی فی الضعیف: ۸۹۸

(۲) ضعیف۔ (کل معروف صدقہ .... کتب لہ صدقہ تک صحیح ہے۔ باقی ضعیف ہے۔ صحیح بخاری: ۶۰۲۱، صحیح مسلم، رقم: ۵۲۔۱۰۰۵، سنن ابوداود، رقم: ۴۹۴۶، سنن ترمذی، رقم: ۱۲۲۵، مزید دیکھیں: ضعیف الالبانی فی الضعیف: ۹۸۹

کے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے، اور جو مال اپنی عزت کی حفاظت کے لیے خرچ کرے تو اس کے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے اور ہر وہ مال جس کو مومن اللہ کی معصیت کے علاوہ میں خرچ کرے تو اللہ کے ذمہ اس کا بدل عطا کرنا ہے سوائے اس مال کے جس کو وہ عمارت کی تعمیر میں خرچ کرے۔ (یعنی شاندار محل)

محمد کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت جابرؓ سے کہا کہ وہ مال جس سے آدمی اپنی عزت کو بچائے اس سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ شاعر اور خطیب جو متقی ہو گویا کہ وہ یہ کہنا چاہتے تھے کہ اس کی زبان پاکیزہ ہو اور وہ غلط بات نہ کہنے والا ہو۔

(۲۹) باب العفو عن الظالم وترك الانتصار مع القدرة

ظالم کو معاف کرنا اور قدرت کے باوجود اس سے بدلہ نہ لینا

(١٦٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَعَلَ رَجُلٌ يَشْتُمُ أَبَا بَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ، فَجَعَلَ يَعْجَبُ وَيَتَبَسَّمُ، فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ بَعْضَ قَوْلِهِ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَامَ، فَلَحِقَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَانَ يَشْتُمُنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ، فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقُمْتَ، قَالَ: ((فَإِنَّهُ كَانَ مَعَكَ مَنْ يَرُدُّ عَنْكَ، فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ قَعَدَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لِأَقْعُدَ مَعَ الشَّيْطَانِ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ مَظْلِمَةً فَغَضَى عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نُصْرَةً۔)) (١)

١٦٤۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی آیا اور حضرت ابو بکرؓ کو گالی دینے لگا، رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ تعجب کر رہے تھے اور مسکرا رہے تھے، پھر جب اس نے بہت گالیاں دیں تو ابو بکرؓ نے بھی اس کی بعض باتوں کو دہرایا۔ رسول اللہ ﷺ غصہ ہو گئے اور اٹھ کر چلے گئے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے بھاگے، اور کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ جب مجھے گالی دے رہا تھا تو آپ بیٹھے ہوئے تھے لیکن جب میں نے اس کی بعض باتوں کو دہرایا، تو آپ

(١) حسن۔ مسند احمد: ٢/ ٤٣٦ وحسنہ الالبانی فی الضعیفہ: ٢٢٣١

ﷺ کھڑے ہو گئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو اس کو تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا، پھر جب تم نے اس کو جواب دیا تو شیطان آکر بیٹھ گیا، پس میرے لیے مناسب نہ تھا کہ شیطان کے ساتھ بیٹھوں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! اگر کسی بندہ پر کوئی ظلم ہو اور وہ اس کو اللہ کی خاطر نظر انداز کر دے (یعنی انتقام نہ لے) تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نصرت و مدد سے عزت بخشے گا۔

(١٦٥) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ ، وَقَعَ رَجُلٌ بِأَبِي بَكْرٍ فَآذَاهُ ، فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، ثُمَّ آذَاهُ الثَّانِيَةَ ، فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ آذَاهُ الثَّالِثَةَ ، فَانْتَصَرَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ انْتَصَرَ أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوَجَدْتَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُكَذِّبُهُ بِمَا قَالَ لَكَ ، فَلَمَّا انْتَصَرْتَ وَقَعَ الشَّيْطَانُ ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ إِذْ وَقَعَ الشَّيْطَانُ۔))[1]

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسُبُّ أَبَا بَكْرٍ ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

١٦٥۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ: ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے حضرت ابو بکرؓ کو گالی دے کر تکلیف پہنچائی، حضرت ابو بکر خاموش رہے، اس نے دوبارہ گالی دی، حضرت ابو بکرؓ خاموش رہے، اس نے تیسری مرتبہ گالی دی تو حضرت ابو بکرؓ نے بھی اس سے بدلہ لیا (یعنی گالی دی) جب حضرت ابو بکرؓ نے گالی دی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ میرے اوپر غصہ ہو گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ آیا تھا جو اس کی باتوں کو جھٹلا رہا تھا جو اس نے تمہارے بارے میں کہی ہیں لیکن جب تم نے بدلہ میں گالی دی تو شیطان آگیا، اور میں شیطان کے ساتھ بیٹھنے والا نہیں ہوں۔

(١) حسن۔ سنن ابو داود، رقم: ٤٨٩٦، ٤٨٩٧ وحسنہ الالبانی فی صحیح ابی داود

ایک دوسری سند میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گالی دیتا تھا۔"

(١٦٦) عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَكْرَمِ أَخْلَاقِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، أَنْ تَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، وَتَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ ، وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ)) [1]

١٦٦۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو اہل دنیا اور آخرت کا سب سے اچھا اخلاق نہ بتادوں، وہ یہ ہے کہ تم اس کو معاف کر دو جو تم پر ظلم کرے اور اس سے تعلق جوڑو جو تم سے تعلق منقطع کرے اور اس کو دو جو تم کو نہ دے۔

(١٦٧) عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى خَيْرِ أَخْلَاقِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ ، وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ ، وَتَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ۔)) [2]

١٦٧۔ ابن ابی حسین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اہل دنیا و آخرت کا سب سے اچھا اخلاق تم کو نہ بتادوں، وہ یہ کہ جو تم سے تعلق منقطع کرے اس سے تم تعلق جوڑو اور جو تم کو نہ دے اس کو تم دو اور جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کر دو۔

(١٦٨) وَعَنْ مَعْمَرٍ ، فَذَكَرَهُ وَهٰذَا بِإِرْسَالِهِ أَصَحُّ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

١٦٨۔ اس حدیث کو معمر نے ابن ابی حسین سے مرسلاً بیان کیا ہے اور یہی مرسل روایت اصح ہے۔

(١٦٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ

---

(١) ضعیف۔ شعب الایمان، رقم: ٨٠٧٧، ٦/ ٢٦٠، سنن الکبریٰ بیہقی: ١٠/ ٢٣٥، ضعیف الترغیب: ١٤٦٧

(٢) ضعیف۔ مصنف عبدالرزاق ١١/ ١٧٢، رقم: ٢٠٢٣٧، مرسل ملاحظہ ہو سابق حدیث: ١٦٦

مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)) (۱)

۱۶۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی ہے اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندہ کو اور عزت دیتا ہے اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع اختیار کرے گا اللہ اس کا مرتبہ بلند کر دے گا۔

(۳۰) باب كظم الغيظ وترك الغضب

غصہ پی جانا اور غصہ نہ کرنا

قال الله عز وجل: ﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ﴾ (آل عمران:۱۳٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو لوگ غصہ نگل جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔"

(۱۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ)) قَالُوا: فَمَنِ الشَّدِيدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.)) (۲)

۱۷۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاقت ور وہ نہیں ہے جو لوگوں کو کشتی میں پچھاڑ دے، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پھر کون طاقت ور ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔

(۱۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، وَلٰكِنَّ الشَّدِيدَ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.)) (۳)

وَرَوَاهُ أَيْضًا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

---

(۱) صحیح مسلم: ۶۹۔۲۵۸۸، مسند احمد: ۲/ ۲۳۵، سنن ترمذی: ۲۰۲۹

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۶۱۱۴، صحیح مسلم: ۱۰۷۔۲۶۰۹

(۳) صحیح بخاری، رقم: ۶۱۱۴، صحیح مسلم: ۱۰۷۔۲۶۰۹

۱۷۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاقت ور وہ نہیں جو لوگوں کو کشتی میں پچھاڑ دے بلکہ طاقت ور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی اسی طرح روایت آئی ہے۔

(۱۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: مُرْنِي وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّي أَعْقِلُهُ ، قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)) فَأَعَادَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: ((لَا تَغْضَبْ۔)) (۱)

۱۷۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیجیے، لیکن زیادہ چیزوں کا حکم نہ دیجیے، تاکہ میں اس کو سمجھ سکوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ نہ کرو، اس نے دوبارہ یہی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ نہ کرو۔

(۱۷۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَخَذْتُ بِهِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ)) . . . الْحَدِيثَ ـ (۲)

۱۷۳۔ ایک دوسری سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طرح آئی ہے کہ اس شخص نے کہا کہ مجھے ایسا عمل بتایئے کہ اگر میں اس کو کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں... ۔الحدیث۔

(۱۷٤) وَرُوِيَ عَنْ مَالِكٍ أَيْضًا فِي حَدِيثِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَقِيلَ: عَنْ عَمٍّ لَهُ ـ (۳)

۱۷۴۔ احنف بن قیس کی حدیث میں مالک نے ان کے چچا کے لڑکے جاریۃ بن قدامۃ سے روایت کی ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور یہ بھی

(۱) مسند احمد ۲/ ۴۶۶، سنن ترمذی، رقم: ۲۰۲۰، صحیح بخاری، رقم: ۶۱۱۶

(۲) صحیح۔ سلسلۃ الصحیحۃ، رقم: ۱۳۲۷، ۳/ ۴۰۱

(۳) مسند احمد ۲/ ۴۶۶، سنن ترمذی، رقم: ۲۰۲۰، صحیح بخاری، رقم: ۶۱۱۶

کہا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو حدیث / ۱۷۲)

(۱۷۵) عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ ، فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ۔))[1]

۱۷۵۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی غصہ ہو اور وہ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے، پھر اگر غصہ ختم ہو گیا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ لیٹ جائے۔

(۱۷۶) عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الْغَضَبُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، وَالشَّيْطَانُ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَالنَّارُ تُطْفَأُ بِالْمَاءِ ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ))[2]

۱۷۶۔ حضرت عطیہ سعدی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے، پس اگر تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کرے۔

(۱۷۷) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي اشْتَدَّ غَضَبُهُ: ((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))[3]

۱۷۷۔ سلیمان بن صرد کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کا غصہ بہت بڑھ گیا تھا کہ: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر وہ اس کو کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے اور وہ کلمہ یہ ہے: ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔“

(۱۷۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا جَرَعَ عَبْدٌ جَرْعَةً

(۱) صحیح۔ مسند احمد: ۵/ ۱۵۲، سنن ابوداود، رقم: ۴۷۸۲، ۴۷۸۳ وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۶۹۴

(۲) ضعیف۔ مسند احمد: ۴/ ۲۲۶، سنن ابوداود، رقم: ۴۷۸۴، ضعیف الجامع: ۱۵۱۰

(۳) صحیح بخاری: ۳۲۸۲، مسلم: ۲۶۱۰، شعب الایمان: ۶/ ۳۰۸، رقم: ۸۲۸۳

أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ جَرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔)) (۱)

۱۷۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس گھونٹ کے نگلنے سے بڑھ کر کسی گھونٹ کے نگلنے میں ثواب نہیں جس کو بندہ غصہ کی حالت میں اللہ کی خاطر نگل جائے۔

(۱۷۹) عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا جَرْعَةٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جَرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا رَجُلٌ، أَوْ جَرْعَةِ صَبْرٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ، وَمَا قَطْرَةٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَطْرَةِ دَمْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، أَوْ قَطْرَةِ دَمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔)) (۲)

۱۷۹۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس گھونٹ سے بڑھ کر کوئی گھونٹ اللہ کے نزدیک محبوب نہیں جو آدمی غصہ کی حالت میں نگل لے یا مُصیبت پر صبر کرتے ہوئے نگل لے، اور اس قطرہ سے بڑھ کر کوئی قطرہ اللہ کے نزدیک محبوب نہیں جو آنسو کا قطرہ اللہ کے خوف سے نکلے یا وہ خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہایا جائے۔

(۱۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا عَثْرَتَهُ أَقَالَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (۳)

۱۸۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مُسلمان کی لغزش کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کی لغزش کو قیامت کے دن معاف کرے گا۔

(۱۸۱) عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ، مَا لَمْ

(۱) صحیح۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۴۱۸۹، صححہ الالبانی فی صحیح ابن ماجہ
(۲) ضعیف۔ شعب الایمان: ٦/ ۳۱۴، رقم: ۸۳۰۸
(۳) صحیح۔ شعب الایمان ٦/ ۲٦۰، رقم: ۸۰۷٦، سنن ابی داؤد: ۳۴٦۰، ابن ماجہ: ۲۱۹۹، صححہ الالبانی فی الارواء: ۱۳۳۴

يَكُنْ حَدًّا)) (۱)

۱۸۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سخی و کریم لوگوں کی لغزشیں معاف کر دیا کرو، جب تک کہ وہ لغزش ایسی نہ ہو جس پر حد جاری کی جاتی ہے۔

(۳۱) باب فی الحلم والتؤدة

بردباری اور پیار

(۱۸۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: ((إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ: الْحِلْمُ ، وَالْأَنَاةُ۔)) (۲)

۱۸۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اشج عبد القیس سے کہا "تمہارے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جن کو اللہ اور اس کے رسول پسند کرتے ہیں اور وہ بردباری اور قوت برداشت ہے۔

(۱۸۳) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، يَرْفَعُهُ: ((التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ ، إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ)) (۳)

۱۸۳۔ مصعب بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیار و نرمی ہر چیز میں ہے سوائے آخرت کے عمل میں۔

(۳۲) باب فی التجاوز

درگزر کرنا

(۱۸٤) عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: لَقَدْ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ ، فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ ، وَلَا قَالَ لِشَيْءٍ فَعَلْتُهُ: ((لِمَ فَعَلْتَ كَذَا؟)) وَلَا لِشَيْءٍ أَفْعَلُهُ: ((أَلَا فَعَلْتَ

---

(۱) صحیح۔ مسند احمد: ۶/ ۱۸۱، سنن ابوداؤد: ۴۳۷۵، صححہ الالبانی فی الصحیحہ ۶۳۸

(۲) صحیح مسلم، ۱۷/۲۵، سنن ترمذی، رقم: ۲۰۱۱، مسند احمد: ۳/ ۲۲

(۳) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۸۱۰ صححہ الالبانی فی الصحیحہ ۱۷۹۴

كَذَا؟)) (۱)

۱۸۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی، لیکن اللہ کی قسم آپ ﷺ نے کبھی مجھے اف تک نہ کہا اور اگر میں نے کسی کام کو کیا تو آپ ﷺ نے یہ نہیں کہا کہ ایسا کیوں کیا۔ اور جو کام مجھے کرنا تھا اس پر یہ نہیں کہا کہ تم نے کیوں نہیں کیا۔

(۱۸۵) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ خَادِمًا قَطُّ ، وَلَا ضَرَبَ امْرَأَةً لَهُ قَطُّ ، وَلَا ضَرَبَ بِيَدِهِ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَلَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُهُ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لِلّٰهِ ۔ فَإِذَا كَانَ لِلّٰهِ انْتَقَمَ لَهُ ، وَلَا عُرِضَ عَلَيْهِ أَمْرَانِ إِلَّا أَخَذَ الَّذِي هُوَ أَيْسَرُ حَتَّى يَكُونَ إِثْمًا ، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ۔ (۲)

۱۸۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کسی خادم کو مارتے ہوئے نہیں دیکھا، اور نہ آپ ﷺ نے کبھی اپنی کسی بیوی کو مارا، اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا سوائے جہاد میں، اور آپ ﷺ کو اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچی تو آپ ﷺ نے اس سے انتقام نہیں لیا، الا یہ کہ وہ اللہ کے لیے ہو پس اگر وہ اللہ کے لیے ہوتا تو آپ ﷺ اس کا انتقام لیتے، اور آپ ﷺ کے سامنے جب بھی کوئی دو معاملہ پیش آتا تو ان میں جو آسان ہوتا، آپ ﷺ اس کو اختیار کرتے اگر اس کا اختیار کرنا گناہ نہ ہوتا، لیکن اگر گناہ ہوتا تو آپ ﷺ اس سے سب سے زیادہ دور رہنے والے تھے۔

(۱۸۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ بِالْغَدَوَاتِ ، فَإِذَا قَامَ إِلَى بَيْتِهِ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى دَخَلَ بَيْتَهُ ، فَقَامَ يَوْمًا ، فَلَمَّا بَلَغَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ أَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ ، فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَالِكَ

(۱) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۷۷۴، صحیح بخاری، رقم: ۶۰۳۸، صحیح مسلم: ۵۱۔۲۳۰۹،

(۲) صحیح مسلم: ۲۳۲۸، بخاری مختصراً ۶۱۲۶، سنن ابوداؤد، رقم: ۴۷۸۶، ۴۷۸۵، شعب الایمان: ۲/ ۱۵۲، رقم: ۱۴۲۴

وَلا مِنْ مَالِ أَبِيكَ ، وَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ حَتَّى أَدْرَكَهُ ، فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لا ، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، لا أَحْمِلُ لَكَ حَتَّى تُقِيدَنِي)) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ دَعَا رَجُلًا ، فَقَالَ: أَحْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرَيْهِ ، عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا ، وَعَلَى بَعِيرٍ تَمْرًا ـ (۱)

وَرَوَاهُ عَامِرٌ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ ، وَزَادَ فِيهِ...ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ: ((انْصَرِفُوا عَلَى بَرَكَةِ اللهِ ـ))

۱۸۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم صبح کے وقت مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، پھر جب اپنے گھر جانے کے لیے آپ ﷺ کھڑے ہوتے تو ہم کھڑے ہی رہتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے گھر میں داخل ہو جاتے۔ ایک دن آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور مسجد کے بیچ میں پہنچے تھے کہ ایک دیہاتی ملا اس نے کہا: اے محمد ﷺ! میرے ان دونوں اونٹوں پر مال لاد دو، اس لیے کہ تمہارے پاس جو مال ہے وہ نہ تمہارا ہے اور نہ تمہارے باپ کا ہے، پھر اس نے اپنی چادر سے آپ ﷺ کو کھینچا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی گردن لال ہو گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں استغفر اللہ، میں تم کو مال نہیں دوں گا، جب تک تم مجھے بدلہ نہ دو گے، آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ کہا، پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بلایا اور فرمایا: اس کے ایک اونٹ پر جو اور ایک اونٹ پر کھجور لاد دو۔

عامر عقدی نے محمد بن ہلال سے جو روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں ”پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ کی برکت پر بھروسہ کر کے لوٹ جاؤ۔“

(۱۸۷) عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ، إِلَى أَنْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَرَأَيْتَ إِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يُقْرِنِي وَلَمْ يُضَيِّفْنِي ، ثُمَّ مَرَّ بَعْدَ ذَلِكَ ، أَقْرِيهِ أَمْ أَجْزِيهِ ، قَالَ: ((أَقْرِهِ)) (۲)

۱۸۷۔ ابوالاحوص جشمی نے اپنے باپ سے جو روایت کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ

(۱) ضعیف۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۷۷۵، مسند احمد: ۳/ ۴۷۳

(۲) سنن ترمذی ۲۰۰۶، مسند احمد: ۳/ ۴۷۳، سنن الکبریٰ بیہقی: ۱۰/۱۰

"وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا" پھر انہوں نے حدیث بیان کی ہے۔۔۔اس میں ہے کہ اس نے کہا کہ: اے محمد ﷺ! اگر میں کسی آدمی کے پاس جاؤں اور وہ میری مہمان نوازی نہ کرے، پھر وہ آدمی میرے پاس آئے تو کیا میں اس کی مہمان نوازی کروں یا اس سے بے توجہی برتوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی مہمان نوازی کرو۔

(۱۸۸) عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، فَذَكَرَهُ۔ (۱)

(۱۸۹) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُسْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مُرْسَلا، أَنَّهُ قَالَ: ((عُدْ مَنْ لا يَعُودُكَ، وَأَهْدِ لِمَنْ لا يُهْدِي لَكَ)) (۲)

۱۸۹۔ ایوب بن مسرہ نے مرسلاً یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس شخص کی عیادت کرو جو تمہاری عیادت نہ کرتا ہو اور اس شخص کو ہدیہ دو جو تمہیں ہدیہ نہ دیتا ہو۔

(۳۳) باب فی الرفق فی الأمور

معاملات میں نرمی

(۱۹۰) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ)) (۳)

۱۹۰۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرم ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر وہ چیز عطا کرتا ہے جو تشدد پر عطا نہیں کرتا اور نہ کسی اور چیز پر عطا کرتا ہے۔

(۱۹۱) عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا كَانَتْ عَلَى جَمَلٍ فَجَعَلَتْ تَضْرِبُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

(۱) ابوالاحوص جشمی نے اپنے باپ سے بھی روایت کی ہے۔
(۲) ضعیف۔ شعب الایمان ۶/ ۲۶۰، رقم: ۸۰۷۸، وضعیف الجامع: ۳۶۹۳
(۳) صحیح بخاری: ۶۹۲۷، صحیح مسلم: ۷۷۔ ۲۵۹۳

((يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ ، وَلَمْ يُنْزَعْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)) (۱)

۱۹۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: وہ ایک اونٹ پر سوار تھیں پھر اس اونٹ کو مارنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم نرمی کرو، اس لیے کہ نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اس کو سنوار دیتی ہے، اور جس چیز سے وہ نکال دی جاتی ہے اس کو بدنما کر دیتی ہے۔

(۱۹۲) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ: ((مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)) (۲)

۱۹۲۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نرمی سے محروم کر دیا جائے وہ خیر سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

(۳۴) باب فی الوقار والسمت الصالح

سنجیدگی اور اچھا راستہ اختیار کرنا

(۱۹۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ: ((إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ ، وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ ، وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)) (۳)

۱۹۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا طریقہ اور اچھا راستہ اور میانہ روی نبوت کے پچیس ۲۵ حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

(۳۵) باب فی الحیاء والعفاف

حیا اور پاکدامنی

(۱۹۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ ،

(۱) صحیح مسلم: ۷۸۔۲۵۹۴، مسند احمد: ۶/ ۵۸، ابوداؤد: ۴۸۰۸

(۲) صحیح مسلم ۷۴۔۲۵۹۲، سنن ابوداؤد: ۴۸۰۹، مسند احمد: ۳۶۲،۳۶۶/۴

(۳) حسن۔ سنن ترمذی ۲۰۱۰، سنن ابوداؤد، رقم: ۴۷۷۶، حسنہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۱۹۹۲

فَقَالَ: ((دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ .)) (1)

۱۹۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے وہ اپنے بھائی کو سمجھا رہا تھا کہ اتنی شرم کیوں کرتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو اس لیے کہ حیا تو ایمان میں داخل ہے۔

(۱۹۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي بَكْرَةَ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ)) (2)

۱۹۵۔ حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو بکرہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حیاء ایمان کا جزء ہے اور ایمان جنّت میں لے جانے والی چیز ہے اور بے حیائی بد اخلاقی ہے اور بد اخلاقی جہنم میں لے جانے والی چیز ہے۔

(۱۹۶) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْحَيَاءَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ .)) (3)

فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا، وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً، فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ۔

۱۹۶۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیا صرف خیر لاتی ہے۔

بشیر بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ حیا سے وقار بڑھتا ہے اور حیا سے سکون حاصل ہوتا ہے۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم سے کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ تمہارے صحیفے میں لکھا ہوا ہے؟

(۱۹۷) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ، وَالْحَيَاءُ لَا يَأْتِي

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۶۱۱۸، صحیح مسلم ۵۹۔۳۶

(۲) صحیح۔ من حدیث ابی ہریرہ۔ الادب المفرد، رقم: ۱۳۱۴، سنن ترمذی، رقم: ۲۰۰۹، من حدیث ابی بکرہ: ۴۱۸۴، من حدیث عمران طبرانی فی الکبیر: ۱۸/۱۷۸، سلسلۃ الحدیث الصحیحۃ: ۴۹۵

(۳) صحیح بخاری: ۶۱۱۷، صحیح مسلم: ۶۰۔۳۷

إِلَّا بِخَيْرٍ ـ))[1]

فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: إِنَّا نَجِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مِنْهُ وَقَارٌ، وَمِنْهُ ضَعْفٌ ـ

۱۹۷۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حیا سراپا خیر ہے، اور حیا صرف خیر ہی لاتی ہے۔

بشیر بن کعب نے کہا ہم اللہ کی کتاب کے اندر پاتے ہیں کہ اس سے وقار پیدا ہوتا ہے اور اس سے کمزوری بھی پیدا ہوتی ہے۔

(۱۹۸) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ))[2]

۱۹۸۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیغمبروں کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے کہ جب شرم و حیا ہی نہ رہی تو جو چاہو کرو۔ (بے حیا باش ہر چہ خواہی کن)

(۱۹۹) عَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَذُكِرَ عِنْدَهُ الْحَيَاءُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، الْحَيَاءُ مِنَ الدِّينِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْعَفَافَ، وَالْعِيَّ... عِيَّ اللِّسَانِ لَا عِيَّ الْقَلْبِ... وَالْعَمَلَ مِنَ الْإِيمَانِ))[3]

وَفِي كِتَابِ ابْنِ الْفَضْلِ: ... وَالْعَقْلُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَإِنَّهُنَّ يَزِدْنَ فِي الْآخِرَةِ وَيَنْقُصْنَ مِنَ الدُّنْيَا، وَمَا يَزِدْنَ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ مِمَّا يَنْقُصْنَ مِنَ الدُّنْيَا، وَإِنَّ الشُّحَّ وَالْفُحْشَ وَالْبَذَاءَ مِنَ النِّفَاقِ، وَإِنَّهُنَّ يَنْقُصْنَ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا، وَمَا يَنْقُصْنَ مِنَ الْآخِرَةِ أَكْثَرُ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا ـ

قَالَ ابْنُ إِيَاسٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَأَمَرَنِي فَأَمْلَيْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ كَتَبَهَا بِخَطِّهِ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَإِنَّهَا لَفِي كُمِّهِ مَا يَضَعُهَا ـ

وَكَذَا كَانَ فِي كِتَابِ ابْنِ الْفَضْلِ، الْعَقْلُ، وَفِي كِتَابِي عَنِ ابْنِ شَاذَانَ الْعَمَلُ ؛

---

(۱) صحیح مسلم: ۶۱۔۳۷، سنن ابو داود: ۴۷۹۶

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۶۱۲۰، سنن ابو داود: ۴۷۹۷

(۳) ضعیف۔ سنن الکبریٰ بیہقی: ۱۰/۱۹۴

وَكَذٰلِكَ هُوَ فِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ بْنِ سُفْيَانَ وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ السَّرِيِّ الْعَمَلُ بِالْمِيمِ ، وَهُوَ الصَّوَابُ وَالَّذِي فِي كِتَابِ ابْنِ الْفَضْلِ خَطَأٌ وَقَعَ مِنَ الْكَاتِبِ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

۱۹۹۔ حضرت قرۃ مزنی کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، پس حیا کا ذکر کیا گیا لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول کیا حیا دین میں سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حیائی، پاکدامنی اور زبان کی عاجزی (چرب زبان نہ ہونا) نہ کہ دل کی عاجزی اور عمل ایمان میں سے ہے۔

ابن فضل کی کتاب میں یہ الفاظ ہیں: عقل ایمان میں سے ہے اور یہ چیزیں آخرت میں زیادہ ہوتی جائیں گی اور دنیا میں کم ہوتی جائیں گی اور آخرت میں ان کے بڑھنے کی نسبت دنیا میں کم ہونے کی نسبت سے زیادہ ہوگی، اور بخل، فحش اور بے حیائی نفاق میں سے ہے وہ آخرت میں کم ہوتی جائیں گی اور دنیا میں زیادہ ہوتی جائیں گی اور آخرت میں ان کے کم ہونے کی نسبت دنیا میں ان کے زیادہ ہونے کی نسبت سے زیادہ ہوگی۔

ایاس کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے مجھے املا کرانے کا حکم دیا چناں چہ میں نے ان کو املا لکھایا اور انہوں نے اپنے خط سے اس کو لکھا پھر ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی اور وہ اس کو اپنی ہتھیلی میں لیے ہوئے تھے۔

ابن فضل کی کتاب میں "عقل" کا لفظ ہے اور میری کتاب جس میں ابن شاذان سے روایت ہے اس میں "عمل" کا لفظ ہے۔ حسن بن سفیان وغیرہ کی روایت میں بھی عمل کا لفظ ہے۔ جس کو عمر بن سری نے بیان کیا ہے اور یہی درست معلوم ہوتا ہے۔ ابن فضل کی کتاب میں کاتب سے غلطی ہوئی ہے۔

(۲۰۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا ، وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ۔))(۱)

(۱) صحیح بخاری: ۳۵۶۲، صحیح مسلم، رقم: ۶۷۔۲۳۲۰

۲۰۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جو پردے میں رہتی ہے، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو ناپسند کرتے تھے تو اس کو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھ کر پہچان جاتے تھے۔

(۳۲) باب في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

(۲۰۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيَفْعَلْ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ)) [1]

۲۰۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے تو اگر طاقت رکھے تو اپنے ہاتھ سے اس کو روکے، اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے اس کو روکے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل میں اس کو برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

(۲۰۲) عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ، فَقُلْتُ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ؟ قَالَ: أَيَّةُ آيَةٍ؟ قُلْتُ: ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ (المائدۃ:۱۰۵) قَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتّٰى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا يَدَانِ لَكَ بِهِ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ، وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكَ أَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيهِمْ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِمْ كَأَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ۔)) [2]

تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، وَزَادَ فِي آخِرِهِ فِي رِوَايَتِهِ، قَالَ: وَزَادَنِي غَيْرُهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((أَجْرُ خَمْسِينَ

---

(۱) صحیح مسلم ۷۸۔۷۹، سنن ترمذی، رقم: ۲۱۷۲، ابوداود: ۱۱۴۰

(۲) ضعیف۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۳۴۱، سنن ترمذی: ۳۰۵۸، ابن ماجہ: ۴۰۱۴، البانی فی الضعیفہ: ۱۰۲۵

مِنْكُمْ))

۲۰۲۔ابو امیہ شعبانی کہتے ہیں کہ میں ابو ثعلبہ خشنی کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آپ اس آیت کا کیا مطلب سمجھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کون سی آیت؟ میں نے کہا: ﴿یا ایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم﴾ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم تم نے اس کے بارے میں پوچھ کر اچھا کیا، میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو، یہاں تک کہ جب تم یہ دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جارہی ہے، اور خواہشات کی اتباع کی جارہی ہے اور لوگ دنیا میں مشغول ہوگئے ہیں اور ہر شخص اپنی رائے میں مگن ہے اور معاملہ پر تم قابو نہ پاسکو تو تم اپنے نفس کو لازم پکڑو، اور لوگوں کا معاملہ چھوڑ دو، اس لیے کہ تمہارے پیچھے ایسے آنے والے ایام ہیں جن کے اندر تمہیں صبر ہی کرنا پڑے گا، اور ان کے اندر صبر کرنا انگارے کو پکڑنے کی مثل ہے، اس میں نیک عمل کرنے والوں کے لیے ان پچاس آدمیوں کے اجر کے برابر ثواب ہے جو اسی کی طرح سے عمل کریں۔

عتبہ بن ابو حکیم کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ: ”لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ان میں سے پچاس آدمیوں کا اجر اسے ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا۔“

(۳۷) باب فی حسن الخلق، وسلامة الصدر ولین الجانب

حسن اخلاق، دل صاف اور نرم ہونا

(۲۰۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا ، وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا)) (۱)

۲۰۳۔مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سخت گو اور بدزبان نہ تھے اور آپ ﷺ کہا کرتے تھے کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۳۷۵۹، مسلم: ۲۳۲۱

(٢٠٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔)) (1)

قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ۔))

وَرَوَاهُ أَبُو قِلَابَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا . . .)) الْحَدِيث

۲۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے کامل ایمان اس مومن کا ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

ابن عجلان کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس لیے بھیجا گیا ہوں تاکہ اچھے اخلاق کو مکمل کروں۔

ابو قلابہ نے اس حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: "من اکمل المومنین ایمانًا" ایمان کے اعتبار سے سب سے کامل ایمان مومن ۔۔۔الحدیث۔

(٢٠٥) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ)) (2)

۲۰۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات میں نماز پڑھنے والے اور دن میں روزہ رکھنے والے کے مرتبہ کو پالیتا ہے۔

(٢٠٦) عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، تَرْوِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ)) وَقَالَ: ((أَثْقَلُ شَيْءٍ فِي الْمِيزَانِ خُلُقٌ حَسَنٌ، إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ

---

(1) صحیح۔ مسند احمد: ۲/ ۲۵۰و۲/ ۳۸۱، سنن ابوداؤد، رقم: ۴۶۸۲، سنن ترمذی: ۲۶۱۲، صححہ الالبانی فی الصحیحہ رقم: ۲۸۴

(2) صحیح۔ سنن ابوداؤد ۴۷۹۸، مسند احمد ۶/ ۹۰و صححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۱۹۳۲

الْبَذِيءَ)) (١)

۲۰۶۔ حضرت ام درداء حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کی قسمت میں نرمی عطا کی گئی اس کی قسمت میں بھلائی عطا کی گئی اور جس کی قسمت میں نرمی عطا نہیں کی گئی اس کی قسمت میں بھلائی عطا نہیں کی گئی۔ اور فرمایا: میزان میں سب سے بھاری چیز اچھا اخلاق ہے، اللہ تعالیٰ فحش گو کو ناپسند کرتا ہے۔

(۲۰۷) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ وَمَعَالِيَ الْأَخْلَاقِ، وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا)) (٢)

۲۰۷۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ مہربان ہے اور مہربانی اور اچھے اخلاق کو پسند کرتا ہے اور برے اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔

(۲۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيمٌ۔)) (٣)

۲۰۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن شریف اور مہربان ہوتا ہے اور فاجر دغاباز اور کمینہ ہوتا ہے۔

(۲۰۹) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔ (انظر الحديث السابق)

۲۰۹۔ یہ حدیث دوسری سند سے بھی آئی ہے۔ (ملاحظہ ہو حدیث سابق / ۲۰۸)

(۲۱۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((اَلْمُؤْمِنُ يَأْلَفُ، وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ)) (٤)

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَهُ۔

۲۱۰۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن

(۱) صحیح۔ مسند احمد ۶ / ۱۵۹، سنن ترمذی: ۲۰۱۳، صحیحہ البانی فی الصحیحۃ: ۵۱۹

(۲) صحیح۔ شعب الایمان ۶ / ۲۴۰، رقم: ۸۰۱۱ صحیحہ البانی فی الصحیحۃ: ۱۳۷۸

(۳) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۷۹۰، سنن ترمذی: ۱۹۶۴ وحسنہ البانی فی الصحیحۃ، رقم: ۹۳۵

(۴) حسن۔ مسند احمد ۵ / ۳۳۵، صحیحہ البانی فی الصحیحۃ: ۴۲۶

مانوس ہوتا ہے اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو مانوس نہ ہو اور اس سے دوسرے لوگ مانوس نہ ہوں۔

یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند سے بھی آئی ہے جس کو صخر نے بیان کیا ہے۔

(٢١١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَذَكَرَهُ مُرْسَلًا مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَوْنٍ مِنْ قَوْلِهِ۔ (١)

٢١١۔ یہ روایت ایک اور سند سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرسلاً اور موقوفاً بیان کی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث / ٢١٠)

(٢١٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ كَانَ هَيِّنًا لَيِّنًا سَهْلًا قَرِيبًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)) (٢)

٢١٢۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نرم ہو اس پر اللہ تعالیٰ آگ کو حرام کر دے گا۔

(٢١٣) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَذَكَرَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ سَهْلًا وَرَوَاهُ أَبُو الْأَزْهَرِ، عَنْ مُحَاضِرٍ دُونَ ذِكْرِ الْمُطَّلِبِ فِي إِسْنَادِهِ۔ (٣)

٢١٣۔ ایک دوسری سند سے بھی یہ روایت آئی ہے لیکن اس میں سہلاً کا لفظ نہیں ہے۔

(٢١٤) عَنْ مَكْحُولٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلٌ: ((الْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ، كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ الَّذِي إِنْ قِيدَ انْقَادَ، وَإِنْ أُنِيخَ اسْتَنَاخَ عَلَى صَخْرَةٍ۔)) وَقَدْ رُوِيَ مَوْصُولًا مِنْ وَجْهٍ آخَرَ۔ (٤)

٢١٤۔ مکحول رسول اللہ ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

(١) حسن۔ مسند احمد ٥ / ٣٣٥، ٢/ ٤٠٠۔١، صحیحہ البانی فی الصحیحہ: ٤٢٦

(٢) مستدرک حاکم: ١/ ١٢٦، الصحیحہ: ٩٣٨، ترمذی: ٢٤٨٨، مسند احمد: ١/ ٤١٥

(٣) حسن۔ شعب الایمان ٦ / ٢٧١، رقم: ٨١٢٢ وحسنہ البانی فی الصحیحہ: ٩٣٦

(٤) حسن۔ شعب الایمان ٦ / ٢٧٢، رقم: ٨١٢٨، ٨١٢٩

مومن نرم ہوتے ہیں اس اونٹ کی طرح جس کی ناک میں نکیل ہو، اگر اس کو کھینچا جائے تو تابعداری کرے اور اگر بٹھایا جائے تو چٹان پر بیٹھ جائے۔ یہ روایت دوسری سند سے موصولاً بھی ہے۔

(۲۱۵) وَرُوِیَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مُرْسَلًا مَرْفُوعًا: ((الْمُؤْمِنُ لَيِّنٌ حَتَّى يُقَالَ مِنْ لِينِهِ: أَحْمَقُ)) وَرُوِيَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ مَوْصُولًا ((هَيِّنٌ لَيِّنٌ)) (۱)

۲۱۵۔ یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ مومن نرم ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی نرمی کی وجہ اسے لوگ احمق سمجھتے ہیں۔

(۲۱۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ، سَمْحًا إِذَا اشْتَرَى، سَمْحًا إِذَا اقْتَضَى۔)) (۲)

۲۱۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو بیچتے اور خریدتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی کرے۔

(۲۱۷) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، فَذَكَرَهُ۔ (۳)

۲۱۷۔ اس حدیث کو محمد بن منکدر نے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(۲۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا صَافَحَ أَوْ صَافَحَهُ ... الرَّجُلُ لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ، فَإِنِ اسْتَقْبَلَهُ بِوَجْهِهِ لَا يَصْرِفُهُ عَنْهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ يَنْصَرِفُ، وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ)) (٤)

۲۱۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سے مصافحہ کرتے یا کوئی آپ ﷺ سے مصافحہ کرتا تو آپ ﷺ اپنا ہاتھ اس شخص کے ہاتھ سے

(۱) ضعیف۔ شعب الایمان: ۶/ ۲۷۳، رقم: ۸۱۳۰، ضعیف البانی فی الضعیفہ: ۴۶۷۰، ضعیف الجامع: ۵۹۰۷

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۲۰۷۶، سنن ابن ماجہ: ۲۲۰۳

(۳) صحیح۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۲۰۳

(۴) ضعیف۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۷۱۶، سنن ترمذی، رقم: ۲۴۹۰، مصافحہ کے بارے میں روایت ٹھیک ہے۔ سلسلۃ الصحیحۃ: ۲۴۸۵

اس وقت تک نہیں نکالتے جب تک کہ وہ شخص خود اپنا ہاتھ نہیں نکالتا، اور جب آپ ﷺ اپنے سامنے کسی سے بات کرتے تو اس وقت تک نہیں پلٹتے جب تک کہ وہ شخص خود نہیں پلٹ جاتا۔ اور اپنے کسی ہم نشین کے سامنے آپ ﷺ نے اپنے گھٹنوں کو پہلے نہیں دیکھا۔ (یعنی پہلے اٹھنے کی کوشش نہیں کی)

(۲۱۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلاً قَطُّ الْتَقَمَ أُذُنَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُنَحِّي رَأْسَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يُنَحِّي رَأْسَهُ ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ رَجُلٌ فَيَتْرُكُ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدَعُ يَدَهُ۔[1]

۲۱۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا جس نے رسول اللہ ﷺ کے کان میں چپکے چپکے بات کہی اور آپ ﷺ نے اپنا سر اس کے سر موڑنے سے پہلے موڑ لیا ہو، اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کا ہاتھ کسی نے پکڑا ہو تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ہو یہاں تک کہ وہ آدمی خود آپ کا ہاتھ چھوڑ دے۔

(۲۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ: كَرَمُ الْمُؤْمِنِ دِينُهُ ، وَمُرُوءَتُهُ عَقْلُهُ ، وَحَسَبُهُ خُلُقُهُ۔[2]

وَرُوِّينَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ قَالَ: حَسَبُ الْمَرْءِ دِينُهُ ، وَمُرُوءَتُهُ خُلُقُهُ ، وَأَصْلُهُ عَقْلُهُ۔

۲۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی عزت و شرف اس کا دین ہے اور اس کی مروت اس کی عقل ہے اور اس کا حسب اس کا اخلاق ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آدمی کا حسب اس کا دین ہے اور اس کی مروت اس کا اخلاق ہے اور اس کا اصل اس کی عقل ہے۔

---

(۱) حسن۔ سنن ابو داود، رقم: ۴۷۹۴ و حسنہ الالبانی فی صحیح ابی داود

(۲) ضعیف۔ مسند احمد: ۲/۳۶۵ و ۲/۳۶۵، ۲۔ صحیح موقوف سنن الکبریٰ بیہقی: ۱۰/ ۱۹۵، شعب الایمان ۶/۲۳۹، رقم: ۸۰۰۸ و ضعیفہ الالبانی فی الضعیفہ: ۲۳۶۹

(۳۸) باب فی حسن العشرۃ

حسن معاشرت

(۲۲۱) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِذَا بَلَغَهُ عَنِ الرَّجُلِ الشَّيْءُ لَمْ يَقُلْ: مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ، وَلٰكِنْ يَقُولُ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا)) [1]

۲۲۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی کے بارے میں کوئی شکایت پہنچتی تو آپ ﷺ یہ نہیں کہتے کہ فلاں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی بات کہتا ہے، بلکہ اس طرح کہتے تھے: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسا کہتے ہیں۔

(۲۲۲) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَلَّ مَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ شَيْءٌ يَكْرَهُهُ، فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَ: ((لَوْ أَمَرْتُمْ هٰذَا أَنْ يَغْسِلَ ذَا عَنْهُ)) [2]

۲۲۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اس کے چہرہ پر زرد رنگ کا نشان تھا، آپ ﷺ ایسے شخص سے بہت کم سامنا کرتے جس کے چہرے پر ایسی چیز ہوتی جس کو آپ ﷺ ناپسند کرتے، پھر جب وہ آپ ﷺ کے پاس سے نکلا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا اس سے کہو کہ اس کو دھو لے۔

(۲۲۳) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ)) فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قُلْتَ: بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ، فَلَمَّا دَخَلَ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ؟ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ)) [3]

۲۲۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی

---

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۷۸۸، صحیح ابی داود

(۲) ضعیف۔ سنن ابوداود ۴۱۸۲، مسند احمد: ۳/ ۱۳۳

(۳) صحیح بخاری: ۶۰۳۲، ۶۱۳۱، صحیح مسلم: ۷۳۔ ۲۵۹۱

اجازت مانگی، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو آنے کی اجازت دے دو وہ قبیلہ کا برا آدمی ہے، یا آپ ﷺ نے کہا کہ وہ قبیلہ کا برا لڑکا ہے، جب وہ اندر آیا تو آپ ﷺ نے بڑی نرمی سے اس سے باتیں کیں، جب وہ نکل کر چلا گیا تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کہہ رہے تھے کہ یہ قبیلہ کا برا آدمی ہے، لیکن جب وہ آپ ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ نے اس سے نرم گفتگو کی، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن سب سے برے مرتبہ والا وہ شخص ہو گا جس کو لوگ اس کی فحش گوئی اور سخت کلامی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

(٢٢٤) عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: لَيْسَ بِحَكِيمٍ مَنْ لَمْ يُعَاشِرْ بِالْمَعْرُوفِ مَنْ لَا يَجِدُ مِنْ مُعَاشَرَتِهِ بُدًّا حَتَّى يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا أَوْ قَالَ مَخْرَجًا۔ (١)

٢٢٤۔ محمد بن حنیفہ نے (مرسلاً) یہ حدیث بیان کی ہے کہ وہ شخص عقلمند نہیں جو باہم مل جل کر نہ رہے اور جس کو اپنے ساتھ رہنے والوں کی طرف سے کوئی چارہ کار نہ ملے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی راستہ نکالے۔

(٢٢٥) عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ أَخِيهِ: إِذَا لَقِيتَ الْمُؤْمِنَ فَخَالِقْهُ، وَإِذَا لَقِيتَ الْفَاجِرَ فَخَالِفْهُ۔ (٢)

٢٢٥۔ صعصعہ بن صوحان نے اپنے بھتیجے سے کہا: جب تم مومن سے ملو تو ان سے گھل مل جاؤ اور جب فاجر سے ملو تو ان سے علیحدہ رہو۔

(٢٢٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُعَاشِرُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُعَاشِرُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ)) (٣)

٢٢٦۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو لوگوں کے ساتھ رہتا ہے اور ان کے تکلیف دینے پر صبر کرتا ہے وہ اس

(١) اسنادہ حسن۔ شعب الایمان ٦/ ٢٦٦، رقم: ٨١٠٤

(٢) اسنادہ ضعیف۔ شعب الایمان ٦/ ٢٦٦، رقم: ٨١٠٦، عن حبیب بن ابی ثابت کثیر التدلیس

(٣) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ٣٨٨، مسند احمد: ٩/ ٣٦٥، ٢/ ٤٣، سنن ترمذی: ٢٥٠٧ صححہ البانی فی الصحیحۃ ٩٣٩، ابن ماجہ: ٤٠٣٢

مومن سے افضل ہے جو لوگوں کے ساتھ نہیں رہتا ہے اور ان کے تکلیف دینے پر صبر نہیں کرتا ہے۔

(۳۹) باب فی ذم العصبیة

عصبیت کی مذمت

(۲۲۷) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ)) (۱)

۲۲۷۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے عصبیت کی طرف دعوت دی، وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے عصبیت کی خاطر جنگ کی اور وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جس کی موت عصبیت پر ہوئی ہے۔

(۲۲۸) عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا: فُسَيْلَةُ ، أَنَّهَا ، سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ ؟ قَالَ: ((لَا ، وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِينَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ۔)) (۲)

قَالَ أَبُو مُوسَى: فُسَيْلَةُ هٰذِهِ ، يُقَالُ أَنَّهَا بِنْتُ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ۔

۲۲۸۔ ایک عورت جن کو فسیلہ کہا جاتا تھا کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ عصبیت ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ عصبیت یہ ہے کہ آدمی ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے۔

ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ فسیلہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ واثلہ بن اسقع کی لڑکی ہیں۔

---

(۱) ضعیف۔ سنن ابوداؤد: ۵۱۲۱، صحیح مسلم ۵۷۔۱۸۵۰ معناً، ضعیف ابی داؤد: ۱۰۹۵

(۲) ضعیف۔ مسند احمد ۴/ ۱۶۰، شعب الایمان ۶/ ۱۲۲، رقم: ۷۶۷۵، سنن ابن ماجہ ۳۹۴۹، وضعفہ اللبانی فی غایۃ المرام: ۳۰۵

(۲۲۹) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ))
ہٰكَذَا رُوِيَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا۔ (۱)
وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ عُثْمَانَ، وَغَيْرُهُ، عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِيهِ مَوْقُوفًا

۲۲۹۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا کسی چیز سے محبّت کرنا تم کو اندھا اور گونگا بنا دیتا ہے۔''
یہ روایت حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی آئی ہے۔

(۴۰) باب فی المتحابین فی اللہ عز وجل
اللہ کے لیے آپس میں محبّت کرنے والے

(۲۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ)) فَذَكَرَهُمْ وَذَكَرَ مِنْهُمْ: ((رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ، اِجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا۔)) (۲)

۲۳۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے عرش کا سایہ دے گا، اس دن جس دن کہ اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، ان میں دو ایسے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبّت کی، اس پر اکٹھا ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے۔

(۲۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي؟ اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي)) (۳)

۲۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ میرے لیے آپس میں محبّت رکھنے والے کہاں ہیں، آج میں ان کو اپنا سایہ دوں گا جب کہ میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔

---

(۱) ضعیف۔ سنن ابو داود: ۵۱۳۰، مسند احمد ۵/ ۱۹۴، ضعیف ابی داود: ۱۰۹۷
(۲) صحیح بخاری، رقم: ۶۶۰، صحیح مسلم، رقم: ۹۱۔۱۰۳۱
(۳) صحیح مسلم ۷۔۳۔۲۵۶۶، مسند احمد ۲/ ۲۳۷، صحیح الجامع: ۱۸۲۱

(۲۳۲) عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْعَلَوِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، فَقَالَ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ: ((حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَصَافِينَ فِيَّ)) أَوْ قَالَ: ((حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ)) [1]

۲۳۲۔ ابوادریس علوی کہتے ہیں کہ میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ میں تم سے وہی چیز بیان کروں گا جو میں نے محمد ﷺ سے سنی ہے۔ (آپ ﷺ نے فرمایا ہے): (اللہ تعالیٰ کہتا ہے) میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو گئی جو میرے لیے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اور میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو گئی جو میرے لیے آپس میں ایک دوسرے سے تعلق قائم کرتے ہیں۔ اور میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو گئی جو میرے لیے آپس میں صف بنا کر اکٹھا ہوتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو گئی جو میرے لیے ایک دوسرے کو عطا کرتے ہیں۔

(۲۳۳) عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَحَابَّ اثْنَانِ فِي اللّٰهِ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ.)) [2]

وَرَوَاهُ أَيْضًا قَتَادَةُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مُرْسَلًا

۲۳۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب دو شخص اللہ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں تو ان میں افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ ابو قتادہ نے اس روایت کو مرسلاً بیان کیا ہے۔

(۴۱) باب الرجل یحب الرجل لا یحبه إلا لله عز وجل

آدمی کا کسی سے صرف اللہ کے لیے محبت کرنا

(۲۳٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ حَلَاوَةَ

(۱) صحیح۔ شعب الایمان، رقم: ۸۹۹۳و۶، ۸۹۹۶ / ۴۸۳ و ۴۸۵ معناً، مسند احمد: ۵ / ۳۲۸

(۲) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۵۴۴ وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۵۴۰

الإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ ، وَحَتَّى يَكُونَ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ ، وَحَتَّى يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا)) (1)

۲۳۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایمان کا مزہ نہیں پاسکتا یہاں تک کہ آدمی فقط اللہ کے لیے کسی سے محبّت رکھے اور دوبارہ کافر بننے سے آگ میں جھونکا جانا اس کو زیادہ پسند ہو، جب کہ اللہ نے اس کو کفر سے بچالیا ہے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں۔

(۲۳۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَ اللَّهِ ، أَيُّ عُرَى الْإِسْلَامِ أَوْثَقُ ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔ قَالَ: ((الْوِلَايَةُ فِي اللَّهِ ، الْحُبُّ فِي اللَّهِ ، وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ)) (2)

۲۳۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ! ایمان کا کون سا گانٹھ سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے لیے دوستی، اللہ کے لیے محبّت، اللہ کے لیے دشمنی۔

(۲۳۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فِي اللَّهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَفَأَخْبَرْتَهُ ؟)) قَالَ: لَا ، قَالَ: ((فَأَخْبِرْهُ)) قَالَ: فَلَقِيَهُ بَعْدُ ، فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فِي اللَّهِ ، قَالَ: فَأَحَبَّكَ الَّذِي لَهُ أَحْبَبْتَنِي۔ (3)

تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْبَاهِلِيُّ ، عَنْ ثَابِتٍ ، وَاخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ۔

---

(۱) صحیح البخاری: ۲۰۴۱، مسلم: ۴۳، شعب الایمان، رقم: ۱۳۷۷، ۲/ ۱۳۰

(۲) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۵۹۹، شعب الایمان، رقم: ۹۵۰۹، ۷/ ۶۸

(۳) حسن مسند احمد: ۳/ ۱۵۲، شعب الایمان ۶/ ۴۸۸، رقم: ۹۰۰۶، ابوداؤد: ۵۱۹۲، حسنہ الالبانی فی صحیح ابی داؤد

وَرُوِّينَا بَعْضَ مَعْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۲۳۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میں فلاں شخص سے اللہ کے لیے محبّت کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کو خبر کی ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اس کو خبر کر دو، پھر اس نے اس سے ملاقات کی اور اس سے کہا کہ اللہ کی قسم میں تم سے صرف اللہ کے لیے محبّت رکھتا ہوں، اس شخص نے کہا کہ تم سے وہ ذات محبّت کرے جس کے لیے تم نے مجھ سے محبّت کی ہے۔

یہ حدیث اور دوسری سندوں سے بھی آئی ہے اور اس معنیٰ میں ابن عمر اور مقدام بن معدی کرب سے بھی مرفوعاً روایت ہے۔

(۲۳۷) عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ))[1]

۲۳۷۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے کہ آدمی کچھ لوگوں سے محبّت کرے لیکن ان کی طرح (نیک) عمل نہ کر سکے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی (قیامت کے دن) اس شخص کے ساتھ رہے گا جس سے محبّت کرتا ہے۔

(۴۲) باب من زار أخا في الله عز وجل
اللہ کے لیے کسی بھائی کی زیارت کرنا

(۲۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللّٰهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا ، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ، فَقَالَ: هَلْ لَهُ عَلَيْكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ ،

(۱) صحیح بخاری: ۳۶۸۸، صحیح مسلم: ۱۶۵ـ۲۶۴۰، سنن ترمذی: ۲۳۸۶، سنن ابوداود: ۵۱۲۷

قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ لَهُ)) (۱)

۲۳۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی اپنے ایک بھائی کی زیارت کرنے کے لیے دوسرے گاؤں کی طرف نکلا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ مقرر کر دیا، جب وہ شخص اس فرشتے کے پاس پہنچا تو فرشتے نے کہا تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا میں اپنے ایک بھائی کو اس گاؤں میں دیکھنے جا رہا ہوں، فرشتے نے کہا کیا تم اس کو اس کی کوئی چیز واپس کرنے جا رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں، سوائے اس کے کہ میں اس سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں، اس فرشتے نے کہا کہ اللہ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں بتلا دوں کہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے، جیسے تم اس کے لیے اس شخص سے محبت کرتے ہو۔

(۲۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ فِي اللّٰهِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّأْتَ مَنْزِلًا)) (۲)

۲۳۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اللہ کے لیے اپنے بھائی کی عیادت یا زیارت کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اچھا کیا اور تمہارا چلنا اچھا ہوا، اور تم نے جنّت میں ایک ٹھکانہ بنا لیا۔

(۴۳) باب فی کرم العهد

دوستی نبھانا اور وفا کرنا

(۲۴۰) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ عَجُوزٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عِنْدِي، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أَنْتِ؟)) فَقَالَتْ: أَنَا جَثَّامَةُ الْمُزَنِيَّةُ، فَقَالَ: ((بَلْ أَنْتِ حَسَّانَةُ الْمُزَنِيَّةُ، كَيْفَ أَنْتُمْ؟ كَيْفَ حَالُكُمْ؟ كَيْفَ كُنْتُمْ بَعْدَنَا؟)) قَالَتْ: بِخَيْرٍ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَلَمَّا خَرَجَتْ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تُقْبِلُ عَلَى هٰذِهِ الْعَجُوزِ هٰذَا الْإِقْبَالَ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا كَانَتْ تَأْتِينَا زَمَنَ خَدِيجَةَ، وَإِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ)) (۱)

---

(۱) مسند احمد ۲/ ۴۰۸، صحیح مسلم، رقم: ۳۸۔۲۵۶۷

(۲) حسن۔ الادب المفرد، رقم: ۳۴۵، مسند احمد ۲/ ۳۴۴، شعب الایمان ۶/ ۴۹۳، رقم: ۹۰۲۷

۲۴۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک بوڑھی عورت آئی، اس وقت آپ ﷺ میرے پاس تھے، آپ ﷺ نے اس سے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں جثامہ مزنیہ ہوں، آپ ﷺ نے کہا بلکہ تم حسانہ مزنیہ ہو، تم کیسی ہو، تمہارا حال کیسا ہے، تم ہمارے بعد کیسے رہی ہو؟ اس نے کہا خیریت سے ہوں، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر جب وہ نکل گئی تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ اس بڑھیا کے لیے اس طرح متوجہ ہوئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانے میں ہمارے پاس آیا کرتی تھی، اور دوستی نبھانا ایمان میں سے ہے۔

(۴۴) باب ما یجب علی المسلم من حق أخیه فی الإسلام

مسلمان پر اپنے مسلمان بھائی کا کون سا حق واجب ہے

(۲٤۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ، قِيلَ: مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَانْصَحْ، وَإِذَا عَطَسَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتْبَعْهُ)) (۲)

۲۴۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں، لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اس سے ملاقات کرو تو اس سے سلام کرو، اور جب وہ تمہاری دعوت کرے تو تم اس کی دعوت قبول کرو، اور جب وہ تم سے خیر خواہی طلب کرے تو تم اس کی خیر خواہی کرو، اور جب اس کو چھینک آئے تو تم "یرحمک اللہ" کہو، اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو، اور جب اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو۔

---

(۱) ضعیف۔ شعب الایمان ٦ / ۵۱۷، رقم: ۹۱۲۲ فی سندہ صالح بن رستم صدوق کثیر الخطا

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۱۲۴۰، صحیح مسلم، رقم: ۵۔ ۲۱۶۲، الادب المفرد: ۹۲۵

(۲٤۲) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، يَقُولُ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ: ((أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ ، وَرَدِّ السَّلَامِ ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ)) وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: ((نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ: حَلْقَةِ الذَّهَبِ ، وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ ، وَالدِّيبَاجِ ، وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ ، وَالْقَسِّيِّ، وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ۔))(۱)

وَقَالُوا فِي الْحَدِيثِ ((وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ))

۲۴۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا، مریض کی عیادت کرنا، جنازے میں شرکت کرنا، چھینکنے والے کے جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہنا، سلام کا جواب دینا، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنا، قسم پوری کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، اور سات باتوں سے منع کیا، سونے کی انگوٹھی پہننے سے، حریر، استبرق، دیباج اور قسی (یہ سب ریشم کی قسمیں ہیں) پہننے سے اور سرخ ریشمی زین استعمال کرنے سے اور چاندی کا برتن استعمال کرنے سے۔

بعض روایتوں میں ''ردالسّلام'' (سلام کا جواب دینا، کی بجائے ''افشاء السّلام'' (سلام پھیلانا) ہے۔

(۲٤۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا ، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا ، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ))(۲)

۲۴۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم جنّت میں نہیں داخل ہو سکتے یہاں تک کہ تم ایمان لے آؤ اور تم ایمان نہیں لا سکتے یہاں تک کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے محبّت کرنے لگو، کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتادوں کہ اگر تم اس کو کرنے لگو تو تمہارے درمیان محبّت بڑھے گی، تم آپس میں کثرت سے سلام کیا کرو۔

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۶۳۵، صحیح مسلم، رقم: ۳۔۲۰۶۶، سنن ترمذی، رقم: ۲۸۰۹

(۲) صحیح مسلم ۹۳۔۵۴ مسند احمد ۲ / ۴۷۷، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۶۹۲، سنن ابوداود، رقم: ۵۱۹۳

(٢٤٤) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَطْعِمُوا الْجَائِعَ ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ .)) [1]

۲۴۴۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو قید سے چھڑاؤ۔

(٢٤٥) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ)) قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ: ((غَضُّ الْبَصَرِ ، وَكَفُّ الْأَذَى ، وَرَدُّ السَّلَامِ ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) [2]

۲۴۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم راستوں میں مت بیٹھو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس بات میں تو ہم مجبور ہیں، وہیں تو بیٹھ کر ہم بات چیت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اگر ایسی ہی مجبوری ہے تو راستہ کا حق ادا کرو انہوں نے کہا کہ راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نگاہ نیچی رکھنا، کسی کو تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے منع کرنا۔

(٢٤٦) عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ ، إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ)) قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لِلّٰهِ ، وَلِكِتَابِهِ ، وَرَسُولِهِ ، وَأَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ)) أَوْ قَالَ: ((وَأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ)) [3]

۲۴۶۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک دین خیر خواہی کا نام ہے، بیشک دین خیر خواہی کا نام ہے، بیشک دین خیر خواہی کا نام ہے، لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کس کے لیے خیر

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۶۴۹، مسند احمد: ۶/ ۳۹۴، ۴۰۶
(۲) صحیح بخاری ۶۲۲۹، صحیح مسلم، رقم: ۱۱۴۔۲۱۲۱
(۳) صحیح مسلم، رقم، ۹۵۔۵۵، مسند احمد: ۹/ ۱۰۲، سنن ابو داؤد، رقم: ۴۹۴۴

خواہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مُسلمانوں کے ائمہ اور عام لوگوں کے لیے۔

(۲٤۷) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ((عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)) (۱)

۲۴۷۔ زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ہر مُسلمان کے لیے خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی۔

(۲٤۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)) (۲)

۲۴۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے مشورہ طلب کیا جائے اسے امین بنایا جاتا ہے۔

(۲٤۹) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((ثَلَاثٌ يُصَفِّينَ لَكَ وُدَّ أَخِيكَ: تُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيتَهُ، وَتُوَسِّعُ لَهُ فِي الْمَجْلِسِ، وَتَدْعُوهُ بِأَحَبِّ أَسْمَائِهِ إِلَيْهِ)) (۳)

۲۴۹۔ حضرت عُثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: تین چیزیں یہ بتاتی ہیں کہ تم اپنے بھائی سے محبّت کرتے ہو، ایک یہ کہ جب تم اس سے ملو تو سلام کرو، دوسرے یہ کہ مجلس میں تم اسے بیٹھنے کی جگہ دو، تیسرے یہ کہ تم اس کو اس کے اچھے نام سے پکارو۔

(۲٥۰) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ۔ قَالَ: ((اعْزِلِ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ)) (٤)

۲۵۰۔ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۲۷۱۴، صحیح مسلم، رقم: ۹۸۔۵۶

(۲) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۵۱۲۸، سنن ترمذی: ۲۸۲۲، ابن ماجہ: ۳۷۴۵، البانی فی الصحیحہ: ۱۶۴۱

(۳) ضعیف۔ شعب الایمان، ۶/ ۴۳۰، رقم: ۸۷۷۲، البانی فی الضعیفہ: ۳۴۴۲

(۴) صحیح مسلم ۱۳۱۔۲۶۱۸، سنن ابن ماجہ: ۳۶۸۱

کوئی ایسی چیز سکھایئے جس سے مجھے فائدہ ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: تم مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹادیا کرو۔

(۲۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ تُؤْذِي النَّاسَ.))[1]

وَرَوَاهُ سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، فَقَالَ: ((مَرَّ عَلَى جِزْمِ شَوْكٍ)) وَرَوَاهُ سُمَيٌّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، فَقَالَ: ((وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ))

۲۵۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے جنّت میں ایک آدمی کو دیکھا وہ جنّت میں اس وجہ سے داخل ہوا تھا کیونکہ اس نے راستے سے ایک درخت کاٹ دیا تھا جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔

سہیل بن ابی صالح نے بھی اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ: وہ کانٹے دار درخت سے گزرا۔ اور سمی نے ابو صالح سے روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں؛ اس کو راستے میں ایک کانٹے کی ٹہنی ملی تو اس نے اس کو ہٹادیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کر لیا اور اس کو بخش دیا۔

(۴۵) باب فی شکر المعروف

اچھے کام پر شکریہ ادا کرنا

(۲۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَشْكُرُ اللَّهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ))[2]

۲۵۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا ہے وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا ہے۔

(۲۵۳) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ذَهَبَتِ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۱۳۰۔ ۱۹۱۴، سنن ابوداود، رقم: ۵۲۴۵، صحیح بخاری، رقم: ۶۵۴

(۲) صحیح۔ مسند احمد ۲/ ۲۵۸، سنن ابوداود، رقم: ۴۸۱۱، الالبانی فی الصحیحة ۴۱۶

كُلِّهِ، قَالَ: ((لا، مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ))[(۱)]

۲۵۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مہاجرین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ انصار سب ثواب لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، جو تم نے ان کے لیے اللہ سے دعائیں کی ہیں اور جو ان کی تعریف کی ہے۔ (یعنی ان کے احسان کا جو تم نے شکریہ ادا کیا ہے، اس پر تمہیں اجر ملے گا)

(۲۵۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ، فَإِنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ، وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ، وَالْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ۔))[(۲)]

۲۵۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو کوئی چیز دی گئی اس کو چاہیے کہ جب اسے کوئی چیز مہیا ہو تو وہ بھی اس کا بدلہ اس شخص کو دے، اور اگر اسے کوئی چیز نہ ملے تو اس پر اس کی تعریف کرے، پس اگر اس نے اس پر اس کی تعریف کی تو اس نے اس کا شکریہ ادا کیا، اور جس نے اس کو چھپالیا اس نے ناشکری کی، اور جو ایسی چیز کا دیا جانا ظاہر کرے جو دیا نہیں گیا وہ اس شخص کی طرح ہے جو جھوٹ کا لباس پہنے ہو۔

(۲۵۵) عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِنَحْوِهِ قَالَ عَلِيٌّ: هُوَ شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْعَدٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَيُكْنَى: بِأَبِي سَعْدٍ۔[(۳)]

۲۵۵۔ یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دوسری سند بھی آئی ہے، جس کو شرحبیل انصاری نے بیان کیا ہے۔ علی کہتے ہیں کہ وہ شرحبیل بن مسعد انصاری ہیں جن کی کنیت ابو سعد ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث / ۲۵۴)

(۲۵۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ، وَمَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا لَهُ

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۸۱۲، سنن ترمذی: ۲۴۸۳

(۲) حسن۔ الادب المفرد، رقم: ۲۱۵، سنن ابوداود، رقم: ۴۸۱۳، سنن ترمذی: ۲۰۳۴

(۳) حسن۔ الادب المفرد، رقم: ۲۱۵، سنن ابوداود، رقم: ۴۸۱۳، سنن ترمذی: ۲۰۳۴

حَتّٰی تَعْلَمُوا أَنَّکُمْ قَدْ کَافَأْتُمُوهُ ، وَمَنِ اسْتَجَارَ کُمْ بِاللّٰهِ فَأَجِيرُوهُ۔))[1]

۲۵۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم سے اللہ کا واسطہ دے کر مانگے تو اس کو دے دو اور جو تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پناہ مانگے، اس کو پناہ دے دو، اور جو تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کرے تو اس کا بدلہ دے دو، اور اگر کچھ نہ پاؤ، تو اس کے لیے دعا کرو، یہاں تک کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ تم نے اس کو بدلہ دے دیا ہے، اور جو اللہ کا واسطہ دے کر مدد مانگے تو اس کی مدد کرو۔

(۲۵۷) وَرُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، مُرْسَلًا: ((مَنْ أُنْزِلَتْ إِلَيْهِ نِعْمَةٌ فَلْيَشْكُرْهُ۔))[2]

وَرُوِّينَاهُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ((كَانَ مِنْ أَجْزَأِ النَّاسِ بِالْيَدِ))

۲۵۷۔ حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مرسلاً بیان کی ہے: جس کے پاس کوئی اچھی چیز بھیجی جائے تو وہ بھیجنے والے کا شکر ادا کرے۔

سفیان بن عیینہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ بدلہ دینے والے تھے۔

(۲۵۸) وَقَدْ مَضَى فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْخُسُوفِ ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، أَنَّهُ قَالَ: ((وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)) قَالُوا: لِمَ؟ قَالَ: ((لِكُفْرِهِنَّ)) قَالُوا: أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ ؟ قَالَ: ((وَيَكْفُرْنَ الْعَشِيرَةَ ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ))[3]

۲۵۸۔ چاند گہن سے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہ کی جو حدیث ہے اس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جہنم کو دیکھا تو اس دن کی طرح منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے دیکھا کہ اس کے اندر زیادہ عورتیں ہیں، لوگوں نے کہا (اے اللہ

(۱) صحیح۔ مسند احمد ۲/ ۹۹، سنن ابوداود، رقم: ۵۱۰۹، البانی فی الارواء: ۱۶۱۷

(۲) ضعیف۔ شعب الایمان ۶/ ۵۱۸، رقم: ۹۱۲۴، اسنادہ مرسل

(۳) صحیح مسلم، رقم: ۱۷۔ ۹۰۷

کے رسول!) کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ وہ ناشکری کرتی ہیں، لوگوں نے کہا: کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں، اور احسان کی ناشکری کرتی ہیں، اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ ہمیشہ احسان کرو لیکن اگر کبھی تمہاری طرف سے کوئی کمی پاتی ہیں تو کہتی ہیں کہ میں نے کبھی تمہاری طرف سے بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

(۴۶) باب فی کراھیة المن بالعطاء

دے کر احسان جتانا ناپسندیدہ عمل ہے

قال اللہ عزوجل ﴿لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ﴾ (البقرة: ٢٦٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذاء پہنچا کر برباد نہ کرو۔"

(٢٥٩) عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: الْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى ، وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ أَوِ الْفَاجِرِ)) (1)

۲۵۹۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا، اور نہ ان کو پاک کرے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، ایک وہ شخص جو دے کر احسان جتائے اور دوسرا وہ شخص جو اپنا ازار (تہبند، لنگی وغیرہ) زمین پر گھسیٹ کر چلے، اور تیسرا وہ شخص جو اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر بیچے۔

(۴۷) باب فی التواضع وترک الزھو والصلف والفخر والبذخ

تواضع اختیار کرنا اور فخر وغرور اور ڈینگیں مارنے سے پرہیز کرنا

(٢٦٠) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ

(1) صحیح مسلم ۱۷۱۔۱۰۶، مسند احمد ۵ / ۱۵۸، سنن ترمذی: ۱۲۱۱، ابن ماجہ: ۲۲۰۸

تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ۔)) (۱)

۲۶۰۔ عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: اللہ نے مجھے وصیت کی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو، یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔

(۲۶۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيْمَانِ، اَلْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيْمَانِ۔)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: يَعْنِي التَّوَاضُعَ۔ (۲)

۲۶۱۔ ابو امامہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عاجزی اور انکساری ایمان میں سے ہے، عاجزی وانکساری ایمان میں سے ہے۔

عبدالرحمن کہتے ہیں: 'بذاذۃ' سے مراد تواضع ہے۔

(۲۶۲) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ، قَالَ: ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ)) (۳)

۲۶۲۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے ایک اور سند سے بیان کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: اصحاب رسول ﷺ نے ایک دن آپ ﷺ کے پاس دنیا کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں سنتے ہو، بیشک تواضع ایمان میں سے ہے۔

(۲۶۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَأَرَاهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ تَوَاضَعَ لِي هٰكَذَا، وَبَسَطَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى وَأَشَارَ بِبَطْنِهَا إِلَى الْأَرْضِ، رَفَعْتُهُ هٰكَذَا، وَبَسَطَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى وَأَشَارَ بِبَطْنِهَا إِلَى السَّمَاءِ۔)) (۴)

۲۶۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۶۴۔ ۲۸۶۵، سنن ابوداود، رقم: ۴۸۹۵، ابن ماجہ: ۴۱۷۹

(۲) صحیح۔ سنن ابن ماجہ: ۴۱۱۸، البانی فی الصحیحہ: ۱۶۴۶

(۳) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۱۶۱، البانی فی الصحیحہ ۱۶۴۶

(۴) صحیح۔ مسند احمد ۱/ ۴۴، صححہ الالبانی فی صحیح الترغیب الترہیب: ۲۸۹۴

رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً بیان کیا ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس نے میری خاطر اس طرح تواضع اختیار کیا، اور آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو پھیلایا اور اس کے اندر کے حصہ کو زمین کی طرف پلٹا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح بلند کرے گا، اور آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو پھیلایا اور اس کے اندر کے حصہ کو آسمان کی طرف اٹھایا۔

(٢٦٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَ اللّٰهُ حِكْمَتَهُ وَقَالَ: أَنْعِشْ نَعَشَكَ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ عَيْنَيْهِ حَقِيْرٌ وَفِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرٌ، وَإِذَا تَكَبَّرَ وَعَدَا وَهَصَهُ اللّٰهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَقَالَ: اَخْسَأْ أَخْسَأَكَ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهِ كَبِيْرٌ، وَفِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ حَقِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ أَحْقَرُ فِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ مِنْ خِنْزِيْرٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تُبَغِّضُوا اللّٰهَ إِلَى عِبَادِهِ قَالَ: فَقَالَ قَائِلٌ: وَكَيْفَ ذَاكَ أَصْلَحَكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: يَجْلِسُ أَحَدُكُمْ قَاصًّا، فَيُطُوْلُ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يُبْغِضَ إِلَيْهِمْ مَا هُمْ فِيْهِ، وَيَقُوْمُ أَحَدُكُمْ إِمَامًا، فَيُطُوْلُ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يُبْغِضَ إِلَيْهِمْ مَا هُمْ فِيْهِ۔ [1]

٢٦٤۔ عبید اللہ بن عدی بن خیار کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ بندہ جب اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عقل کو بڑھا دیتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ اب تم بلند ہو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تم کو بلند کر رہا ہے، پس وہ اپنی آنکھ میں حقیر معلوم ہوتا ہے لیکن لوگوں کی آنکھ میں بڑا ہوتا ہے، اور جب تکبّر اور ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو زمین پر پٹک دیتا ہے اور کہتا ہے دھنسو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تم کو دھنسا رہا ہے، پس وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے لیکن لوگوں کی نگاہ میں حقیر ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ سور سے بھی زیادہ حقیر ہوتا ہے، پھر انہوں نے کہا اے لوگو! اللہ کے بندوں کو اللہ سے نفرت مت دلاؤ، ایک شخص نے کہا: اللہ آپ کی خیر کرے یہ کیسے ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جب تم میں کوئی قصہ کہنے بیٹھے (یعنی وعظ و نصیحت کرے) تو اتنا لمبا کرے کہ لوگ اس سے

(۱) موضوع۔ شعب الایمان ٦/ ٢٧٥، رقم: ٨١٣٩، الضعیفہ: ١٢٩٥

اکتا جائیں اور متنفر ہو جائیں، اور جب امام بن کر کھڑا ہو تو اتنی لمبی نماز پڑھائے کہ لوگ متنفر ہو جائیں۔

(٢٦٥) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ، كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ، كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ)) (١)

وَرُوِّينَا فِي غَيْرِ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ: ((كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ))

٢٦٥۔ حارثہ بن وہب خزاعی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کیا میں تم کو اہل جنت کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ جنتی ہر وہ کمزور شخص ہے جس کو لوگ کمزور سمجھتے ہیں لیکن اگر وہ اللہ کے بھروسے پر کسی بات کی قسم کھالے، تو اللہ اس کی قسم سچی کر دے گا، اور کیا میں تم کو اہل جہنم کے بارے میں نہ بتلا دوں؟ ہر سرکش، بد اخلاق، مغرور شخص جہنمی ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ہر بد اخلاق، اجڈ اور مغرور شخص جہنمی ہے۔

(٤٨) باب السلام على من عرفه ومن لم يعرفه

ہر کسی سے سلام کرنا، چاہے پہچانے یا نہ پہچانے

(٢٦٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ)) (٢)

٢٦٦۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا کام اسلام میں بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم (محتاجوں کو) کھانا کھلاؤ اور ہر ایک سے سلام کرو چاہے اس سے پہچان ہو یا نہ ہو۔

(١) صحیح بخاری، رقم: ٤٩١٨، صحیح مسلم، رقم: ٤٦۔٢٨٥٣
(٢) صحیح بخاری، رقم: ٦٢٣٦، صحیح مسلم، رقم: ٦٣۔٣٩

(۴۹) باب من أولى بالابتداء بالسلام

پہلے سلام کون کرے

(۲۶۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ .)) (۱)

وَبِمَعْنَاهُ رَوَاهُ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۲۶۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے۔

ہمام بن منبہ نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

(۲۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)) (۲)

۲۶۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو (پہلے) سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو۔

(۲۶۹) عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ: ((الْمَاشِيَانِ إِذَا اجْتَمَعَا ، فَأَيُّهُمَا بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَفْضَلُ .)) (۳)

۲۶۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب دو پیدل چلنے والے اکٹھا ہوں تو ان میں جو پہلے سلام کرے وہ افضل ہے۔

(۲۷۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، مَرْفُوعًا: ((الْبَادِي بِالسَّلَامِ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ .)) (٤)

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۶۲۳۱، صحیح مسلم، رقم: ۱۔۲۱۶۰، سنن ابوداود، رقم: ۵۱۹۸، الادب المفرد، رقم: ۱۰۰۱

(۲) صحیح بخاری: ۶۲۳۳، مسلم: ۲۱۶۰، الادب المفرد، رقم: ۹۹۵، سنن ابوداود: ۵۱۹۸، مسند احمد ۲/ ۵۱۰

(۳) صحیح۔ شعب الایمان: ۶/ ۴۵۱، رقم: ۸۸۲۳، البانی فی الصحیحہ: ۱۱۴۶

(۴) ضعیف۔ شعب الایمان: ۶/ ۴۳۳، رقم: ۸۷۸۶، البانی فی الضعیفہ: ۱۷۵۱

۲۷۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: پہلے سلام کرنے والا تکبّر سے بری ہے۔

(۲۷۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ))(۱)

۲۷۱۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک زیادہ بہتر وہ شخص ہے جس نے سلام پہلے کیا۔

(۵۰) باب السلام عند الاستئذان

گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت حاصل کرتے وقت سلام کرنا

(۲۷۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ بِتِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلٰكِنْ عَنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ ، يَقُولُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، وَذٰلِكَ أَنَّ الدُّورَ يَوْمَئِذٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا سُتُورٌ))(۲)

۲۷۲۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب کسی کے دروازے کے پاس آتے تو دروازہ کے بالکل سامنے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور کہتے ''السّلام علیکم'' اور اس وقت گھروں کے دروازوں پر پردے نہیں تھے۔

(۲۷۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي مَشْرُبَةٍ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ، أَيَدْخُلُ عُمَرُ ؟(۳)

۲۷۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اس وقت آپ اپنے کمرے میں تھے، انہوں نے کہا: السّلام علیک یا رسول اللہ، السّلام علیک! کیا عمر اندر آسکتا ہے؟

---

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۵۱۹۷، سنن ترمذی، رقم: ۲۶۹۴، صحیح الجامع: ۲۰۱۱ صحیح البانی فی

(۲) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۵۱۸۶، مسند احمد ۴ / ۱۸۹، صحیح البانی فی صحیح ابی داود

(۳) صحیح۔ الادب المفرد: ۱۰۸۵، سنن ابوداود، رقم: ۵۲۰۱

(۲۷٤) وَرُوِّينَا عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتٍ، فَقَالَ: أَلِجُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِخَادِمِهِ: ((أُخْرُجْ إِلَى هٰذَا وَعَلِّمْهُ الِاسْتِئْذَانَ)) فَقَالَ لَهُ: قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ، فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ۔ (1)

عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، فَذَكَرَهُ، وَقِيلَ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، وَقِيلَ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرٍ وَرَوَاهُ أَيْضًا ابْنُ سِيرِينَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنَاهُ مُرْسَلًا۔

۲۷۴۔ ربعی بن حراش کہتے ہیں کہ بنی عامر کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کی، اس وقت آپ ﷺ گھر میں تھے، اس نے کہا کیا میں داخل ہو جاؤں، آپ ﷺ نے اپنے خادم سے کہا کہ اس کے پاس جاؤ اور اس کو اجازت حاصل کرنے کا طریقہ بتاؤ، چناں چہ خادم نے اس نے ایسا کہا) پھر اس کو رسول ﷺ نے اندر آنے کی اجازت دی، اور وہ اندر آ گیا۔

اس روایت میں یہ ہے کہ بنو عامر کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور بعض روایت میں ہے کہ بنو عامر کے ایک آدمی نے ربعی بن حراش سے بیان کیا اور بعض میں یہ ہے کہ بنو عامر کے ایک آدمی نے ان سے یہ بیان کیا کہ بنو عامر کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ محمد بن سیرین نے بھی اس کو رسول اللہ ﷺ سے مرسلاً بیان کیا ہے۔

(۵۱) باب الاستئذان ثلاثا

اجازت طلبی تین مرتبہ ہے

(۲۷۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، يَقُولُ: كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتَّى وَقَفَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ، هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ)) قَالَ أُبَيٌّ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ

(۱) صحیح۔ الادب المفرد: ۱۰۸۴، سنن ابوداود ۵۱۷۷ مسند احمد ۵ / ۳۶۸

يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُ أَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، قَالَ: قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ عَلَى شُغْلٍ، فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ، قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَأُوجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ، أَوْ لَتَأْتِيَنِّي بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هٰذَا قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: فَوَاللّٰهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَحْدَثُنَا سِنًّا، قُمْ يَا أَبَا سَعِيدٍ، فَقُمْتُ فَأَتَيْتُ عُمَرَ، فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا۔[1]

۲۷۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابی بن کعب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں آئے اور رک گئے، پھر کہنے لگے: میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ”استئذان تین مرتبہ ہے، پس اگر تم کو اجازت دی جائے تو داخل ہو ورنہ لوٹ جاؤ“ حضرت ابی بن کعب نے کہا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کل تین مرتبہ گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کی، لیکن انہوں نے مجھے اجازت نہیں دی تو میں چلا گیا، پھر میں جب آج ان کے پاس گیا تو ان سے کہا کہ میں کل بھی آیا تھا اور میں نے آپ کو تین مرتبہ سلام کیا پھر واپس چلا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تمہاری آواز سنی تھی، لیکن اس وقت میں مشغول تھا تم کھڑے کیوں نہیں رہے، یہاں تک کہ تم کو اجازت دے دی جاتی، انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے ایسی ہی اجازت مانگی تھی جیسے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم میں تمہاری پٹائی کروں گا اگر تم نے اپنی اس بات پر کوئی گواہ نہیں پیش کیا۔ ابی بن کعب نے کہا خدا کی قسم آپ ﷺ کے ساتھ ہم میں جو سب سے کم عمر والا ہو گا وہ جائے گا، انہوں نے مجھ سے کہا: اے ابو سعید! اٹھو اور جاؤ چناں چہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں نے

(۱) صحیح بخاری: ۶۲۴۵، صحیح مسلم: ۳۴۔ ۲۱۵۳، سنن ترمذی، رقم: ۲۶۹۰، سنن ابوداود، رقم: ۵۱۸۰

رسول اللہ ﷺ کو ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(٥٢) باب كراهية قول المستأذن إذا قيل له: من ذا؟ قال: أنا

اگر گھر کے اندر سے یہ پوچھا جائے کہ کون ہے تو اجازت حاصل کرنے والے کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں ہوں

(٢٧٦) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، قَالَ: وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي دَيْنٍ عَلَى أَبِي، فَدَفَعْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: ((مَنْ ذَا؟)) فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: ((أَنَا أَنَا مَرَّتَيْنِ)) كَأَنَّهُ كَرِهَهُ۔[1]

٢٧٦۔ محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ایک قرض کے سلسلے میں جو میرے والد پر تھا میں نے دروازہ کھٹکھٹایا، آپ ﷺ نے کہا کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں، آپ ﷺ نے کہا میں، میں (آپ ﷺ نے ایسا دو مرتبہ کہا) گویا آپ ﷺ نے اس کو ناپسند کیا۔

(٥٣) باب السلام عند دخول المجلس وعند القيام منه

مجلس میں جاتے وقت اور مجلس سے نکلتے وقت سلام کرنا

(٢٧٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ قَامَ وَالْقَوْمُ جُلُوسٌ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنَّ الْأُولَى لَيْسَتْ بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ))[2]

٢٧٧۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم

---

(١) صحیح بخاری، رقم: ٦٢٥٠، صحیح مسلم، رقم: ٣٨۔٢١٥٥

(٢) حسن۔ الادب المفرد ١٠٠٨، شعب الایمان ٦/ ٤٤٨، رقم: ٨٨٤٦، ابوداؤد: ٥٢٠٨، مسند احمد: ٢/ ٢٨٧

میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے تو سلام کرے، اور جب مجلس سے جانے لگے اور لوگ بیٹھے ہوئے ہوں تو سلام کرے، اس لیے کہ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ اہم نہیں ہے۔ (یعنی دونوں مرتبہ سلام کرنا چاہیے، اور دونوں اہم ہیں)

(۵۴) باب السلام علی قرب العهد
کم وقفہ میں بھی سلام کرنا چاہیے

(۲۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: ((مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ حَائِطٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ)) (۱)

۲۷۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جو شخص اپنے بھائی سے ملے تو اس کو سلام کرے، پس اگر دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے، اور پھر ملاقات ہو تو دوبارہ سلام کرے۔

(۲۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، بِمِثْلِ ذَلِكَ۔ (انظر الحديث السابق: ۲۷۸) (۲)

۲۷۹۔ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی آئی ہے۔ (یعنی نبی کریم ﷺ کا قول ہے) (ملاحظہ ہو سابق حدیث / ۲۷۸)

(۵۵) باب كيف السلام
سلام کیسے کیا جائے

(۲۸۰) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ: ((عَشَرَةٌ)) ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَالَ: ((عِشْرُونَ)) ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَالَ:

---

(۱) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۲۰۰، صححه الالبانی فی صحیح ابی داؤد
(۲) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۲۰۰، ایضاً

((ثَلاثُونَ۔))[1]

۲۸۰۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی آیا، اس نے سلام کیا اور کہا کہ السّلام علیکم، آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا، دس، پھر دوسرا شخص آیا، اس نے کہا السّلام علیکم ورحمۃ اللہ، آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا، بیس، پھر تیسرا آدمی آیا اس نے کہا السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: تیس۔

(۵٦) باب كفاية الواحد عن الجماعة في السلام والرد

ایک آدمی کا پوری جماعت کی طرف سے تنہا سلام کرنا اور جواب دینا کافی ہے

(۲۸۱) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: ((يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ، إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ، وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ)) وَرَوَاهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ يَرْفَعُهُ۔[2]

۲۸۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: جماعت اگر گزرے تو ان میں ایک آدمی کا سلام کرنا، پوری جماعت کی طرف سے کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کسی ایک آدمی کا جواب دینا پوری جماعت کی طرف سے کافی ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ حسن بن علی نے اس کو مرفوعاً بیان کیا ہے۔ زید بن اسلم نے بھی اس کو مرفوعاً بیان کیا ہے۔

(۱) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۹۸٦، ابوداؤد: ۵۱۹۵، ترمذی: ۲٦۸۹

(۲) صحیح۔ سنن ابوداؤد: ۵۲۱۰، شعب الایمان ٦ / ۴٦٦، رقم: ۸۹۲۲، البانی فی الصحیحہ: ۱۱۴۸

(۵۷) باب السلام على الصبيان

بچوں کو سلام کرنا

(۲۸۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ۔ (۱)

۲۸۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا۔

(۵۸) باب السلام على النساء

عورتوں کو سلام

(۲۸۳) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، قَالَتْ: مَرَّ بِنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نِسْوَةٌ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ۔ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَهٰذَا فِيمَنْ يَأْمَنُ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الافْتِتَانِ بِهِنَّ، أَوْ فِي الْقَوَاعِدِ مِنَ النِّسَاءِ، فَأَمَّا إِذَا كَانَ لَا يَأْمَنُ عَلَى نَفْسِهِ، وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ شَابَّةً فَلَا يُسَلِّمُ ۔ وَرُوِّينَا مَعْنَاهُ عَنْ عَطَاءٍ وَقَتَادَةَ ۔ (۲)

۲۸۳۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم عورتوں کی جماعت کے پاس سے گزرے تو ہمیں سلام کیا۔

امام احمدؒ کہتے ہیں کہ یہ اس شخص کے لیے ہے جس کو اپنے نفس پر عورتوں کے سلسلے میں فتنے میں پڑنے کا اندیشہ نہ ہو یا یہ بوڑھی عورتوں کے لیے ہے۔ اور اگر فتنے میں پڑنے کا اندیشہ ہے اور عورت جوان ہے تو سلام نہیں کرے گا۔ اس معنی میں عطا اور قتادہ سے بھی روایتیں آئی ہیں۔

(۵۹) باب السلام على أهل الذمة والرد عليهم

ذمیوں کو سلام کرنا اور ان کے سلام کا جواب دینا

(۲۸۴) عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى الشَّامِ فَجَعَلُوا يَمُرُّونَ

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۱۴۔۲۱۶۸، صحیح بخاری: ۶۲۴۷

(۲) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۵۲۰۴، الادب المفرد: ۱۰۴۷، سنن ترمذی: ۲۶۹۷

بِصَوَامِعَ فِيهَا نَصَارَى ، فَيُسَلِّمُونَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ أَبِي لَا تَبْدَؤُوهُمْ بِالسَّلَامِ ، فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((لَا تَبْدَؤُوهُمْ بِالسَّلَامِ ، وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِ الطَّرِيقِ)) (۱)

۲۸۴۔ سہیل بن ابی صالح کہتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ شام گیا، جب لوگ نصاری کے گرجے کے پاس سے گزرتے توان کو سلام کرتے، میرے باپ نے کہا کہ تم ان سے پہلے سلام نہ کرو، اس لیے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول بیان کیا ہے کہ تم ان سے پہلے سلام نہ کرو اور جب تم ان سے راستہ میں ملو توان کو تنگ راستہ کی طرف جانے پر مجبور کردو۔

(۲۸۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ قَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ)) (۲)

۲۸۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ یہود جب تم سے سلام کرتے ہیں تو السام علیکم کہتے ہیں، چناں چہ ایسے موقع پر تم صرف وعلیکم کہو۔

(۲۸۶) عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ ، قَالَتْ: فَفَهِمْتُهَا ، قُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَهْلًا يَا عَائِشَةُ ، فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ)) (۳)

۲۸۶۔ زہری کہتے ہیں، مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہود کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، انہوں نے کہا "السام علیک" (تمہاری موت ہو) میں ان کی بات سمجھ گئی، میں نے کہا "علیکم السام

(۱) الادب المفرد: ۱۱۰۳، صحیح مسلم، رقم: ۱۳۔۲۱۶۷، سنن ابوداؤد، رقم: ۵۲۰۵، ترمذی: ۲۷۰۰
(۲) صحیح بخاری، رقم: ۶۲۵۷، صحیح مسلم ۸۔۹۔۲۱۶۴
(۳) صحیح بخاری: ۶۲۵۶، صحیح مسلم: ۱۰۔۲۱۶۵

واللعنة" (تمہاری ہی موت ہو اور تم پر لعنت ہو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ ٹھہرو، (اتنا غصہ مت کرو) اللہ تعالیٰ نرمی و مہربانی ہر کام میں پسند کرتا ہے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے ان کی بات نہیں سنی، رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ میں نے صرف وعلیکم کہا ہے۔ (یعنی جو تم نے کہا ہے وہی تم پر ہو)

(۲۸۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ ((سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى۔))[1]

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَمْ يُجَاوِزْ بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ، قَالَ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَأَمَّا الْبِدَايَةُ بِنَفْسِهِ فِيمَا يَكْتُبُهُ إِلَى غَيْرِهِ، فَقَدْ كَانَ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ عَامِلُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْبَحْرَيْنِ إِذَا كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بَدَأَ بِنَفْسِهِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنَ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ إِلَى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ، وَهٰكَذَا عُمَّالُ عُمَرَ، إِذَا كَتَبُوا إِلَى عُمَرَ بَدَؤُوا بِأَنْفُسِهِمْ، رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ۔

وَرُوِيَ عَنْ حُمَيْدٍ: أَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيَّ كَتَبَ إِلَى عَامِلٍ فِي رَجُلٍ يَشْفَعُ لَهُ، إِلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مِنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، وَقَالَ: مَا عَلَيَّ أَنْ يَقْضِيَ اللّٰهُ حَاجَةَ أَخِي الْمُسْلِمِ وَأَبْدَأُ بِنَفْسِي۔

۲۸۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روم کے بادشاہ ہرقل کے پاس خط لکھا تو اس میں لکھا سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت کی اتباع کی۔

عبدالرزاق کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہاں اس سے زیادہ نہیں بیان کیا ہے لیکن خط لکھنے میں پہلے اپنا نام لکھا جائے جیسے کہ علاء بن حضرمی جن کو رسول اللہ ﷺ نے بحرین کا گورنر بنایا تھا، جب رسول اللہ ﷺ کے پاس خط لکھتے تو اس طرح لکھتے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" یہ خط علاء بن حضرمی کی طرف سے محمد ﷺ کے نام" اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گورنر بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب

(۱) صحیح بخاری: ۷، صحیح مسلم ۴۲۔۱۷۷۳، سنن ابوداؤد: ۵۱۳۶

خط لکھتے تو پہلے اپنا نام لکھتے، جیسے ابوعبیدہ بن جراح، خالد بن ولید۔

ابوبکر بن عبداللہ المزنی نے ایک گورنر کے پاس ایک آدمی کے لیے سفارش نامہ بھیجا تو اس طرح لکھا "الی فلان بن فلان من بکر بن عبداللہ المزنی" اور فرمایا: میرے لیے کوئی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے ایک مُسلم بھائی کی ضرورت پوری کر دے اور میں اپنا نام لکھوں۔

(٦٠) باب المسلمين يلتقيان
جب دو مُسلمان آپس میں ملیں

(٢٨٨) عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ، لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ مُنْبَسِطٍ، وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ الْمُسْتَسْقِي، وَإِذَا طَبَخْتَ قِدْرًا فَأَكْثِرْ مَرَقَتَهَا وَاغْرِفْ مِنْهَا لِجِيرَانِكَ.))[1]

وَقَالَ فِيهِ غَيْرُهُ: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ: ((بِوَجْهٍ طَلِيقٍ، وَقِيلَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ))

۲۸۸۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تم کسی بھی اچھے کام کو حقیر مت سمجھو، اگرچہ وہ تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو، اور اگرچہ وہ تمہارا اپنے ڈول سے کسی پانی طلب کرنے والے کے برتن میں پانی ڈالنا ہی کیوں نہ ہو، اور جب تم ہانڈی میں سالن پکاؤ تو اس کا شوربہ بڑھالیا کرو اور اس میں سے کچھ اپنے پڑوسی کے گھر بھیج دیا کرو۔

بعض روایتوں میں "بوجہ منبسط" کے بجائے "بوجہ طلیق" اور "بوجہ طلق" کا لفظ آیا ہے۔ (یعنی خندہ پیشانی سے ملنا)

(٢٨٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَفَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى حُذَيْفَةَ، فَقَالَ: ((يَا حُذَيْفَةُ، هَلُمَّ يَدَكَ)) وَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: فَقَالَ: ((هَلُمَّهَا، أَمَا عَلِمْتَ يَا حُذَيْفَةُ أَنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَصَافَحَهُ تَحَاتَّتْ أَوْ قَالَ: تَحَاطَّتِ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبُ

(۱) صحیح مسلم ۱۴۴۔۲۶۲۶، سنن ترمذی، رقم: ۱۸۳۳، سنن ابن ماجہ: ۳۳۶۲، ترمذی: ۱۸۳۳

بَيْنَهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ)) (1)

۲۸۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: اے حذیفہ! اپنا ہاتھ لاؤ۔۔۔۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی۔
اس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اے حذیفہ! اپنا ہاتھ لاؤ، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ایک مسلمان جب اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اور اس سے سلام کرتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو ان دونوں کے گناہ ایسے ہی جھڑتے ہیں جیسے کہ درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

(۲۹۰) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((إِذَا لَقِيَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ فَصَافَحَهُ، وَحَمِدَا وَاسْتَغْفَرَاهُ اللّٰهَ، وَاسْتَغْفَرَاهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمَا۔)) (2)
وَرَوَاهُ أَيْضًا الْأَجْلَحُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ فِي الْمُصَافَحَةِ

۲۹۰۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اور اس سے مصافحہ کرتا ہے اور دونوں (ایک دوسرے کا حال پوچھتے وقت) اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس سے بخشش طلب کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو معاف کر دیتا ہے۔ یہ روایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دوسری سند سے بھی آئی ہے۔

(۲۹۱) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ۔ (3)

۲۹۱۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مصافحہ کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

(۲۹۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَنَزِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ، أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ يُصَافِحُهُ يَأْخُذُ بِيَدِهِ، فَقَالَ: عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ، لَمْ يَلْقَنِي قَطُّ إِلَّا أَخَذَ بِيَدِي

(1) ضعیف۔ شعب الایمان ۶ / ۴۷۳، رقم: ۸۹۵۱، فی سندہ مصعب بن ثابت لین الحدیث
(2) ضعیف۔ سنن ابوداؤد: ۵۲۱۲، ۵۲۱۱، البانی فی الضعیفہ: ۲۳۴۴
(3) صحیح بخاری، رقم: ۶۲۶۳

غَيْرَ مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ ، وَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَهُنَّ ، أَرْسَلَ إِلَيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فَأَكْبَبْتُ عَلَيْهِ ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَالْتَزَمَنِي۔ (۱)

۲۹۲۔ عبد اللہ بن عنزی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی سے ملتے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتے تھے، انہوں نے کہا کہ تم نے اچھی چیز پوچھی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مجھ سے ملے تو میرا ہاتھ پکڑا، سوائے ایک مرتبہ کے، اور یہ میرے لیے سب سے بہتر ثابت ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں مجھے بلوایا چناں چہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے تھے، میں آپ کے اوپر جھکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور مجھ سے چمٹ گئے۔

(۲۹۳) عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا الْتَقَوْا صَافَحُوا ، فَإِذَا قَدِمُوا مِنْ سَفَرٍ عَانَقَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔ (۲)

۲۹۳۔ شعبی کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم جب ایک دوسرے سے ملتے تو مصافحہ کرتے اور جب سفر سے آتے تو معانقہ کرتے۔

(۲۹٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي قِصَّةِ الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ ، قَالَ: فَدَنَوْنَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ۔ (۳)

۲۹۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ لڑائی سے بھاگنے والے قصہ میں بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہوئے اور آپ کے ہاتھ کو چوما۔

(۲۹٥) عَنْ زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ ، قَالَ: فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرِجْلَهُ۔ (٤)

۲۹۵۔ زارع جو وفد عبد القیس میں شامل تھے، کہتے ہیں کہ: ہم اپنی سواریوں سے اتر

(۱) ضعیف۔ شعب الایمان ۶/ ۴۷۵، رقم: ۸۹۶۰، ابوداود: ۵۲۱۴، البانی فی ضعیف ابی داود: ۱۱۱۵

(۲) ضعیف۔ شعب الایمان ۶/ ۴۷۵، رقم: ۸۹۵۸، سنن الکبریٰ للبیہقی ۷/ ۱۰۰، مرسلاً عن الشعبی: ۱۱۱۷

(۳) ضعیف۔ سنن ابوداود، رقم: ۵۲۲۳، ابن ماجہ: ۳۷۰۴، البانی فی ضعیف ابی داود

(۴) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ۵۲۲۵ وحسنہ البانی فی صحیح ابی داود

کر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ اور پیر کا بوسہ لینے لگے۔

(٢٩٦) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ اسْتَقْبَلَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَبَّلَ يَدَهُ۔ (١)

٢٩٦۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ شام کو آئے تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے ان کا استقبال کیا اور ان کے ہاتھ کو چوما۔

(٢٩٧) عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرٌ مِنَ الْحَبَشَةِ ضَمَّهُ النَّبِيُّ ﷺ ، وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ ، قَالَ: ((مَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا أَنَا أَشَدُّ فَرَحًا ، فَتْحِ خَيْبَرَ ، أَوْ قُدُومِ جَعْفَرٍ ۔)) (٢)

٢٩٧۔ شعبی روایت کرتے ہیں کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ حبشہ سے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو چمٹا لیا اور ان کی پیشانی کا بوسہ لیا اور فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ مجھے کس چیز پر خوشی زیادہ ہے، خیبر کی فتح پر یا جعفر کے آنے پر۔

(٢٩٨) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي قِصَّةِ الْإِفْكِ ، فَقَالَ أَبَوَايَ: قُومِي فَقَبِّلِي رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ۔ (٣)

٢٩٨۔ واقعہ افک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے والدین نے مجھ سے کہا کہ کھڑی ہو جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے سر کا بوسہ لو۔

(٢٩٩) عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ ، حِينَ طَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ ، فَطَلَبَ الْقِصَاصَ ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيصَهُ فَاحْتَضَنَهُ أُسَيْدٌ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ ۔ (٤)

٢٩٩۔ حضرت اسید بن حضیر کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کے پہلو پر مارا تو انہوں نے قصاص طلب کیا، آپ ﷺ نے اپنا قمیض اٹھا لیا، پھر وہ آپ ﷺ کے سینے سے لگ گئے اور آپ ﷺ کے پہلو کو چوم لیا۔

---

(١) شعب الایمان: ٤٧٦/٦، رقم: ٨٩٦٥، سنن الکبریٰ بیہقی: ١٠١/٧

(٢) ضعیف۔ سنن الکبریٰ بیہقی: ١٠١/٧، مرسلا عن شعبی

(٣) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ٥٢١٩، البانی فی صحیح ابی داود

(٤) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ٥٢٢٤، البانی فی صحیح ابی داود

(٦١) باب فی هجرة المسلم أخاه فی الدین

مسلمان کا اپنے دینی بھائی سے ترک تعلق کرنا

(٣٠٠) عَنِ الزُّہْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰہِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ يَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔))[١]

وَكَذَا رَوَاهُ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْهِجْرَةِ۔

٣٠٠۔ زہری کہتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم آپس میں بغض نہ کرو، آپس میں حسد نہ کرو، آپس میں دشمنی نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلم بھائی سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق رکھے، اور جب دونوں ملیں تو ایک دوسرے سے منہ پھیر لیں، اور ان میں افضل وہ ہے جو سلام پہلے کرے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مرفوعاً روایت آئی ہے۔

(٣٠١) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُصَارِمَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا دَامَا عَلَى صُرَامِهِمَا، وَإِنَّ أَوَّلَهُمَا فَيْئًا يَكُونُ سَبْقُهُ بِالْفَيْئِ كَفَّارَةً لَهُ، فَإِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَقْبَلْ سَلَامَهُ، وَرَدَّ عَلَيْهِ سَلَامَهُ، رَدَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ، وَرَدَّ عَلَى الْآخَرِ شَيْطَانٌ، فَإِنْ مَاتَا عَلَى صُرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ)) أَوْ قَالَ: ((لَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ))[٢]

٣٠١۔ ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ جو کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین

(١) صحیح بخاری: ٦٠٦٥، الادب المفرد، رقم: ٣٩٨، صحیح مسلم: ٢٥۔٢٥٦٠۔

(٢) صحیح۔ شعب الایمان: ٥/ ٢٦٩، رقم: ٦٦٣٠، مسند احمد: ٤/ ٢٠، الادب المفرد: ٤٠٢، ٤٠٧۔

دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے اور جب تک وہ دونوں اس حال پر رہیں گے حق سے ہٹے ہوئے ہوں گے۔ ان میں جو پہلے لوٹے (یعنی جو پہلے بات کرے) تو اس کا پہلے لوٹنا اس کے لیے کفارہ ہے، پس اگر اس نے سلام کیا اور دوسرے نے اس کا سلام قبول نہیں کیا اور اس کا سلام لوٹا دیا تو فرشتے اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور دوسرے کو جواب شیطان دیتا ہے، پس اگر دونوں قطع تعلق کی حالت میں مر گئے تو دونوں جنّت میں داخل نہیں ہوں گے، یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا: دونوں جنّت میں اکٹھا نہیں ہوں گے۔

(۳۰۲) عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ۔)) [1]

۳۰۲۔ ابو خراش سلمی کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اپنے بھائی کو ایک سال چھوڑ دیا تو یہ اس کے خون کرنے کے مثل ہے۔

(۳۰۳) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَبِي خِرَاشٍ، فَذَكَرَهُ۔

۳۰۳۔ اس حدیث کو عمران بن ابی انس نے بھی ابو خراش سے روایت کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

(۳۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا)) [2] وَقَالَ عُثْمَانُ فِي رِوَايَتِهِ فِيمَا أَحْسَبُ عَنْ أَبِيهِ

۳۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنّت کے دروازے پیر اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر اس مومن بندے کو بخش دیتا ہے، جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ہے، سوائے اس آدمی کے جس کے درمیان اور اس کے بھائی کے درمیان کینہ ہو۔ کہا جاتا ہے

(۱) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۴۰۴، مسند احمد: ۴/ ۲۲۰، سنن ابوداؤد: ۴۹۱۵، البانی فی الصحیحۃ: ۹۲۸

(۲) الادب المفرد، رقم: ۴۱۱، صحیح مسلم، رقم: ۳۵۔ ۲۵۶۵، ابوداؤد: ۴۹۱۶، ترمذی: ۲۰۲۳

کہ ان دونوں کو مہلت دے دو یہاں تک کہ وہ اپنا معاملہ درست کرلیں۔

(۶۲) باب ما يستحب من إبعاد المرء عن نفسه مواضع التهم
تہمت کی جگہوں سے اپنے آپ کو دور رکھنا

(۳۰۵) عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ، فَمَرَّ رَجُلٌ، فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ هٰذِهِ امْرَأَتِي فُلَانَةُ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ، فَإِنِّي لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ، فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ۔))[1]

۳۰۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی ایک بیوی کے ساتھ تھے، وہاں ایک آدمی گزرا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! یہ میری فلاں بیوی ہے، اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ ﷺ کے بارے میں کوئی ایسا (برا) خیال کر بھی نہیں سکتا، آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان آدمی کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔

(۳۰۶) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مَوْقُوفًا عَلَيْهِ، أَنَّهُ قَالَ: ((إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أُرَى فِي مَكَانٍ يُسَاءُ بِي فِيهِ الظَّنُّ))[2]

۳۰۶۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ لوگ مجھے ایسی جگہ دیکھیں جس میں میرے بارے میں بدگمانی پیدا ہو۔

(۶۳) باب من يجالس ومن يصاحب
کیسی صحبت اختیار کی جائے

(۳۰۷) عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلُ جَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ السُّوءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ،

(۱) الادب المفرد، رقم: ۱۲۸۸، صحیح مسلم، رقم: ۲۳۔ ۲۱۷۴، ابوداؤد: ۴۷۱۹

(۲) ضعیف۔ شعب الایمان ۵/ ۳۲۲، رقم: ۶۸۰۱

وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً)) (۱)

۳۰۷۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کہ مشک بردار اور جو لوہار کی بھٹی پھونکتا ہے، پس مشک بردار (عطار) یا تو تم کو عطر دے گا یا تم اس سے عطر خریدو گے یا تم کو اس کے پاس اچھی خوشبو ملے گی اور لوہار کی بھٹی پھونکنے والا یا تمہارا کپڑا جلا دے گا یا اس سے بدبو پاؤ گے۔

(۳۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ)) (۲)

۳۰۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: آدمی اپنے دوست کے دین (طریقے) پر ہوتا ہے، پس تم دیکھو کہ کس کو دوست بنا رہے ہو۔

(۳۰۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا ، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ)) (۳)

۳۰۹۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صرف مومن کی صحبت اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف متقی کھائے۔

(۳۱۰) عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ)) (٤)

۳۱۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روحوں

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۵۳۴، صحیح مسلم: ۱۴۸۔۲۶۲۸

(۲) حسن۔ مسند احمد: ۲/ ۳۰۳، سنن ابوداود، رقم: ۴۸۳۳، سنن ترمذی، رقم: ۲۳۷۸ وحسنہ البانی فی الصحیحہ: ۹۲۷

(۳) حسن۔ مسند احمد: ۳/ ۳۸، سنن ابوداود، رقم: ۴۸۳۲، سنن ترمذی، رقم: ۲۳۹۵، وحسنہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۷۳۴۱

(۴) صحیح مسلم، رقم: ۱۵۹۔۲۶۳۸، صحیح بخاری، رقم: ۳۳۳۶ قبل الحدیث معلقا، الادب المفرد، رقم: ۹۰۰

کے الگ الگ جھنڈ ہیں ان میں جو جس کو پہچانتی ہیں اس سے مل جاتی ہیں اور جس کو نہیں پہچانتی ہیں اس سے الگ ہو جاتی ہیں۔

(۶۴) باب من اختار عزلة الناس عند تغير أكثرهم عما كانوا عليه في بدء الإسلام

اگر اکثر لوگ بدل جائیں تو اس وقت تنہائی اختیار کرنا

(۳۱۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ: فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، مَنْ جَاهَدَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، قَالَ: ((ثُمَّ مَهْ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ: ((ثُمَّ مُؤْمِنٌ يَعْتَزِلُ فِي شِعْبٍ يَتَّقِي رَبَّهُ ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)) (۱)

۳۱۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون سے لوگ افضل ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے تین مرتبہ ایسا کہا، لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول جو اپنے مال و جان سے اللہ کے راستے میں جہاد کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کون؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ مومن ہے جو کسی پہاڑ کی گھاٹی (غیر آباد جگہ) میں تنہائی اختیار کرے، اپنے رب سے ڈرتا رہے، اور لوگوں کو اپنی برائی سے بچائے رکھے۔

(۳۱۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً۔)) (۲)

قُلْتُ: قِيلَ فِي مَعْنَاهُ: إِنَّ النَّاسَ فِي أَحْكَامِ الدِّينِ سَوَاءٌ ، لَا فَضْلَ فِيهَا لِشَرِيفٍ عَلَى مَشْرُوفٍ ، كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا يَكُونُ فِيهَا رَاحِلَةٌ ، وَهِيَ الذَّلُولُ الَّتِي تَرْحَلُ۔

وَقِيلَ فِي مَعْنَاهُ: إِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ أَهْلُ نَقْصٍ وَجَهْلٍ ، فَلَا تَسْتَكْثِرْ مِنْ صُحْبَتِهِمْ ، وَلَا

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۲۷۸۶، ۶۴۹۴، صحیح مسلم، رقم: ۱۲۲۔۱۸۸۸
(۲) صحیح مسلم ۲۳۲۔۲۵۴۷، مسند احمد: ۲/ ۸۸

تَوَخَّ مِنْهُمْ إِلَّا أَهْلَ الْفَضْلِ، وَعَدَدُهُمْ قَلِيلٌ، بِمَنْزِلَةِ الرَّاحِلَةِ فِي الْإِبِلِ الْحَمُولَةِ.

۳۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: لوگ ایسے ہی ہیں جیسے سو اونٹ ہوں اور ان میں آدمی اپنی سواری کا اونٹ نہ پائے۔

اس کا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ احکام دین کے بارے میں سب لوگ برابر ہیں ان میں کسی کو کسی پر فضیلت نہیں، جیسے کہ سو اونٹوں میں کوئی سواری کا اونٹ نہ ہو۔

اور بعض لوگوں نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اکثر لوگوں میں کمی ہے اس لیے ان کی صحبت مت اختیار کرو بلکہ صرف اہل فضل کی صحبت اختیار کرو جن کی تعداد ایسے ہی کم ہے جیسے باربردار اونٹوں میں کوئی سواری کا اونٹ ہو۔

(۳۱۳) عَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، وَيَبْقَى حُفَالَةٌ مِثْلُ حُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالًا)) قَوْلُهُ: حُفَالَةٌ يَعْنِي: رَذَالَةٌ، كَرَدِيِّ التَّمْرِ وَنُفَايَتِهِ.[1]

۳۱۳۔ مرداس اسلمی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نیک لوگ دنیا سے یکے بعد دیگرے اٹھ جائیں گے اور جو کے بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح کچھ لوگ دنیا میں رہ جائیں گے، جن کی اللہ تعالیٰ کچھ بھی پرواہ نہ کرے گا۔ "حفالۃ" کا مطلب ردی چیز ہے۔

(۶۵) باب لا يتناجى اثنان دون الثالث

اگر تین آدمی ہوں تو دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں

(۳۱٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا، فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ.))[2]

وَرَوَاهُ مَنْصُورٌ، عَنْ شَقِيقٍ بِمَعْنَاهُ، وَزَادَ: ((... حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ.))

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ٦٤٣٤، مسند احمد: ۴/ ۱۹۳

(۲) صحیح بخاری، رقم: ٦٢٩٠، صحیح مسلم، رقم: ۳۸، ۳۷۔ ۲۱۸۴

۳۱۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی مل کر تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کرو اس لیے کہ اس سے اس کو رنج ہوگا۔

اور منصور نے شقیق سے جو روایت بیان کی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں "------یہاں تک کہ دوسرے لوگ بھی آجائیں۔ (تو اس وقت کوئی مضائقہ نہیں)

(٦٦) باب قيام الرجل لأخيه على وجه الإكرام وما يستحب من إنزال الناس منازلهم

احترام کے طور پر اپنے بھائی کے لیے کھڑا ہونا اور لوگوں کو ان کے مرتبہ کے مطابق عزت دینا

(٣١٥) قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ انْطَلَقَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنِيْ بِالتَّوْبَةِ، حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَقَامَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَهَنَّأَنِيْ، فَمَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ، وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ۔[1]

۳۱۵۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے توبہ کی حدیث میں ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس گیا، لوگ مجھے راستے میں فوج در فوج ملتے جاتے تھے اور مجھے مبارک باد دیتے جاتے تھے، یہاں تک کہ میں مسجد میں پہنچا، طلحہ بن عبیداللہ دوڑ کر میرے پاس آئے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی، ان کے علاوہ مہاجرین میں سے کسی نے بھی اٹھ کر مجھ کو مبارکباد نہیں دی۔ میں طلحہ کا یہ احسان کبھی بھولنے والا نہیں۔

(٣١٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيْبًا، فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قُوْمُوْا إِلٰى

(۱) صحیح بخاری: ۴۴۱۸، مسلم: ۲۷۶۹، الادب المفرد، رقم: ۹۴۴

سَيِّدِكُمْ۔))[1]

۳۱۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ بنو قریظہ کا فیصلہ ماننے پر راضی ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلانے کے لیے کسی کو بھیجا، وہ قریب ہی رہتے تھے چناں چہ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے، پس جب قریب پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے سردار کے لیے تم سب کھڑے ہو جاؤ۔

(۳۱۷) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْأَنْصَارِ: ((قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ، أَوْ خَيْرِكُمْ۔))[2]

۳۱۷۔ ایک دوسری سند سے یہ روایت منقول ہے۔ ”جب وہ مسجد سے قریب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے کہا کہ تم اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ، یا اس شخص کے لیے کھڑے ہو جاؤ جو تم میں بہتر ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث / ۳۱۶)

(۳۱۸) عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا، فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا۔[3]

۳۱۸۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر چومتے اور ان کو اپنے پاس بٹھاتے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر چومتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ بٹھاتیں۔

(۳۱۹) وَرُوِّينَا فِي إِسْلَامِ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ، أَنَّهُ لَمَّا بَلَغَ بَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اسْتَبْشَرَ وَوَثَبَ قَائِمًا عَلَى رِجْلَيْهِ فَرَحًا بِقُدُومِهِ۔[4]

---

(۱) صحیح بخاری: ۳۰۴۳، صحیح مسلم: ۶۴۔۱۷۶۸، سنن ابوداؤد، رقم: ۵۲۱۵

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۶۴۔۱۷۶۸

(۳) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۲۱۷، البانی فی صحیح ابی داود

(۴) ضعیف۔ شعب الایمان: ۶ / ۴۶۸، رقم: ۸۹۳۳، سنن الکبریٰ بیہقی: ۷/ ۱۸۷

۳۱۹۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل کے اسلام لانے کے بارے میں جو قصہ ہے اس میں ہے کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو گئے اور ان کی آمد پر خوشی سے کھڑے ہو گئے۔

(۳۲۰) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ ، فَتَحَرَّكَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّ فِي الْمَكَانِ سِعَةً ، فَقَالَ: ((لِلْمُؤْمِنِ أَوْ لِلْمُسْلِمِ حَقٌّ)) ہٰکَذَا جَاءَ مُنْقَطِعٌ۔ [1]

۳۲۰۔ حضرت واثلہ بن خطاب کہتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں آیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے حرکت کی (یعنی تھوڑا ہٹے اور اس کو جگہ دینے کی کوشش کی) اس نے کہا کافی جگہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن کے لیے، یا مُسلم کے لیے حق ہے۔ اس طرح یہ روایت منقطع آئی ہے۔

(۳۲۱) عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَحْمَسِيِّ ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عَلَى بَابِ الشَّعْبِيِّ إِذْ جَاءَ جَرِيرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ: فَدَعَا الشَّعْبِيُّ لَهُ بِوِسَادَةٍ ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا عَمْرٍو حَوْلَكَ أَشْيَاخٌ وَقَدْ جَاءَ ہٰذَا الْغُلَامُ فَدَعَوْتَ لَهُ بِوِسَادَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَلْقَى لِجَدِّهِ وِسَادَةً ، وَقَالَ: ((إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ۔)) [2]

وَقَدْ رُوِّينَا ہٰذَا الْحَدِيثَ مَرْفُوعًا مَوْصُولًا مِنْ أَوْجُهٍ ، وَہٰذَا الْمُرْسَلُ شَاہِدٌ لِمَا رُوِيَ مَوْصُولًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

۳۲۱۔ طارق بن عبدالرحمن احمسی کہتے ہیں، کہ ہم شعبی کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے، اچانک جریر بن یزید بن عبداللہ بجلی آئے، شعبی نے ان کے لیے تکیہ منگایا، ہم نے کہا کہ اے ابوعمرو! آپ کے اردگرد شیوخ بیٹھے ہوئے ہیں (اور آپ نے زیادہ اہتمام نہیں کیا) اور یہ لڑکا آیا تو آپ نے اس کے لیے تکیہ منگایا، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دادا کے لیے تکیہ رکھا تھا اور فرمایا تھا: جب تمہارے پاس قوم کا

---

(۱) سابقہ حدیث نمبر ۳۱۹ دیکھیں۔

(۲) صحیح۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۷۱۲، شعب الایمان: ۷ / ۴۶۱، رقم: ۱۰۹۹۷، السلسلۃ الصحیحۃ: ۱۲۰۵

کوئی معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو۔

اس روایت کو ہم نے مرفوعاً موصولاً کئی طریقوں سے بیان کیا ہے، اور یہ مرسل روایت بھی اس روایت کے لیے شاہد ہے جو موصولاً بیان کی گئی ہے۔

(۳۲۲) عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، أَنَّ عَائِشَةَ مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَأَعْطَتْهُ كِسْرَةً، وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ، فَأَقْعَدَتْهُ فَأَكَلَ، فَقِيلَ لَهَا فِي ذَلِكَ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ۔))[1]

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدِيثُ يَحْيَى مُخْتَصَرٌ، وَمَيْمُونٌ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ۔ قَالَ: وَكَذَلِكَ حَدِيثُ الْجُبُلِّيِّ مُخْتَصَرٌ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ)) لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ السَّائِلِ، وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَمَانٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ۔

۳۲۲۔ میمون بن ابی شبیب کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک سائل آیا تو انہوں نے اس کو ایک ٹکڑا دیا اور ایک دوسرا شخص آیا جس کا کپڑا اچھا ہوا تھا انہوں نے اس کو بٹھایا اور اس نے کھانا کھایا، ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کی عزت ان کے مرتبے کے مطابق کرو۔

ابو داؤد کہتے ہیں کہ یحییٰ کی حدیث مختصر ہے اور میمون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

اسی طرح محمد بن ایوب جبلی کی روایت جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے مختصر ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کی عزت ان کے مرتبے کے مطابق کرو" اس میں سائل کا قصہ نہیں ہے، کچھ لوگوں نے اس کو اسی سند سے یحییٰ بن یمان سے روایت کیا ہے۔

(۳۲۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ مَخْرَاقٍ، قَالَ: مَرَّ عَلَى عَائِشَةَ رَجُلٌ ذُو هَيْئَةٍ وَهِيَ تَأْكُلُ، فَدَعَتْهُ فَقَعَدَ مَعَنَا، وَمَرَّ آخَرُ فَأَعْطَتْهُ كِسْرَةً، فَقِيلَ لَهَا فِي ذَلِكَ، فَقَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ

(۱) ضعیف۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۸۴۲، البانی فی الضعیفہ: ۱۸۹۴

ﷺ أَنْ نُنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ۔ (۱)

قَالَ سُلَيْمَانُ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ سُفْيَانَ، إِلاَّ ابْنُ يَمَانٍ، وَذَكَرَ سُلَيْمَانُ رِوَايَةَ يَحْيَى بْنِ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ مَيْمُونٍ فِي تَرْجَمَةِ حَبِيبٍ، فَكَأَنَّ يَحْيَى بْنَ يَمَانٍ رَوَاهُ عَلَى الْوَجْهَيْنِ جَمِيعًا۔

وَقَوْلُهُ: فَقَعَدَ مَعَنَا إِنْ صَحَّ يُرِيدُ خَارِجَ الْحِجَابِ۔

۳۲۳۔ عمر بن مخراق کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بااثر آدمی آیا وہ کھانا کھا رہی تھیں انہوں نے اس کو بلایا، چنانچہ وہ ہم لوگوں کے ساتھ بیٹھا اور ایک دوسرا آدمی آیا تو انہوں نے اس کو ایک ٹکڑا دیا، ان سے کہا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ لوگوں کی عزت ان کے مرتبے کے مطابق کریں۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

سُلیمان کہتے ہیں کہ یہ روایت سفیان سے صرف ابن یمان نے بیان کی ہے۔ اور سُلیمان نے یحیی بن یمان کی روایت کو حَبیب کی سوانح حیات میں اس طرح بیان کیا ہے "عن سفیان، عن حَبیب عن میمون" بہر حال یحیی بن یمان دونوں طریقوں میں ہیں۔

راوی کا یہ قول کہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھا اگر صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پردے کے باہر بیٹھا۔

(۳۲٤) وَأَمَّا حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ قِيَامَهُمْ لَهُ، وَحَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ فِي ذَلِكَ وَقَوْلُهُ: ((لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔)) فَإِنَّمَا هِيَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِذَا كَانَ الْقِيَامُ عَلَى وَجْهِ التَّعْظِيمِ لَا التَّكْرِيمِ، مَخَافَةَ الْكِبْرِ۔ (۲)

۳۲۴۔ البتہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑا ہونا ناپسند فرمایا ہے اور آپ نے کہا کہ "تم کھڑے نہ ہو جیسے کہ عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم میں کھڑے ہوتے ہیں۔"

(۱) ضعیف۔ صحیح مسلم فی المقدمۃ ص: ۵، البانی فی الضعیفۃ: ۱۸۹۴

(۲) ضعیف۔ مسند احمد ۵/ ۲۵۳، ابوداود، رقم: ۵۲۳۰، البانی فی الضعیفۃ: ۳۴۱۶

اس سے مراد تعظیم کے طور پر کھڑا ہونا ہے نا کہ عزت واحترام کے طور پر، تاکہ اس شخص کے اندر تکبّر پیدا نہ ہو جس کی تعظیم کی جارہی ہے۔

(٣٢٥) وَالَّذِي رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔))(1)

فَإِنَّمَا هُوَ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِذَلِكَ، وَيُلْزِمُهُ إِيَّاهُمْ عَلَى مَذْهَبِ الْكِبْرِ وَالنَّخْوَةِ، فَيَكُونُ هُوَ قَاعِدًا وَهُمْ مُنْتَصِبُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

٣٢٥۔ اور جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے ہو جایا کریں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ ان کو ایسا حکم دے اور تکبّر کے طور پر ان کو ایسا کرنے پر مجبور کرے خود بیٹھا رہے اور دوسروں کو اپنے سامنے کھڑا رکھے۔

(٦٧) باب لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه
کوئی آدمی مجلس سے کسی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے

(٣٢٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَقْعُدُ فِيهِ آخَرُ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا))(2)

٣٢٦۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ ایک آدمی کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھا دیا جائے اور اس کی جگہ کوئی دوسرا بیٹھے، بلکہ تم پھیل جایا کرو اور جگہ کشادہ کر دیا کرو۔

(٦٨) باب الرجل يقوم من مجلسه لحاجة عرضت له ثم عاد إليه

(1) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ٥٢٢٩، ترمذی: ٢٧٥٥، مسند احمد: ٤/ ٩١، البانی فی الصحیحہ: ٣٥٧
(2) صحیح بخاری: ٦٢٧٠، ٦٢٦٩، صحیح مسلم، رقم: ٢٨۔ ٢١٧٧

اگر آدمی اپنی جگہ سے کسی ضرورت کے لیے اٹھے پھر واپس آجائے

(۳۲۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسٍ كَانَ فِيهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ)) (۱)

۳۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب اپنی جگہ سے اٹھے پھر واپس آجائے تو وہ اپنی اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔

(۶۹) باب الرجل يجلس بين الرجلين بدون إذنهما

آدمی اگر دو آدمیوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے بیٹھے

(۳۲۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا)) (۲)

۳۲۸۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی دو آدمیوں کے درمیان بغیر ان دونوں کی اجازت کے بیٹھے۔

(۷۰) باب يجلس حيث ينتهي به المجلس

آدمی اس جگہ بیٹھے جہاں مجلس ختم ہو

(۳۲۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسْنَا حَيْثُ نَنْتَهِي۔ (۳)

۳۲۹۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے تو وہیں بیٹھ جاتے جہاں مجلس ختم ہوتی۔

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۳۱۔۲۱۷۹، الادب المفرد، رقم: ۱۱۳۸، سنن ابوداود، رقم: ۴۸۵۳

(۲) حسن۔ بیہقی ۸ / ۲۳۲، ابوداود: ۴۸۴۴، ترمذی: ۲۷۵۲

(۳) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۱۱۴۱، سنن ابوداود، رقم: ۴۸۲۵، ترمذی: ۲۷۵۲، البانی فی صحیح ترمذی: ۲۱۹۳

(٧١) باب خير المجالس أوسعها

سب سے اچھی مجلس وہ ہے جو سب سے کشادہ ہو

(٣٣٠) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا)) [1]

٣٣٠۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”سب سے بہتر مجلس وہ ہے جو سب سے کشادہ ہو۔“

(٧٢) باب الرجل يرى أمامه فرجة لا يحتاج في المضي إليها إلى تخطى كثير

آدمی اپنے سامنے جگہ دیکھے تو وہاں پہنچنے کے لیے بہت نہ پھاندے

(٣٣١) عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ ، وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ۔)) [2]

٣٣١۔ حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ تھے، اچانک تین آدمی آئے ان میں دو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ایک چلا گیا۔ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے

---

(١) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ١١٣٦، شعب الایمان ٦/ ٣٠٠، رقم: ٨٢٤١، ابوداود: ٤٨٢٠، وصححه الالبانی فی الصحیحة: ٨٣٢

(٢) صحیح بخاری، رقم: ٦٦، صحیح مسلم، رقم ٢٦۔٢١٧٦، سنن ترمذی، رقم: ٢٧٢٤

پاس کھڑے ہو گئے، ان میں سے ایک نے بیچ میں جگہ دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا پیچھے جا کر بیٹھ گیا اور تیسرا واپس چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو ان تینوں آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟" ان میں سے ایک نے اللہ کی پناہ لینی چاہی تو اللہ نے اس کو پناہ دی اور دوسرے نے شرم کی تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور ایک نے اللہ سے منہ موڑا تو اللہ نے بھی اس سے منہ موڑ لیا۔

(۷۳) باب من كره التحلق في المسجد في مواضع إذا كانت الجماعة كثيرة وكان فيه منع المصلين عن الصلاة

مسجد میں کئی جگہ حلقہ بنا کر بیٹھنا ناپسندیدہ ہے جب کہ جماعت زیادہ ہو اور اس سے نمازیوں کو خلل واقع ہو

(۳۳۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ حَلَقٌ حَلَقٌ مُتَفَرِّقُونَ، فَقَالَ: ((مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ)) (۱)

وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، زَادَ قَالَ: كَأَنَّهُ يُحِبُّ الْجَمَاعَةَ۔

۳۳۲۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے، اور ہم لوگ مختلف حلقے بنا کر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے کہ میں تم کو الگ الگ جماعت میں دیکھ رہا ہوں۔

اس حدیث کو محمد بن فضیل نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ گویا کہ آپ ﷺ جماعت میں ایک ساتھ بیٹھنا پسند کرتے تھے۔

(۳۳۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ، أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ، فَذَكَرَهُ۔

---

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۴۳۰-۱۱۹، سنن ابوداود، رقم: ۴۸۲۳، مسند احمد: ۵/۹۳

وَأَمَّا الَّذِي رُوِّينَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، فِي النَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَهُوَ لِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْمَعْنَى فِي التَّرْجَمَةِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

وَأَمَّا الَّذِي رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ مَرْفُوعًا فِي لَعْنَةِ مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ، فَيُحْتَمَلُ أَنَّهُ عَرَفَ مِنْهُ نِفَاقًا، وَأَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ قَصْدًا إِلَى تَرْكِ الْحِشْمَةِ وَقِلَّةِ الْمُبَالَاةِ بِأَهْلِ الْحَلْقَةِ۔ (۱)

۳۳۳۔ یہ حدیث دوسری سند سے بھی آئی ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث ۳۳۲)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے جو ہم نے روایت بیان کی ہے کہ جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے، تو اس کی وجہ وہی ہے جس کو ہم نے ترجمہ میں بیان کیا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جو مرفوعا روایت ہے کہ حلقے کے بیچ میں بیٹھنے والے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نذر نفاق جانتے رہے ہوں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا اس لیے کہا ہو تا کہ آدمی تکبّر کرنا اور حلقے میں بیٹھنے والوں کی پرواہ نہ کرنا چھوڑ دے۔

(۷۴) باب کیفیة الجلوس
بیٹھنے کی کیفیت

(۳۳٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنًا۔)) (۲)

۳۳۴۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تو چار زانو ہو کر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔

(۳۳۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((مُحْتَبِيًا بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ))

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۱۱۹۔۴۳۰، سنن ابوداود، رقم: ۴۸۲۳، مسند احمد: ۵ / ۹۳

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۲۸۷۔۶۷۰، سنن ابوداود، رقم: ۴۸۵۰، ترمذی: ۵۸۵

يَقُولُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَشَبَّكَ أَبُو حَاتِمٍ بِيَدَيْهِ۔ [1]

۳۳۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے صحن میں کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ابو حاتم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملایا۔

(۳۳۶) عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ ارْعَدْتُ مِنَ الْفَرَقِ۔)) [2]

۳۳۶۔ قیلہ مخرمہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکڑوں بیٹھے ہوئے دیکھا، پس جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھنے میں بھی فروتنی اختیار کرتے ہیں تو میں خوف سے کانپ گئی۔

(۳۳۷) عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ، أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَذَكَرَهُ۔ [3]

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: الْقُرْفُصَاءُ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ كَجُلُوسِ الْمُحْتَبِي، وَيَكُونُ احْتِبَاؤُهُ بِيَدَيْهِ وَيَضَعُهُمَا عَلَى سَاقَيْهِ، كَمَا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ۔

وَأَمَّا الاحْتِبَاءُ بِالثَّوْبِ، فَقَدْ رُوِّينَا فِي حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ((وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ)) وَهَذَا إِذَا لَمْ يَظْهَرْ مِنْ عَوْرَتِهِ شَيْءٌ۔

فَإِنْ كَانَ احْتِبَاءُ إِنْسَانٍ بِالثَّوْبِ بِحَيْثُ يَظْهَرُ مِنْ عَوْرَتِهِ شَيْءٌ، فَهُوَ مَا فِي الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔))

أَمَّا الَّذِي رُوِيَ فِي حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ مَرْفُوعًا فِي النَّهْيِ عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلِمَا فِيهِ مِنَ اجْتِلَابِ النَّوْمِ وَتَعْرِيضِ الطَّهَارَةِ لِلانْتِقَاضِ۔

فَأَمَّا الْجَوَازُ فَقَدْ رُوِّينَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، ثُمَّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَجَمَاعَةٍ مِنَ

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۶۲۷۲

(۲) حسن۔ سنن ابو داود، رقم: ۴۸۴۷

(۳) صحیح۔ سنن ابو داود، رقم: ۴۸۴۸و۴۰۷۵و۱۱۱۰، وصححہ البانی فی صحیح ابی داود

الصَّحَابَةِ، وَجَمَاعَةٍ مِنَ التَّابِعِينَ۔

۳۳۷۔ دوسری روایت میں قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا... الحدیث۔

ابو عبید کہتے ہیں کہ "قرفصاء" کا مطلب ہے کہ آدمی گوٹ مار کر بیٹھے لیکن کپڑے سے گوٹ مار کر نہ بیٹھے بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے گوٹ مار کر بیٹھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی پنڈلیوں پر رکھے جیسے کہ کپڑے سے گوٹ مار کر بیٹھا جاتا ہے۔

کپڑے سے گوٹ مار کر بیٹھنے کے بارے میں حضرت جابر بن سلیم سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ ایک چادر سے گوٹ مار کر بیٹھے ہوئے تھے اور اس کا جھالر آپ ﷺ کے دونوں قدموں پر تھا، یہ اس صورت میں ہے جب کہ شرمگاہ نہ ظاہر ہو۔

لیکن اگر آدمی اس طرح کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے کہ شرمگاہ کھل جائے تو اس کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ایک آدمی کپڑے میں اس طرح گوٹ مار کر بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو۔

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے جو مرفوعاً روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو کپڑے میں گوٹ لگا کر بیٹھنے سے منع کیا ہے" تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس سے نیند آتی ہے اور طہارت کے ٹوٹنے کا اندیشہ رہتا ہے۔

اس کے جائز ہونے کے بارے میں ہم نے نبی ﷺ سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور صحابہ و تابعین کی ایک جماعت سے روایت بیان کی ہے۔

(۷۵) باب ما یکرہ من الجلوس
کس طرح بیٹھنا منع ہے

(۳۳۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ

ﷺ وَأَنَا جَالِسٌ ہٰکَذَا ، وَقَدْ وَضَعْتُ یَدِی الْیُسْرَی خَلْفَ ظَهْرِی وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْیَةِ یَدِی ، فَقَالَ: ((أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔))[1]

قَالَ أَبُو دَاوُدَ ، وَقَالَ الْقَاسِمُ: أَلْیَةُ الْیَدِ: الْكَفُّ أَصْلُ الْإِبْهَامِ وَمَا تَحْتَهُ۔

۳۳۸۔ حضرت عمرو بن شرید اپنے باپ شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی ﷺ گزرے اور میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا، میں اپنا بایاں ہاتھ اپنی پیٹھ کے پیچھے رکھے ہوئے تھا اور اپنی ہتھیلی پر ٹیک لگائے ہوئے تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا۔

ابو داؤد کہتے ہیں کہ قاسم نے کہا کہ ”آلیۃ الید“ سے مراد ہتھیلی میں انگوٹھے کی جڑ سے نیچے کا حصہ ہے۔

(۳۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ۔))[2]

۳۳۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سایہ میں ہو اور سایہ سمٹ جائے اور اس کا بعض حصہ دھوپ میں ہو اور بعض سایہ میں، تو اسے اٹھ جانا چاہیے۔

(۳۴۰) عَنْ بُرَيْدَةَ مَرْفُوعًا فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ مَحْصُولٌ عَلَى إِرَادَةِ الْجَبْرِيَّةِ حَتَّى لَا يَتَأَذَّى بِحَرَارَةِ الشَّمْسِ وَہُوَ كَحَدِيثِ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ جَاءَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَامَ فِي الشَّمْسِ فَأَمَرَ بِهِ فَحُوِّلَ إِلَى الظِّلِّ۔[3]

وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ حَمَلَهُ عَلَى مَنْ قَلَصَ عَنْهُ دُونَ مَنْ جَلَسَ كَذٰلِكَ ابْتِدَاءً۔

۳۴۰۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے جو مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی قصداً دھوپ میں نہ کھڑا ہو تاکہ سورج کی

(۱) صحیح۔ سنن ابو داؤد: ۴۸۴۸، صححہ البانی فی صحیح ابی داؤد

(۲) صحیح۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۴۸۲۱، البانی فی الصحیحۃ: ۸۳۷

(۳) صحیح۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۴۸۲۲، الادب المفرد، رقم: ۱۱۷۴

گرمی سے اس کو تکلیف نہ پہنچے۔ یہ حدیث اسی طرح ہے جیسے قیس بن ابی حازم کی حدیث اپنے باپ سے ہے کہ وہ آئے اس وقت نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، وہ دھوپ میں کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے ان کو سایہ میں بیٹھنے کا حکم دیا، پھر وہ سایہ میں چلے گئے۔

ابن منکدر کہتے ہیں کہ یہ اس شخص کے لیے ہے جس سے سایہ سمٹ جائے نہ کہ اس شخص کے لیے جو شروع ہی سے دھوپ میں بیٹھا ہو۔

(٧٦) باب كراهية من جلس مجلسا لم يذكر الله عز وجل فيه
ایسی مجلس جس میں اللہ عزو جل کا ذکر نہ ہو

(٣٤١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ، وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً))(١)

۳۴۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی مجلس میں لوگ اللہ کا نام نہ لیں اور اٹھ جائیں تو وہ ایسے ہی ہیں جیسے لوگ گدھے کے بدبودار جثہ پر سے اٹھیں، اور ان کے لیے حسرت ہو گی۔

(٧٧) باب في كفارة المجلس
مجلس کا کفارہ

(٣٤٢) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ فَأَرَادَ أَنْ يَقُومَ، قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّكَ تَقُولُ كَلَامًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا خَلَا، قَالَ: ((هٰذَا كَفَّارَةُ مَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ))(٢)

(١) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ٤٨٥٥، شعب الایمان ١ / ٤٠٣، رقم: ٥٤١، صححہ البانی فی الصحیحۃ: ٧٧

(٢) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ٤٨٥٩، حسنہ الالبانی فی صحیح ابی داود

۳۴۲۔ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے اور پھر اٹھنے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: "سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک" لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کچھ ایسے کلمات کہتے ہیں جن کو صرف مجلس سے اٹھنے کے علاوہ کسی دوسرے وقت میں نہیں کہتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجلس کا کفارہ ہے۔

(۷۸) باب تشميت العاطس إذا حمد الله عز وجل واستحباب العطاس وكراهية التثاؤب

جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس پر یرحمک اللہ کہنا، چھینک کا پسندیدہ ہونا اور جمائی کا ناپسندیدہ ہونا

قَدْ مَضَى حَدِيثُ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُمْ بِتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا ہے کہ چھینکنے والے پر "یرحمک اللہ" کہا جائے۔

(٣٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، أَوْ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، كَانَ حَقًّا عَلَى مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ، وَإِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ الشَّيْطَانُ فَلْيُخْفِهِ مَا اسْتَطَاعَ۔))[1]

۳۴۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چھینکنے کو پسند کرتا ہے اور جمائی لینے کو ناپسند کرتا ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے، یا یہ کہا کہ اس نے الحمد للہ کہا تو جس نے اس کو سنا اس پر "یرحمک اللہ" کہنا واجب ہے۔ اور جب جمائی آتی ہے تو شیطان

---

(۱) صحیح بخاری: ۶۲۲۳، سنن ابوداود، رقم: ۵۰۲۸، سنن الترمذی: ۲۷۴۷

اس پر ہنستا ہے، اس لیے جہاں تک ہو سکے اس کو چھپائے۔ (یعنی منہ بند کرے)

(٣٤٤) وَرَوَاهُ يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ دُونَ ذِكْرِ الْحَمْدِ وَالتَّشْمِيتِ، وَقَالَ: ((إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّهُ إِذَا فَتَحَ فَاهُ، فَقَالَ: آه، آه، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.))(١)

٣٤٤۔ یحیٰی قطان نے ابن ابی ذئب سے یہ روایت بیان کی ہے اس میں الحمد للہ اور "التشمیت" کا ذکر نہیں ہے، بلکہ اس کے الفاظ اس طرح ہیں "جب تم میں کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے۔ اس لیے کہ جب وہ اپنا منہ کھولتا ہے اور "آہ آہ" کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔"

(٣٤٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَلْيَقُلْ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَيَقُولُ هُوَ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.))(٢)

وَرُوِّينَا فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: ((وَلْيَقُلْ هُوَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ))، وَإِسْنَادُهُ مُخْتَلَفٌ فِيهِ۔

وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَصَحُّ إِسْنَادًا، وَتَابَعَهُ أَبُو أَيُّوبَ، وَعَائِشَةُ فِيمَا رُوِيَ عَنْهُمَا۔

٣٤٥۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ "الحمد للہ علی کل حال" کہے اور سننے والا "یرحمك اللہ" کہے پھر وہ چھینکنے والا "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم" کہے۔

سالم بن عبید اشجعی کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے یہ کہا کہ چھینکنے والا "یغفر اللہ لی ولکم" کہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی سند سب سے صحیح ہے۔ اور اسی طرح سے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔

(١) صحیح بخاری ٦٢٢٦، صحیح مسلم، رقم: ٥٦۔ ٢٩٩٤

(٢) صحیح بخاری ٦٢٢٤، سنن ابوداؤد، رقم: ٥٠٣٣ و ٥٠٣١

(٣٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا: ((شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا ، فَمَا زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ۔))[1]

وَفِي حَدِيثِ رِفَاعَةَ: ((فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَاتْرُكْهُ يَعْنِي بَعْدَ الثَّلَاثِ))[2]

۳۴۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور موقوفاً روایت ہے کہ تم اپنے بھائی کو تین مرتبہ یرحمک اللہ کہو۔ اس سے زیادہ جو ہو وہ زکام ہے۔

رفاعہ کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: اگر تم چاہو تو اس کو یرحمک اللہ کہو اور اگر چاہو تو چھوڑ دو۔ یعنی تین مرتبہ کہنے کے بعد۔

(٣٤٧) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: ((يَرْحَمُكَ اللَّهُ)) ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَزْكُومٌ۔))

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى فِي الثَّالِثَةِ۔[3]

۳۴۷۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس چھینکا، آپ رضی اللہ عنہ نے یرحمک اللہ کہا، اس نے پھر چھینکا، آپ ﷺ نے فرمایا زکام زدہ ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ایسا کہا۔

(٧٩) باب من عطس فلم يحمد الله عز وجل

جس نے چھینک آنے پر الحمد للہ نہیں کہا

(٣٤٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ ، قَالَ سُلَيْمَانُ ، أَوْ قَالَ: فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الْآخَرَ ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ

(۱) حسن۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۰۳۴و۵۰۳۶، شعب الایمان: ۷/ ۳۲، رقم: ۹۳۵۸، حسنہ البانی فی صحیح ابی داؤد

(۲) ضعیف۔ ابوداؤد: ۵۰۳۶، ضعیفہ الالبانی فی ضعیف ابی داؤد: ۱۰۶۸

(۳) الأدب المفرد ۹۳۵، صحیح مسلم: ۵۵۔۲۹۹۳، سنن ابوداود، رقم: ۵۰۳۷، ترمذی: ۲۷۴۳

عَطَسَ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ ، أَوْ قَالَ: فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَتَرَكَتَ الآخَرَ ، فَقَالَ: ((إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ ، وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدْ ـ)) [1]

۳۴۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک آئی، ان میں سے ایک کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کے لیے نہیں کہا، میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! دو آدمیوں کو چھینک آئی ان میں سے ایک کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کے لیے نہیں کہا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے الحمد للہ کہا تھا اور اس نے نہیں کہا تھا۔

(۳۴۹) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم : ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتُوهُ ، وَإِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ)) [2]

۳۴۹۔ حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور اس نے الحمد للہ کہا تو اس پر یرحمک اللہ کہو اور اگر اس نے الحمد للہ نہیں کہا تو یرحمک اللہ مت کہو۔

(۸۰) باب السنة في إخفاء العطاس وخفض الصوت به

چھینکنے والا اپنی چھینک کو چھپائے اور آواز کو پست کرے

(۳۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِذَا عَطَسَ غَضَّ صَوْتَهُ وَخَمَّرَ وَجْهَهُ)) [3]

۳۵۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھینک آتی تو آپ اپنی آواز پست کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو جاتا۔

(۸۱) باب إجابة الرجل أخاه المسلم إلى طعامه

(۱) صحیح بخاری: ۶۲۲۵، صحیح مسلم، رقم: ۵۳۔۲۹۹۱

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۵۴۔۲۹۹۲، مسند احمد: ۴/ ۴۱۲، الادب المفرد: ۹۴۱

(۳) حسن۔ سنن الکبری ۲/ ۲۹۰، ابوداود: ۵۰۲۹، ترمذی: ۲۷۴۵، مسند احمد: ۲/ ۴۳۹

مسلمان کے کھانے کی دعوت کو قبول کرنا

(۳۵۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ عُرُسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ فَلْيُجِبْ۔)) (۱)

وَبِمَعْنَاهُ رَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ۔

۳۵۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو شادی یا اس کے مثل (کسی تقریب) میں دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرلے۔

زبیدی نے بھی نافع سے اسی طرح روایت کی ہے۔

(۳۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ ، فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ ، وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ ، يَعْنِي الدُّعَاءَ)) (۲)

۳۵۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانے کے لیے بلایا جائے تو اسے قبول کرے، پس اگر وہ روزہ نہیں رکھے ہوئے ہے تو کھانا کھائے اور اگر روزہ رکھے ہوئے ہے تو اس کے لیے دعا کرے۔

(۳۵۳) عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ ، فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔)) (۳)

۳۵۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی دعوت کی جائے تو وہ دعوت قبول کرے پس اگر وہ چاہے تو کھائے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

(۳۵٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ ، وَلَوْ

(۱) صحیح مسلم ۱۰۰، ۹۶ـ۱۴۲۹، سنن ابن ماجہ، : ۱۹۱۴، سنن ابوداود، رقم: ۳۷۳۸

(۲) صحیح مسلم: ۱۰۶ـ۱۴۳۱، سنن ابوداود، رقم: ۲۴۶۰، سنن ترمذی، رقم: ۷۸۰، ۷۸۱، سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۷۵۰، مسند احمد: ۲/ ۵۰۷

(۳) صحیح مسلم ۱۰۵ـ۱۴۳۰، سنن ابوداود، رقم: ۳۷۴۰

أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔)) (۱)

۳۵۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے بکری کا کھر کھانے کے لیے بلایا جائے تو بھی میں دعوت قبول کروں گا اور اگر دست میرے پاس بطور ہدیہ بھیجا جائے تو بھی میں اس کو قبول کروں گا۔

(۳۵۵) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ: ((إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَأَجِبْ أَقْرَبَهُمَا بَابًا ، وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِي سَبَقَ)) (۲)

۳۵۵۔ حمید بن عبدالرحمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو دعوت دینے والے ایک ساتھ دعوت دیں تو ان میں جس کا گھر زیادہ قریب ہو اس کی دعوت قبول کرو اور اگر ان میں سے ایک نے پہلے دعوت کی تو جس نے پہلے دعوت کی ہے اس کی دعوت قبول کرو۔

(۳۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ((شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ ، يُدْعَى الْغَنِيُّ وَيُتْرَكُ الْمِسْكِينُ [وَهِيَ حَقٌّ] فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔)) (۳)

وَكَانَ مَعْمَرٌ رُبَّمَا قَالَ: ((وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔))

هٰكَذَا رَوَاهُ مَوْقُوفًا ، وَرُوِيَ مَرْفُوعًا مِنْ وَجْهٍ آخَرَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْأَعْرَجِ۔

۳۵۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت ہے کہ برا ولیمہ وہ ولیمہ ہے جس میں کھانے کے لیے مالدار لوگ تو بلائے جائیں لیکن مسکین کو نہ بلایا جائے (اور یہ ولیمہ واجب ہے) جس نے اس کو چھوڑ دیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

معمر کہتے ہیں کہ شاید یہ کہا کہ جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

یہ حدیث موقوف ہے لیکن دوسری سند سے یہ روایت مرفوعاً بھی آئی ہے۔

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۲۵۶۸، صحیح مسلم، رقم: ۹۰۔۱۰۳۰

(۲) ضعیف۔ سنن ابوداود، رقم: ۳۷۵۶، ضعیفہ البانی فی الارواء: 1951

(۳) صحیح بخاری، رقم: ۵۱۷۷، ابوداود، رقم: ۳۷۴۲

(۳۵۷) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَأْذَنَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ فِي دُخُولِهِ الْبَيْتَ وَأَكْلِهِ عِنْدَهُ، فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ: ((أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ)) وَرَوَاهُ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، لَمْ يَشُكَّ فِيهِ۔[1]

۳۵۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن عبادہ سے گھر میں آنے کی اجازت طلب کی اور کہا "السّلام علیکم ورحمۃ اللہ" پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی ہے آپ ان کے گھر میں داخل ہوئے اور کھانا کھایا اور جب کھانے سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا ہے اور تمہارے لیے فرشتوں نے دعا کی ہے اور تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا ہے۔

(۸۲) باب عيادة المريض

مریض کی عیادت

قَدْ مَضَى حَدِيثُ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((عُودُوا الْمَرِيضَ))

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم مریض کی عیادت کرو۔

(۳۵۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((عُودُوا مَرْضَاكُمْ وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تُذَكِّرْكُمُ الْآخِرَةَ))[2]

۳۵۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مریضوں کی عیادت کرو اور جنازے میں شرکت کرو وہ تم کو آخرت کی یاد دلائے گی۔

(۸۳) باب فضل العيادة

(۱) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۳۸۵۴، سنن الدارمی، رقم: ۱۷۷۲، ابن ماجہ: ۱۷۴۷

(۲) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۵۱۸، مسند احمد: ۳/ ۴۸، صححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۱۹۱۸

عیادت کی فضیلت

(۳۵۹) عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَنْ عَادَ مَرِیضًا لَمْ یَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)) فَقِیلَ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ، مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((جَنَاهَا)) (۱)

۳۵۹۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جنّت کے چنے ہوئے میوے میں رہتا ہے۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! "خرفۃ الجنۃ" کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "جنّت کے چنے ہوئے پھل۔"

(۳۶۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَنْ عَادَ مَرِیضًا لَمْ یَزَلْ یَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتّٰی یَجْلِسَ ، فَإِذَا جَلَسَ تَغَمَّسَ فِیهَا۔)) (۲)

۳۶۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مریض کی عیادت کرنے جاتا ہے وہ اللہ کی رحمت کے اندر داخل ہوتا ہے یہاں تک کہ (مریض کے پاس) بیٹھ جائے، پھر جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت کے اندر غوطہ لگاتا ہے۔

(۳۶۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَیْلٰی ، قَالَ: جَاءَ أَبُو مُوسٰی یَعُودُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ: أَعَائِدًا جِئْتَ أَمْ شَامِتًا ، فَقَالَ: بَلْ عَائِدًا ، فَقَالَ عَلِيٌّ: فَإِنْ کُنْتَ عَائِدًا ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ ، یَقُولُ: ((إِذَا أَتَی الرَّجُلُ أَخَاهُ یَعُودُهُ مَشٰی فِي خُرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَجْلِسَ ، فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ ، فَإِنْ کَانَ غُدْوَةً صَلّٰی عَلَیْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰی یُمْسِيَ ، وَإِنْ کَانَ مَسَاءً صَلّٰی عَلَیْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰی یُصْبِحَ۔)) (۳)

---

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۴۲۔۲۵۶۸

(۲) ضعیف۔ مسند احمد ۳ / ۳۰۴، الادب المفرد ۵۲۲، سنن الکبریٰ بیہقی: ۳/ ۳۸۰، فی اسنادہ ہیثم بن بشیر مدلس

(۳) صحیح۔ سنن ابن ماجہ، ۱۴۴۲، مسند احمد ۱ / ۸۱، شعب الایمان ۶ / ۵۳۱، رقم: ۹۱۷۳، ابوداؤد: ۳۰۹۶، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۱۳۶۷

۳۶۱۔ عبد الرحمٰن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی عیادت کرنے آئے، ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم بیمار پرسی کرنے آئے ہو یا کسی کی مصیبت پر خوش ہونے آئے ہو؟ انہوں نے کہا میں بیمار پرسی کرنے آیا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم بیمار پرسی کرنے آئے ہو تو میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جب آدمی اپنے بھائی کی عیادت کیلئے آئے وہ جنّت کے چنے ہوئے میوے میں چلتا ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے، اور جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے، پس اگر وہ صبح کے وقت عیادت کرنے گیا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت عیادت کرنے گیا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔"

یہ روایت شعبہ سے مرفوعاً بیان کی گئی ہے اور کئی اسناد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کی گئی ہے۔

(٣٦٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ۔ [1]

۳۶۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ میری عیادت کے لیے آئے، آپ نہ خچر پر سوار تھے نہ گھوڑے پر۔ (بلکہ پیدل آئے تھے)

(٣٦٣) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنِي۔ [2]

۳۶۳۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری آنکھ میں تکلیف تھی تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی۔

(۸۴) باب السنة فی العیادة

عیادت کا طریقہ

(٣٦٤) عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَاهَا قَالَ: اشْتَكَيْتُ بِمَكَّةَ فَجَاءَنِي رَسُولُ اللّٰهِ

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۶۶۴، سنن ابو داؤد، رقم: ۳۰۹۶، ترمذی: ۳۸۵۱

(۲) حسن۔ الادب المفرد ۵۳۲، سنن ابو داؤد، رقم: ۳۱۰۲ و ۳۱۰۴ و حسنہ البانی فی صحیح ابی داؤد

ﷺ يَعُودُنِي ، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِي ثُمَّ مَسَحَ صَدْرِي وَبَطْنِي ، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ، وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ)) (۱)

۳۶۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بنت سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں، وہ کہتے ہیں: میں مکہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کرنے آئے آپ ﷺ نے اپنا داہنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا اور میرے سینہ اور پیٹ پر اپنا ہاتھ پھیرا، پھر یہ دعا کی ”اے اللہ سعد کو شفا دے اور ان کی ہجرت پوری کر دے۔ (یعنی مکہ میں ان کو موت نہ دے جہاں سے ہجرت کر چکے ہیں)۔ (یہ حجۃ الوداع کے وقت کا واقعہ ہے)

(۳۶۵) عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا مَسَحَ وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ أَوْ قَالَ: مَسَحَ عَلَى صَدْرِهِ ، وَقَالَ: ((أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔)) قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلْتُ آخُذُ بِيَدِهِ لِأَجْعَلَهَا عَلَى صَدْرِهِ وَأَقُولُ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنِّي ، وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْنِي الرَّفِيقَ الْأَعْلَى۔)) (۲)

وَرَوَاهُ جَرِيرٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، وَقَالَ: مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، وَقَالَ: وَضَعَ يَدَهُ حَيْثُ يَشْتَكِي۔

۳۶۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو اس کے چہرے اور سینے پر اپنا ہاتھ پھیرتے۔ یا راوی نے یہ کہا کہ اس کے سینے پر ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا کرتے: ”اے لوگوں کے رب تو بیماری کو لے جا اور شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ایسی شفاء جس سے بیماری کچھ باقی نہ رہ جائے۔“

وہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کے مرض الموت میں میں آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑنے لگی تاکہ اس کو آپ ﷺ کے سینے پر پھیر دوں اور یہ دعا پڑھنے لگی تو آپ ﷺ نے مجھ

(۱) صحیح بخاری: ۵۶۵۹، صحیح مسلم ۸۔۱۶۲۸
(۲) صحیح مسلم، رقم: ۴۶۔۲۱۹۱، مسند احمد: ۶/ ۱۲۶

سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور یہ دعا کرنے لگے: ”اے اللہ بلند رفیقوں میں رکھ۔“
جریر کی روایت جو اعمش سے ہے اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اس پر پھیرا۔ اور ہشیم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھا جہاں تکلیف تھی۔

(٣٦٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، فَقَالَ: ((لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔))(١)

٣٦٦۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دیہاتی کی عیادت کرنے گئے تو فرمایا: ”کوئی بات نہیں انشاء اللہ یہ (گناہوں سے) پاک کرنے والی چیز ہے۔“

(٣٦٧) عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، أَنَّهُ قَالَ: لَا يُحَدِّثُ الْمَرِيضَ إِلَّا بِمَا يُعْجِبُهُ۔(٢)

٣٦٧۔ ابو مجلز کہتے ہیں کہ مریض سے وہی گفتگو کرے جو اس کو پسند ہو۔

(٣٦٨) وَعَنْ طَاوُسٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ أَخَفُّهَا۔ وَرُوِيَ ذَلِكَ مَرْفُوعًا۔(٣)

٣٦٨۔ طاؤس کہتے ہیں کہ سب سے افضل عیادت ہلکی عیادت ہے۔ اسی طرح مرفوعاً ایک روایت بھی آئی ہے۔

(٣٦٩) وَرُوِّينَا فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔))(٤)

فَيُسْتَحَبُّ ذَلِكَ لِمَنْ شَهِدَ مَرِيضًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ۔

٣٦٩۔ کتاب الجنائز میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کہنے کی تلقین کرو۔

---

(١) صحیح بخاری، رقم: ٣٦١٦، ٥٦٥٦، ٥٦٦٢، ٧٤٧٠
(٢) شعب الایمان ٦ / ٥٤٠، رقم: ٩٢١١
(٣) ضعیف۔ شعب الایمان ٦ / ٥٤٣، رقم: ٩٢٢٥، مصنف عبدالرزاق، ٣ / ٥٩٤ رقم: ٦٧٦٨، ضعیفہ البانی فی الضعیفۃ: ٢٥١٧
(٤) صحیح مسلم ١ـ ٩١٦، مسند احمد ٣ / ٣، شعب الایمان ٦ / ٥٤٥، رقم: ٩٢٣٣، سنن ابوداود، رقم: ٣١١٧، ابن ماجہ: ١٤٥٤

یہ اس شخص کے لیے مستحب ہے جو ایسے مریض کی عیادت کرے جو مرض الموت میں ہو۔

(۸۵) باب اتباع الجنائز
جنازے میں شرکت کرنا

قَدْ مَضٰى حَدِيْثُ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِيْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جنازے میں شرکت کرو۔

(۳۷۰) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَأْتِيْ ضُعَفَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَزُوْرُهُمْ، وَيَعُوْدُ مَرْضَاهُمْ، وَيَشْهَدُ جَنَائِزَهُمْ))[1]

۳۷۰۔ ابو امامہ بن سہل بن حنیف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کمزور مسلمانوں کے پاس آتے تھے، اور ان کے مریضوں کی عیادت کرتے، اوران کے جنازے میں شرکت کرتے تھے۔

(۳۷۱) عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً، وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ السُّنْدُسِ وَإِسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ حَفَرَ لِمَيِّتٍ قَبْرًا فَأَجَنَّهُ فِيْهِ أُجْرِيَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ مَسْكَنٍ أَسْكَنَهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔))[2]

۳۷۱۔ حضرت ابورافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی میت کو غسل دے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو چالیس مرتبہ معاف کرے گا، اور جو کسی میت کو کفن دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا ریشمی لباس پہنائے گا، اور جس نے میت کے لیے قبر کھودی اور میت کو اس کے اندر رکھا تو اس کو قیامت

(۱) صحیح۔ شعب الایمان ۷/ ۴، رقم: ۹۲۴۶، صححہ البانی فی الصحیحہ: ۲۱۱۲

(۲) صحیح۔ شعب الایمان ۷/ ۹، رقم: ۹۲۶۵، سنن الکبریٰ للبیہقی: ۳/ ۳۹۵

تک اس کے لیے ٹھکانہ بنانے کا اجر ملے گا۔

(۳۷۲) عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ، فَقَالَ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ؟ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ:

((مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا ، ثُمَّ تَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ مِنْ أَجْرٍ ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ قِيرَاطٌ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُحُدٍ)) (۱)

فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ خَبَّابًا إِلَى عَائِشَةَ لِيَسْأَلَهَا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَرْجِعَ إِلَيْهِ فَيُخْبِرَهُ بِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ ، فَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِنْ حَصَاةِ الْمَسْجِدِ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهِ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ الرَّسُولُ ، قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ بِالْحَصَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الْأَرْضَ ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ۔

۳۷۲۔ یزید بن عبداللہ بن قسیط کہتے ہیں کہ داوُد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ خباب صاحب المقصورۃ (حویلی والے) آئے انہوں نے کہا کیا تم نے نہیں سنا جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص میت کے ساتھ اس کے گھر سے نکلے، اور جنازہ کی نماز ادا کرے، پھر اس کے پیچھے پیچھے چلے، یہاں تک کہ اس کو دفن کر دیا جائے تو اس کو دو قیراط کے برابر اجر ملے گا، اور جو شخص صرف نماز پڑھ کر واپس آجائے، تو اس کے لیے ایک قیراط کے برابر اجر ہے جو کہ احد پہاڑ کے مثل ہے۔

پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خباب کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تا کہ وہ ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کے بارے میں پوچھیں، اور واپس آکر ان کو بتائیں

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۱۳۲۵، صحیح مسلم، رقم: ۹۴۵-۵۲، ابوداود: ۳۱۶۹

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کہا، ابن عمر رضی اللہ عنہ مٹھی میں مسجد کی کنکریاں الٹ پلٹ رہے تھے کہ وہ قاصد واپس آ گئے، اور کہنے لگے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کی تصدیق کی ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کی کنکریوں کو زمین پر پھینکا، پھر کہنے لگے کہ ہم نے بہت سے قیراطوں کا نقصان اٹھایا ہے۔

(٣٧٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مَرْفُوعًا: ((إِنَّ أَوَّلَ كَرَامَةِ الْمُؤْمِنِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَغْفِرَ لِمُشَيِّعِهِ۔))(1)

٣٧٣۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی سب سے پہلی عزت اللہ کی طرف سے یہ ہوگی کہ اس کے جنازے میں شریک ہونے والے کو بخش دیا جائے گا۔

(٨٦) باب التعزية
تسلی دینا

(٣٧٤) قَدْ مَضَى فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ عَزَّى أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي مُصِيبَةٍ كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَلَ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))(2)

٣٧٤۔ کتاب الجنائز میں عمرو بن حزم کی حدیث گزر چکی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے اپنے مومن بھائی کو کسی مُصیبت میں تسلی دی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو کرامت کا لباس پہنائے گا۔

(٣٧٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ))(3)

(1) ضعیف۔ شعب الایمان ٧/ ٧، رقم: ٩٢٥٦ ضعیفہ البانی فی الضعیفہ: ٣١٦٧

(2) ضعیف۔ شعب الایمان: ٧/ ١٢، رقم: ٩٢٧٩، سنن الکبریٰ: ٤/ ٥٩، البانی فی الارواء: ٧٦٥

(3) ضعیف۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ١٦٠٢، سنن ترمذی، رقم: ١٠٧٣، شعب الایمان ٧/ ١٣، رقم: ٩٢٨٤

۳۷۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مُصیبت زدہ کو تسلی دلائی تو اس کے لیے اسی کے اجر کے برابر اجر ہے۔

(۸۷) باب زیارۃ القبور

قبروں کی زیارت

(۳۷۶) قَدْ مَضَى فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ۔))(۱)

۳۷۶۔ کتاب الجنائز میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: تم قبروں کی زیارت کرو اس لیے کہ وہ تمھیں موت کی یاد دلاتی ہیں

(۳۷۷) عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً۔))(۲)

۳۷۷۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا، لیکن اب تم قبروں کی زیارت کرو، اس لیے کہ اس کی زیارت سے موت کی یاد آتی ہے۔

(۳۷۸) عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، ثُمَّ بَدَا لِي فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ، وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ، فَزُورُوا وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا))(۳)

۳۷۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا، پھر مجھے اس کی زیارت کرنا ٹھیک لگا پس تم اس کی زیارت

---

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۱۰۶۔۹۷۷، سنن ابوداؤد ۳۲۳۵، ۳۶۹۸، مسند احمد ۵ / ۳۵۵

(۲) صحیح مسلم: ۹۷۷، مختصر الترمذی: ۱۰۵۴، سنن ابوداؤد، رقم: ۳۲۳۵

(۳) ضعیف۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۵۷۱، سنن الکبریٰ بیہقی: ۴/۷۷

کرو اس لیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہے، آنکھوں سے آنسو نکلتے ہیں، اور آخرت کی یاد آتی ہے، پس تم اس کی زیارت کرو، اور (ہاں) فحش گوئی نہ کرو۔

(۳۷۹) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ ﷺ ؟ قُلْتُ: بَلَى ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْبَقِيعِ ، قَالَتْ: فَكَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((قُولِي: السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ۔))[1]

وَرُوِّينَاهُ فِي حَدِيثِ بُرَيْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَعْنَاهُ ، زَادَ: ((أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ))

۳۷۹۔ محمد بن قیس بن مخرمہ بن عبد المطلب کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا میں تم کو اپنے بارے میں اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں نہ بتادوں؟ میں نے کہا ہاں، ضرور بتائیے، پھر انہوں نے جنت البقیع کی طرف آپ کے نکلنے کا واقعہ بیان کیا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کیسے کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو "مومن اور مسلم قبر والوں پر میرا اسلام ہو، ہم میں جو پہلے جانے والے ہیں اور جو بعد میں جانے والے ہیں سب پر اللہ رحم کرے، اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔

بریدہ سے بھی اسی طرح کی روایت رسول اللہ ﷺ سے آئی ہے لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں "تم ہم سے پہلے پہنچنے والے ہو اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں، ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں۔"

(۸۸) باب النهي عن سب الأموات

میت کو گالی دینا منع ہے

(۳۸۰) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ

(۱) صحیح مسلم، رقم ۱۰۳۔۹۷۴، مسند احمد: ۵/ ۶،۲۲۱/ ۳۵۹

قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا۔)) [1]

۳۸۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مردوں کو گالی نہ دو اس لیے کہ وہ وہاں تک پہنچ گئے ہیں جو انہوں نے عمل کیا ہے۔

(۳۸۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِئِهِمْ)) [2]

۳۸۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کرو اور برائیاں نہ بیان کرو۔

(۳۸۲) عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: مُرَّ بِجَنَازَةٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: ((أَثْنُوا عَلَيْهِ)) فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَأَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا، فَقَالَ: ((وَجَبَتْ)) قَالَ: ثُمَّ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: ((أَثْنُوا عَلَيْهِ)) فَقَالُوا: بِئْسَ الْمَرْءُ كَانَ فِي دِينِ اللَّهِ، فَقَالَ: ((وَجَبَتْ۔ أَنْتُمْ شُهُودُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ۔)) [3]

فَهَذَا وَمَا رُوِيَ فِي مَعْنَاهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ فِيمَنْ كَانَ مُعْلِنًا بِشَرٍّ فَأَمَرَ بِالثَّنَاءِ عَلَيْهِ بِمَا يَعْلَمُونَ مِنْهُ لِيَنْزَجِرَ أَمْثَالُهُ عَنِ الشَّرِّ وَإِطَالَةِ الْأَلْسُنِ فِي أَنْفُسِهِمْ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ۔

۳۸۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بارے میں تم اپنا خیال بیان کرو، لوگوں نے کہا جہاں تک ہم جانتے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبّت کرتا تھا اور اس کی تعریف کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا واجب ہو گئی (یعنی جنّت) پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اس کے بارے میں تم اپنا خیال بیان کرو، لوگوں نے کہا کہ وہ اللہ کے دین کے بارے میں بہت برا آدمی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا واجب ہو

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۱۳۹۳، مسند احمد ۶/۱۸۰، شعب الایمان ۵/۲۸۷، رقم: ۶۶۷۸

(۲) ضعیف۔ سنن ابوداؤد: ۴۹۰۰، سنن ترمذی: ۱۰۱۹، شعب الایمان ۵/۲۸۷، رقم: ۶۶۷۹، ضعیفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۷۳۹

(۳) السنن الکبریٰ ۴/ ۷۵، مسند احمد ۳/ ۱۹۷، صحیح مسلم: ۲۵۶۴-۳۲، سنن ابوداؤد ۴۸۸۲

گئی (یعنی جہنم) تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔

شاید وہ شخص کھلم کھلا برائیاں کر رہا تھا اور لوگ اس کو جانتے تھے اس لیے اس کے بارے میں آپ ﷺ نے لوگوں سے اپنا خیال بیان کرنے کے لیے کہا تاکہ اس کے مثل دوسرے لوگوں کو ان کے برے کام اور زبان درازی پر زجر و توبیخ کریں۔

(۸۹) باب النهي عن الإعجاب بنفسه والازدراء بغيره

غرور کرنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا

قد مضى في الحديث الثابت، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ))

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک مُسلمان دوسرے مُسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اس کو رسوا کرتا ہے اور نہ اس کو حقیر سمجھتا ہے۔ آدمی کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مُسلم بھائی کو حقیر سمجھے۔

(۳۸۳) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اَلْكِبْرُ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ))[1]

۳۸۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کبر یہ ہے کہ آدمی حق کو تکبّر سے قبول نہ کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

(۳۸٤) عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَدَّثَ: ((أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ، قَالَ اللّٰهُ: مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلّٰى عَلَىٰ أَنَّنِي لَا أَغْفِرُ لِفُلَانٍ، فَإِنِّي غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ)) أَوْ كَمَا قَالَ۔[2]

۳۸۴۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود: ۴۰۹۲، صحیح مسلم ۹۱۔۹۱، مسند احمد: ۴/ ۱۵۱، ۱۳۳

(۲) صحیح مسلم ۷۔۱۳۷۔۲۶۲۱

شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا، تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ کون ہے جو میری قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں شخص کو نہیں بخشوں گا، میں نے فلاں کو بخش دیا اور تمہارا عمل ضائع کر دیا۔

(٣٨٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ، يَقُولُ: هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ۔)) [1]

٣٨٥۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ لوگ ہلاک وفنا ہو گئے تو وہ ان میں سے سب سے زیادہ ہلاک وفنا ہونے والا ہے۔

(٣٨٦) عَنْ مَالِكٍ، فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ)) (انظر الحديث السابق) [2]

قَالَ إِسْحَاقُ: فَقُلْتُ لِمَالِكٍ: مَا وَجْهُ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا رَجُلٌ حَقَّرَ النَّاسَ وَظَنَّ أَنَّهُ خَيْرٌ مِنْهُمْ، فَقَالَ هٰذَا الْقَوْلَ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ، أَيْ: أَرْذَلُهُمْ، وَأَمَّا رَجُلٌ حَزِنَ لِمَا يَرَى مِنَ النَّقْصِ مِنْ ذَهَابِ أَهْلِ الْخَيْرِ فَقَالَ هٰذَا الْقَوْلَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ بِهِ بَأْسٌ۔

٣٨٦۔ ایک دوسری سند سے یہ حدیث آئی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: ”جب آدمی یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ ان میں سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔“

اسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے مالک سے پوچھا کہ اس کا کیا معنی ہو سکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ وہ شخص ہے جو لوگوں کو حقیر سمجھے اور یہ گمان کرے کہ وہ ان سے بہتر ہے پھر جب وہ یہ قول کہے تو وہ ان میں سب سے زیادہ ذلیل ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ قول اہل خیر کے چلے جانے پر غمزدہ ہو کر کہے تو کوئی حرج نہیں۔ (ابوداؤد نے مالک کے اس قول کو سنن ابی داوود میں مختصراً بیان کیا ہے)

(١) صحیح مسلم ١٣٩۔ ٢٦٢٣، الادب المفرد، رقم: ٧٥٩، سنن ابوداود، رقم: ٤٩٨٣

(٢) صحیح مسلم: ٢٦٢٣، سنن ابوداود، رقم: ٤٩٨٣، شعب الایمان ٥/٢٨٨، رقم: ٦٦٨٥۔

(۹۰) باب من اختار العجز على الفجور
برائی کے مقابلے میں عاجزی اختیار کرنا

(۳۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُخَيَّرُ فِيهِ الرَّجُلُ بَيْنَ الْعَجْزِ وَالْفُجُورِ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَخْتَرِ الْعَجْزَ عَلَى الْفُجُورِ۔))(۱)

۳۸۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگوں پر ایسا ایک زمانہ آئے گا، جس میں آدمی کو برائی کرنے اور عاجزی کرنے کے درمیان اختیار دیا جائے گا، پس جس کو یہ زمانہ ملے وہ برائی کرنے کے بجائے عاجزی کو اختیار کرے۔

(۹۱) باب فی فضيلة الصدق وذم الكذب
سچ بولنے کی فضیلت اور جھوٹ بولنے کی مذمت

قال اللہ عز وجل ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ (التوبۃ:۱۱۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔“

(۳۸۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔))(۲)

۳۸۸۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(۱) ضعیف۔ مسند احمد ۲/۲۷۸، البانی فی ضعیف الجامع: ۳۲۹۴

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۹۴، صحیح مسلم ۱۰۳۔۲۶۰۷، مسند احمد ۱/ ۳۸۴

کہ: تم سچ بولو اس لیے کہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے پاس سچا لکھا جاتا ہے، اور جھوٹ سے بچو، اس لیے کہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے، اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے پاس جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

(٣٨٩) عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ الْكَذِبَ لَا يَصْلُحُ مِنْهُ جِدٌّ وَلَا هَزْلٌ، وَلَا يَعِدُ الرَّجُلُ ابْنَهُ ثُمَّ لَا يُنْجِزُ لَهُ...))[1]

ثُمَّ ذَكَرَ بِهِمَا فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَزَادَ: ((أَنَّهُ يُقَالُ لِلصَّادِقِ: صَدَقَ وَبَرَّ، وَيُقَالُ لِلْكَاذِبِ: كَذَبَ وَفَجَرَ۔))

٣٨٩۔ ابو احوص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو مرفوعاً بیان کیا ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: ”جھوٹ کسی حال میں بھی درست نہیں ہے، چاہے وہ سنجیدگی میں ہو یا مذاق میں۔ اور ایسا بھی کرنا جائز نہیں کہ آدمی اپنے بچے سے (کسی چیز کے دینے کا) وعدہ کرے اور پھر اس کو پورا نہ کرے۔۔۔۔“ پھر انہوں نے وہی باتیں بیان کی ہیں جو اس سے پہلے کی حدیث میں ہیں اور یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ سچے آدمی کے لیے کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ کہا اور نیک کام کیا اور جھوٹے آدمی کے لیے کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا اور برا کام کیا۔

(٣٩٠) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، فَذَكَرَهُ۔

٣٩٠۔ اس روایت کی سند بیان کی گئی ہے جو ابو الاحوص سے ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

(٣٩١) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ:

(١) صحیح۔ مسند احمد ١/ ٤١٠

((كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ۔))(1)

۳۹۱۔ حضرت سفیان بن اسید حضرمی کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کرو جس پر وہ تم کو سچا سمجھ رہا ہے اور تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو۔

(۳۹۲) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْمَعَارِيضِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ۔))(2)

تَفَرَّدَ بِرَفْعِهِ دَاوُدُ ، وَوَقَّفَهُ غَيْرُهُ ، وَهٰذَا فِيمَا يَرُدُّ بِهِ ضَرَرًا ، وَلَا يَرْجِعُ بِالضَّرَرِ عَلَى غَيْرِهِ ، فَأَمَّا فِيمَا يَضُرُّ غَيْرَهُ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ بِالْحَدِيثِ قَبْلُ۔

۳۹۲۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تعریض میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے (تعریض کا مطلب ہے دوسرے پر ڈھال کر بات کرنا)

صرف داؤد نے اس روایت کو مرفوعاً بیان کیا ہے اور بقیہ لوگوں نے اس کو موقوفاً بیان کیا ہے۔ اور یہ اس صورت میں ہے جب کہ ضرر ہٹانا مقصود ہو اور کسی کو نقصان نہ پہنچانا ہو لیکن اگر کسی کو نقصان پہنچانا مقصود ہو تو جائز نہیں جیسے کہ اس سے پہلے حدیث گزر چکی ہے۔

(۹۲) باب فضيلة الصمت وحفظ اللسان عما لا يحتاج إليه

خاموش رہنے اور زبان کی حفاظت کرنے کی فضیلت

قَدْ مَضَى حَدِيثُ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔))

---

(1) ضعیف۔ سنن ابوداود ۴۹۷۱، الادب المفرد، رقم: ۳۹۳، شعب الایمان: ۴/ ۲۰۹، رقم: ۴۸۲۰، مسند احمد: ۴/ ۱۸۳، البانی فی الضعیفہ: ۱۲۵۱

(2) ضعیف۔ الادب المفرد، رقم: ۸۵۷، سنن الکبری: ۱۰/ ۱۹۹، البانی فی الضعیفہ: ۱۰۹۴

اس سلسلہ میں حضرت ابو شریح خزاعی کی حدیث گزر چکی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کرے یا خاموش رہے۔

(ملاحظہ ہو حدیث: ۸۹)

(۳۹۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : ((مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ .)) (۱)

۳۹۳۔ حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے اس کے لیے میں جنّت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۳۹۴) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مُرْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ فِي الْإِسْلَامِ ، قَالَ : ((قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ)) قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ ؟ قَالَ : ((هٰذَا)) وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِطَرَفِ لِسَانِ نَفْسِهِ . (۲)

۳۹۴۔ حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کسی ایسی چیز کا حکم دیجیے جس کو میں اسلام کے اندر رہ کر پکڑے رہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو میں اللہ پر ایمان لایا، پھر اس پر استقامت اختیار کرو، میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ میرے بارے میں کس چیز سے سب سے زیادہ ڈرتے ہیں، آپ ﷺ نے اپنی زبان کا کنارہ پکڑ کر کہا کہ اس سے۔

(۳۹۵) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((قُلْ رَبِّيَ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ)) قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، فَمَا أَكْبَرُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ ؟ قَالَ : فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ، ثُمَّ قَالَ : ((هٰذَا وَهٰكَذَا)) (۳)

۳۹۵۔ سفیان بن عبد اللہ ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۶۴۷۴، سنن ترمذی، رقم: ۲۴۰۸

(۲) مسند احمد ۳۸۴/۴، صحیح مسلم، رقم: ۶۲-۳۸، سنن ترمذی: ۲۴۱۰، ابن ماجہ: ۳۹۷۲

(۳) صحیح۔ مسند احمد ۳/ ۴۱۳، ملاحظہ ہو سابق حدیث

مجھے ایسی چیز کا حکم دیجئے جس کو میں پکڑے رہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کہو کہ میرا رب اللہ ہے، پھر اس پر استقامت اختیار کرو، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کس چیز سے سب سے زیادہ آپ ﷺ میرے بارے میں ڈرتے ہیں، آپ ﷺ نے اپنی زبان کا کنارہ پکڑا پھر فرمایا "اس سے۔" (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

(۳۹۶) عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ لَبّٰى عَلَى الصَّفَا ، ثُمَّ قَالَ: يَا لِسَانُ قُلْ خَيْرًا تَغْنَمْ ، وَاصْمُتْ تَسْلَمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْدَمَ قَالُوا: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، هٰذَا شَيْءٌ تَقُولُهُ أَوْ سَمِعْتَهُ ، قَالَ: لَا ، بَلْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((إِنَّ أَكْبَرَ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ۔))[1]

۳۹۶۔ ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوہ صفا پر لبیک کہا، پھر فرمایا: اے زبان تو بھلی بات کر تجھے غنیمت حاصل ہو گی (یعنی اچھا اجر ملے گا) اور خاموش رہ تو محفوظ رہے گی، قبل اس کے کہ تو نادم ہو، لوگوں نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمن، آپ یہ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں یا آپ نے اسے سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی کی سب سے بڑی غلطی اس کی زبان میں ہے۔

(۳۹۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ حَمَّادٌ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا مَرْفُوعًا ، قَالَ: ((الْأَعْضَاءُ تُكَفِّرُ اللِّسَانَ ، تَقُولُ: اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا ، إِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا ، وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا۔))[2]

۳۹۷۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (حماد کہتے ہیں کہ اس کو ہم مرفوعاً ہی جانتے ہیں) کہ اعضاء زبان کا انکار کرتے ہیں (یعنی زبان کو غلط بات کہنے سے روکتے ہیں) اور کہتے ہیں: اللہ سے ہمارے بارے میں ڈرو، پس اگر تم سیدھے رہے تو ہم سیدھے رہیں گے اور اگر تم ٹیڑھے رہے تو ہم ٹیڑھے رہیں گے۔

(۳۹۸) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الْإِسْلَامَ وَالصَّلَاةَ وَالْجِهَادَ ،

(۱) حسن۔ شعب الایمان ۴/ ۲۴۲، رقم: ۴۹۴۰

(۲) حسن۔ سنن ترمذی، رقم: ۲۴۰۷، مسند احمد: ۳/ ۹۵، حسنہ البانی فی صحیح الجامع: ۳۵۱

ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذَلِكَ كُلِّهِ ؟)) قَالَ: قُلْتُ: بَلَى ، قَالَ: فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ ، وَقَالَ: ((أَكْبِبْ عَلَيْكَ هَذَا)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ ؟ قَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ ، وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ)) أَوْ قَالَ: ((عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ ۔)) (1)

۳۹۸۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اسلام، نماز اور جہاد کا ذکر کیا پھر فرمایا: کیا میں تم کو ان تمام کا سرمایہ نہ بتادوں؟ میں نے کہا ہاں، آپ ﷺ ضرور بتایئے، پھر آپ ﷺ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا اس کو روکے رہو، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا بات کرنے پر بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ تم پر تمہاری ماں روئے، لوگ اپنی زبان سے نکلنے والی چیزوں ہی کی وجہ سے تو اوندھے منہ، یا فرمایا: ناک کے بل جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

(۳۹۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ ، أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، فَذَكَرَهُ ۔

۳۹۹۔ معاذ بن جبل کی اس حدیث کی سند بیان کی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

(۴۰۰) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: لَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا ، فَقُلْتُ: مَا النَّجَاةُ؟ فَقَالَ: ((يَا عُقْبَةُ ، أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ ۔)) (2)

۴۰۰۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ سے ملا اور آپ ﷺ سے پوچھا کہ نجات کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ تم اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور اپنا گھر کشادہ رکھو اور اپنی غلطیوں پر آنسو بہاؤ۔

(۴۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ

(۱) صحیح۔ سنن ترمذی: ۲۶۱۶، مسند احمد ۵ / ۲۳۶، ابن ماجہ: ۳۹۷۳، البانی فی الارواء: ۴۱۳

(۲) صحیح۔ سنن ترمذی، رقم: ۲۴۰۶، مسند احمد ۴ / ۱۴۸، البانی فی الصحیحہ: ۸۹۰

يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔)) (1)

۴۰۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے بیان کرے۔

(٤٠٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ۔)) (2)

۴۰۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔

(٤٠٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَرْبَعٌ لَا يُصَبْنَ إِلَّا بِعَجَبٍ، اَلصَّمْتُ وَهُوَ أَوَّلُ الْعِبَادَةِ، وَالتَّوَاضُعُ، وَذِكْرُ اللّٰهِ ، وَقِلَّةُ الشَّيْءِ۔))
وقال الحاکم صحیح، وردہ الذہبی وقال ابن عدی: الاصل فی ھذا انہ موقوف علی انس۔ (3)

۴۰۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کے اندر ان چار چیزوں کا پایا جانا حیرانی کی بات ہے۔ (یعنی بہت بڑی بات ہے) خاموشی اور یہ پہلی عبادت ہے، تواضع، اللہ کا ذکر، اور کم چیز پر راضی رہنا۔
حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے، ذہبی نے اس کو ضعیف کہا ہے، ابن عدی نے اس کو موقوف کہا ہے۔

---

(1) سنن ابوداود، رقم: ۴۹۹۲، صحیح مسلم: ۵

(2) صحیح بخاری، رقم: ۱۰، صحیح مسلم، رقم: ۶۴۔۴۰

(3) موضوع۔ شعب الایمان: ۴/ ۲۵۴، رقم: ۴۹۸۲، البانی فی الضعیفہ: ۱۹۵۸

(۹۳) باب حفظ اللسان عند السلطان

بادشاہ کے پاس خاموشی

(٤٠٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: ((أَعَاذَكَ اللّٰهُ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ)) قَالَ: وَمَا إِمَارَةُ السُّفَهَاءِ؟ قَالَ: ((أُمَرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي لَا يَهْدُونَ بِهَدَايَتِي ، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي ، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولَئِكَ لَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ ، وَلَا يَرِدُونَ عَلَى حَوْضِي ، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ ، وَسَيَرِدُونَ عَلَى حَوْضِي يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ ، الصَّوْمُ جُنَّةٌ ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ ، وَالصَّلَاةُ قُرْبَانٌ)) أَوْ قَالَ: ((بُرْهَانٌ. يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ ، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ ، النَّارُ أَوْلَى بِهِ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ النَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا ، وَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُوبِقُهَا۔))[1]

۴۰۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے کعب بن عجرہ! تم کو اللہ احمقوں کی سرداری سے بچائے، انہوں نے کہا کہ احمقوں کی سرداری کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ایسے حکمراں ہوں گے جو میرے راستے پر نہیں چلیں گے اور نہ میرا طریقہ اختیار کریں گے، جنہوں نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں ہیں اور نہ میں ان سے ہوں، اور وہ میرے حوض پر آئیں گے۔ اے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ! روزہ ڈھال ہے، اور صدقہ گناہوں کو مٹاتا ہے، اور نماز قربانی ہے، یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ برہان (دلیل) ہے۔ اے کعب بن عجرہ! جنت میں وہ گوشت (انسان) داخل نہیں ہوگا جو حرام مال سے پلا بڑھا ہو، بلکہ آگ اس کی زیادہ حقدار ہے۔ (یعنی وہ جہنم میں جائے گا۔) اے کعب بن عجرہ! دو شخص صبح کے وقت نکلتے ہیں ان میں ایک اپنے نفس کو خریدتا ہے اور اسے آزاد کر دیتا ہے اور دوسرا اپنے نفس کو بیچتا ہے اور اسے

(۱) صحیح۔ مسند احمد ۳/ ۳۲۱، شعب الایمان ۷/ ۴۶، رقم: ۹۳۹۹، صححہ البانی فی صحیح الترغیب الترہیب: ۲۲۴۲

ہلاک کر دیتا ہے۔ (یعنی ایک اچھا کام کرتا ہے اور دوسرا برا کام کرتا ہے)

(٤٠٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يُلْقِي بِهَا بَالاً، يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يُلْقِي بِهَا بَالاً فَهُوَ يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ.))[1]

۴۰۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اللہ کی خوشنودی کا ایسا کلمہ منہ سے نکالتا ہے جس سے اس کے درجات بلند ہو جاتے ہیں حالانکہ اس کو اس کا خیال تک نہیں ہوتا۔ اور کبھی اللہ کی ناراضگی کا ایسا کلمہ نکالتا ہے جو اس کو جہنم میں پہنچا دیتا ہے حالانکہ اس کو اس کا خیال تک نہیں ہوتا۔

(۹۴) باب الرجل يحدث فيكذب ليضحك به القوم

وہ آدمی جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے

(٤٠٦) عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ، لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ، وَيْلٌ لَهُ، وَيْلٌ لَهُ.))[2]

۴۰۶۔ بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے لیے ویل (ہلاکت) ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی باتیں بیان کرے، اس کے لیے ویل ہے، اس کے لیے ویل ہے۔

(۹۵) باب الرجل يشهد بالزور

جھوٹی گواہی دینا

(٤٠٧) عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا، فَقَالَ: ((عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالشِّرْكِ بِاللّٰهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.)) ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۶۴۷۸، مسند احمد: ۲/ ۳۳۴

(۲) حسن۔ سنن ابوداؤد: ۴۹۹۰، مسند احمد ۵/ ۷، حسنہ البانی فی صحیح الجامع: ۷۱۳۶

الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ﴾ (الحج: ٣٠، ٣١) [1]

۴۰۷۔ خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی، پھر جب آپ ﷺ پلٹے تو کھڑے ہو گئے، اور فرمایا: جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے، آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ کہا، پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

"پس تمہیں بتوں کی گندگی سے بچتے رہنا چاہیے، اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے، اللہ کی توحید مانتے ہوئے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے۔"

(۹۶) باب من كان ذا وجهين

دورخا ہونا

(٤٠٨) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) [2]

۴۰۸۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص دنیا میں دورخا ہے اس کی قیامت کے دن آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

(٤٠٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِذِي الْوَجْهَيْنِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا۔)) [3]

۴۰۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دورخا امین نہیں ہو سکتا۔

(۹۷) باب الرجل يحدث فيكذب ويعد فيخلف

جھوٹ اور وعدہ خلافی

(٤١٠) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ

(۱) ضعیف۔ شعب الایمان ۴/ ۲۲۳، رقم: ۴۸۶۱، سنن ترمذی، رقم: ۲۳۰۰، ۲۲۹۹، ابوداود: ۳۵۹۹، البانی فی ضعیف ابی داود: ۷۷۳

(۲) صحیح۔ الادب ۱۳۱۰، البانی فی الصحیحہ: ۸۹۲

(۳) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۳۱۳، مسند احمد ۲/ ۳۶۵، سنن الکبریٰ بیہقی ۱۰/ ۲۴۶

كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا : إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔)) (1)

۴۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے اندر چار چیزیں ہیں وہ اصلی منافق ہے، اور جس کے اندر ان میں سے ایک خصلت ہے اس کے اندر نفاق کی ایک خصلت ہے، یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب عہد کرے تو غداری کرے، جب وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔

(۹۸) باب الرجل يعد أخاه ومن نيته الوفاء به فحال بينه وبين الوفاء به عذر

آدمی وعدہ کرے اور کسی عذر کی وجہ سے وعدہ پورا نہ کر سکے

(۴۱۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : ((إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفِيَ لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ۔)) (2)

۴۱۱۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت اس کو پورا کرنے کی ہو اور وہ (کسی عذر کی وجہ سے) پورا نہیں کر سکا اور وقت مقررہ پر نہیں آیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

(۹۹) باب الرجل يمدح فيفرط في المدح

تعریف میں مبالغہ کرنا

(۴۱۲) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : ((وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ مِرَارًا ، لَوْ سَمِعَهَا

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۳۴، صحیح مسلم، رقم: ۱۲۶۔۵۸، سنن ابوداود، رقم: ۴۶۸۸

(۲) ضعیف۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۹۹۵، سنن ترمذی، رقم: ۲۶۳۳، البانی فی ضعیف ابی داؤد: ۱۰۶۱

مَا أَفْلَحَ بَعْدَهَا أَبَدًا ، إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ : أَحْسَبُ فُلَانًا كَذَا وَكَذَا ، إِذَا عَلِمَ مِنْهُ ذَلِكَ ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِهِ ، وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا ۔)) [1]

۴۱۲۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرۃ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس ایک دوسرے آدمی کی تعریف کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ارے یہ کیا کر رہے ہو؟ تم نے تو اس کی گردن کاٹ دی، آپ ﷺ نے ایسا کئی بار کہا، اگر وہ اس کو سن لے تو اس کے بعد کبھی کامیاب نہ ہو، جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی (مسلمان) کی تعریف کرنے کی ضرورت پڑے تو یوں کہے: میں سمجھتا ہوں وہ ایسا ایسا ہے، اگر اس کا حال جانتا ہو، اور اللہ اس کو زیادہ جانتا ہے، میں اللہ کے سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا۔

(۴۱۳) عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : جَعَلَ رَجُلٌ يُثْنِي عَلَى عُثْمَانَ فَقَامَ الْمِقْدَادُ فَجَعَلَ يَحْثِي عَلَيْهِ التُّرَابَ ، وَقَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَحْثِيَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ ۔ [2]

۴۱۳۔ ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس پر مٹی ڈالنے لگے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم تعریف کرنے والوں کے چہروں پر خاک ڈالیں۔

(۱۰۰) باب الرجل يمدح فى وجهه فيظهر الكراهية لذلك تواضعا

اگر کسی کی تعریف اس کے سامنے کی جائے تو، تواضع کے طور پر ناگواری کا اظہار کرے

(۴۱۴) عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۶۱۶۲، صحیح مسلم ۶۵_۳۰۰۰

(۲) الادب المفرد، رقم: ۳۳۹،۳۴۱، صحیح مسلم، رقم: ۶۸_۳۰۰۲، سنن ابوداود، رقم: ۴۸۰۴

فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ ، قَالَ: فَأَتَيْنَا فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ ، ثُمَّ قُلْنَا: أَنْتَ وَالِدُنَا ، وَأَنْتَ سَيِّدُنَا ، وَأَنْتَ أَطْوَلُنَا عَلَيْنَا طَوْلًا ، وَأَنْتَ الْجَفْنَةُ الْغَرَّاءُ ، قَالَ: ((قُولُوا بِقَوْلِكُمْ: وَلَا تَسْتَجْرِ تُكُمُ الشَّيَاطِينُ)) (۱)

وَ رُبَّمَا قَالَ غَيْلَانُ: ((وَلَا تَسْتَهْوِيَكُمُ الشَّيَاطِينُ ، أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ ، مَا أُحِبُّ أَنْ تَرْفَعُونِي فَوْقَ مَنْزِلَتِي الَّتِي أَنْزَلَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔))

۴۱۴۔ مطرف بن عبداللہ بن شخیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بنو عامر کی ایک جماعت میں نبی ﷺ کے پاس آئے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو سلام کیا، پھر کہا "آپ ہمارے والد ہیں، آپ ہمارے سردار ہیں، آپ ہم میں سب سے بڑے ہیں اور آپ خوبصورت بڑے پیالے ہیں (یعنی سخی ہیں)" آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی بات کہو اور شیطان تم کو کھینچ کر نہ لے جائے، شاید غیلان نے یہ کہا کہ شیطان تم کو گمراہ نہ کر دے، میں محمد اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں، میں پسند نہیں کرتا کہ تم مجھے میرے اس مرتبے سے بلند کرو جو اللہ نے مجھے عطا کیا ہے۔

(۱۰۱) باب ما یستحب من ترتیل الکلام و تبیینه
ٹھہر ٹھہر کر واضح طور پر گفتگو کرنا

(٤١٥) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَسْرُدُ الْكَلَامَ كَسَرْدِكُمْ هٰذَا ، كَانَ فَصْلًا يُبَيِّنُهُ ، يَحْفَظُهُ كُلُّ مَنْ يَسْمَعُهُ۔)) (۲)

۴۱۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح نہیں بیان کرتے تھے جیسے تم بیان کرتے ہو، بلکہ الگ الگ واضح کر کے بیان کرتے جس کو ہر سننے والا یاد کر لیتا۔

(٤١٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: ((كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَرْتِيلٌ أَوْ

(۱) صحیح۔ مسند احمد ۴/ ۲۴۱، ۲۴۹، شعب الایمان ۴/ ۲۲۶، رقم: ۴۸۷۱، سنن ابی داؤد: ۴۸۰۶

(۲) حسن۔ سنن الکبری بیہقی ۳/ ۲۰۷، ترمذی: ۳۶۳۹، البانی فی صحیح الترمذی: ۲۸۷۸

تَرْسِيلٌ۔)) (1)

۴۱۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں ترتیل یا ترسیل تھی۔ (یعنی ٹھہر ٹھہر کر صاف پڑھنا)

(۱۰۲) باب ما يستحب من إيجاز الكلام

مختصر کلام مستحب ہے

(٤١٧) عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَأَبْلَغَ وَأَوْجَزَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ، فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، يَقُولُ: ((إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا)) (2)

۴۱۷۔ ابو وائل کہتے ہیں کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بلیغ و مختصر خطبہ دیا، پھر جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا اے ابو یقظان، آپ نے بلیغ و مختصر خطبہ دیا؟ آپ خطبہ کو ذرا اور بڑھا دیتے تو اچھا ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نماز کو لمبی کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا آدمی کی سمجھداری کی علامت ہے۔ پس تم نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر کرو اور بعض بیان میں جادو (جیسا اثر) ہوتا ہے۔

(٤١٨) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ، فَقَالَ عَمْرٌو: لَوْ قَصَدَ فِي قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، يَقُولُ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ أَوْ أُمِرْتُ أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ، فَإِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ۔)) (3)

۴۱۸۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر بہت بات کی تو عمرو بن عاص نے کہا کہ اگر یہ اپنی بات مختصر کرتا تو بہتر تھا اس

(۱) صحیح۔ سنن ابو داود، رقم: ۴۸۳۸، البانی فی صحیح ابی داود

(۲) مسند احمد ۴/ ۲۶۳، ۳۶۴، صحیح مسلم، رقم: ۴۷۔ ۸۶۹

(۳) حسن۔ سنن ابو داود، رقم: ۵۰۰۸، شعب الایمان، رقم: ۴۹۷۵، ۴/ ۲۵۲

لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے خیال کیا ہے یا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ بات کو مختصر کروں اس لیے کہ مختصر کرنا بہتر ہے۔ (اس حدیث کے بعض راوی ضعیف ہیں)

(۱۰۳) باب ما يستحب من التخول بالموعظة والعلم وما يكره من التطويل مخافة الملال

وعظ مختصر کرنا پسندیدہ عمل اور طول دینا ناپسندیدہ عمل ہے

(۴۱۹) عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ يَوْمَ الْخَمِيسِ ، فَقِيلَ لَهُ: لَوَدِدْنَا أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ ، فَقَالَ: إِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔))[1]

وَرُوِّينَا فِي كَرَاهِيَةِ التَّطْوِيلِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

وَقَالَتْ عَائِشَةُ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَرَ: إِيَّاكَ وَإِمْلَالَ النَّاسِ وَتَقْنِيطَهُمْ۔

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: حَدِّثِ الْقَوْمَ إِذَا أَقْبَلَتْ عَلَيْكَ قُلُوبُهُمْ ، فَإِذَا انْصَرَفَتْ عَنْكَ قُلُوبُهُمْ فَلَا تُحَدِّثْهُمْ ، قِيلَ: وَمَا عَلَامَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: إِذَا حَدَّثُوكَ بِأَبْصَارِهِمْ فَقَدْ أَقْبَلَتْ عَلَيْكَ قُلُوبُهُمْ ، فَإِذَا اتَّكَئَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَتَثَاءَبُوا فَلَا تُحَدِّثْهُمْ۔

۴۱۹۔ ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو ہمیں وعظ و نصیحت کرتے، ان سے کہا گیا کہ اگر آپ ہمیں روزانہ نصیحت کرتے تو اچھا ہوتا، انہوں نے کہا کہ میں تم کو مختصر وعظ و نصیحت کرتا ہوں، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو مختصر وعظ و نصیحت کرتے تھے تاکہ لوگ اکتا نہ جائیں۔

وعظ و نصیحت لمبی کرنا مکروہ ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت عمر بن خطاب، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایتیں آئی ہیں۔

(۱) صحیح بخاری: ۶۴۱۱، مسلم: ۲۸۲۱، مسند احمد ۱/ ۴۲۷۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمر سے کہا کہ تم لوگوں کو اکتاہٹ اور مایوسی میں مت ڈالو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم لوگوں سے اس وقت تک بیان کرو جب تک کہ ان کا دل تمہاری طرف متوجہ ہو اور جب ان کا دل تمہاری طرف متوجہ نہ ہو تو ان سے بیان نہ کرو، لوگوں نے کہا کہ اس کی پہچان کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جب ان کی نگاہیں تمہاری طرف ہوں تو سمجھو ان کا دل تمہاری طرف متوجہ ہے، لیکن جب وہ ایک دوسرے پر ٹیک لگانے لگیں اور جمائی لینے لگیں تو ان سے بیان نہ کرو۔

(۱۰۴) باب کراهیة التشدق فی الکلام وصرفه لیسبر به القلوب
تکلّف و تصنع سے باتیں کرنا تاکہ لوگوں کا دل اپنی طرف مائل ہو

(٤٢٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ: الثَّرْثَارُونَ، الْمُتَشَدِّقُونَ، الْمُتَفَيْهِقُونَ، أَفَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِهِمْ، أَحَاسِنُهُمْ أَخْلَاقًا۔))(۱)

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: قُلْتُ: الثَّرْثَارُ: الْمِكْثَارُ فِي الْكَلَامِ، وَالْمُتَفَيْهِقُ: الَّذِي يَتَوَسَّعُ فِي الْكَلَامِ وَيَفْهَقُ بِهِ فَمَهُ، قَالَ الْأَصْمَعِيُّ: الْفَهَقُ: الِامْتِلَاءُ۔

۴۲۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو اس امت کے برے لوگوں کے بارے میں نہ خبر دوں، یہ وہ لوگ ہیں جو لفاظی کرتے ہیں، جو فصاحت ظاہر کرنے کے لیے تکلّف و تصنع سے باچھیں کھولتے ہیں، اور جو بہت باتیں کرتے ہیں۔ اور کیا میں تم کو اس امت کے اچھے لوگوں کے بارے میں نہ خبر کردوں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

ابو عبید کہتے ہیں کہ "ثرثار" سے مراد لفاظی اور بک بک کرنا ہے اور "متفیھق" سے مراد وہ شخص ہے جو بہت باتیں کرے اور جس کے منہ میں بات بھری ہو۔ اور اصمعی کہتے ہیں کہ "فہق" سے مراد بھرا ہونا ہے۔

---

(۱) صحیح۔ شعب الایمان: ۴/ ۲۵۰، رقم: ۴۹۷۰، سنن الکبریٰ بیہقی: ۱۰/ ۱۹۴

(٤٢١) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْبَلِیغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِی یَتَخَلَّلُ بِلِسَانِہٖ کَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَۃُ بِلِسَانِہَا۔)) [1]

۴۲۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے بلیغ لوگوں سے نفرت کرتا ہے جو اپنی زبان سے ایسے ہی خلال کرتا ہے جیسے گائے اپنی زبان سے خلال کرتی ہے (یعنی اپنی زبان چلاتی رہتی ہے)۔

(٤٢٢) عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْکَلَامِ لِیَسْبِیَ بِہٖ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔)) [2]

قَالَ الشَّیْخُ أَحْمَدُ: صَرْفُ الْکَلَامِ فَضْلُہٗ وَمَا یَتَکَلَّفُہُ النَّاسُ مِنَ الزِّیَادَۃِ فِیہِ مِنْ وَرَاءِ الْحَاجَۃِ ، وَإِنَّمَا کَرِہَہٗ لِمَا یُدْخِلُہٗ مِنَ الرِّیَاءِ وَالتَّصَنُّعِ ، وَلِمَا یُخَالِطُہٗ مِنَ الْکَذِبِ وَالتَّزَیُّدِ ، فَأَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ أَنْ یَکُونَ الْکَلَامُ قَصْدًا تَلْقِیَ الْحَاجَۃِ ، غَیْرَ زَائِدٍ عَلَیْہَا ، یُوَافِقُ ظَاہِرُہٗ بَاطِنَہٗ ، وَسِرُّہٗ عَلَنَہٗ ، قَالَہٗ سُلَیْمَانُ الْخَطَّابِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

۴۲۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کلام کی زیادتی اور تحسین و تزئین سیکھی تاکہ لوگوں کے دلوں کو قید کر لے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا۔

شیخ احمد کہتے ہیں کہ صرف الکلام یہ ہے کہ آدمی ضرورت سے زیادہ تکلّف سے باتیں کرے اس کو اس لیے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس سے ریاء کاری اور تصنع کا پتہ چلتا ہے اور جھوٹی باتیں بھی شامل ہوتی ہیں نبی ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ کلام ضرورت سے زیادہ نہ ہو اور اس کا ظاہر و باطن ایک ہو، ابو سُلیمان خطابی رضی اللہ عنہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔

(۱) صحیح۔ سنن ترمذی، رقم: ۲۸۵۳، سنن ابوداؤد، رقم: ۵۰۰۵، مسند احمد ۲/ ۱۶۵، البانی فی الصحیحۃ: ۸۸۰

(۲) ضعیف۔ ابوداؤد، رقم: ۵۰۰۶، البانی فی ضعیف ابی داؤد: ۱۰۶۵

(۱۰۵) باب المتشبع بما لم یعط

جو شخص اس چیز کو ظاہر کرے جو اس کے پاس نہیں ہے

(۴۲۳) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَيَصْلُحُ لِي أَنْ أَقُولَ: أَعْطَانِي زَوْجِي وَلَمْ يُعْطِنِي أَنَّ عَلَيَّ ضَرَّةً؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ۔))(۱)

۴۲۳۔ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر اپنی سوکن کی موجودگی میں میں یہ کہوں کی میرے شوہر نے مجھے دیا ہے حالانکہ انہوں نے نہیں دیا ہے تو کیا میرا کہنا درست ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: جو ایسی چیز کا دیا جانا ظاہر کرے جو دیا نہیں گیا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو جھوٹ کا لباس پہنے ہو۔

(۱۰۶) باب حفظ المنطق

صحیح لفظ ادا کرنا

(۴۲۴) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي ، وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي۔))(۲)

وَحُكِينَا عَنِ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ: الْعَرَبُ تَقُولُ: لَقِسَتْ نَفْسِي أَيْ ضَاقَتْ۔

۴۲۴۔ ابو امامہ بن سہل بن حنیف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا (جی متلانے کے لیے کہتے تھے) بلکہ یہ کہے میرا نفس تنگ ہو گیا۔

ابن الاعرابی کہتے ہیں کہ عرب کہتے ہیں: "لقست نفسی" یعنی میرا نفس تنگ ہو گیا۔

---

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۲۷۔۲۱۳۰، صحیح بخاری، رقم: ۵۲۱۹، مسند احمد: ۶ / ۳۴۵

(۲) صحیح بخاری: ۶۱۷۹، صحیح مسلم: ۱۶۔۲۲۵۰

(٤٢٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ، إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ.))(1)

وَرَوَاهُ الْأَعْرَجُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَادَ: ((وَلٰكِنْ قُولُوا حَدَائِقَ الْأَعْنَابِ.))

وَفِي حَدِيثِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: ((وَلٰكِنْ قُولُوا: الْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ.))

۴۲۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص انگور کی بیل کو کرم نہ کہے بلکہ کرم مُسلم آدمی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جو اعرج سے ہے، اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں بلکہ تم انگوروں کا باغ کہو۔

وائل بن حجر کی حدیث میں ہے: بلکہ تم عنب اور حبلہ کہو۔

(٤٢٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي، وَلَا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي، وَلْيَقُلِ الْمَالِكُ: فَتَايَ وَفَتَاتِي، وَلْيَقُلِ الْمَمْلُوكُ: سَيِّدِي وَسَيِّدَتِي، فَإِنَّكُمُ الْمَمْلُوكُونَ وَالرَّبُّ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ.))(2)

۴۲۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی اپنے غلام یا لونڈی کو عبدی وامتی نہ کہے اور نہ کوئی غلام اپنے آقا کو ربی و ربتی کہے، بلکہ مالک فتای و فتاتی کہے، اور غلام اپنے آقا کو سیدی و سیدتی کہے اس لیے کہ تم سب اللہ کے غلام ہو اور رب اللہ تعالیٰ ہے۔

(٤٢٧) رُوِّينَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ، وَلٰكِنْ قُولُوا: مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ.))(3)

۴۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ مت کہو کہ جو اللہ چاہے اور جو فلاں چاہے بلکہ یہ کہو جو اللہ چاہے پھر جو فلاں چاہے۔

(٤٢٨) وَالَّذِي رُوِّينَاهُ، أَنَّ خَطِيبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ

(۱) صحیح بخاری: ۶۱۸۳، صحیح مسلم، رقم: ۶۔۲۲۴۷، مسند احمد ۲/ ۲۹۱

(۲) سنن ابو داؤد، رقم: ۴۹۷۵، صحیح مسلم ۱۳۔۲۲۴۹، مسند احمد ۲/ ۴۲۳

(۳) صحیح۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۴۹۸۰، مسند احمد: ۵/ ۳۸۴

وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى. فَقَالَ ﷺ: ((بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ، قُلْ: مَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ غَوَى.))[1]

۴۲۸۔ ایک خطیب نے نبی ﷺ کے پاس خطبہ دیا تو اس نے اس طرح کہا کہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ ہدایت یافتہ ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا آپ ﷺ نے فرمایا تم اچھے خطیب نہیں ہو بلکہ یہ کہو جس نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔ (یعنی تثنیہ کا صیغہ ھما میں دونوں کو ایک ساتھ جمع کرنا مناسب نہیں ہے)

(۴۲۹) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى ((عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ.))[2]

۴۲۹۔ نبی ﷺ نے قیل و قال اور کثرت سے سوال کرنے اور مال کو ضائع کرنے سے منع کیا ہے۔

(۴۳۰) وَرُوِّينَا عَنْهُ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ فِي زَعَمُوا: ((بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا.))[3]

وَفِيهِ إِشَارَةٌ إِلَى كَرَاهِيَةِ حِكَايَةِ مَا يَزْحَفُ مِنَ الْأَخْبَارِ.

۴۳۰۔ رسول اللہ ﷺ نے لفظ "زعموا" کے بارے میں فرمایا: یہ آدمی کی کتنی بری سواری ہے (لفظ زعموا اکثر مشکوک یا ایسی چیزوں میں جس کے جھوٹ ہونے کا یقین ہو استعمال کیا جاتا ہے۔)

اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جھوٹی حکایت بیان کرنا ناپسندیدہ کام ہے۔

(۴۳۱) عَنْ بُرَيْدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ.))[4]

۴۳۱۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کو

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۴۸۔۸۷۰، سنن ابو داؤد، رقم: ۱۰۹۹
(۲) صحیح مسلم، رقم: ۱۲۔۵۹۳، الاقضیہ، صحیح بخاری: ۵۹۷۵
(۳) صحیح۔ سنن ابو داؤد: ۴۹۷۲، مسند احمد ۵ / ۴۰۱، البانی فی صحیح ابی داود
(۴) صحیح۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۴۹۷۷، مسند احمد ۵ / ۳۴۶، البانی فی الصحیحہ: ۳۷۰

"آقا" مت کہو۔

(٤٣٢) وَفِي حَدِيثِ رَدِيفِ النَّبِيِّ ﷺ ، حِينَ عَثَرَتْ دَابَّتُهُ ، فَقَالَ: ((لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ ، وَلٰكِنْ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ، فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَتْ حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ الذُّبَابِ۔)) [1]

۴۳۲۔ نبی ﷺ کے ردیف کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ کی سواری جب لڑکھڑا گئی، تو آپ ﷺ کے پیچھے جو صحابی بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا شیطان ہلاک ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کہو شیطان ہلاک ہو بلکہ بسم اللہ کہو، اس لیے کہ جب تم بسم اللہ کہو گے تو وہ سمٹ کر مکھی کی مثل ہو جائے گا۔

(٤٣٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ ، فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ۔)) [2]

۴۳۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ ان میں سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

(١٠٧) باب ترك المراء وإن كان محقا، وترك الكذب وإن كان مازحا

جھگڑا ختم کر دینا اگرچہ حق پر ہو اور جھوٹ ترک کر دینا اگرچہ بطور مذاق ہو

(٤٣٤) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ يَتْرُكُ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا ، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا ، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ۔)) [3]

(۱) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۹۸۲، مسند احمد ۵/ ۵۹، شعب الایمان ۴/ ۳۰۲، رقم: ۵۱۸۴، مسند احمد: ۵/ ۵۹، البانی فی صحیح الجامع: ۷۴۰۱

(۲) صحیح مسلم ۱۳۹۔ ۲۶۲۳، سنن ابوداؤد، رقم: ۴۹۸۳

(۳) حسن۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۸۰۰ وحسنہ البانی فی الصحیحۃ: ۲۷۳

۴۳۴۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لڑائی جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ وہ حق پر ہو تو میں اس کے لیے جنّت کے کنارے ایک گھر بنانے کی ذمہ داری لیتا ہوں، اور جو شخص جھوٹ کو چھوڑ دے اگرچہ وہ مذاق کے طور پر ہی کیوں نہ ہو تو میں اس کے لیے جنّت کے بیچ میں ایک گھر بنانے کی ذمہ داری لیتا ہوں، اور جو شخص اپنے اخلاق کو اچھا بنا لے تو اس کے لیے جنّت کے سب سے بلند حصے میں ایک گھر بنانے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔

(۱۰۸) باب کراهية كثرة الضحك

زیادہ ہنسنا نہیں چاہیے

(٤٣٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ لِجَاوَرَةِ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَقِلَّ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ۔))[1]

۴۳۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پرہیز گار بنو تم سب سے زیادہ عبادت گزار ہوگے اور قناعت پسند بنو تم سب سے زیادہ شکر گزار ہوگے، اور لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو تم (حقیقی) مومن بنو گے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم (حقیقی) مسلم بنو گے اور کم ہنسو اس لیے کہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

(٤٣٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَغَيْرِهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔))[2]

۴۳۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم وہ چیز جان لو جس کو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔

---

(۱) صحیح۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۴۲۱۷، شعب الایمان ۵ / ۵۳، رقم: ۵۷۵۰، البانی فی الصحیحہ ۵۰۶

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۴۶۲۱، صحیح مسلم، رقم: ۱۳۴۔۲۳۵۹

(۱۰۹) باب المزاح المباح

کون سا مذاق جائز ہے

(٤٣٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا، فَقَالَ: ((إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا)) تَابَعَهُ ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ۔[1]

۴۳۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ ﷺ ہم سے ہنسی مذاق کرتے ہیں آپ ﷺ نے کہا میں حق ہی کہتا ہوں۔

(٤٣٨) عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِأُمِّ سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ: أَبُو عُمَيْرٍ، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ رُبَّمَا مَازَحَهُ إِذَا جَاءَ، فَدَخَلَ يَوْمًا يُمَازِحُهُ، فَوَجَدَهُ حَزِينًا، فَقَالَ: ((مَالِي أَرَى أَبَا عُمَيْرٍ حَزِينًا؟)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَاتَ نُغَرُهُ الَّذِي كَانَ يَلْعَبُ بِهِ، فَجَعَلَ يُنَادِيهِ: ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔))[2]

۴۳۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام سلیم کا ایک لڑکا تھا جس کا نام ابو عمیر تھا جب آپ تشریف لاتے تو آپ ﷺ اس سے مذاق کرتے، ایک دن آپ آئے اور اس سے مذاق کیا لیکن اس کو اداس پایا، آپ ﷺ نے کہا: کیا بات ہے ابو عمیر غمگین ہیں، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ اس کی چڑیا مر گئی ہے جس سے وہ کھیلا کرتا تھا پھر آپ ﷺ اس کو یہ کہہ کر پکارتے تھے اے ابو عمیر تمہاری نغیر (چڑیا) تو بخیر ہے!

(٤٣٩) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِ نَاقَةٍ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ نَاقَةٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ؟))[3]

۴۳۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے سواری

---

(۱) صحیح۔ الادب المفرد، رقم: ۲۶۵، سنن ترمذی، رقم: ۱۹۹۰، مسند احمد: ۲/ ۳۴۰

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۶۱۲۹، صحیح مسلم، رقم: ۳۰۔ ۲۱۵۰

(۳) صحیح۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۴۹۹۸، سنن ترمذی، رقم: ۱۹۹۱

مانگی آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا، اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹنیاں ہی اونٹ کو جنتی ہیں۔

(٤٤٠) عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ۔))[1]

۴۴۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا: اے دو کان والے۔

(٤٤١) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرُ بْنُ حَرَامٍ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّهُ وَكَانَ دَمِيمًا، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ، فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُ، فَقَالَ: أَرْسِلْنِي مَنْ هٰذَا؟ فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ ﷺ، فَجَعَلَ لَا يَأْلُو مَا أَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ عَرَفَهُ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِي كَاسِدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ)) أَوْ قَالَ: ((لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ أَنْتَ غَالٍ۔))[2]

قَالَ الْمُصَنِّفُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَهٰذَا وَأَمْثَالُهُ جَائِزٌ، فَأَمَّا إِذَا أَخَذَ مَالَ إِنْسَانٍ دُونَهُ عَلَى وَجْهِ اللَّعِبِ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَجُوزُ لِمَا فِيهِ مِنْ تَرْوِيعِهِ۔

۴۴۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی جس کا نام زاہر بن حرام تھا اس سے نبی ﷺ محبت کرتے تھے وہ بد صورت تھا ایک دن نبی ﷺ اس کے پاس آئے وہ اپنا سامان بیچ رہا تھا آپ نے اس کو پیچھے سے اپنی گود میں لیا وہ آپ کو دیکھ نہیں سکا اور بولا چھوڑو کون ہو، پھر وہ مڑا تو رسول اللہ کو پہچان گیا اور جب آپ ﷺ کو پہچان گیا تو اپنی پیٹھ آپ کے سینے سے چمٹائے رکھی اور نبی ﷺ کہنے لگے مجھ سے یہ غلام کون خریدے گا؟ اس نے کہا کہ آپ مجھے مندے بازار والا پائیں گے نبی ﷺ نے فرمایا:

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۵۰۰۲، سنن ترمذی، رقم: ۳۸۲۸، مسند احمد: ۳/ ۲۴۲

(۲) صحیح۔ مسند احمد ۳/ ۱۶۱، ترمذی فی الشمائل ۱۲۱، البانی فی مختصر الشمائل

لیکن تم اللہ کے نزدیک مندے نہیں ہو، یا آپ نے یہ کہا لیکن تم اللہ کے نزدیک مہنگے ہو۔

مصنف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس طرح کا مذاق جائز ہے لیکن اگر کسی کا مال اس کی اجازت کے بغیر مذاق کے طور پر لیا جائے تو جائز نہیں کیونکہ اس سے اس کو گھبراہٹ ہوتی ہے۔

(٤٤٢) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ ، أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى أَحْبُلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهَا فَفَزِعَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا .))[1]

۴۴۲۔ عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے بیان کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ان میں سے ایک شخص کو نیند آئی ایک شخص اس کی رسیوں کے پاس گیا اور اس کو لے لیا جس سے وہ گھبرا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: کسی مُسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ دوسرے مُسلمان کو گھبرا دے۔

(٤٤٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ صَاحِبِهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًّا .))[2]

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: ((لَعِبًا وَلَا جِدًّا ، وَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا .))

۴۴۳۔ حضرت عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اپنے ساتھی کا سامان مذاقاً یا سنجیدگی سے نہ لے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں نہ مذاقاً اور نہ ہی سنجیدگی سے لے اور جو اپنے بھائی کی لاٹھی لے اس کو لوٹا دے۔

(۱) صحیح۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۵۰۰۴، مسند احمد ۵/ ۳۶۲، البانی فی صحیح الجامع: ۷۶۵۸

(۲) حسن۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۵۰۰۳، سنن ترمذی، رقم: ۲۱۶۰، مسند احمد ۴/ ۲۲۱

(۱۱۰) باب التغليظ في اللعن

بہت لعنت کرنا

(٤٤٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا۔)) [1]

۴۴۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی دوست کے لیے یہ مناسب نہیں کہ بہت لعنت و ملامت کرنے والا ہو۔

(٤٤٥) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ يُرْسِلُ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ فَتَبِيتُ عِنْدَ نِسَائِهِ وَيُسَائِلُهَا عَنِ الشَّيْءِ، فَقَامَ لَيْلَةً فَدَعَا خَادِمَتَهُ فَأَبْطَأَتْ عَلَيْهِ فَلَعَنَهَا، فَقَالَتْ: لَا تَلْعَنْ، فَإِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ، حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ۔)) [2]

۴۴۵۔ زید بن اسلم کہتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان ام درداء کو اپنے یہاں بلایا کرتا تھا، وہ اس کی عورتوں کے پاس رات گزارتی تھیں، ایک رات اس نے اپنی خادمہ کو بلایا، اس نے آنے میں تاخیر کی تو اس نے اس کو برا بھلا کہا، انہوں نے کہا کہ لعنت مت کرو اس لیے کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن سفارش کرنے والے (یعنی اللہ کے نزدیک مقبول و محبوب) نہیں ہوں گے اور نہ شہید ہوں گے۔

(٤٤٦) عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَا نَذْرَ فِيمَا لَا تَمْلِكُ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَالَ لِمُؤْمِنٍ: يَا كَافِرُ، فَهُوَ

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۸۴۔۲۵۹۷، مسند احمد ۲/ ۳۳۷

(۲) الادب المفرد، رقم: ۳۱۶، صحیح مسلم، رقم: ۸۵، ۸۶۔۲۵۹۸، سنن ابوداود، رقم: ۴۹۰۷

كَقَتْلِهِ۔)) (۱)

۴۴۶۔ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کے تم مالک نہیں ہو اس میں نذر پوری کرنا نہیں، اور مومن کو لعنت و ملامت کرنا اس کو قتل کرنے کے مثل ہے اور جس نے دنیا میں کسی چیز سے خودکشی کی اس کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور جس نے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اسی طرح ہے کہ جیسے اس نے کہا اور جس نے کسی مومن کو کافر کہہ کر پکارا تو یہ اس کو قتل کرنے کے مثل ہے۔

(٤٤٧) عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ بِمَعْنَاهُ دُونَ ذِكْرِ النُّذُورِ۔

۴۴۷۔ حضرت ثابت بن ضحاک نے اسی معنی کی مرفوع روایت بیان کی ہے لیکن اس میں نذر کا ذکر نہیں ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

(٤٤٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((سَبَّابًا، وَلَا فَحَّاشًا، وَلَا لَعَّانًا)) كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمُعَاتَبَةِ: ((مَالَهُ تَرِبَتْ جَبِينُهُ۔)) (۲)

۴۴۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گالی دینے والے، فحش گو اور لعنت و ملامت کرنے والے نہیں تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی کو عتاب کرتے تو کہتے اس کو کیا ہو گیا اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

(٤٤٩) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى، فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ يَعْنِي فَوَعَظَ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ)) فَقُلْنَ: لِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ

(۱) صحیح بخاری: ۶۰۴۷، ۶۱۰۵، صحیح مسلم ۱۷۶۔۱۱۰ (معناً)، سنن الکبریٰ بیہقی: ۸/ ۲۳

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۶۰۳۳، مسند احمد: ۳/ ۱۴۴

النِّسَاءِ)) فَقُلْنَ لَهُ: وَمَا نَقْصُ عَقْلِنَا وَدِينِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَلَيْسَ أَنَّ شَهَادَةَ الْمَرْأَةِ مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟)) قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: ((فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا، أَوَلَيْسَ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟)) قُلْنَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا)) ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمَّا كَانَ إِلَى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذِهِ زَيْنَبُ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ، فَقَالَ: ((أَيُّ الزَّيَانِبِ؟)) فَقِيلَ لَهُ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: ((نَعَمْ، ائْذَنُوا لَهَا)) فَأُذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَمَرْتَنَا الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ، وَكَانَ عِنْدِي حُلِيٌّ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ، فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ، زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ عَلَيْهِمْ۔))(۱)

قَالَ الشَّيْخُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَهٰذَا فِي الْوَلَدِ وَارِدٌ فِي صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

۴۴۹۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ کی طرف نکلے آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر پلٹ کر لوگوں کو نصیحت کی پھر پلٹے اور عورتوں کے پاس گئے اور فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ کرو اس لیے کہ میں نے جہنم میں سب سے زیادہ تمہیں لوگوں کو دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ یہ کس وجہ سے ہے اے اللہ کے رسول، آپ ﷺ نے فرمایا: تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو، میں نے ناقص دین اور عقل والیوں میں عقل مند شخص کی عقل کو کھونے والیاں تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، اے عورتوں کی جماعت! انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے دین اور عقل میں کیا کمی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو عورتوں کی گواہی آدمیوں کی گواہی کے نصف ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا بیشک ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: بس یہی ان کی عقل کی کمی ہے اور کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت کو حیض آتا ہے تو وہ نماز نہیں پڑھتی اور نہ روزہ رکھتی ہے انہوں نے کہا: بے شک، آپ ﷺ نے فرمایا: بس یہی

(۱) صحیح بخاری: رقم: ۱۴۶۲

اس کے دین کی کمی ہے، پھر آپ ﷺ اپنے گھر آئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ سے ملنے کی اجازت مانگی، آپ ﷺ سے کہا گیا کہ زینب آئی ہیں اور آپ ﷺ سے ملنے کے لیے اجازت طلب کر رہی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کون زینب؟ آپ سے کہا گیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں انہیں آنے کی اجازت دو، چناں چہ انہیں اجازت دی گئی، انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ نے ہمیں آج صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، میرے پاس کچھ زیور تھے جسے میں صدقہ کرنا چاہتی تھی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ اور ان کا لڑکا اس صدقہ کے زیادہ مستحق ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن مسعود نے سچ کہا، تمہارا شوہر اور تمہارا لڑکا اس کے زیادہ مستحق ہیں۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ نفلی صدقہ بچے کو دیا جا سکتا ہے۔

(٤٥٠) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، أَنَّ جَارِيَةً بَيْنَمَا هِيَ عَلَى رَاحِلَةٍ أَوْ بَعِيرٍ، عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَتَضَايَقَ بِهَا الْجَبَلُ، فَأَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهَا، فَلَمَّا أَبْصَرَتْهُ جَعَلَتْ تَقُولُ: اللّٰهُمَّ الْعَنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَاحِبُ الْجَارِيَةِ، لَا تَصْحَبْنَا رَاحِلَةٌ أَوْ بَعِيرٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنَ اللّٰهِ)) أَوْ كَمَا قَالَ۔[1]

وَرَوَاهُ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

٤٥٠۔ حضرت ابو برزۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک لڑکی ایک سواری پر یا اونٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اس پر لوگوں کا سامان رکھا ہوا تھا اور وہ سواری دو پہاڑوں کے درمیان تھی اتفاق سے پہاڑی کا راستہ اس کے لیے تنگ ہو گیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے۔ پھر جب اس لڑکی نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگی اللہ اس سواری پر لعنت بھیجے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس لڑکی کا سرپرست کون ہے، ہمارے ساتھ کوئی ایسی سواری یا اونٹ نہ لاؤ جس پر اللہ کی لعنت کی جائے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

(١) مسند احمد ٤/ ٤١٩، صحیح مسلم، رقم: ٨٢۔٢٥٩٦

(٤٥١) وَرُوِّينَا عَنْهُ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ((لَعْنِ الدِّيكِ)) وَقَالَ: ((إِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ.))(۱)

۴۵۱۔ رسول اللہ ﷺ نے مرغ کو لعنت وملامت کرنے سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ وہ نماز کے لیے جگاتا ہے۔

(٤٥٢) وَرُوِّينَا عَنْهُ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ((سَبِّ الْبُرْغُوثِ.))(۲)

۴۵۲۔ رسول اللہ ﷺ نے پسو کو لعنت کرنے سے منع کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو الغماز علی اللماز ۳۱۸، یہ موضوع حدیث ہے)

(٤٥٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ ، وَقَالَ مُسْلِمٌ أَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَعَنَهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ ، وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ.))(۳)

۴۵۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ہوا کو لعنت و ملامت کی اور مسلم (راوی) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کی چادر ہوا کی وجہ سے اڑ گئی تو اس نے ہوا کو لعنت ملامت کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو لعنت نہ کرو، اس لیے کہ اس کو جو حکم دیا گیا ہے وہ کر رہی ہے اور جس نے کسی چیز کو لعنت وملامت کی جو اس کے لیے درست نہیں تو وہ خود اس کے اوپر لوٹے گا۔

(۱۱۱) باب كراهية التفاخر بالأحساب

حسب ونسب پر فخر کرنا

(٤٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَالْفَخْرَ بِالْآبَاءِ ، مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ ، النَّاسُ بَنُو

(۱) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۱۰۱، البانی فی صحیح الجامع: ۷۳۱۴

(۲) ضعیف۔ شعب الایمان ۴/ ۳۰۰، رقم: ۵۱۷۹

(۳) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۹۰۸، سنن ترمذی: ۱۹۷۸، البانی فی الصحیحہ: ۵۲۷

آدَمَ ، وَآدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ ، لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ فَخْرِهِمْ بِآبَائِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ النَّتَنَ بِأَنْفِهَا)) (۱)

۴۵۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کی برائی اور آباء واجداد پر فخر کرنا تم سے دور کر دیا ہے مومن متقی ہے اور فاجر بدبخت ہے، سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں، لوگ زمانہ جاہلیت میں جو اپنے آباء واجداد پر فخر کرتے تھے اس سے رک جائیں ورنہ اللہ کے نزدیک وہ ایسے ہی حقیر ہوں گے جیسے گوبر میں رہنے والے کیڑے اپنی ناک سے گندگی کو ہٹاتے ہیں۔

(٤٥٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَهُ مَرْفُوعًا بِمَعْنَاهُ وَقَالَ: ((لَيَدَعَنَّ رِجَالٌ فَخْرَهُمْ بِأَقْوَامٍ إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ۔)) (۲)

۴۵۵۔ یہ روایت دوسری سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا آئی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: لوگ اپنی قوموں پر فخر کرنا چھوڑ دیں کیونکہ ایسا کرنے والے جہنم کا کوئلہ ہوں گے۔

(٤٥٦) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: خِلَالٌ مِنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ: اَلطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالنِّيَاحَةُ وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ قَالَ سُفْيَانُ: يَقُولُونَ إِنَّهَا الِاسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ۔ (۳)

۴۵۶۔ عبید اللہ بن ابی یزید نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: زمانہ جاہلیت کی عادتوں میں سے بعض عادتیں یہ ہیں: انساب پر طعن و تشنیع کرنا، نوحہ کرنا اور وہ تیسری چیز بھول گئے، سفیان کہتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ تیسری چیز ستاروں کا رخ دیکھ کر بارش کی امید کرنا ہے۔ (یعنی نچھتر ماننا)

(۱) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ۵۱۱۶، سنن ترمذی: ۳۹۵۵، مسند احمد: ۲/ ۵۲۳، شعب الایمان ۴/ ۲۸۵، رقم: ۵۱۲۶، حسنہ البانی فی صحیح الجامع: ۱۷۸۷

(۲) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ۵۱۱۶، سابق حدیث: ۴۵۴

(۳) صحیح بخاری، رقم: ۳۸۵۰

(٤٥٧) عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((إِنَّ فِي أُمَّتِي أَرْبَعًا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَيْسُوا بِتَارِكِيهِنَّ: الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ ، وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ ، فَإِنَّ النَّائِحَةَ إِنْ لَمْ تَتُبْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ فَإِنَّهَا تَقُومُ عَلَيْهَا سَرَابِيلُ مِنْ قَطِرَانٍ ثُمَّ يُعْلَى عَلَيْهَا دُرُوعٌ مِنْ لَهَبِ النَّارِ.))[1]

۴۵۷۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاہلیت کی چار چیزیں میری امت میں باقی رہ جائیں گی، حسب پر فخر کرنا، نسب پر طعن و تشنیع کرنا، ستاروں کو دیکھ کر بارش کی امید کرنا، میت پر نوحہ کرنا، اور اگر میت پر نوحہ کرنے والے نے موت سے پہلے توبہ نہیں کی تو قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے اوپر تارکول کا لباس ہوگا اور پھر اس کے اوپر آگ کے شعلوں کی زرہ ہوگی۔

(٤٥٨) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ ، قَالَ: قَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ ، فَذَكَرَهُ۔

۴۵۸۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث کی سند بیان کی ہے (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

(۱۱۲) باب كراهية مسألة أهل الكتاب وقراءة كتبهم

اہل کتاب سے پوچھنا اور ان کی کتابوں کا پڑھنا مکروہ ہے

(٤٥٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ ، كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللّٰهِ ، تَعْرِفُونَهُ مَحْضًا لَمْ يَشُبْ ، وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۲۹۔۹۳۴، سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۵۸۱، مسند احمد: ۳۴۲/۵، ۳۴۴

مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ وَغَيَّرُوْا ، وَكَتَبُوْا بِأَيْدِيْهِمُ الْكُتُبَ ، وَقَالُوْا: ﴿هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهِ ثَمَناً قَلِيْلاً﴾ أَفَلاَ يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَ كُمْ مِنَ الْعِلْمِ مَسْأَلَتِهِمْ ، فَلاَ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلاً مِنْهُمْ قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْ أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔ [1]

۴۵۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اے مُسلمانوں کی جماعت! تم اہل کتاب سے کیسے پوچھتے ہو؟ جب کہ تمہاری وہ کتاب جس کو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ایسی کتاب ہے جس میں نئی چیزیں ہیں اور تم جانتے ہو یہی تنہا کتاب ہے جس میں ردو بدل نہیں کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تم سے بیان کیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں کو بدل دیا ہے اور ان کی جگہ اپنے ہاتھ سے کتابیں لکھی ہیں اور یہ کہا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تا کہ اس کے ذریعہ تھوڑی قیمت حاصل کریں، کیا تمہارے پاس جو کتاب آئی ہے وہ تم کو اس بات سے منع نہیں کرتی ہے کہ تم ان سے سوال مت کرو، ہم نے تو اللہ کی قسم ان میں سے کسی بھی آدمی کو تم سے وہ چیز پوچھتے ہوئے نہیں دیکھا جو تمہارے اوپر نازل کی گئی ہے۔

(٤٦٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، وَغَيْرُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لاَ تُصَدِّقُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلاَ تُكَذِّبُوْهُمْ ، وَقُوْلُوْا: ﴿آمَنَّا بِالَّذِيْ أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلٰهُنَا وَإِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ﴾)) (العنكبوت:٤٦) [2]

۴۶۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو نہ تکذیب بلکہ یہ کہو: ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تمہارے اوپر اتاری گئی ہے، ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہی ہے ہم سب اسی کے حکم بردار ہیں۔

(۱۱۳) باب كراهية اقتباس علم النجوم وإتيان الكهان

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۲۶۸۵

(۲) الجامع الکبیر ۱/ ۸۹۴، صحیح بخاری، رقم: ۷۳۶۲

علم نجوم حاصل کرنا اور کاہنوں کے پاس جانا

(٤٦١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ فَمَا زَادَ مَا زَادَ۔))(١)

۴۶۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کچھ بھی علم نجوم حاصل کیا اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا اور جتنا زیادہ اس کو حاصل کرے گا وہ اتنا ہی زیادہ جادو حاصل کرے گا۔

(٤٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْمٍ يَكْتُبُونَ أَبَا جَادٍ ، وَيَنْظُرُونَ فِي النُّجُومِ: وَمَا أَرَى مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ خَلَاقٍ۔(٢)

۴۶۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے بارے میں جو "ابا جاد" لکھتے اور ستاروں کو دیکھتے۔ یہ فرمایا اللہ کے پاس ان کا کوئی حصہ نہیں۔

(٤٦٣) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ ، أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، مِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ ، قَالَ: ((ذَلِكَ شَيْءٌ تَجِدُونَهُ فِي أَنْفُسِكُمْ ، فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ)) قَالُوا: وَمِنَّا رِجَالٌ يَأْتُونَ الْكُهَّانَ ، قَالَ: ((فَلَا تَأْتُوا الْكَاهِنَ۔))(٣)

۴۶۳۔ حضرت معاویہ بن حکم سلمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے بعض لوگ پرندہ اڑا کر فال نکالتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ صرف تمہارا خیال ہے تم کو یہ چیز کام کرنے سے نہ روکے، انہوں نے کہا: ہم میں سے بعض کاہن کے پاس جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کاہن کے پاس نہ جاؤ۔

(٤٦٤) عَنْ صَفِيَّةَ ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ أَتَى

---

(۱) حسن۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۳۹۰۵، مسند احمد ۱/ ۲۲۷، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۷۲۶، فی الصحیحہ: ۷۹۳

(۲) سنن الکبری بیہقی ۸/ ۱۳۹

(۳) صحیح مسلم ۳۳۔۵۳۷، مسند احمد ۵/ ۴۴۹، ابو داؤد: ۹۳۰

عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً .)) (۱)

۴۶۴۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی بعض بیویوں سے روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص نجومی کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

(۱۱۴) باب کراھیۃ الطیرۃ

بد فالی لینا

(٤٦٥) عَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : ((الْعِيَافَةُ، وَالطَّرْقُ ، وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ .)) (۲)

وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَوْفٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ ، ثُمَّ قَالَ عَوْفٌ: الْعِيَافَةُ : زَجْرُ الطَّيْرِ ، وَالطَّرْقُ : الْخَطُّ يُخَطُّ ، وَالْجِبْتُ ، قَالَ الْحَسَنُ: إِنَّهُ الشَّيْطَانُ.

۴۶۵۔ قطن بن قبیصہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پرندے اڑا کر، خط کھینچ کر فال گیری کرنا اور بد شگونی لینا جبت میں سے ہیں (یعنی یہ سب شیطانی کام ہیں)۔

محمد بن جعفر نے بھی عوف سے اسی سند سے روایت کی ہے، پھر عوف کہتے ہیں کہ عیافۃ کا مطلب ہے (شگون لینے کے لیے) پرندہ کو اڑانا اور طرق کا مطلب ہے لکیر کھینچنا اور جبت کے بارے میں حسن کہتے ہیں کہ وہ شیطان ہے۔

(٤٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا الْفَأْلُ ؟ قَالَ: ((الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ .)) (۳)

(۱) صحیح مسلم ۱۲۵۔۲۲۳۰، مسند احمد ۶/ ۶۸، ۵/ ۳۸۰

(۲) ضعیف۔ سنن الکبریٰ بیہقی ۸/ ۱۳۹، سنن ابوداؤد، رقم: ۳۹۰۷، مسند احمد: ۳/ ۴۷۷، البانی فی ضعیف الجامع: ۳۹۰۰

(۳) صحیح بخاری: ۵۷۵۵، صحیح مسلم، رقم: ۱۱۰۔۲۲۲۳، مسند احمد ۲/ ۶۶

۴۶۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے البتہ نیک فال لینا کچھ برا نہیں، لوگوں نے کہا کہ نیک فال کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا کلمہ جس کو تم میں سے کوئی سنے۔

(٤٦٧) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ: ((أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا يَرُدُّ مُسْلِمًا ، فَإِذَا رَأَيْتَ مِنَ الطِّيَرَةِ مَا تَكْرَهُ فَقُلِ: اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ۔)) (1)

۴۶۷۔ عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بدشگونی لینے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں سب سے بہتر نیک فال ہے اور مسلمانوں کو نیک کام کرنے سے (فال) نہیں روکتا پس جب تم بدشگونی دیکھو تو کہو کہ اے اللہ! اچھائیوں کو لانے والا تو ہی ہے اور برائیوں کو دور کرنے والا بھی تو ہی ہے، نہ تو کوئی حرکت ہے نہ تو کوئی قوت مگر تیری مشیّت ہے۔

(٤٦٨) عَنِ الْأَصْمَعِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْكَلِمَةِ الصَّالِحَةِ ؟ فَقَالَ: الرَّجُلُ يَضِلُّ لَهُ الشَّيْءُ فَيَذْهَبُ فَيَسْمَعُ يَا وَاجِدُ۔ (2)

۴۶۸۔ اصمعی سے پوچھا گیا کہ اچھا کلمہ سے کیا مراد ہے، تو انھوں نے کہا کہ آدمی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور وہ اس کو ڈھونڈنے کے لیے نکلے تو یہ آواز سنے کہ اے پانے والے۔

(٤٦٩) وَرُوِّينَا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ ((لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ ، وَكَانَ يُعْجِبُهُ الِاسْمُ الْحَسَنُ۔)) (3)

۴۶۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کسی چیز سے بدفالی نہیں لیتے تھے اور آپ کو اچھا نام پسند تھا۔

(1) ضعیف۔ سنن ابوداود، رقم: ۳۹۱۹، البانی فی ضعیف ابی داود: ۸۴۳

(2) سنن الکبری بیہقی: ۸/ ۱۳۹

(3) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۳۹۲۰ مفہوماً، البانی فی الصحیحہ: ۷۶۲

(٤٧٠) عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْئٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْأَةِ۔)) (۱)

۴۷۰۔ حمزہ بن عبداللہ بن عمر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی چیز کے اندر نحوست ہوتی تو گھوڑے، گھر، اور عورت میں ہوتی۔

(٤٧١) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ: إِنَّمَا الطِّيَرَةُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّابَّةِ وَالدَّارِ ، ثُمَّ قَرَأَتْ: ﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ﴾)) (۲)

۴۷۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: زمانہ جاہلیت کے لوگ کہتے تھے کہ نحوست عورت میں، چوپائے میں اور گھر میں ہوتی ہے، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت کریمہ پڑھی: "کوئی مصیبت ملک پر اور خود تم پر نہیں پڑتی مگر پیشتر اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں (لکھی ہوئی) اور یہ (کام) اللہ کو آسان ہے۔"

(٤٧٢) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ: كَمْ مِنْ دَارٍ سَكَنَهَا نَاسٌ فَهَلَكُوا ثُمَّ سَكَنَهَا نَاسٌ آخَرُونَ فَهَلَكُوا ، فَهٰذَا تَفْسِيرُهُ فِيمَا نَرَى ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔ (۳)

وَرُوِّينَا عَنْ مَعْمَرٍ ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْ تَفْسِيرِ هٰذَا الْحَدِيثِ ، فَقَالَ: شُؤْمُ الْمَرْأَةِ إِذَا كَانَتْ غَيْرَ وَلُودٍ ، وَشُؤْمُ الْفَرَسِ إِذَا لَمْ يُغْزَ عَلَيْهِ ، وَشُؤْمُ الدَّارِ الْجَارُ السُّوءُ۔

۴۷۲۔ مالک بن انس سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کتنے گھر ہیں جس کے اندر لوگ رہے پھر وہ ہلاک ہوگئے پھر دوسرے لوگ اس میں رہے پھر وہ

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۲۸۵۸۔ صحیح مسلم: ۱۱۸-۲۲۲۵
(۲) صحیح۔ مسند احمد ۶/ ۲۴۶، البانی فی الصحیحۃ: ۹۹۳، سنن الکبری بیہقی: ۸/ ۱۴۰
(۳) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۳۹۲۲، سنن الکبری بیہقی ۸/ ۱۴۰، اسناد صحیح

بھی ہلاک ہو گئے۔ میرے خیال میں یہی اس کی تفسیر ہے۔

معمر کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کی یہ تفسیر سنی ہے کہ عورت کی نحوست یہ ہے کہ اس سے بچہ پیدا نہ ہو اور گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ وہ اچھی طرح قابو میں نہ آئے اور گھر کی نحوست یہ ہے کہ پڑوسی برا ہو۔

(٤٧٣) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي رُوِيَ فِي الدَّارِ الَّتِي تَحَوَّلُوا إِلَيْهَا فَقَلَّ فِيهَا عَدَدُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعُوهَا ذَمِيمَةً۔))[1]

فَقَدْ قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ: يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمَرَهُمْ بِتَرْكِهَا إِبْطَالًا لِمَا وَقَعَ فِي نُفُوسِهِمْ، فَإِذَا تَحَوَّلُوا عَنْهَا انْقَطَعَتْ مَادَّةُ ذَلِكَ الْوَهْمِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

۴۷۳۔ جس حدیث میں یہ ہے کہ ایک گھر میں لوگ منتقل ہوئے تو ان کی تعداد اور ان کے اموال میں کمی ہو گئی، تو نبی ﷺ نے کہا اس کو چھوڑ دو اس لیے کہ وہ برا گھر ہے۔

اس کے بارے میں ابو سلیمان خطابی کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے آپ نے اس کو چھوڑنے کا حکم اس لیے دیا ہو کہ ان کے دلوں میں جو وسوسہ ہے وہ دور ہو جائے، پھر جب وہ وہاں سے چلے گئے ان کا وہم دور ہو گیا۔

(۱۱۵) باب لا عدوی ولا صفر ولا هام

چھوت چھات، صفر اور الو کا منحوس ہونا لغو خیال ہے

(٤٧٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ۔))[2]

۴۷۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوت لگنا، اور بدشگونی لینا لغو خیالات ہیں۔

(٤٧٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَّ))

(۱) حسن۔ موطا امام مالک، رقم: ۲/۹۷۲/۲۳، سنن کبری بیہقی: ۸/ ۱۴۰، سنن ابی داود: ۳۹۲۴، حسنہ الالبانی فی صحیح ابی داود

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۵۷۵۳، صحیح مسلم، رقم: ۱۱۶۔۲۲۲۵

فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ ، فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجْرِبُهَا ، قَالَ: ((فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟))
قَالَ الشَّيْخُ ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَهٰذَا لِأَنَّهُمْ كَانُوا يَعْتَقِدُونَ فِي الْإِعْدَاءِ إِضَافَةَ الْفِعْلِ إِلَى غَيْرِ اللّٰهِ ، أَلَا تَرَاهُ أَجَابَ بِأَنْ قَالَ: فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟ يَعْنِي الَّذِي أَعْدَى الْأَوَّلَ هُوَ الَّذِي جَعَلَ مُخَالَطَةَ الْأَجْرَبِ غَيْرَ الْأَجْرَبِ سَبَبًا لِجَرَبِهِ ، فَالْفِعْلُ لِلْوَاحِدِ الْقَهَّارِ فِي الْمَوْضِعَيْنِ جَمِيعًا ، وَقَدْ تَكُونُ الْمُخَالَطَةُ لَهُ سَبَبًا بِمَشِيئَةِ اللّٰهِ تَعَالَى ، وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ: ((لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ۔))[1]

۴۷۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ چھوت چھات اور صفر کا منحوس ہونا اور الو کا منحوس ہونا لغو خیالات ہیں تو ایک دیہاتی نے کہا اے اللہ رسول ﷺ! پھر ایسا کیوں ہو جاتا ہے کہ ایک اونٹ ریگستان میں رہتا ہے تو وہ ہرن کی طرح (صاف ستھرا) ہوتا ہے پھر جب خارش زدہ اونٹ اس کے پاس آتا ہے تو اس کو بھی خارش ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے اونٹ کو کس نے چھوت لگایا تھا۔

شیخ احمدؒ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایسا اس لیے کہا کیونکہ ان کے چھوت چھات کے اعتقاد سے فعل کا سبب غیر اللہ کو بنانا ہوا، تو آپ ﷺ نے اس اعتقاد کو غلط ٹھہرایا اور بتایا کہ جس ذات نے پہلے اونٹ کو خارش زدہ بنایا ہے اس نے بقیہ اونٹوں کو بھی خارش زدہ بنایا ہے اور اختلاط کو اسی نے سبب بنایا ہے اسی لیے اللہ کے رسول نے فرمایا ہے کہ بیمار (جانور) تندرست (جانور) کے پاس نہ لائے جائیں۔

(٤٧٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ)) وَرُوِيَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: ((لِأَنَّهُ أَذًى۔))[2]

فَنَهَى عَنْ ذٰلِكَ لِمَا فِي إِيرَادِهِ عَلَيْهِ مِنَ التَّأَذِّي بِالِاخْتِلَاطِ الَّذِي قَدْ يَجْعَلُهُ اللّٰهُ سَبَبًا

(۱) صحیح بخاری: ۵۷۱۷، صحیح مسلم، رقم: ۱۰۱۔۲۲۲۰

(۲) صحیح بخاری: ۵۷۷۵، صحیح مسلم: ۱۰۴۔۲۲۲۱

لِجَرَبِ بَعِيرِهِ ، وَيُحْتَمَلُ وَاللهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْ ذَلِكَ لِمَا يَقَعُ فِي قَلْبِ الْمُصِحِّ أَنَّهُ مَرِضَ بَعِيرُهُ لِإِيرَادِ الْمُمْرِضِ عَلَيْهِ بَعِيرَهُ فَيَكُونُ فِتْنَةً عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِاجْتِنَابِهِ وَالْمُبَاعَدَةِ عَنْهُ۔ وَقَوْلُهُ: لَا صَفَرَ ، فَقَدْ قِيلَ: هُوَ حَبَّةٌ تَكُونُ فِي الْبَطْنِ تُصِيبُ الْمَاشِيَةَ وَالنَّاسَ ، وَهِيَ أَعْدَى مِنَ الْجَرَبِ۔

وَقِيلَ: هُوَ تَأْخِيرُهُمُ الْمُحَرَّمَ إِلَى صَفَرَ فِي تَحْرِيمِهِ۔

وَقَوْلُهُ: لَا هَامَّ ، فَإِنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ عِظَامَ الْمَوْتَى تَصِيرُ هَامَةً فَتَطِيرُ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ ﷺ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ۔

وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي رُوِيَ فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ۔

وَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ فَإِنَّمَا هُوَ لِمَا فِي مُخَالَطَتِهِ مِنَ الْأَذَى الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي إِيرَادِ الْمُمْرِضِ عَلَى الْمُصِحِّ ، أَوِ الْفِتْنَةِ الَّتِي أَشَرْنَا إِلَيْهَا فِيهِ۔

۴۷۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیمار (جانور) تندرست (جانور) کے پاس نہ لائے جائیں۔

ایک دوسرے طریقے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے اس میں ہے کہ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا کیوں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ اس سے تکلیف پہنچے گی۔

لہٰذا اس سے منع اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ اختلاط کی وجہ سے تکلیف ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس اختلاط کو اس اونٹ کو خارش زدہ بنانے کا سبب بنا سکتا ہے۔ اور اس سے منع کرنے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ تندرست اونٹ والے کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ اس کا اونٹ بیمار اونٹ والے کے پاس جانے کی وجہ سے بیمار ہوا ہے، پھر وہ فتنہ میں مبتلا ہو جائے گا لہٰذا اس سے بچنے اور دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

”لاصفر“ (صفر کی نحوست کوئی چیز نہیں) اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ

ایک دانہ ہے جو آدمی اور جانور کے پیٹ میں نکلتا ہے یہ خارش سے بھی زیادہ پھیلنے والا ہے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ وہ محرم کے مہینے کی حرمت کو صفر میں موخر کر دیتے ہیں، چناں چہ اس سے منع کیا گیا ہے۔

"لاھام" (الو کی نحوست کوئی چیز نہیں) عرب کہتے تھے کہ مُردوں کی ہڈیاں الو بن کر اڑتی ہیں چناں چہ اللہ کے نبی ﷺ نے ان کے اس اعتقاد کو باطل ٹھہرایا۔

البتہ عمرو بن شرید کی حدیث جس کو وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور جس میں ہے کہ ثقیف کے وفد میں ایک جذام والا آدمی تھا تو نبی ﷺ نے اس کے پاس خبر بھیجی کہ ہم نے تمہاری بیعت کرلی ہے تم لوٹ جاؤ۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت جس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو جذام کی بیماری ہو اس سے ایسے ہی دور بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔ تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اختلاط کی صورت میں وہ تکلیف نہ ہو اور اس سے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو جس کو ہم نے بیمار جانور کو تندرست جانور کے پاس لانے میں بیان کیا ہے۔

(٤٧٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ، فَقَالَ: ((كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ، ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ)) (1)

وَفِي هٰذَا قَطْعُ الْعَلَائِقِ وَالْأَسْبَابِ وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمًا مِنْهُ بِأَنَّهُ إِنْ شَاءَ حَفِظَهُ مِنَ الْإِعْدَاءِ مَعَ الْمُخَالَطَةِ، كَمَا يَبْتَلِي بِهِ مَنْ أَرَادَ ابْتِدَاءً مِنْ غَيْرِ إِعْدَاءٍ، وَاسْتِعْمَالُ الْأَسْبَابِ وَمُرَاعَاتُهَا مُرَخَّصٌ فِيهَا إِذَا عَلِمَ أَنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، وَهُوَ النَّافِعُ وَهُوَ الضَّارُّ، لَا يَمْلِكُ أَحَدٌ مِنْ دُونِهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ۔

٤٧٧۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جذام

(1) ضعیف۔ سنن ترمذی: ۱۸۱۷، سنن ابوداود، رقم: ۳۹۲۵، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۵۴۲، الالبانی فی الضعیفہ: ۱۱۴۴

(کوڑھ) میں مبتلا مریض کے ہاتھ کو پکڑا اور اس کو اپنے ساتھ ایک پیالے میں داخل کیا اور کہا کھاؤ اللہ کے نام سے اسی پر بھروسہ و توکل ہے۔

اس طرح آپ ﷺ نے اسباب کی پرواہ نہ کر کے اللہ پر توکل کیا کیونکہ آپ ﷺ جانتے تھے کہ اختلاط کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ اس مرض کے لگنے سے آپ ﷺ کو بچا سکتا ہے جیسے کہ اس نے اختلاط کے بغیر اس شخص کو آزمائش میں ڈالا جس کو سب سے پہلے یہ بیماری لاحق ہوئی ہے، اور اسباب کے استعمال کرنے کی رخصت اسی صورت میں ہے جب یہ اعتقاد ہو کہ حرکت و قوت اللہ کی مشیّت سے ہوتی ہے وہی نفع و نقصان پہنچانے والا ہے اور اس کے علاوہ کوئی نفع و نقصان کا مالک نہیں، وباللہ التوفیق۔

(۱۱۶) باب الوباء یقع بأرض
اگر کسی جگہ وباء پھیلے

(۴۷۸) عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالُوا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ هٰذَا الطَّاعُونَ رِجْزٌ وَبَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ قَوْمٌ، فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَدْخُلُوهَا۔))[1]

۴۷۸۔ سعد بن مالک، خزیمہ بن ثابت اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: طاعون ایک بڑا عذاب ہے اور اس عذاب کا بقیہ حصہ ہے جو ایک قوم کو دیا گیا تھا، پس جب طاعون کسی سرزمین میں آپھیلے اور تم وہاں پہلے سے موجود ہو تو اس سے بچنے کے لیے وہاں سے مت بھاگو اور اگر ایسی سرزمین میں پھیلے جہاں تم نہیں ہو تو وہاں مت جاؤ۔

(۴۷۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ كَانَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حِينَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَرَجَعَ بِالنَّاسِ مِنْ سَرْغٍ فَلَقِيَهُ أُمَرَاؤُهُ عَلَى الْأَجْنَادِ فَلَقِيَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ

(۱) صحیح بخاری: ۵۷۲۹، صحیح مسلم: ۹۲۔۲۲۱۸، مسند احمد ۱/ ۱۸۲

الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ وَقَدْ وَقَعَ الْوَجَعُ بِالشَّامِ ، فَقَالَ عُمَرُ: اجْمَعْ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَجَمَعْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَاخْتَلَفُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ارْجِعْ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمْهُمْ عَلَى الْوَبَاءِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا هُوَ قَدَرُ اللَّهِ وَقَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ فَلَا تَرْجِعْ عَنْهُ ، فَأَمَرَهُمْ فَخَرَجُوا عَنْهُ۔[1]

ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ ، فَدَعَوْتُهُمْ وَاسْتَشَارَهُمْ ، فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ ، فَأَمَرَهُمْ فَخَرَجُوا عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ ، فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَاجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ يَرْجِعَ بِالنَّاسِ ، فَأَذَّنَ عُمَرُ فِي النَّاسِ: إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ ، فَإِنِّي مَاضٍ لِمَا أَرَى ، فَانْظُرُوا مَا آمُرُكُمْ بِهِ ، فَامْضُوا لَهُ فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرٍ قَالَ: فَرَكِبَ عُمَرُ ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ إِنِّي أَرْجِعُ ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ ، فَغَضِبَ عُمَرُ ، وَقَالَ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَ هٰذَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ: وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُخَالِفَهُ۔ نَعَمْ أَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ ،

أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا هَبَطَ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ وَاحِدَةٌ جَدْبَةٌ وَالْأُخْرَى خَصْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَى الْجَدْبَةَ رَعَاهَا بِقَدَرِ اللَّهِ ، وَإِنْ رَعَى الْخَصْبَةَ رَعَاهَا بِقَدَرِ اللَّهِ۔

قَالَ: ثُمَّ خَلَا بِأَبِي عُبَيْدَةَ فَتَرَاجَعَا سَاعَةً ، فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ ، فَجَاءَ وَالْقَوْمُ يَخْتَلِفُونَ ، فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي فِي هٰذَا عِلْمًا ، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا هُوَ ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا يُخْرِجَنَّكُمْ فِرَارًا مِنْهُ۔

فَحَمِدَ اللَّهَ عُمَرُ ، فَرَجَعَ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجِعُوا ۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا رَجَعَ بِالنَّاسِ مِنْ سَرْغٍ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ۔

قَالَ الشَّيْخُ ، رَحِمَهُ اللَّهُ: وَهٰذَا الْحَدِيثُ يَقْرُبُ مَعْنَاهُ مِنْ مَعْنَى حَدِيثٍ لَا يُورِدُ

---

(۱) صحیح بخاری: ۵۷۲۹، سنن الکبری بیہقی: ۷ / ۲۱۷، صحیح مسلم، رقم: ۹۸-۲۲۱۹

ثُمَّ مَرِضُنَّ عَلَىٰ مُصِحٍّ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

۷۹۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب شام روانہ ہوئے تو وہ ان کے ساتھ تھے، وہ جب مقام سرغ میں پہنچے تو فوج کے امیروں نے ملاقات کی جن میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور ان کے ساتھی تھے اس وقت شام میں طاعون کی بیماری پھیلی ہوئی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس سے کہا: مہاجرین اولین کو میرے پاس لاؤ چنانچہ میں نے ان کو جمع کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ طلب کیا وہ لوگ کسی بات پر متفق نہیں ہوئے ان میں سے بعض نے کہا: آپ لوگوں کو لے کر لوٹ جایئے اور ان کو بیماری کے پاس مت لے جایئے، اور بعض نے کہا کہ وہ اللہ کی مقدر کی ہوئی چیز ہے اور آپ ایک ارادے سے نکلے ہیں اس سے ڈر کر واپس نہ جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا آپ لوگ جائیں۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا انصار کو بلاؤ چنانچہ میں ان کو بلا لایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بھی مشورہ کیا ان کی بھی وہی روش تھی جو مہاجرین کی تھی اور ان میں بھی انہیں جیسا اختلاف رہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا آپ لوگ جائیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارے پاس ان لوگوں کو لاؤ جو بڑے مہاجرین فتح مکہ میں شریک ہوئے تھے، چناں چہ میں ان کو لایا آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا انہوں نے متفقہ طور پر یہ مشورہ دیا کہ آپ لوگوں کو لے کر لوٹ جائیں اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا:

''ہم کو صبح واپس ہونا ہے چناں چہ تم بھی واپس ہو جاؤ جو میں نے سوچا ہے وہ کروں گا پس جو تم کو حکم دیا گیا ہے اس کو دیکھو اور کرو میں صبح سوار ہو جاؤں گا۔''

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سوار ہو گئے اور لوگوں سے کہا کہ میں واپس جا رہا ہوں تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ قضاء الہی سے بھاگ رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہو گئے اور کہنے لگے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ایسی بات تمہارے شایان شان نہیں کاش کہ یہ بات تمہارے علاوہ کوئی دوسرا کہتا، (حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی یہ مخالفت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پسند نہیں آئی تھی) ہاں میں ایک قضاء الٰہی سے دوسری قضاء الہی کی

طرف بھاگ رہا ہوں ابو عبیدۃ یہ تو بتاؤ کہ اگر کوئی آدمی کسی وادی میں (اپنے اونٹوں کو لے کر) اترے جس کے دونوں کناروں میں ایک کنارہ خشک ہو اور دوسرا سرسبز ہو پس اگر اس نے خشک کنارہ میں اونٹ چرایا تو قضاء الٰہی سے چرایا اور اگر سرسبز کنارہ میں اونٹ چرایا تو بھی قضاء الٰہی سے چرایا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے تنہائی میں گفتگو کی پھر دونوں ایک گھڑی کے بعد اپنی اپنی جگہ واپس ہوئے، اتنے میں حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بن عوف آ گئے جو اپنی کسی ضرورت سے کہیں گئے ہوئے تھے انہوں نے یہ ماجرا سن کر فرمایا: اس سلسلے میں میرے پاس واضح حکم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم کسی سرزمین میں طاعون پھیلنے کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ اور اگر کسی ایسی سرزمین میں طاعون پھیلے جہاں تم پہلے سے موجود ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور واپس ہونے لگے اور لوگوں کو بھی واپس ہونے کا حکم دیا۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے لوگوں کو مقام سرغ سے واپس کر دیا۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ: یہ حدیث معنی میں اس حدیث کے مثل ہے جس میں ہے کہ بیمار جانور تندرست جانور کے پاس نہ لایا جائے۔

(۱۱۷) باب النهی عن سب الدهر عند نزول المصائب به وهو يعتقد أن الدهر هو الذی يفعل به ما ينزل به من المصائب

مصائب کے وقت زمانے کو گالی دینا

اس اعتقاد کے ساتھ کہ مصائب کا نزول زمانے کی کارستانی ہے

(٤٨٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ ، بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔)) (١)

وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَقَالَ فِيهِ: ((يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ ، بِيَدِي الْأَمْرُ ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ))

يَعْنِي وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ هُوَ الَّذِي يَفْعَلُ بِهِ مَا يَنْزِلُ بِهِ مِنَ الْمَصَائِبِ ، فَالْأَمْرُ بِيَدِهِ ، يُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ كَيْفَ شَاءَ ، وَإِذَا سَبَّ فَاعِلَهَا كَانَ قَدْ سَبَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔

۴۸۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم زمانہ کو گالی دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہوں (یعنی زمانہ کا پیدا کرنے والا میں ہوں) میرے ہی ہاتھوں میں رات اور دن (کا الٹ پلٹ کرنا) ہے۔

اس روایت کو زہری نے بھی ابن مسیب سے بیان کیا ہے اس میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کہتا ہے: ابن آدم زمانہ کو کوستا ہے حالانکہ زمانہ میں ہوں اور سارا معاملہ میرے ہاتھوں میں ہے میں ہی دن اور رات کو الٹتا پلٹتا ہوں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی مصیبتیں آتی ہیں وہ اللہ کی طرف سے آتی ہیں سارا معاملہ اسی کے ہاتھ میں ہے وہی جس طرح چاہتا ہے رات اور دن کو الٹتا اور پلٹتا ہے اسی لیے زمانہ کو کوسنا اللہ کو کوسنا ہے۔

(١١٨) باب الحذر

چوکنا رہنا

(٤٨١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْخُزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَهُ إِلَى مَكَّةَ أَخْبَرَهُ بِأَنَّهُ وَجَدَ صَاحِبًا وَسَمَّاهُ لَهُ ، فَقَالَ: ((إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ

(١) صحیح بخاری: ۴۸۲۶، صحیح مسلم، رقم: ۱۔۲۲۴۶

قَوْمِهٖ فَاحْذَرْهُ، فَإِنَّهٗ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ: أَخُوكَ الْبِكْرِيُّ فَلَا تَأْمَنْهُ۔)) [1]

۴۸۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن خزاعی نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے جب ان کو مکہ بھیجنا چاہا تو انہوں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ ان کو ایک ساتھی مل گیا ہے اور اس کا نام بتایا، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اس کی قوم کی سرزمین پر پہنچو تو اس سے چوکنا رہنا، اس لیے کہ کسی نے سچ کہا ہے کہ تمہارا بھائی قبیلہ بکر کا ہے اس سے مامون مت ہو۔ (یعنی وہ دھوکہ دے سکتا ہے)

(٤٨٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ۔)) [2]

۴۸۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان ایک سوراخ سے دو مرتبہ ڈسا نہیں جاسکتا۔

(١١٩) باب إطفاء النار بالليل

رات میں آگ بجھانا

(٤٨٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَدَعُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُوا۔)) [3]

۴۸۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑو۔ (یعنی بجھا دیا کرو)

(٤٨٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَتْ فَأْرَةٌ فَأَخَذَتْ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ، فَذَهَبَتِ الْجَارِيَةُ تَزْجُرُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعِيهَا)) فَجَاءَتْ بِهَا فَأَلْقَتْهَا عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلَى هٰذَا

(۱) ضعیف۔ سنن الکبری بیہقی ۱۰/ ۱۲۹، سنن ابوداؤد: ۴۸۶۱، البانی فی الضعیفہ: ۱۲۰۵

(۲) صحیح بخاری ۶۱۳۳، صحیح مسلم، رقم: ۶۳۔ ۲۹۹۸، الادب المفرد: ۱۲۲۲

(۳) صحیح بخاری: ۶۱۳۳، صحیح مسلم: ۲۰۱۵، شعب الایمان، رقم: ۵،۶۰۶۴/ ۱۲۸

فَيُحْرِقُكُمْ۔)) (1)

۴۸۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک چوہیا آئی اور چراغ کی بتی کو کھینچنے لگی خادمہ نے اس کو بھگانا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، پھر وہ اس کو لے کر آئی اور اس چٹائی پر پھینک دیا جس پر آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے جس سے چٹائی ایک درہم کی جگہ کے برابر جل گئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سوؤ تو چراغ بجھا دیا کرو اس لیے کہ شیطان اس جیسے کو ایسے ہی کام کی رہنمائی کرتا ہے جس سے تم جل جاؤ گے۔

(۱۲۰) باب كف الصبيان عند المساء وإغلاق الأبواب وإيكاء السقي وإطفاء المصابيح

بچوں کو شام کے وقت گھر میں روکے رکھنا، دروازہ بند رکھنا، پانی کا برتن ڈھک کر رکھنا اور چراغ بجھا دینا

(۴۸۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جَنَحَ اللَّيْلُ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَلَوْ أَنْ تَعْرِضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا، وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ۔)) (2)

۴۸۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات شروع ہو (یعنی اندھیرا ہونے لگے) یا فرمایا کہ جب شام ہو تو اپنے بچوں کو پکڑ کر رکھو (باہر نہ جانے دو) کیونکہ اس وقت شیاطین پھیلتے ہیں (آتے جاتے ہیں) جب ایک گھڑی رات گزرے تو بچوں کو چھوڑ دو (چلنے پھرنے دو) اور گھر کے دروازے بند

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۵۲۴۷، الادب المفرد: ۱۲۲۲

(۲) صحیح بخاری: ۳۳۰۴، ۵۶۲۳، صحیح مسلم: ۹۷۔۲۰۱۲، ابوداود: ۲۶۰۴

کر دو اور اللہ کا نام لو کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں کا منہ باندھ دو اور اللہ کا نام لو اور برتنوں کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اور اگر ڈھکن نہ ہو تو ایک آڑی لکڑی ہی ان پر رکھ دو اور چراغ سوتے وقت بجھا دو۔

(٤٨٦) عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُرْسِلُوا مَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُبْعَثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ۔))(١)

۴۸۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے چوپایوں اور بچوں کو سورج غروب ہونے کے وقت سے لے کر رات کا تھوڑا حصہ گزرنے تک نہ چھوڑو، اس لیے کہ شیطان سورج غروب ہونے کے وقت سے رات کا تھوڑا حصہ گزرنے تک پھرتا رہتا ہے۔

(٤٨٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَمْ يُغَطَّ وَلَا سِقَاءٍ لَمْ يُوكَأْ إِلَّا وَقَعَ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ))(٢)

۴۸۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور مشکیزوں کو باندھ دو اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے جس برتن پر ڈھکن نہ ہو یا جس مشکیزہ پر بندھن نہ ہو اس کے اندر واقع ہو جاتی ہے۔

(١٢١) باب فی قتل الحیات

سانپوں کا مارنا

(٤٨٨) عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ ، فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ))

(١) صحیح مسلم ۹۸۔ ۲۰۱۳، مسند احمد ۳/ ۳۱۹

(٢) صحیح مسلم: ۹۹۔ ۲۰۱۴، مسند احمد: ۳/ ۳۵۵

قَالَ: وَكَانَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ حَتَّى أَبْصَرَ أَبَا لُبَابَةَ أَوْ زَيْدَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ۔ (۱)

۴۸۸۔ سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سانپوں کو مار ڈالو اور خاص طور پر دو دھاری والے سانپ کو اور دم کٹے ہوئے سانپ کو اس لیے کہ وہ بینائی کھو دیتا ہے اور حمل کو گرا دیتا ہے۔

سالم کہتے ہیں کہ وہ ہر سانپ کو مارا کرتے تھے یہاں تک کہ ابو لبابہ یا زید بن خطاب نے ان کو ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ نبی ﷺ نے گھروں میں نکلنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔

(۴۸۹) عَنْ أَبِي السَّائِبِ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، يَعُودُهُ، قَالَ: فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، قَالَ: فَجَلَسْتُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا فِي عَرَاجِينَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا بِحَيَّةٍ، فَقُمْتُ إِلَيْهَا لِأَقْتُلَهَا فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ لَا تَفْعَلْ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، قَالَ: تَرَى هَذَا الْبَيْتَ لِبَيْتٍ فِي الدَّوَابِّ أَنَّهُ كَانَ فِيهِ ابْنُ عَمٍّ لَنَا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَكَانَ يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ، فَيَأْذَنُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَ يَوْمًا، فَأَذِنَ لَهُ وَقَالَ: خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ، أَخَافُ عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ، فَأَقْبَلَ فَإِذَا بِامْرَأَتِهِ قَائِمَةٌ بَيْنَ الْبَابَيْنِ، فَتَحَ لَهَا الرُّمْحَ، فَقَالَتْ: أَكِبِبْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ حَتَّى تَدْخُلَ فَتَنْظُرَ۔ (۲)

فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَلَى الْفِرَاشِ، فَانْتَظَمَهَا بِالرُّمْحِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَ الرُّمْحَ فِي الْحُجْرَةِ وَاضْطَرَبَتِ الْحَيَّةُ فِي رَأْسِ السِّنَانِ، وَاضْطَرَبَ الْفَتَى فَلَمْ يُدْرَ أَيُّهُمَا أَسْرَعُ مَوْتًا، الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتَى۔ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَجِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبَرْنَاهُ وَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُحْيِيَ لَنَا صَاحِبَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ فَإِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا، فَإِذَا تَبَدَّى لَكُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِذَا تَبَدَّى لَكُمْ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ

(۱) صحیح بخاری: ۳۲۹۹، صحیح مسلم: ۱۲۸۔۲۲۳۳

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۱۳۹۔۲۲۳۶، سنن ابوداود، رقم: ۵۲۵۷

شَیطانٌ۔))

۴۸۹۔ابو سائب کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے گئے تو ان کو نماز پڑھتے ہوئے پایا وہ کہتے ہیں کہ پھر میں بیٹھ گیا اور گھر کے ایک گوشے میں کھجور کے گچھے کی جڑ میں

سر سراہٹ کی آواز سنی میں نے دیکھا تو ایک سانپ تھا میں اس کو مارنے کے لیے کھڑا ہو گیا انہوں نے میری طرف اشارہ کیا ایسا نہ کرو پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے تم یہ گھر دیکھتے ہو جو جانوروں کے بیچ میں ہے اس میں میرا ایک چچازاد بھائی رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی وہ جنگ خندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوپہر میں اپنی بیوی کے پاس واپس آنے کی اجازت لیتا تھا چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اجازت دے دیتے تھے ایک دن اس نے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی اور فرمایا: تم اپنا ہتھیار اپنے ساتھ لے جاؤ اس لیے کہ بنو قریظہ سے مجھے ڈر ہے پھر وہ آیا اس کی بیوی دو دروازوں کے بیچ میں کھڑی تھی اس نے (غصہ سے) اس پر نیزہ تانا اس نے کہا اپنا نیزہ نیچے کرو اور گھر میں جا کر دیکھو۔

وہ گھر میں گیا تو بستر پر سانپ دیکھا اس نے نیزہ اس کو چبھایا اور باہر نکل آیا اور نیزہ زمین میں گاڑ دیا سانپ نیزے کے پھل میں تڑپتا رہا اور وہ نوجوان بھی تڑپنے لگا پھر یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ دونوں میں پہلے کون مرا ہے سانپ یا وہ نوجوان۔

ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور واقعہ بیان کیا اور ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ سے دعا کیجئے کہ ہمارے بھائی کو زندہ کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کے لیے مغفرت کی دعا کرو اس لیے کہ مدینہ میں بہت سے جن ہیں جو ایمان لائے ہیں جب وہ نمودار ہوں تو ان کو تین دن اجازت دو اور اگر تین دن کے بعد بھی نمودار ہوں تو انہیں قتل کر ڈالو اس لیے کہ وہ شیطان ہیں۔

(۴۹۰) عَنِ السَّائِبِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((إِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ ، فَمَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا فَحَرِّجُوا عَلَيْهِ ثَلَاثًا ، فَمَا ظَهَرَ لَكُمْ

بَعْدُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ فَاقْتُلُوهُ۔)) (۱)

كَذَا فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ: السَّائِبُ، قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ۔

۴۹۰۔ سائب کہتے ہیں کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گھروں میں جو سانپ وغیرہ ہوتے ہیں تو جب تم ان کو دیکھو تو ان کو تین مرتبہ جانے کی مہلت دو، پھر اس کے بعد بھی وہ نظر آئیں تو وہ کافر ہیں ان کو قتل کر دو۔

اس روایت میں سائب ہے اور مسلم بن حجاج رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ ابو سائب ہیں۔

(٤٩١) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ، فَقَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا فِي مَسَاكِنِكُمْ فَقُولُوا: أَنْشُدُكُمُ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُمْ نُوحٌ، وَأَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُمْ سُلَيْمَانُ أَنْ لَا تُؤْذُونَا، فَإِذَا عُدْنَ فَاقْتُلُوهُنَّ۔)) (۲)

رُوِّينَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، مُرْسَلًا مَوْقُوفًا، أَنَّهُ قَالَ: إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ۔

۴۹۱۔ عبدالرحمن بن ابی لیلی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھروں کے سانپوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے گھروں میں دیکھو تو کہو میں تم کو اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو حضرت نوح علیہ السلام نے تم سے لیا تھا اور تم کو اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تم سے لیا تھا کہ تم ہمیں تکلیف نہیں پہنچاؤ گے اور اگر ایسا کہنے کے بعد بھی وہ دوبارہ آئیں تو ان کو قتل کر دو۔

ابراہیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور مرسلاً روایت کی ہے انہوں نے کہا سوائے اس سفید سانپ کے جو چاندی کے ڈنڈے کی طرح ہوتا ہے۔

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۱۴۰۔۲۲۳۶، ابوداؤد: ۵۲۵۸

(۲) ضعیف۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۲۶۰ و ۵۲۶۱، سنن ترمذی، رقم: ۱۴۸۵، الالبانی فی ضعیف ابی داؤد: ۱۱۲۶

(۱۲۲) باب فی قتل الأوزاغ
چھپکلی مارنا

(٤٩٢) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ ((بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا۔))[1]

۴۹۲۔ عامر (بن سعد) بن ابی وقاص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا اور اس کو فویسق (چھوٹا فاسق) کہا۔

(۱۲۳) باب النهی عن قتل النملة وما ذكر معها
چیونٹی کو مارنا منع ہے

(٤٩٣) قَدْ مَضَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ((قَتْلِ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ۔))[2]

وَحَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي النَّهْيِ عَنْ ((قَتْلِ الضِّفْدَعِ۔))

۴۹۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورا (ایک پرندہ کا نام) کو مارنے سے منع کیا ہے۔

عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مینڈک کو مارنے سے منع کیا ہے۔

(٤٩٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةٍ مِنْ قُرَى النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَيْ إِنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ۔))[3]

(۱) صحیح مسلم: ۱۴۴۔۲۲۳۸، سنن ابوداود، رقم: ۵۲۶۲

(۲) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۵۲۶۷و۵۲۶۹، سنن دارمی، رقم: ۲/ ۸۸، ۸۹، ابن ماجہ: ۳۲۲۴، البانی فی الارواء: ۲۴۹۰

(۳) صحیح مسلم، رقم: ۱۴۸۔۲۲۴۱، صحیح بخاری: ۳۰۱۹

۴۹۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک پیغمبر کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے چیونٹیوں کے ایک جھتے کو جلا دینے کا حکم دیا، چناں چہ اس کو جلا دیا گیا، تب اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی، کہ تم کو ایک چیونٹی نے کاٹا تو تم نے اللہ کی اتنی بڑی مخلوق کو جلا دیا جو اللہ کی تسبیح کرتی تھی۔

(٤٩٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ ، حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا فَدَخَلَتِ النَّارَ)) قَالَ: فَقَالَ: وَاللّٰهُ أَعْلَمُ: ((لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا حِينَ حَبَسَتْهَا ، وَلَمْ تُرْسِلْهَا فَتَأْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ۔)) (1)

وَأَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ ، أَنْبَأَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلَالٍ ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ فَذَكَرَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَيُقَالُ لَهَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ: لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِيهَا وَسَقَيْتِيهَا حِينَ حَبَسْتِيهَا ، وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِيهَا فَتَأْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا۔

وَرُوِّينَا عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ ، عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ ، وَعَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، أَنَّهُمَا قَالَا: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقْتُلَ الرَّجُلُ مَا لَا يَضُرُّهُ۔

۴۹۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو عذاب اس لیے دیا گیا کیونکہ اس نے ایک بلی کو باندھ دیا تھا، یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی، چنانچہ وہ عورت جہنم میں داخل کی گئی۔

انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے اس نے اس کو نہ کھلایا نہ پلایا جب اس کو باندھا، اور نہ اس کو چھوڑا کہ جا کر زمین کے کیڑے مکوڑے کھائے۔

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس سے کہا جائے گا (اور اللہ بہتر جانتا ہے) نہ تم نے اس کو کھلایا نہ اس کو پلایا جب اس کو باندھا، اور نہ تم نے اس کو چھوڑا کہ وہ جا کر زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھالے یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی۔

---

(1) صحیح بخاری، رقم: ۲۳۶۵ و ۳۳۱۸، صحیح مسلم، رقم: ۱۵۱۔ ۲۲۴۲ و ۱۵۲۔ ۲۲۴۳، سنن الکبری ۵/ ۲۱۴ و ۸/ ۱۳ و ۵/ ۲۱۴

قطبہ اور ابو عیاض کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ناپسند کرتے تھے کہ آدمی ایسی چیز کو مارے جو نقصان دہ نہ ہو۔

(۱۲۴) باب النھی عن الخذف
کنکری پھینکنا

(٤٩٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَخْذِفُ فَنَهَاهُ ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ ، وَقَالَ: ((إِنَّهُ لا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ ، وَلا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ ، وَلٰكِنَّهُ قَدْ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ ـ)) [1]
قَالَ: فَرَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ ، قَالَ: فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ تَخْذِفُ ، لا وَاللّٰهِ لا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا وَكَذَا وَكَذَا ـ يَشُكُّ أَشْمَلُ ـ
وَفِي رِوَايَةِ عُثْمَانَ لا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا أَبَدًا ، أَوْ لا أُحَدِّثُكَ أَبَدًا ـ
وَالْبَاقِي بِمَعْنَاهُ ـ

۴۹۶۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مغفل نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ کنکری مار رہا ہے تو اس کو منع کیا اور فرمایا، کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا ہے، اور فرمایا ہے، اس سے نہ تو شکار مارا جاتا ہے اور نہ دشمن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے، بلکہ الٹا یہ ہوتا ہے کہ کسی بیچارے کا دانت ٹوٹ جاتا ہے یا کسی کی آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔
راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے پھر اس آدمی کو کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ میں تم سے نبی ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں لیکن پھر بھی تم کنکریاں پھینک رہے ہو، خدا کی قسم میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا، اور اسی طرح (انہیں اور باتیں کہیں جس کے بارے میں اشمل کو شک ہے)
عثمان کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا میں تم سے کبھی کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا یا میں تم سے کبھی بیان نہیں کروں گا، اور بقیہ اس طرح ہے۔ (جس طرح اشمل نے بیان کیا ہے)

(۱) صحیح بخاری: ۵۴۷۹، صحیح مسلم، رقم: ۵۴۔۱۹۵۴

(۱۲۵) باب النهي عن حمل السلاح وإخراجه من غمده بين المسلمين خشية أن يخدش به مسلم

ہتھیار اٹھانا اور مُسلمانوں کے درمیان اس کو میان سے نکالنا ممنوع ہے کیونکہ اس سے مُسلمانوں کے زخمی ہونے کا اندیشہ ہے

(۴۹۷) عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ حَمَلَ السِّلَاحَ عَلَيْنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔))[۱]

۴۹۷۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو ہم (مُسلمانوں) پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم (مُسلمانوں) میں سے نہیں ہے۔

(۴۹۸) وَبِإِسْنَادِهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ سُوقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيُمْسِكْ عَلَى أَنْصَالِهَا لَا يُصِيبُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَذًى۔))[۲]

۴۹۸۔ اسی سند سے روایت آئی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ہماری مسجدوں میں یا بازاروں میں نیزے لے کر چلے تو ان کی نوکیں تھامے رہے ایسا نہ ہو اپنے ہاتھ سے کسی مُسلمان کو زخمی کر دے۔

(۴۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُ أَحَدَكُمْ إِذَا أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ۔))[۳]

۴۹۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے اس شخص پر لعنت کرتے ہیں جو اپنے بھائی کی طرف لوہے (ہتھیار) سے اشارہ کرے، اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۷۰۷۰، صحیح مسلم: ۱۶۱۔۹۸

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۷۰۷۵، سنن ابوداود، رقم: ۲۵۸۷، سنن الکبری ۸/ ۲۳، صحیح مسلم، رقم: ۱۲۰۔۲۶۱۴

(۳) صحیح۔ مسند احمد ۲/ ۲۵۶، سنن الکبری بیہقی: ۸/ ۲۳

(۱۲۶) باب النهی عن البصاق فی المسجد وعن الیمین
مسجد میں دائیں جانب تھوکنے کی ممانعت

(۵۰۰) عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِئِ أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔))[۱]

۵۰۰۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے اچھے اور برے اعمال میرے سامنے پیش کیے گئے تو میں نے نیک اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی دیکھا، اور برے اعمال میں مسجد میں پڑا ہوا تھوک بھی دیکھا، جس کو دفن نہیں کیا جاتا ہے۔

(۵۰۱) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، يَقُولَانِ: رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَتَّهَا ، ثُمَّ قَالَ: ((لَا يَتَنَخَّمْ أَحَدُكُمْ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى۔))[۲]

وَرَوَاهُ أَبُو رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَزَادَ فِيهِ: ((وَإِلَّا بَزَقَ فِي ثَوْبِهِ فَدَلَكَهُ۔))

۵۰۱۔ حمید بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب بلغم دیکھا، آپ ﷺ نے ایک کنکری لے کر اس کو رگڑ دیا، اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی طرف نہ تھوکے اور نہ دائیں جانب تھوکے بلکہ اپنے بائیں جانب تھوکے یا اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔

ابورافع رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اس میں یہ

---

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۵۷۔۵۵۳، مسند احمد: ۵ / ۱۸۰

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۴۱۷، مسند احمد: ۲ / ۴۱۵، صحیح مسلم: ۵۲۔۵۴۸

الفاظ زیادہ ہیں" ۔۔۔۔۔یا اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کو رگڑ دے۔"

(۱۲۷) باب المولود یؤذن فی أذنه

نومولود بچے کے کان میں اذان دینا

(۵۰۲) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِالصَّلَاةِ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ۔[۱]

۵۰۲۔ عبید اللہ بن ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے کان میں اذان دیتے ہوئے دیکھا جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو جنا۔

(۱۲۸) باب المولود یحنك بتمرة ویسمی

نومولود کے منہ میں کھجور چبا کر اس کا رس چٹانا اور اس کا نام رکھنا

(۵۰۳) عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: وُلِدَ لِي غُلَامٌ ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ۔[۲]

وَزَادَ فِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى۔

۵۰۳۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں نبی ﷺ کے پاس لایا تو آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کو کھجور چبا کر چٹایا۔

اسحق بن نصر کی روایت جو ابو اسامہ سے ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ آپ ﷺ نے اس کے لیے برکت کی دعا کی اور بچہ مجھے دے دیا اور وہ ابو موسی رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔

(۱۲۹) باب ما یستحب أن یسمی به الولد

(۱) ضعیف۔ سنن ابوداؤد: ۵۱۰۵، سنن ترمذی: ۱۵۱۴، البانی فی ضعیف ابی داؤد

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۵۴۶۷، صحیح مسلم، رقم: ۲۴-۲۱۴۵

لڑکوں کا سب سے پسندیدہ نام

(٥٠٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔)) (١)

۵۰۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب سے اچھا نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہے۔

(٥٠٥) عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَمُّوا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللّٰهِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ ، وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ۔)) (٢)

۵۰۵۔ ابو وھب جشمی جن کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت ملی ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم انبیاء کا نام رکھو، اور اللہ کے نزدیک سب سے بہتر نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہے، اور سب سے سچا نام حارث اور ھمام ہے اور سب سے برا نام حرب اور مرہ ہے۔

(٥٠٦) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِمَا بَدَأْتَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ ، فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ ، فَلَا يَكُونُ ، فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُوَ أَرْبَعٌ فَلَا يَزِيدَنَّ عَلَيَّ۔)) (٣)

۵۰۶۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ ہے ان میں جس کو بھی پہلے کہو کوئی فرق نہیں پڑے گا، اور تم اپنے غلام کا نام

---

(١) صحیح مسلم، رقم: ۲۔ ۲۱۳۲، سنن ابوداود، رقم: ۴۹۴۹، ترمذی: ۲۸۳۴۔

(٢) ضعیف۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۹۵۰، مسند احمد: ۴/ ۳۴۵، سنن الکبریٰ بیہقی: ۹/ ۳۰۶، سموا باسماء الانبیاء کے بغیر باقی روایت ٹھیک ہے۔ مزید دیکھیں: الصحیحۃ: ۱۰۴۰

(٣) صحیح مسلم، رقم: ۱۲۔ ۲۱۳۷، سنن ابوداود، رقم: ۴۹۵۸، سنن ترمذی: ۲۸۳۶

یسار، رباح، نجیح اور افلح نہ رکھو، اس لیے کہ تم کسی سے پوچھو گے کہ وہ (افلح) وہاں ہے اور اگر وہ وہاں نہیں ہے تو وہ کہے گا نہیں وہ تو اربع ہے اس سے زیادہ میرے اوپر نہ کرو (یعنی مذاق اڑائے گا)

(٥٠٧) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى، وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذَلِكَ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ بَعْدُ سَكَتَ عَنْهَا، ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ۔ [1]

٥٠٧۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارادہ کیا تھا کہ یعلی، برکتہ، افلح، یسار، نافع، وغیرہ نام رکھنے سے لوگوں کو روک دیں، پھر میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ نے منع نہیں کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی۔

(٥٠٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: ((أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ يُدْعَى مَالِكَ الْأَمْلَاكِ، لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ۔)) [2]

٥٠٨۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے حقیر نام اس شخص کو ہو گا جس کو لوگ "مالک الاملاک" (ساری ملکیت کا مالک) کہہ کر پکارتے ہیں جب کہ مالک صرف اللہ ہی ہے۔

(١٣٠) باب تغيير الاسم القبيح وتحويل الاسم إلى ما هو أحسن منه

برے نام کو بدل کر اچھا نام رکھنا

(٥٠٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ، قَالَ: أَنْتِ

(١) صحیح مسلم، رقم: ١٣۔٢١٣٨

(٢) صحیح بخاری، رقم: ٦٢٠٥، صحیح مسلم، رقم: ٢٠۔٢١٤٣

جَمِيلَةُ۔)) (1)

۵۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیۃ کا نام بدل دیا اور کہا تم جمیلہ ہو (عاصیہ یعنی نافرمان اور جمیلہ کے معنی ہیں خوبصورت)

(۵۱۰) عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: حَزْنٌ، قَالَ: ((بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ)) قَالَ: لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي۔ قَالَ: ابْنُ الْمُسَيِّبِ فَفِينَا تِلْكَ الْحُزُونَةُ بَعْدَهُ۔ (2)

۵۱۰۔ ابن مسیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: حزن (غم) ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں تم سہل ہو: انہوں نے کہا: میں تو اپنا وہ نام نہیں بدلتا جو میرے باپ نے رکھا ہے۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ اس انکار کا اثر یہ ہوا کہ ہمارے خاندان میں اس وقت سے لے کر اب تک غم و مصیبت چھائی رہی۔

(۵۱۱) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ اسْمِي بَرَّةَ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ، وَدَخَلَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ۔ (3)

۵۱۱۔ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرا نام برہ تھا اللہ کے رسول ﷺ نے میرا نام زینب رکھا اور زینب بنت جحش آئیں ان کا نام بھی برہ تھا آپ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

(۵۱۲) عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ مَعَ أَبِي النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا اسْمُ ابْنِكَ هٰذَا؟)) فَقَالَ: عَزِيزٌ، فَقَالَ: ((لَا تُسَمِّهِ عَزِيزًا وَسَمِّهِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَإِنَّ أَحَبَّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ اللّٰهِ۔)) (4)

---

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۱۴۔۲۱۳۹، سنن ابوداود، رقم: ۴۹۵۲، ترمذی: ۲۸۳۸، ابن ماجہ: ۳۷۳۳

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۶۱۹۰، سنن ابوداود، رقم: ۴۹۵۶

(۳) صحیح مسلم، رقم: ۱۸۔۲۱۴۲، سنن ابوداود، رقم: ۴۹۵۳

(۴) صحیح۔ مسند احمد: ۴/ ۱۷۸، البانی فی الصحیحہ: ۹۰۴

۵۱۲۔ خیثمہ بن عبدالرحمٰن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے کہا: تمہارے اس بچے کا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا عزیز، آپ ﷺ نے کہا: اس کا نام عزیز نہیں بلکہ عبدالرحمٰن رکھو اس لیے کہ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نام عبدالرحمٰن اور عبداللہ ہے۔

(۱۳۱) باب کراهیة التکنی بأبی القاسم

ابوالقاسم کنیت رکھنا مکروہ ہے

(۵۱۳) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیرِینَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔))[۱]

۵۱۳۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو۔

(۵۱٤) عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَادٰى رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: ((لَمْ أَعْنِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنَّمَا عَنَيْتُ فُلَانًا)) فَقَالَ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔))[۲]

وَهٰكَذَا رَوَاهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي النَّهْيِ عَنِ ((الاكْتِنَاءِ بِكُنْيَتِهِ مُطْلَقًا۔))

وَكَانَ الشَّافِعِيُّ ، رَحِمَهُ اللّٰهُ ، يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْتَنِيَ بِأَبِي الْقَاسِمِ ، كَانَ اسْمُهُ مُحَمَّدًا أَوْ غَيْرَهُ۔

۵۱۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے بقیع میں ایک شخص کو یہ کہہ کر پکارا اے ابوالقاسم، رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے (کیونکہ آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی) اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ کو نہیں پکارا بلکہ فلاں کو پکارا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۶۱۸۷، صحیح مسلم، رقم: ۳۔ ۲۱۳۳

(۲) صحیح مسلم، رقم: ا۔۲۱۳۱، مسند احمد: ۳/ ۱۲۱، صحیح بخاری، رقم: ۲۱۲۱

نہ رکھو۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح روایت آئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی کنیت رکھنے سے مطلقاً منع کیا ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ ابوالقاسم کنیت رکھے چاہے اس کا نام محمد ہو یا کچھ اور ہو۔

(۱۳۲) باب کراهية الجمع بين اسمه وكنيته

آپ ﷺ کا نام اور آپ ﷺ کی کنیت ایک ساتھ رکھنا مکروہ ہے

(۵۱۵) عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يَكْتَنِي بِكُنْيَتِي، وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّيَنَّ بِاسْمِي.)) [1]

۵۱۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے نام پر نام رکھا وہ میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھے اور جس نے میری کنیت پر اپنی کنیت رکھی وہ میرے نام پر اپنا نام نہ رکھے۔

(۱۳۳) باب من رخص في الجمع بينهما بعد وفاته ﷺ

آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا نام اور کنیت رکھنا

(۵۱۶) عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ، يَقُولُ: كَانَتْ رُخْصَةً لِعَلِيٍّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ وَلَدِي بَعْدَكَ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ [2] قَالَ: نَعَمْ وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ...

أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ، أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ فَذَكَرَهُ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: قَالَ عَلِيٌّ لِلنَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرَا قَوْلَ

(۱) ضعیف۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۹۶۶، ضعیف البانی فی ضعیف ابی داؤد: ۱۰۵۶

(۲) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۹۶۷، سنن ترمذی، رقم: ۲۸۴۳، البانی فی صحیح الترمذی: ۲۲۷۹

ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ كَانَتْ رُخْصَةً۔

۵۱۶۔ منذر ثوری کہتے ہیں کہ میں نے ابن حنفیہ کو کہتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رخصت دی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا کہ میں آپ ﷺ کی وفات کے بعد اپنے لڑکے کا نام آپ ﷺ کے نام پر رکھوں اور کنیت آپ ﷺ کی کنیت پر رکھوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

یہ روایت دوسری سند سے بھی محمد بن حنفیہ سے آئی ہے، اس میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ۔۔۔۔۔ الحدیث""

ابو داؤد کہتے ہیں کہ ابو بکر نے یہ نہیں کہا کہ میں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اور انہوں نے ابن حنفیہ کا یہ قول بھی ذکر نہیں کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے آپ نے رخصت دی تھی۔

(۵۱۷) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ ، فَذُكِرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ ، فَقَالَ: مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي ، أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي۔ (۱)

أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ ، أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْحَجَبِيُّ ، فَذَكَرَهُ۔

وَهٰذَانِ الْحَدِيثَانِ وَإِنْ كَانَ أَبُو دَاوُدَ أَخْرَجَهُمَا فِي كِتَابِ السُّنَنِ فَالْأَحَادِيثُ الَّتِي وَرَدَتْ فِي النَّهْيِ عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا أَصَحُّ وَأَكْثَرُ ، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ ، ثُمَّ زَالَ النَّهْيُ بِوَفَاتِهِ۔

دَعْوٰى مِنْهُ لَمْ يَأْتِ بِهِ خَبَرٌ ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ۔

وَأَمَّا مَنْ تَكَنّٰى وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ فَقَدْ رُوِّينَا حَدِيثَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قِصَّةِ أَبِي عُمَيْرٍ ، وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟))

---

(۱) ضعیف۔ سنن ابو داود، رقم: ۴۹۶۸، البانی فی ضعیف ابی داود: ۱۰۵۷۔

وَرُوِّينَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَرِهَ التَّكَنِّي بِأَبِي عِيسَى ، وَزَعَمَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَنَاهُ بِهِ ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

۵۱۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایک بچہ پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے محمد اور کنیت ابو القاسم رکھی ہے، مجھ سے کہا گیا کہ آپ ﷺ اس کو ناپسند کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کس چیز نے میرا نام رکھنا جائز قرار دیا اور میری کنیت رکھنا حرام قرار دیا یا آپ ﷺ نے فرمایا: کس چیز نے میری کنیت رکھنا تو حرام قرار دیا، اور میرا نام رکھنا حلال قرار دیا۔

یہ حدیث دوسری سند سے بھی آئی ہے۔

ان دونوں حدیثوں کو اگرچہ ابو داؤد نے سنن ابی داؤد میں ذکر کیا ہے لیکن جن حدیثوں میں دونوں کو ایک ساتھ رکھنے کی ممانعت ہے وہ زیادہ صحیح ہیں اور جس نے یہ دعوی کیا کہ یہ ممانعت آپ ﷺ کی زندگی میں تھی پھر آپ ﷺ کی وفات کے بعد منع کرنے کا سبب زائل ہو گیا تو اس کے پاس کوئی دلیل نہیں۔

البتہ جس کے اولاد نہ ہو اس کی کنیت رکھنا جائز ہے کہ نہیں اس سلسلے میں حضرت انس بن مالک ﷺ کی حدیث گزر چکی ہے کہ ابو عمیر (جو چھوٹے تھے) ان کو نبی ﷺ یہ کہہ کر پکارا کرتے تھے اے ابو عمیر تمہاری چڑیا تو بخیر ہے۔

حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ اپنی کنیت ابو عیسی رکھنا ناپسند کرتے تھے، مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی یہ کنیت رکھی تھی۔

(۵۱۸) وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَقَدْ رُوِّينَا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَلَا تُكَنِّينِي فَكُلُّ نِسَائِكَ لَهَا كُنْيَةٌ ، فَقَالَ: بَلِ اكْتَنِي بِابْنِكِ عَبْدِ اللَّهِ ، فَكَانَتْ تُكَنَّى بِأُمِّ عَبْدِ اللَّهِ۔ (۱)

(۱) صحیح۔ سنن ابو داود، رقم: ۴۹۷۰، الادب المفرد للبخاری: ۸۵۰

قَالَ الشَّيْخُ ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَأَمَّا الْحَدِيثُ فِي الْعَفِيفَةِ فَقَدْ مَضَى ذِكْرُهُ فِي مُخْتَصَرِ السُّنَنِ۔

۵۱۸۔ کیا عورت اپنی کنیت رکھ سکتی ہے، اس سلسلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری کنیت نہیں رکھیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بیوی کی تو کنیت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے لڑکے عبداللہ کے نام پر کنیت رکھ لو، پھر ان کی کنیت ام عبداللہ ہو گئی۔ (یہاں عبداللہ سے مراد عبداللہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن کے لڑکے ہیں)

شیخ احمد کہتے ہیں کہ غیر شادی شدہ عورت کی کنیت رکھنے کے سلسلے میں مختصر السنن میں حدیث بیان کی جاچکی ہے۔

(۱۳۴) باب الألقاب

القاب

(۵۱۹) عَنْ أَبِي جَبِيرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي بَنِي سَلَمَةَ: وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ، وَقَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا وَلَهُ اسْمَانِ ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ: ((يَا فُلَانُ)) فَيُقَالُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، فَإِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هٰذَا الِاسْمِ ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ (1)

۵۱۹۔ ابو جبیرہ بن ضحاک کہتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ "اور نہ کسی کو برے لقب دو" بنو سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے یہاں (مدینہ میں) تشریف لائے تو ہم میں ہر آدمی کے دو نام تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کا نام پکارتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جاتا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نام سے وہ غصہ ہو گا چنانچہ یہ آیت کریمہ "ولا تنابزوا بالالقاب" نازل ہوئی۔

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۹۶۲، ترمذی: ۳۲۶۸، ابن ماجہ: ۳۷۴۱

(۱۳۵) باب فی تطیب المطعم والملبس واجتناب الحرام واتقاء الشبهات

حلال روزی اور حلال لباس کا حصول اور حرام و مشتبہات سے پرہیز

(۵۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا ، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ ، فَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾ وَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾)) (۱)
ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ ((يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ: يَا رَبِّ ، يَا رَبِّ ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لَهُ۔))

۵۲۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک ہے اور پاک چیز ہی قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس چیز کا حکم دیا ہے جو اس نے اپنے رسولوں کو حکم دیا ہے، اس نے کہا اے پیغمبرو! تم پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو عمل کرتے ہو اس کو میں جانتا ہوں، اور فرمایا: اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو ہم نے تمہیں جو پاکیزہ روزی دی ہے اس سے کھاؤ۔
پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے اور اس کے بال غبار آلود اور پراگندہ ہیں اور وہ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر یہ کہتا ہے: اے ہمارے رب! اے ہمارے رب! لیکن اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے اس کی غذا حرام ہے تو اس کی دعا کیسے قبول ہو گی؟

(۵۲۱) عَنِ الشَّعْبِيِّ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((الْحَلَالُ بَيِّنٌ ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ ، وَشُبُهَاتٌ بَيْنَ ذٰلِكَ ، فَمَنْ تَرَكَ مَا اشْتَبَهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ لَهُ أَتْرَكَ ، وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَا

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۶۵۔۱۰۱۵، سنن ترمذی: ۲۹۸۹، مسند احمد: ۳۲۸/۲

شَكَّ فِيهِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ الْحَرَامَ ، وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى ، وَحِمَى اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ مَعَاصِيهِ۔)) [1]

۵۲۱۔ شعبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر کو منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے بیچ میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو مشتبہ ہیں، پھر جس نے اس چیز کو چھوڑ دیا جس پر گناہ ہونے کا شبہ ہو تو وہ صاف صاف گناہ کو ضرور چھوڑ دے گا، اور جس نے شبہ کے چیز پر دلیری کی تو وہ حرام میں مبتلا ہو سکتا ہے اور ہر بادشاہ کی ایک خاص چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ کی چراگاہ معاصی ہیں۔

(۱۳۶) باب ما جاء في غسل اليد قبل الطعام وبعده

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا

(۵۲۲) عَنْ سُلَيْمَانَ ، قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَقَالَ: ((بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ۔)) [2]

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَلَيْسَ هٰذَا بِالْقَوِيِّ ، وَكَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ الْوُضُوءَ قَبْلَ الطَّعَامِ

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ: وَكَذٰلِكَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، كَانَ يَقُولُ: غَسْلُ الْيَدَيْنِ بِدْعَةٌ عِنْدَ الطَّعَامِ۔

۵۲۲۔ سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت اس سے پہلے وضو کرنا ہے میں نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے کی برکت اس سے پہلے وضو کرنا ہے اور اس کے بعد بھی وضو کرنا ہے۔

ابو داؤد کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے، اور سفیان کھانے سے پہلے وضو کرنا ناپسند کرتے تھے شیخ احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مالک بن انس بھی یہی فرماتے تھے کہ

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۲۰۵۱، صحیح مسلم، رقم: ۱۰۷۔۱۵۹۹، سنن ابوداود، رقم: ۳۳۲۹، مسند احمد: ۳۲۸/۲

(۲) ضعیف۔ سنن ابوداود، رقم: ۳۷۶۱، سنن ترمذی، رقم: ۱۸۴۶، مسند احمد، ۵/ ۴۴۱، البانی فی الضعیفۃ: ۱۶۸

کھانے کے وقت ہاتھوں کو دھونا بدعت ہے۔

(٥٢٣) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: تَبَرَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنَ الْخَلَاءِ ، ثُمَّ قُرِّبَ لَهُ طَعَامٌ فَأَكَلَ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً۔ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ: لَمْ تَتَوَضَّأْ ، قَالَ: مَا أَرَدْتُ الصَّلَاةَ فَأَتَوَضَّأَ ، وَزَعَمَ عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ۔ (١)

۵۲۳۔ سعید بن حویرث کہتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباس کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے نکلے اور جب اس سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے کھانا کھایا اور پانی نہیں چھوا۔

عمرو بن دینار سعید بن حویرث سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ نے وضو نہیں کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے نماز کا ارادہ نہیں کیا جو وضو کروں۔

عمرو بن دینار کا خیال ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو سعید بن حویرث سے سنا ہے۔

(٥٢٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَأَتَى الْخَلَاءَ ، ثُمَّ إِنَّهُ رَجَعَ فَأَتَى الطَّعَامُ ، فَقِيلَ لَهُ: أَلَا تَتَوَضَّأُ ؟ قَالَ: لَمْ أُصَلِّ فَأَتَوَضَّأَ قَالَ الشَّافِعِيُّ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: أَوْلَى الْآدَابِ أَنْ يُؤْخَذَ بِهِ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَكْلُ الْمَرْءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَ يَدَيْهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مَا لَمْ يَكُنْ مَسَّ يَدُهُ قَذَرًا۔ (٢)

۵۲۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے، آپ ﷺ بیت الخلاء کی طرف نکلے پھر واپس آئے تو آپ ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا اور آپ ﷺ سے کہا گیا کہ کیا آپ ﷺ وضو نہیں کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے نماز نہیں پڑھنا ہے جو میں وضو کروں۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سب سے اچھا ادب یہ ہے اس چیز کو لیا جائے جس کو رسول

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۱۲۱۔ ۳۷۴

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۱۲۱۔ ۳۷۴، مسند احمد: ۱/ ۳۴۸، ابوداؤد: ۳۷۶۰

اللہ ﷺ نے کیا ہے، پس میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ آدمی ہاتھ دھونے سے پہلے کھائے جب تک کہ ہاتھ سے گندگی کو نہ چھوا ہو۔

(٥٢٥) وَأَمَّا بَعْدَ الطَّعَامِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.)) (١)

٥٢٥۔ اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس حال میں رات گزاری کہ اس کے ہاتھ میں (گوشت کی چکناہٹ) ہے اور اس کو کوئی بیماری لاحق ہوگئی تو وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے۔

(٥٢٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَتَمَضْمَضَ، وَقَالَ: ((إِنَّ لَهُ دَسَمًا.)) (٢)

وَرُوِّينَا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ فِي أَكْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ السَّوِيقَ وَأَكْلِهِمْ مَعَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

وَالَّذِي رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّهُ أَكَلَ عَرْقًا مِنْ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَمَضْمَضْ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.))

وَعَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّهُ شَرِبَ لَبَنًا فَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلَّى.))

مَحْمُولٌ عَلَى الْجَوَازِ، وَمَا قَبْلَهُ عَلَى الِاسْتِحْبَابِ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ.

٥٢٦۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا پھر کلی کی اور فرمایا: اس کے اندر چکناہٹ ہوتی ہے۔

سوید بن نعمان کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ستو کھایا، ہم نے بھی کھایا پھر آپ ﷺ مغرب کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی جو روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بکری کا گوشت کھایا، پھر نماز

(١) صحیح۔ سنن ابو داود، رقم: ٣٨٥٢، سنن ترمذی، رقم: ١٨٦٠، البانی فی صحیح الجامع: ٦١١٥

(٢) صحیح بخاری، رقم: ٢١١ و ٥٤٥٥، صحیح مسلم، رقم: ٩٥۔ ٣٥٨

پڑھی اور نہ کلی کی اور نہ پانی چھوا۔

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ کی جو روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور وضو نہیں کیا اور نماز پڑھی، تو ان روایتوں کو جواز پر محمول کیا جائے گا اور اس سے پہلے جو روایتیں ہیں انکو استحباب پر محمول کیا جائے گا۔

(۱۳۷) باب الذکر عند دخوله بیته، وعند طعامه والأکل مما یلیه بیمینه

گھر میں داخل ہونے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت

اللہ کا نام لینا اور برتن میں جو قریب ہو اس کو دائیں ہاتھ سے کھانا

(۵۲۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم، یَقُولُ: ((إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّیْطَانُ: لَا مَبِیتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّیْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِیتَ، وَإِذَا لَمْ یَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِیتَ وَالْعَشَاءَ.))[1]

۵۲۷۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے (بسم اللہ کہتا ہے) تو شیطان کہتا ہے کہ اب تمہارے لیے یہاں رات گزارنے کی جگہ نہیں اور نہ شام کا کھانا ہے اور جب گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات گزارنے کی جگہ مل گئی اور اگر کھانے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو وہ کہتا ہے کہ تمہیں رات گزارنے کی جگہ اور شام کا کھانا دونوں مل گیا۔

(۵۲۸) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ یَأْكُلُ طَعَامًا فِی سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ أَعْرَابِیٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَیْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَمَا إِنَّهُ لَوْ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ كَفَاكُمْ، إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِیَ أَنْ یَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ [فَإِنْ نَسِیَ أَنْ یُسَمِّیَ فِی

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۱۰۳۔۲۰۱۸، سنن ابوداود، رقم: ۳۷۶۵، ابن ماجہ: ۳۸۷۸

اَوَّلِہٖ] فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰہِ أَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ۔)) [1]

تَابَعَہٗ رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ، عَنْ ہِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ((فَإِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰہِ أَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ۔))

۵۲۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، ایک دیہاتی آیا اور اس نے بھی دو لقمہ کھایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ بسم اللہ کہہ لیتا تو تم سب کے لیے یہ کھانا کافی تھا، تم میں سے جب کوئی کھانا کھائے اور شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو کہے: (بسم اللہ اولہ و آخرہ)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جب تم میں سے کوئی کھائے تو (بسم اللہ اولہ و آخرہ) کہے۔

(۵۲۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَۃَ، يَقُوْلُ: كُنْتُ أَطْعَمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَكَانَتْ يَدِي تَطِيْشُ فِي الْقَصْعَۃِ، فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰہَ، وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔)) وَقَالَ غَيْرُہٗ: فِيْہِ: ((فِي الصَّحْفَۃِ۔)) [2]

۵۲۹۔ عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا تو میرا ہاتھ پیالہ میں چاروں طرف گھومتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بچے! بسم اللہ کہو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے نزدیک سے کھاؤ۔

بعض روایتوں میں الصحفة (رکابی) کا بھی لفظ ہے۔

(۵۳۰) عَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّہٗ أُتِيَ بِجَفْنَۃٍ كَثِيْرَۃِ الثَّرِيْدِ، فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْہَا، فَجَعَلْتُ أَخْبِطُ فِي نَوَاحِيْہَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا عِكْرَاشُ، كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّہٗ طَعَامٌ وَاحِدٌ)) ثُمَّ أُتِيَ بِطَبَقٍ فِيْہِ أَلْوَانٌ مِنْ رُطَبٍ۔ أَوْ تَمْرٍ۔ فَقَالَ: ((يَا عِكْرَاشُ، كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ، فَإِنَّہٗ غَيْرُ لَوْنٍ

---

(۱) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ۳۷۶۹، سنن ترمذی، رقم: ۱۸۵۸، مسند احمد: ۲۴۶/۶

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۵۳۷۶، صحیح مسلم، رقم: ۱۰۸۔ ۲۰۲۲

وَاحِدٍ۔)) (1)

۵۳۰۔ حضرت عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں کافی مقدار میں ثرید (شوربے میں تر کی ہوئی روٹی) تھی پھر ہم اس کو کھانے لگے، میرا ہاتھ اس کے چاروں طرف گھومنے لگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ، اس لیے کہ یہ ایک کھانا ہے، پھر ایک پلیٹ میں مختلف قسم کے گدر کھجور یا کھجور لائے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عکراش! جہاں سے جی چاہے کھاؤ، اس لیے کہ یہ ایک ہی قسم کا نہیں ہے۔

(۵۳۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ۔)) (2)

۵۳۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پئے تو دائیں ہاتھ سے پئے، اس لیے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

(۱۳۸) باب الأكل من جوانب القصعة دون وسطها

پیالے کے کنارے سے کھانا نہ کہ بیچ سے

(۵۳۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فَقَالَ: ((كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهَا، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِهَا۔)) وَرُوِّينَا مَعْنَاهُ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔ (3)

۵۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

(۱) ضعیف۔ سنن ترمذی، رقم: ۱۸۴۸، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۲۷۴، البانی فی الضعیفہ: ۵۰۹۸

(۲) صحیح مسلم: ۱۰۴۔۲۰۲۰، سنن ابوداؤد، رقم: ۳۷۷۶

(۳) صحیح۔ سنن ابوداؤد: ۳۷۷۲، مسند احمد ۲۷۰/۱، سنن ابن ماجہ، ۳۲۷۷، البانی فی الارواء، رقم: ۱۹۸۰، ترمذی: ۱۸۰۵

ایک پیالہ میں (ثرید) لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے کنارے سے کھاؤ اور بیچ سے نہ کھاؤ اس لیے کہ برکت بیچ میں اترتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مرفوعاً حدیث آئی ہے۔

(١٣٩) باب الأكل بثلاث أصابع ولعقها عند الفراغ من الأكل
تین انگلیوں سے کھانا اور فارغ ہونے کے وقت ان کو چاٹ لینا

(٥٣٣) عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا۔))[1]

٥٣٣۔ ابن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور اپنا ہاتھ نہیں پونچھتے تھے جب تک اس کو چاٹ نہ لیتے تھے۔

(٥٣٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ ، وَقَالَ: ((إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذٰى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ)) وَقَالَ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ۔))[2]

٥٣٤۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیتے اور آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو گندگی اس سے ہٹا دو اور کھا لو اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑو، اور آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ پلیٹ انگلی سے چاٹ لیں اور فرمایا کہ تم میں سے کسی کو نہیں معلوم کہ اس کے کس کھانے میں برکت رکھی گئی ہے۔

(٥٣٥) عَنْ جَابِرٍ يُحَدِّثُ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((لَا يَمْسَحْ أَحَدُكُمْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَ يَدَهُ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ

(١) صحیح مسلم: ٢٠٣٢، مسند احمد: ٣/١٧٧، سنن ابوداود، رقم: ٣٨٤٨

(٢) سنن ترمذی، رقم: ١٨٠٣، صحیح مسلم، رقم: ١٣٤۔ ٢٠٣٣، ~~ابوداود ٣٨٤٥~~

يُبَارَكُ لَهُ۔))[1]

۵۳۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص رومال سے اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک کہ اس کو چاٹ نہ لے اس لئے کہ آدمی کو نہیں معلوم کہ اس کے کس کھانے میں برکت رکھی گئی ہے۔

(۵۳۶) عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي ، جَدَّتِي أُمُّ عَاصِمٍ ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ فَحَدَّثَنَا ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ۔))[2]

۵۳۶۔ معلی بن راشد کہتے ہیں کہ مجھ سے میری دادی ام عاصم نے بیان کیا کہ ہمارے پاس نبیشۃ الخیر آئے انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پیالے میں کھایا پھر اس کو انگلیوں سے چاٹ لیا تو پیالہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

(۱۴۰) باب من قرب شيئا مما قدم إليه إلى من قعد معه

اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے کسی شخص کے سامنے اپنے سامنے کی چیز پیش کرنا

(۵۳۷) عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ ، قَالَ: فَجَاءَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ ۔ قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْكُلُ ذٰلِكَ الدُّبَّاءَ وَيُعْجِبُهُ ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ أُلْقِيهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُ مِنْهُ شَيْئًا ، قَالَ أَنَسٌ: فَمَا زِلْتُ أُحِبُّهُ بَعْدُ۔[3]

قَالَ سُلَيْمَانُ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيَّ ، فَقَالَ: مَا أَتَيْنَا أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ قَطُّ فِي زَمَنِ الدُّبَّاءِ إِلَّا وَجَدْنَاهُ فِي طَعَامِهِ۔

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۱۳۴-۲۰۳۳، مسند احمد ۲/ ۳۳۷

(۲) ضعیف۔ مسند احمد ۵/ ۷۶، سنن ترمذی، رقم: ۱۸۰۴، ابن ماجہ: ۳۲۷۲، البانی فی ضعیف الجامع: ۵۴۷۸

(۳) صحیح مسلم: ۲۰۴۱، مسند احمد: ۳/ ۲۲۵، صحیح بخاری، رقم: ۲۰۹۲، سنن ابوداود، رقم: ۳۷۸۲

قَالَ الشَّیْخُ أَحْمَدُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَلَا یُنَاوِلُ مِمَّا قُدِّمَ إِلَیْهِ مَنْ لَمْ یَجْلِسْ مَعَهُ شَیْئًا۔

۵۳۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گئے، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا، اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شوربہ پیش کیا جس کے اندر کدو تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو شوق سے کھانے لگے، جب میں نے دیکھا تو میں نے اپنے سامنے کا کدو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پلیٹ میں ڈال دیا اور خود نہیں کھایا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر مجھے کدو سے محبّت ہو گئی۔

سُلیمان کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سُلیمان تیمی سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ کدو کے پیداواری موسم میں جب بھی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو ان کے کھانے میں کدو ضرور پایا۔

شیخ احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اپنے سامنے کی چیز اس شخص کو نہیں دینا چاہیے جو اس کے ساتھ بیٹھا نہ ہو۔

(۵۳۸) وَعَنْ سَلْمَانَ أَنَّهُ دَعَا رَجُلًا إِلَى طَعَامِهِ فَجَاءَ مِسْکِینًا فَأَعْطَاهُ کِسْرًا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: ضَعْهُ مِنْ حَیْثُ أَخَذْتَهُ، مَا رَغِبْتُكَ أَنْ یَّکُوْنَ الْوِزْرُ عَلَیْكَ وَالْأَجْرُ لِغَیْرِكَ، إِنَّمَا دَعَوْنَاكَ لِتَأْكُلَ۔ (۱)

۵۳۸۔ سلمان نے ایک آدمی کو کھانے کے لیے بلایا، وہ ایک مسکین کے پاس آیا اور اس کو ایک ٹکڑا دیا سلمان نے اس سے کہا کہ جہاں سے اس کو لیا ہے وہیں رکھ دو میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ تمہارے اوپر گناہ ہو اور تمہارے غیر کو اجر ملے ہم نے تم کو بلایا ہے تاکہ تم کھاؤ۔

(۱۴۱) باب لا یعیب طعاما قدم إلیه ولا یتحرج من طعام أحله اللہ عز وجل

کسی کھانے کو برا نہ کہنا

(۱) شعب الایمان ۵ / ۸۲، رقم: ۵۸۶۱، سنن الکبریٰ بیہقی

اور نہ کسی حلال چیز کے کھانے سے باز رہنا

(٥٣٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: مَا عَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ۔ (١)

۵۳۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کھانے کو کبھی برا نہیں کہا اگر جی چاہا تو کھایا اور اگر جی نہ چاہا تو چھوڑ دیا۔

(٥٤٠) عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ: ((إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ ، فَقَالَ: لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔)) (٢)

۵۴۰۔ قبیصہ بن ہلب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں بعض چیزوں کو نہیں کھاتا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے دلوں میں ایسا اندیشہ نہ پیدا ہو جو نصرانیت کے مشابہ ہو (یعنی نصاریٰ کی طرح تم بھی بعض حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام نہ کرلو)۔

(١٤٢) باب لا يحتقر ما قدم إليه
ما حضر کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے

(٥٤١) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ: دَخَلَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِمْ خُبْزًا وَخَلًّا ، فَقَالَ: كُلُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ ، إِنَّهُ هَلَاكٌ بِرَجُلٍ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ النَّفَرُ مِنْ إِخْوَانِهِ فَيَحْتَقِرَ مَا فِي بَيْتِهِ أَنْ يُقَدِّمَهُ إِلَيْهِمْ ، وَهَلَاكٌ بِالْقَوْمِ أَنْ يَحْتَقِرُوا مَا قُدِّمَ إِلَيْهِمْ۔)) (٣)

۵۴۱۔ عبیداللہ بن عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہ

---

(١) صحیح بخاری، رقم: ۵۴۰۹، صحیح مسلم، رقم: ۱۸۷۔۲۰۶۴

(٢) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ۳۷۸۴، سنن ترمذی: ۱۵۶۵، سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۸۳۰

(٣) مسند احمد: ۳/ ۳۷۱، صحیح مسلم، رقم: ۱۶۶۔۲۰۵۲، سنن ابوداود، رقم: ۳۸۲۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، انہوں نے ان کے سامنے روٹی اور سرکہ پیش کیا، اور کہا کھاؤ، اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سرکہ کیا ہی بہترین سالن ہے۔ یہ آدمی کے لیے اچھی بات نہیں ہے کہ اس کے پاس اس کے کچھ (مسلمان) بھائی آئیں تو اس کے پاس جو چیز ہے وہ ان کے سامنے پیش کرنے میں حقارت محسوس کرے اور ان لوگوں کے لیے بھی یہ اچھی بات نہیں ہے کہ ان کے سامنے جو چیز پیش کی جائے اسے حقیر سمجھیں۔

(۱۴۳) باب في أكل اللحم والثريد

گوشت اور ثرید (گوشت کے شوربے میں ترکی ہوئی روٹی) کھانا

(٥٤٢) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ ، أَنَّهُ قَالَ: رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا آخُذُ اللَّحْمَ عَنِ الْعَظْمِ بِيَدِي ، فَقَالَ لِي: ((يَا صَفْوَانُ !)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ ، قَالَ: ((قَرِّبِ اللَّحْمَ مِنْ فِيكَ إِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ۔)) (١)

وَرَوَاهُ غَيْرُهُ ، فَقَالَ فِيهِ: كُنْتُ آكُلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ۔

۵۴۲۔ حضرت صفوان بن امیہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ میں اپنے ہاتھ سے ہڈی سے گوشت چھڑا رہا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے صفوان، میں نے کہا حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: گوشت کو اپنے مونہہ سے قریب کرلو (یعنی دانت سے نوچ کر گوشت کو ہڈی سے چھڑاؤ) اس لیے کہ یہ زیادہ عمدہ اور بہتر ہے۔

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی ﷺ کے ساتھ کھا رہا تھا۔

(٥٤٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ: زَوَّجَنِي أَبِي فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، فَدَعَا أَقْوَامًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَجَاءَ صَفْوَانُ ابْنُ أُمَيَّةَ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((انْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ

(۱) ضعیف۔ مسند احمد: ۳/ ۴۰۱، سنن ابوداود، رقم: ۳۷۷۹، البانی فی الضعیفہ: ۲۱۹۳

وَأَمْرَأُ، وَأَشْهَى وَأَمْرَأُ۔)) [1]

۵۴۳۔ عبداللہ بن حارث بن نوفل کہتے ہیں کہ حضرت عُثمان کی خلافت کے زمانہ میں میرے باپ نے میری شادی کی اور نبی ﷺ کے بعض صحابہ کی دعوت کی چناں چہ صفوان بن امیہ آئے اس وقت وہ بہت بوڑھے ہوگئے تھے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ گوشت کو دانت سے نوچ کر کھاؤ اس لیے کہ یہ زیادہ لذیذ و بہتر ہے۔

(٥٤٤) عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: ((لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ فِعْلِ الْأَعَاجِمِ، وَلَكِنِ انْهَشُوهُ نَهْشًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ۔)) [2]
وَأَبُو مَعْشَرٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ فِي لَحْمٍ قَدْ تَكَامَلَ نُضْجُهُ، أَوْ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ يَكُونُ أَطْيَبُ۔

۵۴۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گوشت کو تم چھری سے کاٹ کر مت کھاؤ اس لیے کہ یہ عجمیوں (غیر مسلموں) کا عمل ہے بلکہ اسے دانتوں سے نوچ کر کھاؤ اس لیے کہ یہ زیادہ عمدہ اور بہتر ہے۔

اس حدیث میں ایک راوی ابو معشر ضعیف ہیں اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ یہ اس گوشت کے بارے میں ہے جو اچھی طرح پک گیا ہو یا یہ کہا جائے کہ نوچنا زیادہ عمدہ ہوتا ہے۔ (کیونکہ آپ ﷺ کے چھری سے کاٹ کر گوشت کھانے کا ثبوت ملتا ہے جیسے کہ یہ اگلی روایت میں ہے)

(٥٤٥) عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ: رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ [3]

۵۴۵۔ زہری کہتے ہیں کہ مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی ہے کہ ان کے

---

(۱) ضعیف۔ مسند احمد: ۳/ ۴۰۰، سنن ترمذی، رقم: ۱۸۳۵، البانی فی ضعیف سنن ترمذی

(۲) ضعیف۔ سنن ابوداود، رقم: ۳۷۷۸، شعب الایمان: ۵/ ۹۱، رقم: ۵۸۹۸، ضعیف الجامع: ۶۲۵۶

(۳) صحیح بخاری: ۲۰۸، صحیح مسلم، رقم: ۹۳، ۹۲۔۳۵۵، سنن ترمذی، رقم: ۱۸۳۶

والد عمرو بن امیہ نے ان سے کہا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بکری کے دستہ میں سے (کھانے کے لیے) گوشت کاٹ رہے تھے، اتنے میں نماز کے لیے بلائے گئے، آپ ﷺ نے چھری ہاتھ سے پھینک دی جس سے گوشت کاٹ رہے تھے اور کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

(٥٤٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الْعِرَاقِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الذِّرَاعُ ذِرَاعُ الشَّاةِ ، وَكَانَ قَدْ سُمَّ فِيهَا ، وَكَانَ يَرَى أَنَّ الْيَهُودَ سَمُّوهُ۔ (١)

٥٤٦۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہڈی والا گوشت زیادہ پسند کرتے تھے وہ بکری کا دستہ تھا جس میں آپ ﷺ کو زہر دیا گیا اور آپ ﷺ کا یہ خیال تھا کہ یہود نے آپ کو زہر دیا ہے۔

(٥٤٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ۔)) (٢)

٥٤٧۔ حضرت عبداللہ بن جعفر کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین گوشت پشت کا گوشت ہوتا ہے۔

(٥٤٨) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: اشْتَهَى النَّبِيُّ ﷺ لَحْمًا ، فَقِيلَ: لَمْ يَبْقَ عِنْدَنَا إِلَّا الْأَعْنَاقُ ، فَقَالَ: ((أَوَ لَيْسَتْ أَقْرَبَهَا إِلَى الْخَيْرَاتِ وَأَبْعَدَهَا مِنَ الْأَذَى۔)) (٣)

٥٤٨۔ عروۃ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو گوشت کھانے کی خواہش ہوئی، آپ ﷺ سے کہا گیا کہ صرف گردن کا گوشت بچا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ سب سے بہترین نہیں ہے اور گندگی سے سب سے زیادہ دور نہیں ہے۔ (یعنی آپ نے گردن کے گوشت کی تعریف کی)

(٥٤٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ أَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((الثَّرِيدَ

---

(١) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ٣٧٨٠، مسند احمد ١/ ٣٩٤

(٢) ضعیف۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ٣٣٠٨، مسند احمد ١/ ٢٠٥، ٢٠٣، البانی فی الضعیفہ: ٢٨١٣

(٣) ضعیف۔ شعب الایمان، رقم: ٥٨٩٤، ٥/ ٩٠

مِنَ الْخُبْزِ، وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَيْسِ۔)) (۱)

۵۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ کھانا روٹی کا ثرید (گوشت کا سالن روٹی کے ساتھ) اور حیس کا ثرید تھا (حیس ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور ستو اور گھی سے تیار کیا جاتا ہے)

(۵۵۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَّبَ لَهُ ثَرِيدًا قَدْ صَبَّ عَلَيْهِ دُبَّاءً۔ (۲)

فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْخُذُ الدُّبَّاءَ فَيَأْكُلُهُ، قَالَ: ((كَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ)) قَالَ ثَابِتٌ: فَسَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ أَقْدِرُ أَنْ تُوضَعَ لِي فِيهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ۔

۵۵۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ثرید پیش کیا، اس کے اندر کدو بھی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کدو اٹھا کر کھانے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو بہت پسند تھا۔
ثابت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو بھی کھانا میرے لیے تیار کیا اس کے اندر حتی الامکان میں نے کدو ڈالنے کی کوشش کی۔

(۱۴۴) باب أكل الحلواء

حلوا کھانا

(۵۵۱) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔)) (۳)

۵۵۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوا (میٹھی چیز) اور شہد

---

۱) ضعیف۔ سنن ابوداود، رقم: ۳۸۴۳، البانی فی الضعیفہ: ۱۷۵۸
۲) صحیح بخاری: ۲۰۹۲، صحیح مسلم، رقم: ۱۴۴۔۲۰۴۱، سنن ترمذی: ۱۸۵۰
۳) صحیح بخاری، رقم: ۵۵۹۹، صحیح مسلم، رقم: ۲۱۔۱۴۷۴

پسند کرتے تھے۔

(٥٥٢) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((الْحُلْوُ الْبَارِدُ۔)) ہٰكَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَوْصُولًا۔ (١)

۵۵۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پسندیدہ مشروب ٹھنڈا میٹھا مشروب تھا۔ ابن عیینہ نے بھی اس کو موصولاً روایت کیا ہے۔

(٥٥٣) عَنِ الزُّہْرِيِّ ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الشَّرَابِ أَطْيَبُ؟ فَقَالَ: ((الْحُلْوُ الْبَارِدُ۔)) (٢)

ہٰذَا أَصَحُّ ، وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ ، مُرْسَلًا ، وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ الزُّہْرِيِّ ، مُرْسَلًا۔

۵۵۳۔ زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا مشروب سب سے اچھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈا میٹھا۔

یہ سب سے صحیح روایت ہے اور اس کو ابن مبارک نے معمر سے مرسلاً بیان کیا ہے اور اسی طرح یونس بن یزید نے بھی زہری سے مرسلاً بیان کیا ہے۔

(١٤٥) باب فی التلبینة

حریرہ کا بیان

(٥٥٤) عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ أَہْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقُوا إِلَّا أَہْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ ، فَطُبِخَتْ وَصَنَعَتْ ثَرِيدًا ، ثُمَّ صَبَّتِ التَّلْبِينَةَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَتْ: كُلُوا مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلتَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ ، وَتُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ۔)) (٣)

---

(١) صحیح۔ سنن ترمذی، رقم: ١٨٩٥، مسند احمد: ٦/ ٣٨، البانی فی صحیح الجامع: ٤٦٢٧

(٢) صحیح۔ سنن ترمذی، رقم: ١٨٩٦، سابق حدیث: ٥٥٢

(٣) صحیح بخاری، رقم: ٥٤١٧، صحیح مسلم، رقم: ٩٠۔ ٢٢١٦

قَالَ الْأَصْمَعِيُّ: إِنَّهَا حِسَاءٌ يُعْمَلُ مِنْ دَقِيقٍ أَوْ نُخَالَةٍ ، وَيُجْعَلُ فِيهَا عَسَلٌ ، سُمِّيَتْ تَلْبِينَةً تَشْبِيهًا لَهَا بِاللَّبَنِ لِبَيَاضِهَا وَرِقَّتِهَا۔

۵۵۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ان کے عزیزوں میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا تو عورتیں جمع ہوتیں پھر چلی جاتیں، مگر گھر والے اور خاص خاص لوگ رہ جاتے تو وہ حکم دیتیں کہ ایک ہانڈی میں حریرہ پکایا جائے چناں چہ وہ پکایا جاتا اور ثرید بنایا جاتا پھر حریرہ اس پر ڈال دیا جاتا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی: یہ کھاؤ، اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حریرہ سے مریض کے دل کو تسکین حاصل ہوتی ہے اور اس کا غم کچھ دور ہو جاتا ہے۔

اصمعی کہتے ہیں کہ تلبینہ (حریرہ) سے مراد وہ پینے کی پتلی چیز ہے جس میں آٹا یا چوکر اور شہد ڈالا جاتا ہے اس کو تلبینہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ دودھ کی طرح سفید اور پتلا ہوتا ہے۔

(۵۵۵) عَنْ عَائِشَةَ، تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، يَقُولُ: ((عَلَيْكُمْ بِالتَّلْبِينِ الْبَغِيضِ النَّافِعِ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَيَغْسِلُ بَطْنَ أَحَدِكُمْ كَمَا يَغْسِلُ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ مِنَ الْوَسَخِ۔)) (۱)

قَالَتْ: وَكَانَ إِذَا اشْتَكَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ شَيْئًا لَا تَزَالُ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى أَحَدِ طَرَفَيْهِ۔

۵۵۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم نفع بخش تلبین کھاؤ جس کو عام طور پر لوگ ناپسند کرتے ہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ پیٹ کو ایسے ہی صاف کر دیتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنے چہرے پر سے گندگی کو پانی سے دھوتا ہے۔

وہ کہتی ہیں کہ جب ان کے عزیزوں میں سے کسی کو (پیٹ میں) کوئی تکلیف ہوتی تو تلبینہ پکانے کے لیے ہانڈی آگ پر رکھ دی جاتی یہاں تک کہ وہ اس کو کھانے

(۱) ضعیف۔ مسند احمد: ۶/ ۲۴۲، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۴۴۵، البانی فی ضعیف سنن ابن ماجہ

کے بعد آرام سے اپنے ایک پہلو کے بل لیٹ جاتا۔

(۱۴۶) باب فی الخل

سرکہ کا بیان

(۵۵۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِي، فَأَتَى بَعْضَ بُيُوتِهِ، فَقَالَ لَهُمْ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ؟)) فَقَالُوا: لَا، إِلَّا فِلَقٌ۔ فَقَالَ: ((هَاتُوهُ)) ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: ((هَلْ مِنْ إِدَامٍ؟)) قَالُوا: لَا، إِلَّا خَلٌّ، قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ: ((هَاتُوهُ، فَنِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ۔)) (انظر الحدیث: ۵۴۱)[1]

قَالَ جَابِرٌ: فَالْخَلُّ يُعْجِبُنِي مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا يَقُولُ۔ وَقَالَ طَلْحَةُ: مَا زَالَ الْخَلُّ يُعْجِبُنِي مُنْذُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ فِيهِ مَا يَقُولُ۔

۵۵۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لائے اور فرمایا: تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے، گھر والوں نے کہا، نہیں سوائے (روٹی کے) چند ٹکڑوں کے آپ ﷺ نے فرمایا: اسے لے آو اور فرمایا: تمہارے پاس کچھ سالن ہے انہوں نے کہا: نہیں سوائے سرکہ کے، آپ ﷺ نے ان سے کہا اس کو بھی لاؤ، سرکہ کیا ہی عمدہ سالن ہے۔ (ملاحظہ ہو حدیث ۵۴۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر سرکہ مجھے بھی پسند ہو گیا جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی۔

طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے اس وقت سے سرکہ میں بھی پسند کرنے لگا ہوں۔

(۱۴۷) باب فی الزیت

زیت (زیتون) کا بیان

(۵۵۷) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَحْسِبُهُ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ،

(۱) مسند احمد: ۳/ ۳۷۱، صحیح مسلم، رقم: ۱۶۶۔ ۲۰۵۲، سنن ابوداود، رقم: ۳۸۲۰

قَالَ: ((ائْتَدِمُوا بِالزَّيْتِ، وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ۔))[1]

۵۵۷۔ زید بن اسلم اپنے باپ سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم روغن زیتون کو بطور سالن استعمال کرو اور اس کا روغن لگاؤ، اس لیے کہ یہ ایک مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے۔''

(۱۴۸) باب فی الثوم والبصل والکراث

لہسن، پیاز اور گندنا کے بارے میں

(۵۵۸) عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الثُّومِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ بَعْدَ الثُّومِ: وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ، فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسْجِدِنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسَانُ۔))[2]

لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ السَّمَّاكِ۔

۵۵۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لہسن، پیاز اور گندنا (ایک بدبودار قسم کی ترکاری جس کی بعض قسمیں پیاز اور بعض لہسن کے مشابہ ہوتی ہے) کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے اس لیے کہ فرشتوں کو ان چیزوں سے تکلیف پہنچتی ہے جن سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

(۵۵۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَكَلَ مِنْ طَعَامٍ بَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِقَصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا فِيهَا ثُومٌ، فَأَتَاهُ أَبُو أَيُّوبَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنْ كَرِهْتُهُ لِرِيحِهِ)) قَالَ: فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ۔[3]

۵۵۹۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کھانا کھاتے

---

(۱) صحیح۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۳۱۹، سنن ترمذی: ۱۸۵۱، شعب الایمان ۵ / ۱۰۰، رقم: ۵۹۳۹، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ، رقم: ۳۷۹

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۷۲۔ ۵۶۴، صحیح بخاری، رقم: ۸۵۳، سنن ابوداود، رقم: ۳۸۲۵

(۳) صحیح۔ سنن ترمذی، رقم: ۱۸۰۷، مسند احمد: ۵ / ۴۱۷

تو اس کا بقیہ حصہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجتے، ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس پیالہ بھیجا لیکن اس کے اندر پڑے ہوئے لہسن کو آپ نے نہیں کھایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نہیں لیکن مجھے اس کی بو پسند نہیں، ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں بھی اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا۔

(٥٦٠) عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: ((نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا۔))[١]

٥٦٠۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن کھانے سے منع کیا سوائے پکے ہوئے لہسن کے۔

(٥٦١) وَرُوِّينَا عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ فِي الثُّومِ وَالْبَصَلِ: ((فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ آكِلُهَا لَابُدَّ فَلْيُمِتْهَا طَبْخًا۔))[٢]

وَرُوِّينَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْفُوعًا۔

٥٦١۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے لہسن اور پیاز کے بارے میں کہا کہ جس کو اسے کھانا ہی ہو وہ اس کو خوب پکا کر کھائے۔

معاویہ بن قرہ نے اس حدیث کو اپنے باپ سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔ (یعنی یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے)

(١٤٩) باب في الطعام الحار

گرم کھانا کھانا

(٥٦٢) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا ثَرَدَتْ غَطَّتْهُ شَيْئًا حَتَّى يَذْهَبَ فَوْرُهُ، ثُمَّ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((إِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ۔))

وَرُوِّينَا عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((لَا يُؤْكَلُ طَعَامٌ حَتَّى

(١) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ٣٨٢٨، سنن ترمذی، رقم: ١٨٠٨، البانی فی صحیح ابی داود

(٢) صحیح مسلم، رقم: ٧٨۔٥٦٧، سنن نسائی، رقم: ٧٠٩، مسند احمد: ١/١٥، ٢٨

يَذْهَبَ بُخَارُهُ۔)) وَرُوِيَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ مَعْنَاهُ۔ (1)

۵۶۲۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا جب ثرید تیار کرتیں تو اس کو پانی میں تھوڑی دیر رکھ دیتیں تاکہ اس کی گرمی نکل جائے اور کہتیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس سے زیادہ برکت ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ کوئی کھانا نہ کھایا جائے یہاں تک کہ اس کی بھاپ نکل جائے۔

(۱۵۰) باب فی القران بین التمرتین

دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانا

(۵۶۳) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، قَالَ: أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَرُزِقْنَا تَمْرًا ، فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ ، فَيَقُولُ: لَا تُقَارِنُوا ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى ((عَنِ الْقِرَانِ)) ثُمَّ قَالَ: ((إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ۔)) قَالَ شُعْبَةُ: الْإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ۔ (2)

۵۶۳۔ جبلۃ بن سحیم کہتے ہیں کہ ابن زبیر کی خلافت میں ایک سال ہم پر قحط آیا، وہ ہمیں کھانے کے لیے کھجوریں دیا کرتے تھے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب ہمارے سامنے سے گزرتے اور ہمیں کھجور کھاتے ہوئے دیکھتے تو کہتے: دیکھو دو دو کھجوریں ملا کر مت کھاؤ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے، پھر انہوں نے کہا دو دو کھجوریں ملا کر اس وقت کھا سکتے ہو جب اپنے بھائی سے (جو ساتھ کھا رہا ہو) اجازت لے لو۔

شعبہ کہتے ہیں کہ اجازت لینے والی بات ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

(۱۵۱) باب الجمع بین لونین إرادة التعدیل بینهما

(۱) صحیح۔ مسند احمد ۶/ ۳۵۰، البانی فی الصحیحہ: ۶۵۹

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۵۴۴۶، صحیح مسلم، رقم: ۱۵۰۔۲۰۴۵

دو چیزوں کی تاثیر کو اعتدال پر لانے کے لیے دونوں کو ایک ساتھ کھانا

(٥٦٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ۔))[1]

۵۶۴۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ایک ککڑی تر کھجور (گدر کھجور) کے ساتھ کھا رہے تھے۔

(٥٦٥) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ ((يَجْمَعُ بَيْنَ الْبِطِّيخِ وَالرُّطَبِ۔))[2]

وَرَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ وَزَادَ فِيهِ ، فَيَقُولُ: ((يَكْسِرُ حَرَّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا ، وَبَرْدَ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا۔))

۵۶۵۔ ہشام بن عروۃ اپنے باپ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ خربوزہ اور تر کھجور ایک ساتھ کھا رہے تھے۔

ہشام سے ابواسامہ نے جو روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ پھر آپ ﷺ کہتے کہ اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک سے کم کی جاتی ہے اور اس کی ٹھنڈک اس کی گرمی سے کم کی جاتی ہے۔

(٥٦٦) عَنِ ابْنَيْ ، بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ ، قَالَا: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَدَّمْنَا لَهُ زُبْدًا وَتَمْرًا ، فَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ۔[3]

۵۶۶۔ بسر سلمی کے دونوں بیٹوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں مکھن اور چھوارے پیش کیے

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۴۴۰، صحیح مسلم، رقم: ۲۰۴۳-۱۴۷

(۲) حسن۔ سنن ابوداؤد: ۳۸۳۶، ترمذی: ۱۸۴۳، شعب الایمان ۵/ ۱۱۲، رقم: ۵۹۹۷، سلسلۃ الصحیحۃ: ۵۷، ۵۸

(۳) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۳۸۳۷، ابن ماجہ: ۳۳۳۴، البانی فی صحیح ابی داؤد

اور آپ ﷺ کو مکھن اور چھوارا بہت پسند آیا۔

(٥٦٧) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُوا الْبَلَحَ بِالتَّمْرِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا رَآهُ غَضِبَ، وَقَالَ: عَاشَ ابْنُ آدَمَ حَتَّى أَكَلَ الْجَدِيدَ بِالْخَلَقِ۔)) تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو زُكَيْرٍ حَدِيثًا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔[1]

٥٦٧۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم کچی کھجور کو چھوارے کے ساتھ کھاؤ اس لیے کہ شیطان جب آدمی کو کچی کھجور چھوارے کے ساتھ کھاتا ہوا دیکھتا ہے تو غصہ ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ ابن آدم زندہ رہ گیا یہاں تک کہ نئی چیز کو پرانی چیز کے ساتھ ملا کر کھا رہا ہے۔

اس حدیث کو ابوزکیر نے تنہا بیان کیا ہے۔

(١٥٢) باب في الأكل والشرب قائما

کھڑے ہو کر کھانا اور پینا

(٥٦٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ((زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا)) قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا: فَالْأَكْلُ؟ قَالَ ذَاكَ أَشَرُّ وَأَخْبَثُ۔[2]

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ: وَهٰذَا النَّهْيُ قَدْ رَوَاهُ أَيْضًا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَلَى طَرِيقِ التَّنْزِيهِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا، وَاخْتِيَارِ الشُّرْبِ قَاعِدًا لِلْأَدَبِ وَلِمَا يُخْشَى فِي الشُّرْبِ قَائِمًا مِنَ الدَّائِ فِيمَا زَعَمَ أَهْلُ الطِّبِّ، وَخُصُوصًا لِمَنْ كَانَتْ بِهِ فِي أَسَافِلِهِ عِلَّةٌ يَشْكُوهَا مِنْ بَرْدٍ أَوْ رُطُوبَةٍ، وَحَمْلُهُ الْمُقَيِّئُ عَلَى الشُّرْبِ سَائِرًا۔

٥٦٨۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع کیا ہے قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا کھڑے ہو کر کھانے سے بھی منع کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ تو اور زیادہ برا فعل ہے۔

---

(١) موضوع۔ سنن ابن ماجہ: ٣٣٣٠، قال الالبانی: موضوع انظر الضعيفة: ٢٣١

(٢) صحیح مسلم، رقم: ١١٢، ١١٣۔ ٢٠٢٤، سنن ترمذی، رقم: ١٨٧٩

شیخ احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابو سعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت آئی ہے اور یہاں کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت نہی تنزیہی ہے (نہ کہ نہی تحریمی) اور بیٹھ کر پینے میں ادب ہے اور کھڑے ہو کر پانی پینا اطباء کے نزدیک صحت کے لیے مضر ہے، خاص طور سے ان لوگوں کے لیے جن کے بدن کے نچلے حصوں میں ٹھنڈک اور رطوبت کی وجہ سے بیماری ہو، اس کو تمام مشروبات پر محمول کیا گیا ہے۔

البتہ کھڑے ہو کر پینے کی رخصت ہے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل حدیثیں ہیں:

(٥٦٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِزَمْزَمَ ، فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ((فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔)) (١)

٥٦٩۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ زمزم کے پاس آئے اور پانی طلب کیا چناں چہ میں ایک ڈول زمزم کا پانی لے کر آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے اس کو کھڑے ہو کر پیا۔

(٥٧٠) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ، ثُمَّ أُتِيَ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ ، فَأَخَذَ مِنْهُ حَفْنَةً وَاحِدَةً فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَرَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أُنَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ، وَقَالَ: هَذَا وُضُوءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ ۔ (٢)

وَرُوِّينَا فِي الشُّرْبِ قَائِمًا وَالْأَكْلِ سَاعِيًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ ۔

٥٧٠۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر کوفہ کی ایک کشادہ جگہ میں لوگوں کی ضرورت پوری کرنے بیٹھے، یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا، آپ کے پاس ایک برتن میں پانی لایا گیا، آپ نے ایک لپ بھر اس سے پانی لیا اور اس سے اپنا چہرہ ہاتھ سر اور پیر پونچھا پھر کھڑے ہو کر بچا ہوا پانی پی لیا پھر کہنے لگے

(١) صحیح مسلم، رقم: ١١٨۔٢٠٢٧، ترمذی: ١٨٨٢، سنن الکبری بیہقی: ٥ / ٨٦

(٢) صحیح بخاری، رقم: ٥٦١٦

کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینا ناپسند کرتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا ہے جیسے کہ میں نے کیا ہے اور یہ اس شخص کا وضوء ہے جس کو حدث نہ لاحق ہوئی ہو (یعنی جس کا وضو نہ ٹوٹا ہو)۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کھڑے ہو کر پینے اور چل کر کھانے کے بارے میں ثابت ہے۔

(۱۵۳) باب الأكل متكئا

ٹیک لگا کر کھانا

(۵۷۱) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔))[۱]

۵۷۱۔ علی بن اقمر کہتے ہیں کہ میں نے ابو حجیفہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

(۵۷۲) عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: مَا رُئِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ ، وَلَا يَطَأُ عَقِبَيْهِ رَجُلَانِ۔))[۲]

۵۷۲۔ شعیب بن عبداللہ بن عمرو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی ٹیک لگا کر کھاتے نہیں دیکھا گیا اور نہ آپ ﷺ کے دونوں پیر آپ ﷺ کی دونوں ایڑیوں کو روندتے تھے۔ (یعنی آپ ﷺ پیر گھسیٹ کر نہیں چلتے تھے)۔

(۵۷۳) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمَانَ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا ، يَقُولُ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ تَمْرٌ ، فَأَخَذَ يُهْدِيهِ ، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((يَأْكُلُ تَمْرًا مُقْعِيًا مِنَ الْجُوعِ۔))[۳]

۵۷۳۔ مصعب بن سلیمان زہری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۳۹۸، سنن ابو داود، رقم: ۳۷۶۹، سنن ترمذی، رقم: ۱۸۳۰

(۲) صحیح۔ سنن ابو داود، رقم: ۳۷۷۰، سنن ابن ماجہ: ۳۲۴۴، ابو داود: ۳۷۷۱، البانی فی الصحیحۃ: ۱۲۳۹

(۳) شعب الایمان: ۵ / ۱۷۰، رقم: ۵۹۷۳، صحیح مسلم، رقم: ۱۳۸ ـ ۲۰۴۴، الصحیحۃ: ۳۹۳

ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس خشک کھجور بطور ہدیہ بھیجا گیا پھر آپ ﷺ اس کو دوسروں کے پاس بطور ہدیہ بھیجنے لگے، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اکڑوں بیٹھ کر بھوک مٹانے کے لیے کھجور کھا رہے تھے۔

(۵۷۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ، قَالَ: أَهْدَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ شَاةً ، وَالطَّعَامُ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: ((اطْبُخُوا هٰذِهِ الشَّاةَ وَانْظُرُوا إِلَى هٰذَا الدَّقِيقِ فَاخْبِزُوهُ وَأَثْرِدُوا عَلَيْهِ)) وَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَبْرَاءُ أَوِ الْعَزَّاءُ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ وَسَجَدَ الضُّحَى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَالْتَفُّوا عَلَيْهَا ، فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ جَثَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا وَذَرُوا ذُرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا)) ثُمَّ قَالَ: ((كُلُوا ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُفْتَحَنَّ عَلَيْكُمْ أَرْضُ فَارِسَ ، وَالرُّومِ حَتَّى يَكْثُرَ الطَّعَامُ فَلَا يُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ)) (1)

۵۷۴۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک بکری بطور ہدیہ بھیجی گئی اس وقت کھانا کم تھا، آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اس بکری کو پکالو اور دیکھو یہ آٹا ہے اس کی روٹیاں بنالو اور دونوں کو ملا کر ثرید بنالو، نبی ﷺ کے پاس ایک بڑا برتن تھا جس کو غبراء یا عزاء کہا جاتا تھا، اس کو چار آدمی اٹھاتے تھے، جب صبح ہوئی اور آپ نے چاشت کی نماز پڑھی تو وہ برتن آپ کے پاس لایا گیا اور لوگ اس کے چاروں طرف جمع ہو گئے جب لوگ زیادہ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ زانو کے بل بیٹھ گئے ایک دیہاتی نے پوچھا یہ آپ کس طرح بیٹھے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے کریم بنایا ہے ظالم و سرکش نہیں بنایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے کنارے سے کھاؤ اور اس کے اوپر کا حصہ چھوڑ دو تاکہ اس کے اندر برکت ہوتی رہے، پھر فرمایا کھاؤ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے فارس و روم کی سرزمین پر تمہاری فتح ہو گی اور کھانا

(۱) صحیح۔ شعب الایمان: ۵/ ۷۹، رقم: ۵۸۴۷، سنن ابوداود، رقم: ۳۷۷۳، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۲۷۵، ۳۲۶۳

بہت ہو جائے گا لیکن اس پر بسم اللہ نہیں کہا جائے گا۔

(۱۵۴) باب کراھیة التنفس فی الإناء والنفخ فیه
برتن میں سانس لینا اور پھونکنا

(٥٧٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ ، وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ ، وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ۔))[1]

۵۷۵۔ عبداللہ بن ابی قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنے ذکر کو داہنے ہاتھ سے نہ تھامے اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ (پیتے وقت) برتن میں سانس لے۔

(٥٧٦) عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: أَسَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: نَعَمْ ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَأَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ۔)) قَالَ: فَإِنِّي أَرَى الْقَذَاةَ فِيهِ ، قَالَ: ((فَأَهْرِقْهَا۔))[2]

۵۷۶۔ ابو مثنیٰ جہنی کہتے ہیں کہ میں مروان بن حکم کے پاس تھا ان کے پاس ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ آئے، مروان نے کہا کہ کیا آپ نے رسول ﷺ سے کھانے پینے کی چیز میں پھونکنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، اور ایک شخص نے آپ ﷺ سے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ایک سانس میں آسودہ نہیں ہو سکتا آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے منہ سے پیالہ ہٹالو اور سانس لے لو اس نے کہا کہ

---

(۱) صحیح مسلم: ۲۰۲۷، مسند احمد ۵ / ۳۰۰، سنن ابوداود، رقم: ۳۱، صحیح بخاری، رقم: ۱۵۴

(۲) صحیح۔ الموطا، رقم: ۲،۱۲ / ۹۲۵، سنن ترمذی، رقم: ۱۸۸۷، مسند احمد: ۳ / ۲۶، البانی فی صحیح الترمذی

اگر اس کے اندر گندگی (تنکا وغیرہ) دیکھوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اسے گرا دو۔

(۱۵۵) باب الشرب بثلاثة أنفاس

تین سانس میں پینا

(۵۷۷) عَنْ ثُمَامَةَ ، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ، وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ ((يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔))[۱]

۵۷۷۔ ثمامہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ برتن سے (پیتے وقت) دو یا تین بار سانس لیتے اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ برتن سے پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیتے۔ (یعنی تین سانس میں پیتے)

(۵۷۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ ((إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ ثَلَاثًا)) وَيَقُولُ: ((هُوَ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ وَأَبْرَأُ۔))[۲]

۵۷۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب پیتے تو تین سانس میں پیتے اور فرماتے کہ یہ زیادہ عمدہ، زیادہ خوشگوار اور بیماریوں سے زیادہ نجات دینے والا ہے۔

(۵۷۹) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ ((إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ ثَلَاثَةَ أَنْفَاسٍ ، وَيَنْهَى عَنِ الْعَبِّ نَفَسًا وَاحِدًا)) وَيَقُولُ: ((ذٰلِكَ شُرْبُ الشَّيْطَانِ۔))[۳]

۵۷۹۔ ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پیتے تو تین سانس لیتے اور ایک سانس میں غٹاغٹ پینے سے منع کرتے اور کہتے کہ شیطان ایسے ہی پیتا ہے۔

(۵۸۰) وَعَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمُصَّ مَصًّا وَلَا يَعُبَّ عَبًّا ، فَإِنَّ الْكُبَادَ مِنَ الْعَبِّ۔))[۴]

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۶۳۱، صحیح مسلم، رقم: ۱۲۲۔۲۰۲۸، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۴۱۶

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۱۲۳۔۲۰۲۸، سنن ابو داؤد، رقم: ۳۷۲۷

(۳) ضعیف۔ شعب الایمان: ۵ / ۱۱۵، رقم: ۶۰۱۱، سنن الکبریٰ: ۷ / ۲۸۴، مرسلاً

(۴) ضعیف۔ شعب الایمان، رقم: ۶۰۱۲، ۵ / ۱۱۵، سنن الکبریٰ بیہقی: ۷ / ۲۸۴، البانی فی الضعیفہ: ۲۵۷۶

وَفِي هٰذَيْنِ الْمُرْسَلَيْنِ تَفْسِيرُ الْمُسْنَدَيْنِ۔

۵۸۰۔ ابن ابی حسین کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو اسے ٹھہر ٹھہر کر چسکی لے کر پیے اور غٹا غٹ نہ پیے کیونکہ اس سے جگر کی بیماری یا درد جگر ہوتا ہے۔

یہ دو مرسل روایتیں ہیں جو دونوں مسند روایتوں کی تفسیر کرتی ہیں۔

(۱۵۶) باب فی الکرع فی الماء

منہ لگا کر پانی پینا

(۵۸۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حَائِطَهُ، وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَقَالَ: ((إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْتُ)) قَالَ: وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاءٌ بَاتَ أَظُنُّهُ فِي شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَسَكَبَ مَاءً فِي قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ، قَالَ: فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ شَرِبَ الَّذِي دَخَلَ مَعَهُ۔ (1)

۵۸۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک شخص کے باغ میں گئے، اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ ایک اور صحابی بھی تھے (وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے) آپ ﷺ نے (باغ کے مالک سے) کہا کہ اگر تمہارے پاس کسی مشکیزہ میں باسی پانی موجود ہو تو لاؤ ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے اس وقت وہ اپنے باغ کو سیراب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا خیال ہے کہ مشکیزہ میں باسی پانی ہے پھر وہ جھونپڑی میں گئے اور ایک پیالے میں پانی لے آئے اوپر سے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا، اللہ کے رسول ﷺ نے اس کو پیا پھر اس صحابی نے پیا جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

(۵۸۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ، فَانْتَهَيْنَا إِلٰى بِرْكَةٍ مِنْ مَاءِ سَمَاءٍ،

(1) صحیح بخاری، رقم: ۵۶۱۳، سنن ابوداؤد، رقم: ۳۷۲۴، مسند احمد: ۳/ ۳۴۳

فَكَرَعْنَا فِيهَا، فَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: ((اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ ثُمَّ اشْرَبُوا فِيهَا فَإِنَّهَا أَنْظَفُ آنِيَتِكُمْ أَوْ أَطْيَبُ آنِيَتِكُمْ۔)) [۱]

تَابَعَهُ فُضَيْلٌ وَغَيْرُهُ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، وَهٰذَا فِي الْمَاءِ يَكُونُ فِي حَوْضٍ صَغِيرٍ أَوْ مُسْتَنْقَعٍ، فَإِذَا كَرَعَ فِيهِ أَرْسَلَ نَفَسَهُ فِيهِ فَيَمْنَعُ غَيْرَهُ مِنَ الشُّرْبِ مِنْهُ تَقَذُّرًا۔ وَالْحَدِيثُ الْأَوَّلُ فِي الْمَاءِ الْجَارِي أَوْ فِي مَاءٍ كَثِيرٍ۔

۵۸۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے اور حوض کے پاس پہنچے جس میں بارش کا پانی تھا، ہم نے اس سے منہ لگا کر پانی پیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا اور فرمایا تم اپنے ہاتھوں کو دھو لو اور اس میں لے کر پیو، اس لیے کہ وہ تمہارے لیے سب سے صاف برتن ہے۔

(ابن ماجہ نے اس حدیث کی تخریج کی ہے، حافظ ابن حجرؒ نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے) اور اس کی متابعت فضیل وغیرہ کی روایت سے بھی ہوتی ہے جو لیث بن ابوسلیم سے آئی ہے۔ یہ اس پانی کے سلسلے میں ہے جو چھوٹے حوض میں ہو کیونکہ اس کے اندر اگر منہ لگا کر پانی پیئے گا تو دوسرے لوگوں کو گھن آئے گی۔ اور پہلی حدیث بہتے ہوئے پانی کے بارے میں ہے یا بہت زیادہ پانی کے بارے میں ہے۔

(۱۵۷) باب فی استعذاب الماء

میٹھا و خوشگوار پانی طلب کرنا

(۵۸۳) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ ((يَسْتَقِي لَهُ الْمَاءَ الْعَذْبَ مِنَ السُّقْيَا۔)) [۲]

تَابَعَهُ عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۵۸۳۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے میٹھا پانی سقیا کے کنویں سے لایا جاتا۔ عامر بن صالح زبیری نے بھی ہشام سے اسی طرح

(۱) ضعیف۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۴۳۳، شعب الایمان: ۵/ ۱۱۹، رقم: ۶۰۳۰، وضعفہ الالبانی فی الضعیفۃ: ۲۸۴۵

(۲) صحیح۔ مسند احمد ۶/ ۱۰۰، سنن ابوداؤد: ۳۷۳۵، وصححہ الالبانی فی صحیح ابی داود

روایت کی ہے۔

(۱۵۸) باب کراھیة الشرب من فم السقی لما فیه من خشیة الأذی

مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت ہے

(٥٨٤) عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَشْرَبْ أَحَدُكُمْ مِنْ فَمِ السِّقَى۔)) [1]

۵۸۴۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تم کو نبی ﷺ کی کچھ باتیں بتاتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص مشک کے منہ سے پانی نہ پیئے۔

(٥٨٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ نَهَى ((أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ مِنْ فِي السِّقَى۔)) [2]

قَالَ أَيُّوبُ: نُبِّئْتُ أَنَّ رَجُلًا شَرِبَ مِنْ فِي السِّقَى فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ۔

۵۸۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مشک سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع کیا ہے۔

ایوب کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے مشک کے منہ سے پانی پیا تو اس سے ایک سانپ نکلا۔

(٥٨٦) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى ((عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا۔)) [3]

وَرَوَاهُ أَيْضًا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مُرْسَلًا ، قَالَ هِشَامٌ: ((فَإِنَّهُ يُنْتِنُهُ ذَلِكَ۔))

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۶۲۸، سنن ابن ماجہ: ۳۴۲۰، سنن الکبری بیہقی: ۷/ ۲۸۵

(۲) صحیح۔ شعب الایمان: ۵/ ۱۱۷، رقم: ۶۰۲۰، مسند احمد: ۲/ ۲۴۷

(۳) صحیح بخاری، رقم: ۵۶۲۵، صحیح مسلم: ۱۱۱۔ ۲۰۲۳، سنن ابوداود، رقم: ۳۷۲۰، ابن ماجہ: ۳۵۰۵

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ ، رَحِمَهُ اللَّهُ: فَإِذَا كَانَ السِّقَاءُ مُعَلَّقًا ، فَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّهُ شَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ۔))

۵۸۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے گندے مشکوں کے منہ سے پانی پینے سے منع کیا ہے۔

ہشام بن عروہ نے بھی اسے اپنے باپ سے مرسلاً بیان کیا ہے۔ ہشام کہتے ہیں کہ منہ سے پینے کی صورت میں گندگی لگ جائے گی۔

شیخ احمد کہتے ہیں کہ اگر مشک لٹکا ہو تو پانی پینے میں کوئی حرج نہیں، اس لیے کہ نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک لٹکے ہوئے مشک سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔

(۱۵۹) باب الذباب يقع في الإناء
اگر برتن میں مکھی گر جائے

(۵۸۷) عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ أَنَّهُ ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِذَا سَقَطَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ ، فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً ، وَفِي الآخَرِ شِفَاءً۔))[1]

وَرَوَاهُ الْمَقْبُرِيُّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَزَادَ ((... وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِالْجَنَاحِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ۔))

وَرَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، وَزَادَ: ((وَأَنَّهُ يُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ وَيُقَدِّمُ السُّمَّ۔))

۵۸۷۔ عبید بن حنین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے مشروب میں مکھی گر پڑے تو اس کو پوری طرح اس میں ڈبو دے، پھر اس کو نکال لے اس لیے کہ اس کے ایک پنکھ میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔ (مکھی عام طور پر بیمار کا پنکھ ڈبوتی ہے)

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۳۳۲۰، سنن ابوداود: ۳۸۴۴، شعب الایمان: ۵/ ۱۱۹، رقم: ۶۰۲۸

مقبری نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے لیکن ان میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ: ”۔۔۔۔۔۔وہ اس پنکھ کو ڈبوتی ہے جس کے اندر بیماری ہوتی ہے“۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ: ”۔۔۔۔۔۔وہ شفاء کو موخر کرتی ہے اور زہر کو مقدم کرتی ہے“۔

(۱۶۰) باب الأیمن فالأیمن فی الشرب

داہنی طرف والے کو پینے کے لیے پہلے دینا

(۵۸۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ ، وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ ، وَأُمَّهَاتِي كُنَّ يُحِثُّنِي عَلَى خِدْمَتِهِ ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا ، فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ ، وَشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ ، وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ ، وَعُمَرُ نَاحِيَتَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ: نَاوِلْ أَبَا بَكْرٍ فَنَاوَلَهُ الْأَعْرَابِيَّ ، وَقَالَ: ((الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ.)) (1)

۵۸۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو میری عمر دس سال تھی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میری عمر بیس سال تھی، میری مائیں مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے پر ابھارتی تھیں، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر میں جو کنواں تھا اس سے آپ کے لیے پانی لایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب تھے اور ایک دیہاتی آپ کے دائیں جانب تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کنارے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی کھڑے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس (پیالہ) کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دے دیجئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا: داہنے طرف والا زیادہ حق دار ہے پھر جو اس کے داہنے طرف ہو۔

(۵۸۹) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ

---

(1) صحیح مسلم: ۱۲۵۔۲۰۲۹، صحیح بخاری، رقم: ۵۶۱۲

مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الأَشْيَاخُ ، فَقَالَ لِلْغُلامِ: ((أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلاءِ؟)) فَقَالَ الْغُلامُ: لا، وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا ، قَالَ: فَتَلَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي يَدِهِ۔[1]

۵۸۹۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بن سعد ساعدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مشروب لایا گیا، آپ ﷺ نے اس میں سے پیا، آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک کمسن لڑکا تھا اور بائیں جانب عمر دراز لوگ تھے، آپ ﷺ نے اس لڑکے سے فرمایا: کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں یہ پیالہ بڑی عمر والوں کو دوں؟ اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول ﷺ! میں تو آپ ﷺ کا جھوٹا جو میرا حصہ ہے وہ میں اور کسی کو پہلے نہیں دوں گا، آخر آپ ﷺ نے وہ پیالہ اس لڑکے کو دے دیا۔

(۱۶۱) باب ساقي القوم آخرهم

جو لوگوں کو پلائے وہ آخر میں پیئے

(۵۹۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَأَصَابَهُمْ عَطَشٌ ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْقِيهِمْ ، فَقِيلَ: أَلا تَشْرَبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ۔))[2]

۵۹۰۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے لوگوں کو پیاس لگی، رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کو پانی پلانے لگے، آپ ﷺ سے کہا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نہیں پئیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کو پلائے وہ خود آخر میں پیئے۔

(۱۶۲) باب ما يقول إذا فرغ من الطعام

---

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۷-۱۲۷-۲۰۳۰، صحیح بخاری، رقم: ۲۳۵۱

(۲) سنن الکبریٰ بیہقی: ۷/ ۲۸۶، صحیح مسلم، رقم: ۳۱۱-۶۸۱، سنن ابن ماجہ: ۳۴۳۴، سنن ابی داؤد: ۳۷۲۵، مسند احمد: ۴/ ۳۵۴، البانی فی صحیح الجامع: ۲۰۸۸۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کی دعا

(۵۹۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رُفِعَ الْعَشَاءُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔))[۱]

۵۹۱۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے سے جب شام کے وقت دستر خوان اٹھایا جاتا تو یہ دعا پڑھتے سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو کثرت سے ہے، پاکیزہ ہے اور بابرکت ہے، ایسا شکر نہیں جو ایک بار ہو کر رہ جائے یا چھٹ جائے، پھر اس کی ضرورت نہ رہے، اے ہمارے رب!

(۵۹۲) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ، أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ۔))[۲]

۵۹۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تو یہ دعا پڑھتے: اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمارے لیے کافی ہوا، اور ہمیں پناہ دی، بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کا کوئی کارگزار نہیں، جن کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

(۱۶۳) باب فی التخلل

خلال کرنا

(۵۹۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ، وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْلَعْ، مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ۔))[۳]

۵۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کھانا

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۴۵۸، ۵۴۵۹، سنن ابوداود، رقم: ۳۸۴۹، سنن ابن ماجہ: ۳۲۸۴، سنن الکبری بیہقی: ۷/ ۲۸۶

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۹۴۔ ۲۷۱۵، ابوداود، رقم: ۵۰۵۳، ترمذی: ۳۳۹۶

(۳) ضعیف۔ سنن ابوداود، رقم: ۳۵، سنن ابن ماجہ: ۳۳۸، البانی فی الضعیفۃ: ۱۰۲۸

کھائے پھر خلال کرے تو خلال کی ہوئی چیز تھوک دے اور جو زبان میں لگی ہوئی ہو اس کو نگل لے اور جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جو ایسا نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۴) باب کراهیة کثرة الأکل

زیادہ کھانا ناپسندیدہ ہے

(٥٩٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَإِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔)) (1)

۵۹۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(٥٩٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ، ثُمَّ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ، ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔)) (2)

۵۹۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کافر مہمان ٹھہرا آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ایک بکری دوہی جائے چناں چہ وہ دوہی گئی پھر اس شخص نے اس کو پیا پھر دوسری بکری دوہی گئی اس نے اس کا بھی دودھ پی لیا، یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا پھر صبح کے وقت وہ اسلام لے آیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری دوہنے کا حکم دیا اس نے اس کا دودھ پیا پھر آپ ﷺ نے دوسری بکری دوہنے کا حکم دیا لیکن وہ دوسری بکری کا دودھ پورا نہیں پی سکا، آپ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

---

(۱) صحیح بخاری: ۵۳۹۴، صحیح مسلم، رقم: ۱۸۲۔۲۰۶۰

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۱۸۶۔۲۰۶۳

(۵۹٦) فَذَكَرَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: . . . بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ الْمُسْلِمَ يَشْرَبُ فِي مِعَاءٍ وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔)) (۱)

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَالْمِعَاءُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْمَعِدَةُ، وَمَعْنَاهُ أَنَّهُ: يَأْكُلُ الْكَافِرُ أَكْلَ مَنْ لَهُ سَبْعَةُ أَمْعَاءٍ ، وَالْمُؤْمِنُ لِخِفَّةِ أَكْلِهِ يَأْكُلُ أَكْلَ مَنْ لَيْسَ لَهُ إِلَّا مِعَاءٌ وَاحِدٌ۔

۵۹٦۔ اس حدیث کی ایک دوسری سند ہے جس کے یہ الفاظ ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے بکری دوہنے کا حکم دیا چنانچہ وہ دوہی گئی پھر دوسری بکری دوہنے کا حکم دیا لیکن وہ دوسری بکری کا دودھ پورا نہیں پی سکا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مسلم ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

شیخ احمد کہتے ہیں کہ یہاں آنت سے مراد معدہ ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر اس شخص کے برابر کھاتا ہے جس کی سات آنتیں ہوں اور مومن کم کھاتا ہے اور اس شخص کی طرح کھاتا ہے جس کی ایک آنت ہو۔

(۵۹۷) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الاثْنَيْنِ ، وَطَعَامُ الاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ۔)) (۲)

۵۹۷۔ ابو زبیر کہتے ہیں کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہے اور دو کا کھانا چار کے لیے کافی ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہے۔

(۵۹۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ۔ (۳)

(۱) صحیح مسلم: ۲۰٦۳، الموطا، رقم: ۱۰، ۲/ ۹۲۴، شعب الایمان: ۵/ ۲۳، رقم: ۵٦۳۲
(۲) صحیح مسلم: ۱۷۹۔۲۰۵۹، سنن ترمذی، رقم: ۱۸۲۰، صحیح بخاری، رقم: ۵۳۹۲، ابن ماجہ: ۳۲۵۴
(۳) صحیح مسلم، رقم: ۲۰، ۲۱۔ ۲۹۷۰،

وَرَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بِإِسْنَادِهِ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: . . . مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ۔

۵۹۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلسل تین روز تک آسودہ ہو کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

دوسری سند سے یہ روایت آئی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ جب سے رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے آپ ﷺ نے تین دن تک مسلسل آسودہ ہو کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

(۵۹۹) عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَشْبَعْ شَبْعَتَيْنِ فِي يَوْمٍ حَتَّى مَاتَ۔ (۱)

۵۹۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن میں دو مرتبہ آسودہ ہو کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

(۶۰۰) عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: أَكَلْتُ ثَرِيدَ بُرٍّ وَلَحْمٍ ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا أَتَجَشَّأُ ، فَقَالَ: ((اكْفُفْ عَنَّا أَوِ احْبِسْ عَنَّا مِنْ جُشَائِكَ ، فَإِنَّ أَكْثَرَكُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُكُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) قَالَ: فَمَا أَكَلَ أَبُو جُحَيْفَةَ مِلْئَ بَطْنِهِ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا ، وَكَانَ إِذَا تَعَشَّى لَمْ يَتَغَدَّ ، وَإِذَا تَغَدَّى لَمْ يَتَعَشَّ۔ (۲)

۶۰۰۔ عون بن ابو جحیفہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے گیہوں کی روٹی اور گوشت کا ثرید کھایا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا مجھے ڈکار آ رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی ڈکار روکو، اس لیے کہ دنیا میں جو تم میں سب سے زیادہ آسودہ ہو گا وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا ہو گا۔

راوی کہتے ہیں: پھر ابو جحیفہ نے پیٹ بھر کھانا کبھی نہیں کھایا یہاں تک کہ دنیا سے

---

(۱) ضعیف۔ شعب الایمان: ۵/ ۲۵، رقم: ۵۶۳۹، سنن الکبری: ۷/ ۴۷، فی سندہ موسیٰ بن یعقوب الزمعی

(۲) حسن۔ شعب الایمان: ۵/ ۲۶، رقم: ۵۶۴۴، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۳۵۱، ۳۳۵۰، سنن ترمذی، رقم: ۲۴۷۸، البانی فی الصحیحہ: ۳۴۳

چلے گئے، جب وہ شام کا کھانا کھاتے تو دوپہر کا کھانا نہیں کھاتے اور جب دوپہر کا کھانا کھاتے تو شام کا کھانا نہیں کھاتے۔

(٦٠١) عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنِهِ ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ لُقَيْمَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ ، فَإِنْ كَانَ لَابُدَّ فَثُلُثٌ طَعَامٌ ، وَثُلُثٌ شَرَابٌ ، وَثُلُثٌ نَفَسٌ۔))[1]

٦٠١۔ صالح بن یحییٰ بن مقدام بن معدی کرب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ ان کے دادا مقدام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی اپنے پیٹ سے برا کسی برتن کو نہیں بھرتا ہے اس کے لیے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھی رکھیں پس اگر ضروری ہے تو پیٹ کا تہائی حصہ کھانے کے لیے تہائی حصہ پینے کے لیے اور تہائی حصہ سانس لینے کے لیے ہو۔

(٦٠٢) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((إِنَّ مَطْعَمَ بَنِي آدَمَ ضُرِبَ مَثَلًا لِلدُّنْيَا ، فِيمَا يَخْرُجُ مِنَ ابْنِ آدَمَ وَإِنْ مَلَّحَهُ وَقَزَّحَهُ ، فَيَعْلَمُ إِلَى مَا يَصِيرُ۔))[2]

٦٠٢۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کے اندر آدمی کے عمل کرنے اور اس پر نمک مرچ لگانے (یعنی اس عمل کو مزید مزین کرنے) میں دنیا کی مثال آدمی کے کھانے سے دی گئی ہے پس اس کو جاننا چاہیے کہ وہ کدھر جا رہا ہے۔

(١٦٥) باب الاجتماع علی الطعام

اکٹھا ہو کر کھانا

(٦٠٣) عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ ،

(١) صحیح۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ٣٣٤٩، سنن ترمذی، رقم: ٢٣٨٠، البانی فی الارواء: ١٩٨٣

(٢) حسن۔ شعب الایمان: ٥/ ٢٩، رقم: ٥٦٥٢، البانی فی الصحیحہ: ٣٨٢

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ ، قَالَ: ((فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ)) قَالُوا: نَعَمْ ، قَالَ: ((فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ۔))[1]

۶۰۳۔ وحشی بن حرب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کھاتے ہیں لیکن آسودہ نہیں ہوتے، آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تم الگ الگ کھاتے ہو انہوں نے کہا ہاں، آپ ﷺ فرمایا: تم اکٹھا ہو کر کھاؤ اور بسم اللہ کہہ لیا کرو تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔

(۱۶۶) باب فی طعام الفجأة

اچانک کھانا

(٦٠٤) عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا مِنْ شِعْبِ الْجَبَلِ ، وَقَدْ قَضَى حَاجَتَهُ وَبَيْنَ أَيْدِينَا تَمْرٌ عَلَى تُرْسٍ أَوْ جَحْفَةٍ فَدَعَوْنَاهُ إِلَيْهِ ، فَأَكَلَ مَعَنَا وَمَا مَسَّ مَاءً۔[2]

۶۰۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے بعد ایک پہاڑی کی گھاٹی سے آئے ہمارے سامنے ایک ڈھال، یا بغیر لکڑی کے چمڑے کی بنی ہوئی ڈھال پر کھجور رکھی ہوئی تھی، ہم نے آپ کو اسے کھانے کے بلایا چناں چہ آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ کھایا اور پانی نہیں چھوا۔

(۱۶۷) باب من دخل علی غیر دعوة

بغیر دعوت کے جانا

(٦٠٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ

(۱) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ۳۷۶۴، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۲۸۶، البانی فی الصحیحہ: ۶۶۴

(۲) ضعیف۔ سنن ابوداود، رقم: ۳۷۶۲، البانی فی ضعیف ابی داود: ۸۰۵

عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ، وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ صَغِيرًا۔)) (۱)

۶۰۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو کھانے کی دعوت دی گئی لیکن اس نے قبول نہیں کیا تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، اور جو بغیر دعوت کے پہنچا وہ چور بن کر داخل ہوا اور حقیر بن کر نکلا۔

(۶۰۶) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ ، فَأَتَيْتُ غُلَامًا لِي قَصَّابًا ، وَأَمَرْتُهُ أَنْ يَجْعَلَ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ رِجَالٍ ، ثُمَّ دَعَوْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَجَاءَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْبَابَ ، قَالَ: ((إِنَّ هٰذَا قَدْ تَبِعَنَا ، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ وَإِلَّا رَجَعَ فَأَذِنَ لَهُ۔)) (۲)

۶۰۶۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے ایک شخص جس کی کنیت ابوشعیب تھی نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر بھوک کے آثار تھے، میرا ایک غلام قصائی کا پیشہ کرتا تھا، میں اس کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو، پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بلایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمی آئے لیکن ایک اور (چھٹا) شخص بھی ان کے ساتھ آگیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر پہنچے تو فرمایا کہ یہ شخص بھی ہمارے ساتھ آگیا ہے پس اگر تم چاہو تو اجازت دے دو ورنہ وہ لوٹ جائے، پھر اس کو اجازت دے دی گئی۔

(۱۶۸) باب الدعاء لرب الطعام

دعوت دینے والے کے لیے دعا کرنا

(۶۰۷) عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ ، يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِأَبِيهِ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ ، فَأَتَاهُ فَأَخَذَ بِلِجَامِهَا ، فَقَالَ: انْزِلْ

(۱) ضعیف۔ سنن ابوداود: ۳۷۴۱، بیہقی سنن الکبری ۷ / ۲۶۵، البانی فی الارواء: ۱۹۵۴

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۲۰۸۱، صحیح مسلم: ۲۰۳۶، شعب الایمان ۷ / ۱۰۴، رقم: ۹۶۴۶

عَلَیَّ ، فَنَزَلَ عَلَیْنَا ، فَأَتَی بِتَمْرٍ وَسَوِیقٍ ، فَجَعَلَ یَأْکُلُ مِنْهُ ثُمَّ یَضَعُ النَّوَی عَلَی ظَهْرِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَی أَوْ عَلَیْهِمَا جَمِیعًا ، ثُمَّ یَرْمِی بِهِ ، قَالَ: وَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَجَعَلَ یَأْکُلُ مِنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ سَوِیقٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَعْطَاهُ الَّذِی عَلَی یَمِینِهِ ، فَأَرَادَ أَنْ یَسِیرَ أَوْ یَرْتَحِلَ ، فَقَالَ: ادْعُ لَنَا ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ .))[1]

۶۰۷۔ یزید بن خمیر کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن بسر کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ ان کے باپ کے پاس سے گزرے آپ ﷺ اس وقت اپنے سفید خچر پر سوار تھے وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور خچر کا لگام پکڑ لیا اور کہنے لگے آپ ﷺ ہمارے پاس ٹھہریں، چناں چہ آپ ﷺ ہمارے پاس ٹھہرے، انہوں نے آپ ﷺ کے سامنے کھجور اور ستو پیش کیا، آپ ﷺ اس کو کھانے لگے اور گٹھلی کو شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی پشت پر یا دونوں پر رکھنے لگے پھر اس کو پھینک دیا، انہوں نے آپ کے لیے کھانا پکوایا آپ نے اسے کھایا، پھر انہوں نے آپ ﷺ کے سامنے دودھ یا ستو کا پیالہ پیش کیا آپ ﷺ نے اسے پیا پھر بچا ہوا حصہ اس شخص کو دیا جو آپ کے دائیں جانب تھا پھر آپ ﷺ جانے لگے انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ ہمارے لیے دعا کریں آپ ﷺ نے کہا: اے اللہ ان کی روزی میں برکت دے اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر۔

(۶۰۸) عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَزُورُ الْأَنْصَارَ ، فَإِذَا جَاءَ دُورَ الْأَنْصَارِ أَتَاهُ صِبْیَانُ الْأَنْصَارِ فَیَدُورُونَ حَوْلَهُ فَیَدْعُو لَهُمْ وَیَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ وَیُسَلِّمُ عَلَیْهِمْ ، فَأَتَی النَّبِیُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ ، فَقَالَ: ((السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) فَسَمِعَ سَعْدٌ فَرَدَّ عَلَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَلَمْ یُسْمِعِ النَّبِیَّ ﷺ رَدَّهُ ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) فَرَدَّ سَعْدٌ ، وَلَمْ یُسْمِعِ النَّبِیَّ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قَالَ: وَکَانَ النَّبِیُّ

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۱۴۶۔۲۰۴۲، سنن ابوداود: ۳۷۲۹، سنن الکبری بیہقی: ۷/ ۲۷۴، ترمذی: ۳۵۷۶

ﷺ لا يَزِيدُ عَنْ ثَلَاثِ تَسْلِيمَاتٍ ، فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا رَجَعَ، قَالَ: فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ ، وَجَاءَ سَعْدٌ مُبَادِرًا ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيمَةً إِلَّا قَدْ سَمِعْتُهَا وَرَدَدْتُهَا عَلَيْكَ، وَلٰكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ تُكْثِرَ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ وَالرَّحْمَةِ، أُدْخُلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَدَخَلَ فَتَحَدَّثْنَا ، فَقَرَّبَ إِلَيْهِ سَعْدٌ طَعَامًا ، فَأَصَابَ مِنْهُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ ، قَالَ: ((أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ۔)) (1)

۶۰۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کی زیارت کرنے کے لیے جاتے جب انصار کے گھر پہنچتے تو ان کے بچے آپ کو گھیر لیتے، آپ ﷺ ان کے لیے دعا کرتے اور ان کے سروں پر اپنا ہاتھ پھیرتے اور ان کو سلام کرتے، ایک مرتبہ آپ ﷺ سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ کے پاس آئے اور دروازہ پر کھڑے ہو کر کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا سلام سنا اور (آہستہ سے) اس کا جواب دیا، رسول اللہ ﷺ نے ان کا جواب نہیں سنا، آپ ﷺ نے پھر کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ، سعد رضی اللہ عنہ نے پھر (آہستہ سے) جواب دیا رسول اللہ ﷺ نے ان کا جواب نہیں سنا، آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ پھر سلام کیا انہوں نے پھر (آہستہ سے) جواب دیا، آپ ﷺ نے ان کا جواب نہیں سنا، آپ ﷺ تین مرتبہ سے زیادہ سلام نہیں کرتے تھے، پس اگر آپ ﷺ کو اجازت مل جاتی تو اندر جاتے ورنہ واپس ہو جاتے، چناں چہ آپ ﷺ واپس ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ تیزی سے آپ ﷺ کی طرف بڑھے اور کہنے لگے، اے اللہ کے نبی اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے آپ ﷺ کا ہر سلام میں نے سنا اور اس کا جواب بھی دیا لیکن میں چاہتا تھا کہ آپ ﷺ ہمارے اوپر اور سلام کریں اور رحمت بھیجیں ، اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ہمارے گھر تشریف لے چلیے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر آپ

(۱) صحیح۔ مسند احمد ۳/ ۱۳۸ مفہوماً سنن ابوداؤد، رقم: ۳۸۵۴، ابن ماجہ: ۱۷۴۷

ﷺ ان کے گھر گئے اور ہم نے بات چیت کی، حضرت سعد نے آپ ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا، آپ ﷺ نے اسے کھایا پھر جب واپس ہونے لگے تو فرمایا: تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا اور روزہ داروں نے تمہارے یہاں افطار کیا ہے اور فرشتوں نے تمہارے لیے دعائیں کی ہیں۔

(۱۶۹) باب ما ینھی عنه الرجل من لبس الحریر وافتراشه ولا تنھی عنه المرأة

مردوں کے لیے ریشم پہننا اور بچھانا منع ہے جبکہ عورتوں کو اجازت ہے

(۶۰۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، لَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ)) ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ ، فَأَعْطَى مِنْهَا عُمَرَ حُلَّةً ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا ، إِنَّمَا كَسَوْتُكَهَا لِتَبِيعَهَا أَوْ لِتَكْسُوَهَا)) فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مِنْ أُمِّهِ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ۔ (۱)

وَرَوَاهُ حُجَيُّ بْنُ أُبَيِّ بْنِ أَسْمَاءَ ، عَنْ نَافِعٍ ، وَقَالَ: حُلَّةٌ سِيَرَاءُ مِنْ حَرِيرٍ ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ لِتَكْسُوَهَا إِحْدَى نِسَائِكَ۔

۶۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے پاس ایک ریشم کا جوڑا بکتے ہوئے دیکھا انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کاش آپ اس کو خرید لیں اور جمعہ کے دن اور جب باہر سے کوئی وفد آئے تو آپ ﷺ اس کو پہنا کریں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، پھر (چند روز کے بعد ایسا ہوا کہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس اسی قسم کے کئی ریشمی جوڑے آئے آپ ﷺ نے اس میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۸۸۶، صحیح مسلم، رقم: ۶۔۲۰۶۸

دیا، انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ یہ جوڑا مجھے پہناتے ہیں جب کہ آپ نے ہی اس کے بارے میں ایسا فرمایا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ اس لیے نہیں دیا کہ تم اسے پہنو بلکہ بیچ دو یا کسی کو پہنا دو، آخر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک مشرک اخیافی بھائی کو پہنا دیا جو مکہ میں رہتا تھا۔

حجی بن ابی بن اسماء نے نافع سے جو روایت بیان کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں "ریشم کا جوڑا" اور اس کے آخر میں ہے کہ میں نے اسے تمہارے پاس اس لیے بھیجا ہے تاکہ تم اسے بیچ دو یا اسے اپنی کسی عورت کو پہنا دو۔

(٦١٠) عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةٌ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا وَخَرَجْتُ فِيهَا ، فَنَظَرَ إِلَيَّ فَكَأَنَّهُ كَرِهَهُ ، فَقَالَ لِي: ((مَا أَعْطَيْتُكَهَا لِتَلْبَسَهَا)) فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔[1]

٦١٠۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ریشم کا ایک جوڑا ہدیہ بھیجا گیا جس کو آپ ﷺ نے میرے پاس بھیج دیا، میں اس کو پہن کر باہر نکلا، آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو ناپسند کیا اور مجھ سے کہا کہ میں نے تمہیں اس لیے نہیں دیا ہے کہ تم خود اس کو پہنو، پھر آپ نے مجھے حکم دیا اور میں نے اسے اپنی عورتوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

(٦١١) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، قَالَ شُعْبَةُ ، فَقُلْتُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ شَدِيدًا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔))[2]

٦١١۔ عبدالعزیز بن صہیب نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا، شعبہ نے عبدالعزیز سے پوچھا کہ کیا انس بن مالک نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے عبدالعزیز نے سختی سے کہا: ہاں حضور ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے کہا: جو

---

(۱) سنن نسائی، رقم: ۵۳۰۰ ، صحیح بخاری، رقم: ۲۶۱۴، صحیح مسلم، رقم: ۱۷۔۲۰۷۱، سنن ابو داود، رقم: ۴۰۴۳

(۲) صحیح بخاری: ۵۸۳۲، صحیح مسلم، رقم: ۲۱۔۲۰۷۳

شخص دنیا میں ریشم پہنے گا اس کو آخرت میں یہ کپڑا پہننے کو نہیں ملے گا۔

(٦١٢) عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ: اسْتَقَى حُذَيْفَةُ ، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءِ فِضَّةٍ فَأَخَذَهُ فَرَمَاهُ بِهِ ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ ، وَقَالَ: ((هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔)) (١)

٦١٢۔ ابن ابی لیلی کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا، ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لایا، انہوں نے اس کو لیا اور پھینک دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے سے منع کیا ہے اور خالص ریشم اور موٹا ریشم پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ وہ ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہے اور تمہارے لیے آخرت میں ہے۔

(٦١٣) عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي رُقَيَّةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ ، يَقُولُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: قُمْ فَأَخْبِرِ النَّاسَ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَامَ عُقْبَةُ ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((الْحَرِيرُ وَالذَّهَبُ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي حَرَامٌ ، وَحَلَالٌ لِإِنَاثِهِمْ۔)) (٢)

وَرُوِّينَا أَيْضًا عَنْ عَلِيٍّ ، وَأَبِي مُوسَى ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

٦١٣۔ ہشام بن ابی رقیہ کہتے ہیں کہ میں نے مسلمہ بن مخلد کو عقبہ بن عامر سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ کھڑے ہو اور لوگوں کو بتاؤ جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، چناں چہ وہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ریشم اور سونا میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہے اور عورتوں کے لیے حلال ہے۔

حضرت علی، حضرت ابو موسیٰ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح روایت آئی ہے۔

(١) صحیح بخاری، رقم: ٥٨٣١، صحیح مسلم، رقم: ٤۔٢٠٦٧

(٢) صحیح۔ سنن ترمذی، رقم: ١٧٢٠، سنن الکبریٰ بیہقی: ٣/ ٢٧٥، البانی فی الصحیحہ: ١٨٦٥

(١٧٠) باب الرخصة فی الأعلام وما فی نسجه قز وغیر قز

ریشمی کپڑے کا بیل بوٹا اور حاشیہ بنانا جائز ہے

اسی طرح ریشم اور غیر ریشم سے بنا ہوا بیل بوٹا جائز ہے

(٦١٤) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، بِالْجَابِيَةِ ، فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ أُصْبُعَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ۔ (1)

۶۱۴۔ سوید بن غفلۃ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقام جابیہ میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے سوائے دو انگلی کے برابر، تین انگلی کے برابر، یا چار انگلی کے برابر۔

(٦١٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ ، فَأَمَّا الْعَلَمُ مِنَ الْحَرِيرِ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ۔ (2)

۶۱۵۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خالص ریشم کا کپڑا پہننے سے منع کیا ہے، البتہ ریشم اور غیر ریشم کپڑے کے تانے سے بنا ہوا بیل بوٹا جائز ہے۔

(١٧١) باب الرخصة فی لبس الدیباج والحریر فی الغزو ولحكة يجدها فی جلده

غزوہ میں اور خارش کی وجہ سے ریشمی کپڑا پہننا جائز ہے

(٦١٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي قَمِيصٍ مِنْ حَرِيرٍ فِي سَفَرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَ يَجِدُهَا بِجِلْدِهِ ، وَلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ۔ وَرَوَاهُ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: ((فِي غَزَاةٍ لَهُمَا)) (3)

---

(1) صحیح مسلم، رقم: ۱۴۔۲۰۶۹، صحیح بخاری، رقم: ۵۸۲۸

(2) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۰۵۵، (فلما العلم....) کے بغیر باقی ٹھیک ہے۔ مزید دیکھیں الارواء: ۲۷۹

(3) صحیح بخاری، رقم: ۵۸۳۹، صحیح مسلم، رقم: ۲۶، ۲۴۔۲۰۷۶، سنن الکبری بیہقی: ۳/ ۲۶۸

۶۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام کو ایک سفر میں خارش کی بناء پر ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی تھی۔

ہمام بن یحیی کی روایت میں جو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہے یہ الفاظ بھی ہیں کہ وہ دونوں ایک غزوۃ میں تھے۔

(٦١٧) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ طَيَالِسَةٍ لَهَا لِبْسَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ، وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ۔ (1)

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: ... مَكْفُوفَةُ الْجَيْبِ وَالْكُمَّيْنِ وَالْفَرَاجَيْنِ بِالدِّيبَاجِ۔

۶۱۷۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک سبز رنگ کی چادر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جبہ نکالا جس میں دیباج کا ایک ٹکڑا لگا ہوا تھا اور اس کے دونوں چاک میں دیباج کے گوٹے لگے ہوئے تھے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کی جیب میں، اس کی آستین میں اور اس کے دونوں چاکوں میں دیباج کے گوٹے لگے ہوئے تھے۔

(٦١٨) عَنْ أَبِي عُمَرَ، خَاتِنِ عَطَاءٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عِنْدَ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ جُبَّةً مُزَرَّرَةً بِالدِّيبَاجِ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُ هٰذِهِ فِي الْحَرْبِ۔ (2)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ، وَلَا أَلْبَسُ الْقَسِّيَّةَ، وَلَا الْمُعَصْفَرَ، وَلَا الْقَمِيصَ الْمَكْفُوفَ بِالْحَرِيرِ۔))

يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ مَيَاثِرَ الْأُرْجُوَانِ الَّتِي هِيَ مَرَاكِبُ الْأَعَاجِمِ مِنْ دِيبَاجٍ أَوْ حَرِيرٍ، وَأَرَادَ بِالْمَكْفُوفِ بِالْحَرِيرِ أَنْ يَكُونَ الْحَرِيرُ كَثِيرًا مِنْ مِقْدَارِ الْعَلَمِ الَّذِي وَرَدَتِ الرُّخْصَةُ فِيهِ أَوْ أَرَادَ فِي غَيْرِ حَالِ الْحَرْبِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

---

(۱) صحیح مسلم: ۱۰۔۲۰۶۹، سنن ابوداود، رقم: ۴۰۵۴، شعب الایمان ۵/ ۱۴۱، رقم: ۶۱۰۸، ابن ماجہ: ۳۵۹۴

(۲) صحیح۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۲۸۱۹، سنن ابوداود، رقم: ۴۰۴۸، البانی فی صحیح ابی داود

۶۱۸۔ ابوعمر خاتن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے پاس ایک جبہ دیکھا جس کے اندر دیباج کے بٹن لگے ہوئے تھے حضرت اسماء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جنگ میں پہنا کرتے تھے۔

عمران رضی اللہ عنہ بن حصین سے روایت آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میں سرخ رنگ کے کپڑے پر سوار نہیں ہوتا ہوں اور نہ قسی (ایک قسم کا ریشمی کپڑا) پہنتا ہوں اور نہ زرد رنگ سے رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ ایسی قمیص پہنتا ہوں جس میں ریشم کا گوٹ لگا ہو۔

تو اس کی توجیہ اس طرح کی جاسکتی ہے کہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا سرخ کپڑا مراد لیا ہے جو ریشم سے بنا ہو اور زین پوش کے طور پر استعمال ہوتا ہو جس پر عجمی لوگ سوار ہوتے ہیں۔ اور جس میں ریشم کا گوٹ لگا ہو اس سے مراد وہ کپڑا ہے جس میں ریشم کی مقدار اس سے زیادہ ہو جتنی رخصت دی گئی ہے یا ہو سکتا ہے کہ جنگ کے علاوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کپڑا استعمال نہیں کرتے تھے۔

(۱۷۲) باب نهي الرجال عن التزعفر، وعن لبس المعصفر
زعفران سے رنگا ہوا کپڑا اور زرد رنگ سے رنگا ہوا کپڑا پہننا منع ہے

(۶۱۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔ (۱)

۶۱۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی زعفران سے کپڑا رنگے۔

(۶۲۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيَّ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ، فَقَالَ: ((هٰذِهِ ثِيَابُ أَهْلِ النَّارِ، فَلَا تَلْبَسْهَا۔)) (۲)

۶۲۰۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے میرے بدن پر دو کپڑے دیکھے جو زرد رنگ سے رنگے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنمیوں

---

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۷۷۔۲۱۰۱، صحیح بخاری، رقم: ۵۸۴۶

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۲۷۔۲۰۷۷، مسند احمد: ۲/ ۱۹۳

کا کپڑا ہے پس تم اس کو نہ پہنو۔

(٦٢١) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةٍ ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ ، فَقَالَ: ((مَا هٰذِهِ الرَّيْطَةُ عَلَيْكَ)) فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُّورًا لَهُمْ فَقَذَفْتُهَا فِيهِ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ ، فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ ، مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ ؟)) فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ: ((أَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ ، فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهَا لِلنِّسَاءِ۔)) (1)

وَقَدْ رُوِّينَا أَحَادِيثَ فِي كَرَاهِيَةِ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ ، وَذٰلِكَ عِنْدِي مَحْمُولٌ عَلَى ثَوْبٍ نُسِجَ ثُمَّ صُبِغَ أَحْمَرَ ، وَالَّذِي رُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ ، وَمَا رُوِيَ فِي مَعْنَاهُ ، مَحْمُولٌ عَلَى ثَوْبٍ صُبِغَ غَزْلُهُ ثُمَّ نُسِجَ۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

٦٢١۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گھاٹی کے راستے سے اترے آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے میرے جسم پر ایک چادر تھی جو زرد رنگ سے رنگ ہوئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیسی چادر تمہارے جسم پر ہے؟ میں سمجھ گیا کہ آپ ﷺ نے اسے ناپسند کیا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا اس وقت وہ اپنے تنور میں ایندھن ڈال کر اسے گرم کر رہے تھے، میں نے اس کو اس میں پھینک دیا، پھر میں دوسرے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عبداللہ! تم نے اپنی چادر کا کیا کیا؟ میں نے آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا، آپ ﷺ نے کہا کہ تم نے اس کو اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کیوں نہیں پہنا دیا اس لئے کہ عورتوں کے لیے اس کو پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

سرخ رنگ کے کپڑے کے ناپسندیدہ ہونے کے بارے میں جو حدیثیں آئی ہیں ان سے مراد میرے نزدیک وہ کپڑے ہیں جن کو بنا گیا ہو پھر رنگا گیا ہو اور حضرت براء کی روایت میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک سرخ پوشاک میں دیکھا تو اس سے مراد وہ کپڑا ہے جس کا دھاگا پہلے رنگا گیا ہو اور پھر بنا گیا ہو۔

(1) حسن۔ مسند احمد: ١٩٦/٢، سنن ابوداود، رقم: ٤٠٦٦، سنن ابن ماجہ: ٣٦٠٣، البانی نے صحیح ابی داؤد

(۱۷۳) باب الرخصة فی لبس الخز
ریشم اور اون کا بنا ہوا کپڑا (خز)

(٦٢٢) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا بِبُخَارَى عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ عَلَيْهِ عِمَامَةُ خَزٍّ سَوْدَاءُ ، فَقَالَ: كَسَانِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ـ [1]
لَفْظُ حَدِيثِ عُثْمَانَ ، وَرُوِّينَا فِي حَدِيثِ الْخَزِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، وَأَبِي مُوسَى ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، وَأَبِي قَتَادَةَ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ـ
وَعَنْ عَائِشَةَ فِي كِسْوَتِهَا ابْنَ الزُّبَيْرِ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: رُوِيَ عَنْ عِشْرِينَ نَفْسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ أَنَّهُمْ لَبِسُوا الْخَزَّ ـ

٦٢٢۔ ابو عبداللہ بن سعد اپنے باپ سعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے بخارا میں ایک آدمی کو سفید خچر پر دیکھا اس کے سر پر کالے خز (ریشم اور اون کا بنا ہوا کپڑا) کا عمامہ تھا اس نے کہا کہ اسے مجھے رسول اللہ ﷺ نے پہنایا ہے۔

یہ عثمان کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ خز کے سلسلے میں سعد بن ابی وقاص، جابر بن عبداللہ، ابو سعید خدری، ابن عباس، ابو موسیٰ، عمران بن حصین، ابو قتادہ، ابو ہریرہ، عبداللہ بن ابی اوفی، انس بن مالک، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایتیں آئی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابن زبیر کو نقش و نگار والی خز کی چادر پہنائی تھی۔ ابو داود کہتے ہیں کہ تقریباً بیس صحابہ سے یہ ثابت ہے کہ انہوں نے خز پہنا ہے۔

(٦٢٣) عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ: ((لَا تَلْبَسُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ ـ)) [2]

---

(۱) ضعیف۔ سنن ابو داود، رقم: ۴۰۳۸، البانی فی ضعیف ابی داود: رقم: ۸۷۳

(۲) صحیح۔ سنن ابو داود، رقم: ۴۱۲۹

۶۲۳۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خز اور نمار (ایک قسم کا کپڑا) نہ پہنو۔

(٦٢٤) وَمَا رُوِيَ عَنْ أَبِي عَامِرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ((لَيَكُونَنَّ فِي أُمَّتِي قَوْمٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ)) (١)

فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ كَرِهَ زِيَّ الْعَجَمِ فِي مَرَاكِبِهِمْ وَمَلَابِسِهِمْ ، وَأَحَبَّ الْقَصْدَ فِيهِمَا ، وَاسْتَحَقَّ الْوَعِيدَ فِي حَدِيثِ الْأَشْعَرِيِّ لِجَمْعِهِ بَيْنَ مَا يُكْرَهُ وَمَا يَحْرُمُ وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ فِي الْخَزِّ عَلَى التَّحْرِيمِ ، لَمَا اجْتَمَعَ أَصْحَابُهُ عَلَى لُبْسِهِ بَعْدَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ۔

۶۲۴۔ اسی طرح ابو عامر رضی اللہ عنہ یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے جو روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہونگے جو خز، حریر، شراب اور گانے بجانے کو اپنے اوپر حلال کرلیں گے۔

اس کی توجیہ یہ کی جاسکتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمیوں کا لباس پہننے اور ان پر سوار ہونے کو ناپسند کیا اور ان کے استعمال میں درمیانہ راستہ اختیار کرنے کو پسند کیا ہے، اشعری کی حدیث میں وعید کا مستحق وہ شخص ہے جو مکروہ اور حرام دونوں کو کرنے لگے، اگر خز حرام ہوتا تو صحابہ کی ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کو نہ پہنتی۔

(۱۷۴) باب فیمن لبس ثوب شہرۃ
شہرت کا لباس پہننا

(٦٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔)) (٢)

وَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا ، وَوَقَفَهُ أَيْضًا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ ، وَزَادَ: ثُمَّ تَلَهَّبَ فِيهِ النَّارُ ۔

(۱) سنن ابوداود، رقم: ۴۰۳۹، صحیح بخاری تعلیقاً ۵۵۹۰، قبل الحدیث

(۲) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۰۲۹، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۶۰۶، مسند احمد ۲/ ۹۲، البانی فی الجامع: ۶۵۲۶

وَرُوِيَ مِنْ أَوْجُهٍ أُخْرَى ضَعِيفَةٍ۔

۶۲۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔

لیث بن ابی سلیم نے ایک آدمی سے اس روایت کو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بیان کیا ہے۔ ابو عوانہ نے بھی اس کو عثمان بن ابی زرعہ سے موقوفاً بیان کیا ہے، اس کے اندر یہ الفاظ زیادہ ہیں "پھر اس میں آگ لگائی جائے گی" یہ روایت دوسرے طریقوں سے بھی آئی ہے جو کہ ضعیف ہیں۔

(٦٢٦) عَنْ هَارُونَ بْنِ كِنَانَةَ، مُرْسَلًا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّهْرَتَيْنِ: ((أَنْ تُلْبَسَ الثِّيَابُ الْحَسَنَةُ الَّتِي يُنْظَرُ إِلَيْهِ فِيهَا، أَوِ الدَّنِيئَةُ أَوِ الرَّثَّةُ الَّتِي يُنْظَرُ إِلَيْهِ فِيهَا۔))(1)

۶۲۶۔ ہارون بن کنانہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شہرت سے منع کیا ہے۔ ایک یہ کہ آدمی ایسا خوبصورت لباس پہنے کہ لوگ اس کی طرف دیکھیں یا ایسا بوسیدہ لباس پہنے کہ لوگ اس کی طرف دیکھیں۔

(٦٢٧) قَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((أَمْرًا بَيْنَ أَمْرَيْنِ، وَخَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا۔))(2)

وَرُوِّينَا عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَتِ الشُّهْرَةُ فِيمَا مَضَى فِي تَذْيِيلِهَا، وَالشُّهْرَةُ الْيَوْمَ فِي تَقْصِيرِهَا۔

۶۲۷۔ عمرو بن حارث کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میانہ روی اختیار کرو اس لیے کہ میانہ روی سب سے بہتر چیز ہے۔

ایوب سختیانی کہتے ہیں کہ پہلے شہرت کپڑا لمبا کرنے میں تھی اور اب اس کو چھوٹا کرنے میں ہے۔

(۱) ضعیف۔ سنن الکبریٰ بیہقی ۳/ ۲۷۳، مرسلاً

(۲) ضعیف۔ سنن الکبریٰ بیہقی ۳/ ۲۷۳

(۱۷۵) باب کراهیة الوسخ فی الثوب

گندے کپڑے کا بیان

(۶۲۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرًا فِي مَنْزِلِنَا ، فَرَأَى رَجُلًا شَعِثًا ، فَقَالَ: ((أَمَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ رَأْسَهُ)) وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ ، فَقَالَ: ((أَمَا إِذَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ۔))[1]

۶۲۸۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے گھر میں رسول اللہ ﷺ آئے اور ایک آدمی کو بکھرے ہوئے بالوں والا دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے پاس کیا کوئی ایسی چیز نہیں جس سے اپنے بال ٹھیک کرے اور ایک آدمی کو گندے کپڑے میں دیکھا تو فرمایا کیا اس کے پاس کوئی چیز نہیں جس سے یہ اپنے کپڑے دھولے۔

(۱۷۶) باب من أحب أن یکون ثوبه حسنا

آدمی یہ پسند کرے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو

(۶۲۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ۔)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، الرَّجُلُ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنًا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ ، الْكِبْرُ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ۔))[2]

۶۲۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو، اور جہنم میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے۔ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ! آدمی چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اس کا جوتا اچھا ہو،

(۱) صحیح۔ مسند احمد: ۳/ ۳۵۷، سنن ابوداود: ۴۰۶۲

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۱۴۷۔۹۱، سنن ابوداود، رقم: ۴۰۹۱، ترمذی: ۱۹۹۹

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ کبر یہ ہے کہ آدمی حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

(٦٣٠) عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: أَبْصَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ خُلْقَانًا ، فَقَالَ: ((أَلَكَ مَالٌ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ ـ قَالَ: ((أَنْعِمْ عَلَى نَفْسِكَ كَمَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ـ))[1]

وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، وَقَالَ فِيهِ: فَيُرَى أَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، وَقَالَ فِيهِ:

((. . . فَلْيُرَ نِعْمَةُ اللّٰهِ وَكَرَامَتُهُ عَلَيْكَ ـ))

۶۳۰۔ ابواحوص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میرے بدن پر ایک بوسیدہ کپڑا دیکھا تو فرمایا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے کہا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے نفس پر خرچ کرو جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے تم عطا کیا ہے۔

ثوری نے بھی ابواسحٰق سے اور انہوں نے ابواحوص سے یہ روایت بیان کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ کی نعمت کا اثر تمہارے اوپر ظاہر ہونا چاہیے۔

(٦٣١) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا فِي غَيْرِ مَخِيلَةٍ وَلَا سَرَفٍ ، فَإِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ ـ))[2]

۶۳۱۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو اور پہنو لیکن تکبّر نہ کرو اور اسراف نہ کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنی نعمت کا اثر بندے پر دیکھے۔

(٦٣٢) عَنْ رَجُلٍ صِدْقٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ يُقَالُ لَهُ: قَيْسُ بْنُ بِشْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ أَبِي مِنْ جُلَسَاءِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، وَحَدَّثَنِي أَنَّهُ كَانَ هُنَالِكَ رَجُلٌ مِنْ

---

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۰۶۳، شعب الایمان: ۵/ ۱۶۲، رقم: ۶۱۹۸

(۲) حسن۔ مسند احمد ۲/ ۱۸۲، سنن ابن ماجہ، رقم: [illegible]

الأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، يُقَالُ لَهُ: ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ قَالَ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ لَنَا يَوْمًا: ((إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ، فَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ وَرِحَالَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ.))[1]

وَرَوَاهُ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ هِشَامٍ، وَقَالَ فِيهِ: ((فَأَصْلِحُوا نِعَالَكُمْ)) أَوْ قَالَ: ((رِحَالَكُمْ وَأَحْسِنُوا لِبَاسَكُمْ.))

۶۳۲۔ قیس بن بشر کہتے ہیں کہ میرے باپ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے ہم نشینوں میں سے تھے، انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انصار کا ایک آدمی تھا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھا اس کا نام ابن حنظلیہ تھا پھر انہوں نے حدیث بیان کی اس کے اندر یہ ہے کہ ابن حنظلیہ نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کہا کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس جا رہے ہو پس تم اپنے لباس اور کجاوے کو درست کر لو یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان تم تل کی طرح معلوم ہو (یعنی تل جس طرح چہرے پر نمایاں ہوتا ہے اسی طرح تم بھی لوگوں کے درمیان نمایاں رہو) اور اللہ تعالیٰ فحش چیزوں اور فحش باتوں کو پسند نہیں کرتا۔

جعفر بن عون نے بھی اس کو ہشام سے بیان کیا ہے اس کے اندر یہ ہے کہ تم اپنے جوتوں کو درست کر لو یا یہ کہا کہ تم اپنے کجاوں کو درست کر لو اور اپنے لباس کو درست کر لو۔

(۱۷۷) باب من اختار التواضع فی اللباس

لباس میں تواضع اختیار کرنا

(۶۳۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ

(۱) ضعیف۔ مسند احمد ۶/ ۱۳۴، شعب الایمان ۵/ ۱۶۴، رقم: ۶۲۵۰۵، ابوداؤد: ۴۰۸۹، وضعیفہ الالبانی فی الارواء: ۲۱۳۳

الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ حُلَلِ الْإِيمَانِ يَلْبَسُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ۔)) (۱)

۶۳۳۔ سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے طاقت رکھنے کے باوجود تواضع کے طور پر اللہ کی خاطر اچھا لباس پہننا چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا کہ جنّت کے لباسوں میں سے جس کو چاہے پہن لے۔

(٦٣٤) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ۔ (۲)

۶۳۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک صبح نکلے آپ کے بدن پر ایک کالے بالوں کا بغیر سلا ہوا نقش و نگار والا کپڑا تھا۔

(٦٣٥) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِصَّةِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، قَالَ: . . . وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ مِنْ جِبَابِ الرُّومِ ۔ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ۔ (۳)

۶۳۵۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں نبی کریم ﷺ کے دونوں موزوں پر مسح کرنے کا قصہ ہے اس میں ہے کہ آپ ﷺ کے اوپر روم کے جبوں میں سے اون کا ایک جبہ تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ "تنگ آستین والا شامی جبہ تھا۔"

(٦٣٦) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ، قَالَتْ: كَانَتْ يَدُ كُمِّ قَمِيصِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الرُّسْغِ۔ (٤)

وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ الْأَعْوَرُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَقَالَ: مَعَ الْأَصَابِعِ۔

---

(۱) حسن۔ سنن ترمذی، رقم: ۲۴۸۱، البانی فی الصحیحۃ: ۷۱۸

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۶۱۔ ۲۴۲۴، ابوداؤد: ۴۰۳۲، ترمذی: ۲۸۱۳

(۳) صحیح بخاری: ۳۶۳، صحیح مسلم: ۷۴/ ۲، سنن ابوداود، رقم: ۱۵۱

(۴) ضعیف۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۰۲۷، سنن ترمذی، رقم: ۱۷۶۵، البانی فی ضعیف ابی داؤد: ۸۷۰

۶۳۶۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض کی آستین گٹے تک تھی۔

اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے، اعور نے مجاہد سے اور انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں "انگلیوں کے ساتھ۔"

(٦٣٧) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: يَا بُنَيَّ، لَوْ شَهِدْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ رِيحَنَا رِيحَ الضَّأْنِ مِنْ لِبَاسِ الصُّوفِ۔ (۱)

۶۳۷۔ ابو بردۃ بن عبداللہ بن قیس اشعری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا اے میرے بیٹے اگر تم اس وقت ہمیں دیکھتے جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے اور بارش ہوتی تو اون کے کپڑے کی وجہ سے تم یہ خیال کرتے کہ ہماری بو بھیڑ کی بو ہے (بارش میں تر ہو جانے وجہ سے اس میں سے بھیڑ جیسی بو نکلتی تھی)

(٦٣٨) عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بُرْدَةً سَوْدَاءَ مِنْ صُوفٍ، فَلَبِسَهَا فَأَعْجَبَتْهُ، فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا فَوَجَدَ رِيحَ النَّمِرَةِ قَذَفَهَا۔ (۲)

زَادَ فِيهِ غَيْرُهُ، عَنْ هَمَّامٍ: وَكَانَ تُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ۔

۶۳۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اون کا کالا کمبل تیار کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پسند آیا لیکن جب اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ ہوتا تو اس میں چیتے کی بو محسوس کرتے چناں چہ آپ نے اس کو پھینک دیا، اور دوسری روایت میں ہے کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی خوشبو پسند تھی"۔

(٦٣٩) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا، فَقَالَتْ: قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي هٰذَيْنِ۔ (۳)

---

(۱) صحیح۔ سنن ابی داؤد: ۴۰۳۳، ترمذی: ۲۴۷۹، ابن ماجہ: ۳۵۵۲، سنن الکبری بیہقی: ۲/ ۴۱۹

(۲) صحیح۔ مسند احمد ۶/ ۱۳۲، سنن ابی داود: ۴۰۷۴، البانی فی صحیح ابی داود

(۳) صحیح بخاری، رقم: ۳۱۰۸، صحیح مسلم: ۲۰۸۰، سنن ابوداود، رقم: ۴۰۳۶، سنن ترمذی، رقم: ۱۷۳۳

۶۳۹۔ ابوبردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے پیوند لگا ہوا ایک کپڑا اور ایک موٹے کپڑے کا تہبند دکھایا اور کہنے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات انہیں دونوں کپڑوں میں ہوئی تھی۔

(٦٤٠) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ ، قَالَ: اسْتَكْسَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَكَسَانِي خَيْشَتَيْنِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَلْبِسُهُمَا وَأَنَا أَكْسَى أَصْحَابِي۔[1]

۶۴۰۔ عقبہ بن عبد اسلمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑا طلب کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو کھردرا کپڑا پہنایا، پس تم مجھے اس کو پہنتے ہوئے دیکھتے ہو، اور اسے میں اپنے ساتھیوں کو بھی پہناتا ہوں۔

(٦٤١) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ شَيْئٍ فَضَلَ عَنْ ظِلِّ بَيْتٍ ، وَكِسْرِ خُبْزٍ ، وَثَوْبٍ يُوَارِي عَوْرَةَ ابْنِ آدَمَ فَلَيْسَ لِابْنِ آدَمَ فِيهِ حَقٌّ۔))[2]

قَالَ الْحَسَنُ: فَقُلْتُ لِحُمْرَانَ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْخُذَ بِهٰذَا وَكَانَ يُعْجِبُهُ الْجَمَالُ؟ قَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّ الدُّنْيَا تُقَاعِدُنِي۔

۶۴۱۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک گھر کا سایہ، روٹی کے کچھ ٹکڑے اور چند کپڑے جو ابن آدم کی شرمگاہ کو چھپالیں اس سے زیادہ جو چیزیں ہیں اس میں اس کا کوئی حق نہیں۔

حسن بصری کہتے ہیں: میں نے حمران سے کہا کہ آپ یہ حدیث کیوں نہیں لیتے ہیں، حمران کو خوبصورتی بہت پسند تھی تو انہوں نے کہا: اے ابوسعید دنیا نے مجھے روک رکھا ہے۔

(۱۷۸) باب ما کان یختار رسول اللہ ﷺ من الثیاب

(۱) حسن۔ ابوداود، رقم: ۴۰۳۲، البانی فی صحیح ابی داود

(۲) ضعیف۔ مسند احمد ۱/ ۶۲، شعب الایمان ۵/ ۱۵۶، رقم: ۶۱۷۹، ترمذی: ۲۳۴۱، وضعیفہ الالبانی ذ. الضعیفہ: ۱۰۶۳

رسول اللہ ﷺ کے پسندیدہ لباس

(٦٤٢) عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْحِبَرَةُ۔ (۱)

۶۴۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کپڑا حبرہ (ایک قسم کی یمنی چادر) تھی۔

(٦٤٣) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ مِنَ الْقَمِيصِ۔ وَرَوَاهُ الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ دُونَ ذِكْرِ أُمِّهِ فِي إِسْنَادِهِ۔ (۲)

۶۴۳۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قمیض سے بڑھ کر کوئی کپڑا رسول اللہ ﷺ کو محبوب نہیں تھا۔

(٦٤٤) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، ثُمَّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، وَالْحُلَّةُ: إِزَارٌ وَرِدَاءٌ وَلَا يَكُونُ فِيهَا قَزٌّ۔ (۳)

۶۴۴۔ حضرت براء بن عازب اور حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک سرخ جوڑا پہن کر نکلے "حلۃ" سے مراد تہبند اور چادر ہے جس میں ریشم نہ ہو۔

(٦٤٥) عَنْ أَبِي رِمْثَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ، فَرَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ أَخْضَرَيْنِ۔ (۴)

۶۴۵۔ ابو رمثہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: میں نبی ﷺ کی جانب گیا میں نے آپ ﷺ کے اوپر سبز رنگ کی چادر دیکھی۔

(٦٤٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ۔ (۵)

(۱) صحیح بخاری: ۵۸۱۲، صحیح مسلم، رقم: ۳۳۔۲۰۷۹

(۲) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۰۲۶، ۴۰۲۵، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۵۷۵، البانی فی صحیح ابی داود

(۳) صحیح بخاری، رقم: ۵۹۰۱، صحیح مسلم، رقم: ۹۱۔۲۳۳۷، شعب الایمان ۵ / ۱۷۰، رقم: ۶۲۳۶

(۴) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۰۶۵، سنن ترمذی: ۲۸۱۲، البانی فی صحیح الترمذی: ۲۲۵۴

(۵) صحیح بخاری، رقم: ۳۱۴۹، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۵۵۳

٦٤٦۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر ایک چادر تھی جس کا حاشیہ موٹا تھا۔

(١٧٩) باب البياض من الثياب

سفید کپڑا

(٦٤٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ ، وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔)) (١)

٦٤٧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم سفید کپڑا پہنو اور سفید کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفناؤ اور سب سے بہترین سرمہ اثمد ہے (ایک قسم کا پتھر جس سے سرمہ تیار کیا جاتا ہے) وہ بینائی کو بڑھاتا ہے اور بال کو اگاتا ہے۔

(٦٤٨) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْبَسُوا هٰذِهِ الثِّيَابَ الْبِيضَ فَإِنَّهَا أَطْيَبُ وَأَطْهَرُ ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ۔)) (٢)

٦٤٨۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ سفید کپڑا پہنو اس لیے کہ یہ زیادہ بہتر اور پاکیزہ ہے، اور اس میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو۔

(١٨٠) باب إطلاق القميص

قمیض کا کھلا ہونا

(٦٤٩) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي

---

(١) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ٣٨٧٨، سنن ابن ماجہ، رقم: ٣٤٩٧، سنن ترمذی: ٩٩٤، مسند احمد: ١/ ٢٤٧، البانی فی صحیح الجامع: ١٢٣٦

(٢) صحیح۔ سنن ترمذی: ٢٨١٠، ابن ماجہ: ٣٥٦٧، مسند احمد ٥/ ١٨، شعب الایمان ٥/ ١٩٠، رقم: ٦٣١٩، البانی فی الصحیح الجامع: ١٢٣٥

رہطِ مِنْ مُزَیْنَةَ فَبَایَعْنَاہُ ، وَاَنَّ قَمِیصَہُ لَمُطْلَقٌ ، قَالَ: فَبَایَعْتُہُ ثُمَّ أَدْخَلْتُ یَدِی مِنْ جَیْبِ قَمِیصِہِ فَمَسَسْتُ الْخَاتَمَ مِثْلَ الْبَیْضَةِ أَوْ مِثْلَ الْخَاتَمِ الَّذِی فِی الطَّسْتِ۔ شَكَّ عُرْوَةُ۔ [1]

قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا رَأَیْتُ مُعَاوِیَةَ وَلَا أَبَاہُ إِلَّا مُطْلِقَ أَزْرَارِہِمَا شِتَاءً وَلَا حَرًّا ، وَلَا یَزُرَّانِ أَزْرَارَہُمَا قَطُّ أَبَدًا۔

۶۴۹۔ معاویہ بن قرۃ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہ میں قبیلہ مزینہ کی ایک جماعت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی، آپ ﷺ کی قمیص کھلی ہوئی تھی (یعنی بٹن بند نہیں تھا) میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کی قمیص کے گریبان میں ڈالا اور مہر نبوت کو چھولیا جو انڈے کی طرح تھا یا اس مہر کی طرح تھا جو طست (ہاتھ دھونے کا تانبے کا برتن) میں ہوتا ہے، عروۃ کو شک ہوا۔

عروۃ کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ اور ان کے لڑکے کو ہمیشہ بٹن کھلا ہوا دیکھا ہے چاہے سردی ہو یا گرمی وہ کبھی بٹن بند نہیں کرتے تھے۔

(۱۸۱) باب فی إسبال الإزار
کپڑا زمین پر گھسیٹ کر چلنا

(۶۵۰) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ہُرَیْرَةَ ، یَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: ((بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِی فِی حُلَّةٍ تُعْجِبُہُ نَفْسُہُ ، مُرَجِّلٌ جُمَّتَہُ إِذْ خَسَفَ اللّٰہُ بِہِ ، فَہُوَ یَتَجَلْجَلُ فِی الْأَرْضِ إِلَی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔)) [2]

۶۵۰۔ محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص ایک جوڑا پہنے بالوں میں کنگھی کئے ہوئے اتراتے ہوئے جا رہا تھا کہ یکایک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت

(۱) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۰۸۲، ابن ماجہ: ۳۵۷۸، البانی فی صحیح الترغیب: ۴۲

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۵۷۸۹، صحیح مسلم، رقم: ۴۹۔۲۰۸۸

تک دھنستا ہی جائے گا۔

(٦٥١) عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ۔))[1]

٦٥١۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، ایک وہ شخص جو اپنا کپڑا زمین میں گھسیٹ کر چلے، دوسرا وہ شخص جو احسان کر کے احسان جتائے، اور تیسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان بیچے۔

(٦٥٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ۔))[2]

٦٥٢۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز نہیں قبول کرے گا جو اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے۔

(٦٥٣) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ فِي الْإِزَارِ شَيْئًا، قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُهُ، يَقُولُ: ((أُزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، وَمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ، لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ بَطَرًا۔))[3]

٦٥٣۔ علاء بن عبدالرحمن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ازار کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے

(١) صحیح مسلم، رقم: ١٧١۔١٠٦، سنن ترمذی، رقم: ١٢١١، ابوداؤد: ٤٠٨٧، ابن ماجہ: ١٢١١

(٢) ضعیف۔ شعب الایمان، رقم: ٦١٢٧/٥، ١٤٦/٦، سنن ابوداؤد: ٤٠٨٦، البانی فی ضعیف ابی داؤد: ٨٨٤

(٣) صحیح۔ مسند احمد ٣/٥ سنن ابوداؤد، رقم: ٤٠٩٣، سنن ابن ماجہ، رقم: ٣٥٧٣، البانی فی صحیح الجامع: ٩٢١

سنا ہے: مومن کا ازار اس کی آدھی پنڈلی تک ہوتا ہے اور اگر آدھی پنڈلی اور ٹخنے کے درمیان ہو تو کوئی حرج نہیں اور جو ٹخنے سے نیچے ہو گا وہ دوزخ میں لے جائے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنا کپڑا گھمنڈ سے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلے گا۔

(٦٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ۔))[1]

۶۵۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کپڑا ٹخنے سے نیچے ہو جہنم میں لے جائے گا۔

(٦٥٥) عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ: فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((تُرْخِي شِبْرًا)) قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا ، قَالَ: ((فَذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ۔))[2]

۶۵۵۔ صفیہ بنت ابو عبید کہتی ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کہا جب آپ ﷺ نے ازار کا ذکر کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ عورت کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک بالشت نیچے کرے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر اس کا پیر کھل جائے گا آپ ﷺ نے کہا ایک ہاتھ بڑھا لے لیکن ایک ہاتھ سے زیادہ نہ بڑھائے۔

(٦٥٦) عَنْ أَبِي الصَّبَاحِ الْأَيْلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُمَيَّةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْإِزَارِ فَهُوَ فِي الْقَمِيصِ۔[3]

۶۵۶۔ ابو صباح ایلی کہتے ہیں کہ میں نے یزید بن ابی سمیہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو ازار کے بارے میں حکم دیا ہے، وہی قمیض کے بارے میں بھی ہے۔

---

(۱) صحیح بخاری: ۵۷۸۷، مسند احمد ۲/ ۴۹۸

(۲) صحیح۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۴۱۱۷، سنن ترمذی، رقم: ۱۷۳۲، مسند احمد: ۶/ ۲۹۳، وصححہ البانی فی صحیح ابی داؤد

(۳) صحیح۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۴۰۹۵، مسند احمد ۲/ ۱۱۰

(٦٥٧) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَسْتَ أَوْ أَنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ .))[1]

٦٥٧۔ سالم بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا ازار گھمنڈ سے گھسیٹ کر چلے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میرے تہبند کا ایک جانب بغیر ارادے کے نیچے لٹک جاتا ہے البتہ ہر وقت اس کو سنبھالتا رہوں تو اور بات ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے نہیں ہو یا آپ ﷺ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے تھوڑے ہو جو تکبّر کی وجہ سے لٹکاتے ہیں۔

(١٨٢) باب فی السراویل

پائجامہ پہننے کا بیان

(٦٥٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ السُّوقَ ، فَقَعَدَ إِلَى الْبَزَّازِينَ فَاشْتَرَى ثَوْبًا بِأَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ ، قَالَ: وَكَانَ لِأَهْلِ السُّوقِ رَجُلٌ يَزِنُ بَيْنَهُمُ الدَّرَاهِمَ يُقَالُ لَهُ: فُلَانٌ ، قَالَ: فَجِيءَ بِهِ يَزِنُ ثَمَنَ السَّرَاوِيلِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((زِنْ وَأَرْجِحْ)) فَقَالَ لَهُ الْوَزَّانُ إِنَّ هٰذَا الْقَوْلَ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ، فَمَنْ هٰذَا الرَّجُلُ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: حَسْبُكَ مِنَ الرَّهَقِ وَالْجَفَاءِ فِي دِينِكَ أَنْ لَا تَعْرِفَ نَبِيَّكَ۔ قَالَ: فَقَالَ: أَهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَأَخَذَهَا أَظُنُّهُ يَدَهُ لِيُقَبِّلَهَا ، فَجَذَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، وَقَالَ: ((مَهْ ، إِنَّمَا يَفْعَلُ هٰذَا الْأَعَاجِمُ بِمُلُوكِهَا ، وَإِنِّي لَسْتُ بِمَلِكٍ ، وَإِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ)) قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ فَاتَّزَنَ الدَّرَاهِمَ وَأَرْجَحَ كَمَا أَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ ، قَالَ: فَلَمَّا انْصَرَفْنَا

(١) صحیح بخاری، رقم: ٣٦٦٥، صحیح مسلم، رقم: ٤٢۔٢٠٨٥

تَنَاوَلْتُ السَّرَاوِيلَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِأَحْمِلَهَا عَنْهُ ، فَمَنَعَنِي ، وَقَالَ: ((صَاحِبُ الشَّيْءِ أَحَقُّ بِحَمْلِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ضَعِيفًا يَعْجَزُ عَنْهُ ، فَيُعِينُهُ عَلَيْهِ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ.)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، وَإِنَّكَ لَتَلْبَسُ السَّرَاوِيلَ ؟ قَالَ: ((نَعَمْ ، بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَفِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ.)) قَالَ الْإِفْرِيقِيُّ: وَشَكَكْتُ فِي قَوْلِهِ: ((مَعَ أَهْلِي إِنِّي أُمِرْتُ بِالتَّسَتُّرِ فَلَمْ أَجِدْ ثَوْبًا أَسْتَرَ مِنَ السَّرَاوِيلِ.))(1)

قَالَ الشَّيْخُ: لَمْ يَكْتُبْهُ بِطُولِهِ إِلَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

۶۵۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بازار گیا آپ ﷺ کپڑا فروشوں کے پاس بیٹھ گئے اور چار درھم میں ایک کپڑا خریدا، بازار والوں میں ایک آدمی ایسا تھا جو درہم تولتا تھا اس کو بلایا گیا اس نے پائجامہ کی قیمت کو تولا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تولو اور پلڑا جھکا دیا کرو (یعنی کم نہ کرو) تولنے والے نے کہا یہ کون ہیں آج تک یہ بات میں نے کسی سے نہیں سنی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم اپنے دین کے معاملے میں اتنے بے حس ہو کہ اپنے نبی کو نہیں پہچانتے، اس نے کہا کہ کیا یہی اللہ کے رسول ہیں؟ پھر اس نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا تاکہ چوم لے آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور بولے رہنے دو ایسا عجمی لوگ اپنے بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں، میں بادشاہ نہیں ہوں بلکہ تم جیسا ہی ایک آدمی ہوں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر وہ بیٹھ گیا اور اس طرح تولا اور پلڑا جھکا دیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا۔ جب ہم واپس لوٹے تو میں نے پائجامہ آپ ﷺ کے ہاتھ سے لے لیا تاکہ اس کو اٹھا کر لے چلوں، آپ ﷺ نے مجھے منع کیا اور فرمایا: جس کا سامان ہے وہ اٹھانے کا زیادہ مستحق ہے الا یہ کہ وہ عاجز اور کمزور ہو، پس اگر وہ ایسا ہے تو اس کا مسلم بھائی اس کی مدد کرے۔ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ پائجامہ پہنتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا ہاں رات دن، سفر و حضر میں (برابر پہنتا ہوں)۔

اکثر لوگوں نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

افریقی (حدیث کے ایک راوی) کہتے ہیں کہ مجھے اس قول میں شک ہے کہ آپ

(۱) موضوع۔ شعب الایمان، رقم: ۶۲۴۴، ۵/ ۱۷۲، قال البانی موضوع واجع فی الضعیفۃ: ۸۹

ﷺ نے یہ بھی کہا "جب میں اپنے اہل کے ساتھ ہوں تو مجھے پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور پائجامہ سے بڑھ کر کوئی کپڑا پردہ پوشی کرنے والا نہیں ہے۔"

شیخ کہتے ہیں کہ یہ لمبی حدیث صرف اسی سند سے آئی ہے۔

(٦٥٩) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ: جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ أَوِ الْبَحْرَيْنِ ، فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاشْتَرَى مِنِّي سَرَاوِيلَ ، قَالَ: وَثَمَّ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ ، فَدَفَعَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الثَّمَنَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: ((زِنْ وَأَرْجِحْ۔))[1]

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ: وَهٰذَا شَاهِدٌ لِبَعْضِ حَدِيثِ الْإِفْرِيقِيِّ۔

٦٥٩۔ سوید بن قیس کہتے ہیں کہ میں اور مخرفہ عبدی ہجر یا بحرین سے کپڑا لائے جب ہم منیٰ میں پہنچے تو ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے مجھ سے ایک پائجامہ خریدا ایک شخص اجرت لے کر وزن کرتا تھا آپ ﷺ نے اسے قیمت ادا کی اور اس سے کہا تم تولو اور پلڑا جھکا دیا کرو۔ (یعنی کم نہ کرو)

شیخ احمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث افریقی کی حدیث کے لیے شاہد ہے۔

(٦٦٠) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَقِيعِ فِي يَوْمٍ دَجْنٍ مَطِرٍ ، فَمَرَّتِ امْرَأَةٌ عَلَى حِمَارٍ مَعَهَا مَكَارِي ، فَهَوَتْ يَدَا الْحِمَارِ فِي وَهْدَةٍ مِنَ الْأَرْضِ ، فَسَقَطَتِ الْمَرْأَةُ ، فَأَعْرَضَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهَا بِوَجْهِهِ ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنَّهَا مُتَسَرْوِلَةٌ ، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُتَسَرْوِلَاتِ مِنْ أُمَّتِي ثَلَاثًا ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّخِذُوا السَّرَاوِيلَاتِ فَإِنَّهَا مِنْ أَسْتَرِ ثِيَابِكُمْ ، وَحَصِّنُوا بِهَا نِسَاءَكُمْ إِذَا خَرَجْنَ۔))

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ: وَقَدْ رُوِّينَا هٰذِهِ الْقِصَّةَ إِلَى قَوْلِهِ: ((رَحِمَ اللّٰهُ الْمُتَسَرْوِلَاتِ)) عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَخَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُخْتَصَرًا۔[2]

---

(١) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ٣٣٣٦، سنن ترمذی، رقم: ١٣٠٥، ابن ماجہ: ٢٢٢٠

(٢) موضوع۔ البزار: ٢٩٤٧، قال البانی موضوع۔ الضعیفہ: ٦٠١

٦٦٠۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقام بقیع میں بیٹھا ہوا تھا، اس دن بارش ہوئی تھی، ایک عورت ایک گدھے پر سوار ہو کر گزری گدھا ایک گڑھے میں پھسل گیا اور وہ گر پڑی، رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرہ اس سے پھیر لیا آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ وہ عورت پائجامہ پہنے ہوئے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے جو پائجامہ پہننے والیاں ہیں، اے اللہ تو ان پر رحم فرما: آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ کہا اور فرمایا اے لوگو! تم پائجامہ پہنو اس لیے کہ وہ بہت ہی ساتر لباس ہے اور اپنی عورتوں کو بھی اس کو پہننے پر آمادہ کرو جب وہ گھروں سے نکلیں۔

شیخ احمد کہتے ہیں کہ یہ قصہ "رحم اللہ المتسرولات" تک عبدالمومن بن عبداللہ اور خارج بن مصعب نے عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرہ کی سند سے مختصراً بیان کیا ہے۔

(١٨٣) باب فی العمامة

پگڑی کا بیان

(٦٦١) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔ (١)

٦٦١۔ جعفر بن عمرو بن حریث اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا، آپ ﷺ کے سر پر کالی پگڑی تھی اور اس کے دونوں کناروں کو آپ ﷺ نے اپنے کاندھوں پر چھوڑ رکھا تھا۔

(٦٦٢) عَنْ أَبِي عَبْدِ السَّلَامِ ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَمُّ ؟ قَالَ: كَانَ يُدِيرُ الْعِمَامَةَ عَلَى رَأْسِهِ ، وَيَغْرِزُهَا مِنْ وَرَائِهِ ، وَيُرْسِلُ لَهَا ذُؤَابَةً بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔ (٢)

(١) صحیح مسلم، رقم: ٣٥٣-١٣٥٩، سنن ابوداود، رقم: ٤٠٧٧

(٢) ضعیف۔ شعب الایمان، رقم: ٦٢٥٨، ٥/ ١٧٤، فی سندہ ابو عبداللہ صالح بن رستم مجہول وضعفہ الالبانی فی ضعف ابی داؤد: ٨٨٣

۶۶۲۔ ابو عبد السلام کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ پگڑی کیسے باندھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ: سر پر اس کو گھماتے پھر پیچھے سے اس کو کھینچتے تھے اور چوٹی کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکتا ہوا چھوڑ دیتے تھے۔

(٦٦٣) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، يَقُولُ: عَمَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي۔ (1)

۶۶۳۔ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر عمامہ باندھا تو اس کو میرے دونوں ہاتھوں کے درمیان اور میرے پیچھے لٹکا دیا۔

(٦٦٤) عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ ، قَالَ رُكَانَةُ: وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ: ((فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ۔)) (2)

وَرَوَى لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الَّذِي يَلْوِي الْعِمَامَةَ عَلَى رَأْسِهِ وَلَا يَجْعَلُهَا تَحْتَ ذَقْنِهِ: فَإِنَّ تِلْكَ عِمَامَةُ الشَّيْطَانِ۔

۶۶۴۔ ابو جعفر بن محمد بن علی بن رکانہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رکانہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے کشتی لڑے تو نبی کریم ﷺ نے ان کو پچھاڑ دیا، رکانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: میں نے نبی کریم ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہمارے درمیان اور مشرکین کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہماری پگڑیاں ٹوپی پر ہوتی ہیں۔

لیث بن ابی سلیم طاؤس سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں کہا جو پگڑی اپنے سر پر لپیٹتا ہے اور اپنی ٹھوڑی کے نیچے اس کو نہیں کرتا ہے کہ وہ شیطان کی پگڑی ہے۔

(۱۸۴) باب فی الانتعال

جوتا پہننا

(٦٦٥) عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا:

(۱) ضعیف۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۴۰۷۹، ضعفہ الالبانی فی الارواء: ۱۵۰۳

(۲) ضعیف۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۴۰۷۸، سنن ترمذی: ۱۷۸۴، وضعفہ الالبانی فی الارواء: ۱۵۰۳

((اِسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ۔))[1]

٦٦٥۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک غزوہ میں فرماتے ہوئے سنا ہے: تم جوتا کثرت سے پہنو اس لیے کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے سوار ہی رہتا ہے۔

(٦٦٦) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ نَعْلَاهُ قِبَالَيْنِ۔[2]

٦٦٦۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جوتے میں دو تسمے تھے۔

(٦٦٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قِبَالَانِ مَثْنِيَّةُ الشِّرَاكِ۔[3]

٦٦٧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی ﷺ کی جوتیوں میں دو تسمے تھے جن میں دو لڑیاں تھیں۔

(٦٦٨) عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔[4]

٦٦٨۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع کیا ہے۔

(٦٦٩) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا مِنْ أَجْلِ الْعِنَّةِ يَعْنِي الضَّرَرَ۔[5]

٦٦٩۔ یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر جوتا پہننا اس لیے درست نہیں کیوں کہ اس سے نقصان ہے۔

(٦٧٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ

---

(١) صحیح مسلم ۶۶۔۲۰۹۶، سنن ابوداود، رقم: ۴۱۳۳

(۲) صحیح بخاری: ۵۸۵۷، ابوداود: ۴۱۳۴، شعب الایمان، رقم: ۵،۶۲۶۷ / ۱۷۷

(۳) صحیح۔ سنن ابن ماجہ: ۳۶۱۴، ترمذی: ۴۷، شعب الایمان، رقم: ۵،۶۲۷۲ / ۱۷۸

(۴) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۱۳۵، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۷۱۹

(۵) صحیح۔ شعب الایمان، رقم: ۵،۶۲۷۸ / ۱۷۹

وَاحِدَةٍ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيعًا۔)) (۱)

۶۷۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے بلکہ دونوں جوتے پہن کر چلے۔

(۶۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُونَ الْيَمِينُ أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔)) (۲)

۶۷۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے داہنا پاؤں ڈالے اور جب جوتا نکالے تو پہلے بایاں پاؤں نکالے تاکہ دایاں پاؤں پہننے میں پہلے رہے اور اتارنے میں پیچھے ہو۔

(۶۷۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ۔ (۳)

۶۷۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک وغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے میں نماز پڑھتے تھے۔

(۶۷۳) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي خِفَافِهِمْ وَلَا نِعَالِهِمْ۔)) (۴)

۶۷۳۔ حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہود کی مخالفت کرو اس لیے کہ وہ اپنے موزوں اور جوتوں میں نماز نہیں پڑھتے ہیں۔

(۶۷۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَلَا يُؤْذِ بِهِمَا أَحَدًا، وَلْيَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا۔)) (۵)

۶۷۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۸۵۵، صحیح مسلم، رقم: ۶۸۔۲۰۹۷، سنن ترمذی، رقم: ۱۷۷۴
(۲) صحیح مسلم، رقم: ۶۷۔۲۰۹۷، صحیح بخاری، رقم: ۵۸۵۶، سنن ترمذی: ۱۷۷۹
(۳) صحیح بخاری، رقم: ۳۸۶، صحیح مسلم: ۶۰۔۵۵۵، سنن ترمذی، رقم: ۴۰۰
(۴) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۶۵۲، مستدرک حاکم: ۱/۲۶۰، وصححہ البانی فی صحیح الجامع: ۳۲۱۰
(۵) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۶۵۵، صححہ البانی فی صحیح الجامع: ۶۴۳

میں سے کوئی نماز پڑھے اور جوتا نکالے تو اس طرح نکالے کہ کسی کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کو اپنے دونوں پیروں کے بیچ میں کر لے اور اس میں نماز پڑھ لے۔

(٦٧٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ ، فَيَكُونَ عَنْ يَمِينِ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ عَلَى يَسَارِهِ أَحَدٌ ، وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ۔)) (1)

٦٧٥۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنا جوتا اپنے دائیں جانب نہ رکھے اور بائیں جانب بھی نہ رکھے (اگر اس کے بائیں جانب کوئی شخص ہو) کیونکہ ایسی صورت میں وہ جوتا اس شخص کے دائیں جانب ہو جائے گا الا یہ کہ اس کے بائیں جانب کوئی نہ ہو بلکہ ان کے اپنے دونوں پیروں کے بیچ میں رکھے۔

(٦٧٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ ((إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعُهُمَا بِجَنْبِهِ۔)) (2)

٦٧٦۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: یہ سُنت ہے کہ آدمی جب بیٹھے تو اپنا جوتا نکال کر بغل میں رکھ دے۔

(١٨٥) باب فی لبس الخفین

موزہ پہننا

(٦٧٧) عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔ (3)

وَرَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ دَلْهَمٍ ، وَقَالَ: فَلَبِسَهُمَا وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

٦٧٧۔ ابن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس دو کالے رنگ کے بالکل سادہ موزے بھیجے، آپ ﷺ نے وضو کیا

(1) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ٦٥٤، مستدرک حاکم: ١/ ٢٥٩، وصححہ البانی فی صحیح الجامع: ٦٤٥

(2) ضعیف۔ سنن ابوداؤد، رقم: ٤١٣٨، وضعفہ الالبانی فی ضعیف ابی داود: ٨٩١

(3) حسن۔ سنن ابوداؤد، رقم: ١٥٥، ترمذی: ٢٨٢٠، ابن ماجہ: ٥٤٩، حسنہ الالبانی فی صحیح ابی داود: ١٤٤

اوران پر مسح کیا۔

ابونعیم نے بھی اس کو دلھم سے روایت کیا ہے اور اس میں ہے: آپ ﷺ نے ان کو پہنا اور ان پر مسح کیا۔

(۱۸۶) باب ما یقول إذا لبس ثوبا أو أكل طعاما

آدمی کپڑا پہننے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت کیا کہے

(۶۷۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ، وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا)) فَقَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ۔)) [1]

وَأَخْبَرَنَا بِهِ شَيْخُنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ دُونَ قَوْلِهِ: ((وَمَا تَأَخَّرَ۔))

۶۷۸۔ سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کھانا کھایا پھر یہ دعا پڑھی کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے یہ روزی عطا کی بغیر میری طرف سے کسی حرکت اور قوت کے تو اس کے گزرے ہوئے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں، اور جس نے کپڑا پہنا اور یہ دعا پڑھی کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور اسے مجھے عطا کیا بغیر میری طرف سے کسی حرکت اور قوت کے تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

ہمارے شیخ ابو عبداللہ نے ہمیں ایک دوسری جگہ جو حدیث بتائی ہے اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ بعد کے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔

(۶۷۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ

(۱) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۰۲۳، سنن ترمذی، رقم: ۳۴۵۸، ابن ماجہ: ۳۲۸۵، حسنہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۶۰۸۶

بِاسْمِهِ: قَمِيصًا أَوْ إِزَارًا أَوْ عِمَامَةً، ثُمَّ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ۔)) [1]

۶۷۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام قمیض، ازار یا عمامہ رکھتے اور یہ دعا پڑھتے یااللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے اسے پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی بھلائی مانگتا ہوں جو اس کے لیے مقدر کی گئی ہے اور اس کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس برائی سے جو اس کے لیے مقدر کی گئی ہے۔

(۶۸۰) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي۔)) [2]

۶۸۰۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے: اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں وہ چیز پہنائی جس سے میں زینت حاصل کروں اپنی زندگی میں اور جس سے میں اپنا پردہ چھپاؤں۔

(۱۸۷) باب في الفرش والوسائد

بستر اور تکیے کا بیان

(۶۸۱) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ أَدَمٍ وَحَشْوُهُ لِيفٌ۔ [3]

۶۸۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

---

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۰۲۰، سنن ترمذی، رقم: ۱۷۶۷۔

(۲) ضعیف۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۵۵۷، مسند احمد: ۱/ ۴۴، سنن ترمذی، رقم: ۳۵۶۰، وضعفه الالبانی فی الضعیفة: ۴۶۴۹

(۳) صحیح بخاری، رقم: ۶۴۵۸، صحیح مسلم، رقم: ۳۸۔ ۲۰۸۲۔

(٦٨٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ : ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ ، وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ ، وَفِرَاشٌ لِلضَّيْفِ ، وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔))(۱)

۶۸۲۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک بستر آدمی کے لیے ہو اور ایک بستر اس کی عورت کے لیے ہو اور ایک بستر مہمان کے لیے ہو اور چوتھا شیطان کے لیے ہے۔

(٦٨٣) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْحَصِيرِ وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوغَةِ۔(۲)

۶۸۳۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ چٹائی اور دباغت دی ہوئی کھال پر نماز پڑھتے تھے۔

(٦٨٤) عَنْ مَيْمُونَةَ وَغَيْرِهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ۔(۳)

۶۸۴۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کھجور کی چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

(٦٨٥) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقِيلُ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ ، فَتَبْسُطُ لَهُ نِطَعًا ، فَتَأْخُذُ مِنْ عَرَقِهِ فَتَجْعَلُهُ فِي طِيبِهَا ، وَتَبْسُطُ لَهُ الْخُمْرَةَ فَيُصَلِّي عَلَيْهَا۔(۴)

۶۸۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام سلیم کے گھر قیلولہ کرتے تھے تو وہ آپ ﷺ کے لیے ایک چمڑے کا بچھونا بچھاتی تھیں، اور آپ کا پسینہ جمع کر کے خوشبو میں ملا لیتی تھیں اور آپ ﷺ کے لیے چٹائی بچھاتی تھیں جس پر آپ ﷺ نماز پڑھتے تھے۔

---

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۴۱۔۲۰۸۴، سنن ابوداؤد: ۴۱۴۲

(۲) ضعیف۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۶۵۹، مسند احمد: ۴/ ۲۵۴ وضعفہ الالبانی فی ضعیف ابی داؤد: ۱۲۸

(۳) صحیح مسلم، رقم: ۲۷۰۔۵۱۳، صحیح بخاری، رقم: ۳۳۳، سنن ابوداؤد، رقم: ۶۵۶

(۴) مسند احمد ۳/ ۱۰۳، صحیح مسلم، رقم: ۸۵۔۲۳۳۲

(٦٨٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى بِسَاطٍ، وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى عَلَى بِسَاطٍ۔ (۱)

۶۸۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بستر پر نماز پڑھی اور یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بستر پر نماز پڑھی ہے۔

(٦٨٧) وعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: سَيَكُونُ لكمْ أَنْمَاطٌ۔ (۲)

۶۸۷۔ حضرت جابر بن عبداللہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے انماط ہوں گے، (ایک قسم کے اونی کپڑے جو ہودج پر ڈالے جاتے ہیں)۔

(٦٨٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: جِيئَ بِمَاعِزٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ۔ (۳)

۶۸۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن سمرۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بکری لائی گئی اس وقت آپ ﷺ ایک تکیے پر اپنے بائیں پہلو پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

(۱۸۸) باب النهى عن تزيين البيوت بالتماثيل والصور

گھروں کو تصویروں اور مجسموں سے مزین کرنا جائز نہیں

(٦٨٩) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدِ اسْتَتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَآهُ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَهَتَكَهُ بِيَدِهِ، وَقَالَ: ((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔)) (٤)

۶۸۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے میں نے ایک پردہ لگایا تھا، جس کے اندر تصویریں تھیں، آپ ﷺ نے جب اس کو دیکھا تو آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، آپ ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ سے

---

(۱) ضعیف۔ مسند احمد ۱/ ۲۳۲، سنن الکبریٰ: ۲/ ۴۳۷، فی سندہ زمعہ بن صالح ضعیف

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۳۶۳۱ فی لفظ ستکون، صحیح مسلم ۳۹۔ ۲۰۸۳، سنن ابوداؤد، رقم: ۴۱۴۵

(۳) صحیح۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۱۴۳، سنن ترمذی، رقم: ۲۷۷۰، وصححہ الالبانی فی صحیح سنن ترمذی: ۲۲۲۳

(۴) صحیح بخاری: ۵۹۵۴، صحیح مسلم، رقم: ۹۱۔ ۲۱۰۷، مسند احمد: ۶/ ۸۵

پھاڑ دیا اور فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت سزا اس شخص کو دی جائے گی جو اللہ تعالیٰ کی خلقت کی مشابہت کرتے ہیں۔

(٦٩٠) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ .)) (١)

٦٩٠۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس کے اندر کتا یا تصویر ہو۔

(٦٩١) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلُ)) قَالَ: فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ لَهَا: إِنَّ هٰذَا يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلُ)) فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ ذٰلِكَ ؟ قَالَتْ: لَا ، وَلٰكِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ مَا رَأَيْتُهُ ، فَقَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ فِي غَزَاتِهِ ، فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ ، فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ ، فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ [أَوْ قَطَعَهُ] وَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ)) قَالَتْ: فَقَطَعْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا ، فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ . (٢)

٦٩١۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس گھر میں کتے اور مجسمے ہیں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ میں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ حضرت ابو طلحہ یہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس گھر میں کتا اور مجسمہ ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے تو کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، بلکہ میں وہ چیز بیان کروں گی جو میں نے

(١) صحیح بخاری، رقم: ٣٢٢٥، صحیح مسلم، رقم: ٨٣_٢١٠٦

(٢) صحیح مسلم، رقم: ٢١٠٧

دیکھا ہے، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں نکلے، میں نے ایک کپڑا لیا اور اس کو دروازے پر پردہ لگا دیا، جب آپ ﷺ آئے تو اس کپڑے کو دیکھا میں آپ ﷺ کے چہرے پر ناگواری کے آثار پہچان گئی، آپ ﷺ نے اس کو کھینچا اور پھاڑ دیا یا کاٹ دیا اور فرمایا: اللہ نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا ہے کہ ہم پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اس کو کاٹ کر تکیہ بنالیا اس کے اندر نرم چیز بھر دی پھر آپ ﷺ نے اس کو ناپسند نہیں کیا۔

(٦٩٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِي كَانَ فِي حِجْرِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ۔))[1]

قَالَ بُسْرٌ: فَمَرِضَ زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا فِي بَيْتِهِ سِتْرٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ: أَلَمْ يُحَدِّثْنَا ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَدْ قَالَ: إِلَّا رَقْمًا فِي الثَّوْبِ، أَلَمْ تَسْمَعْهُ ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: بَلَى قَدْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ۔ (انظر الحديث السابق)

۶۹۲۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر ہو۔

بسر کہتے ہیں کہ زید بیمار ہوئے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے ان کے گھر میں ایک پردہ تھا جس میں تصویریں تھیں۔

میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا کہ انہوں نے تو ہم سے یہ حدیث بیان کی تھی (کہ جس کے گھر میں تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے) عبید اللہ خولانی نے کہا کہ انہوں نے تو یہ بھی کہا تھا، الا یہ کہ کپڑے میں دھاری دار نقش ہو، کیا تم نے یہ نہیں سنا تھا؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے کہا ہاں انہوں نے ایسا ہی کہا تھا۔ (ملاحظہ حدیث ۶۹۰)

(٦٩٣) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي

---

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۸۶۔۲۱۰۶

إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي ، إِنِّي أَصْنَعُ بَذِهِ التَّصَاوِيرَ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: ادْنُهْ ، ادْنُهْ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔)) قَالَ: فَرَبَى لَهَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً ، وَقَالَ: وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ ، فَعَلَيْكَ بِالشَّجَرِ وَمَا لَيْسَ فِيهِ الرُّوحُ۔ (1)

قَالَ: الشَّيْخُ أَحْمَدُ ، رَحِمَهُ اللَّهُ: الرَّقْمُ الْمَذْكُورُ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ غَيْرُ مُفَسَّرٍ ، وَالْمَأْذُونُ فِيهِ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُفَسَّرٌ ، فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِالرَّقْمِ مَا قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

۶۹۳۔ سعید بن ابی حسن کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور ان سے کہنے لگا کہ اے ابو عباس! میں انسان ہوں میری روزی میرے ہاتھ کی کاریگری سے چلتی ہے، میں یہ تصویریں بناتا ہوں، حضرت ابن عباس نے اس سے کہا اس کو مجھ سے قریب کرو، اس کو مجھ سے قریب کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ اس کے اندر روح پھونکو اور وہ روح نہیں پھونک سکے گا۔ (یہ سننا تھا کہ) اس نے ان تصویروں پر ایک لمبی سانس لی اور افسوس کیا، حضرت ابن عباس نے کہا کہ اگر تمہیں بنانا ہی ہے تو درخت اور بے جان چیزوں کی تصویریں بناؤ۔

شیخ احمد کہتے ہیں کہ زید بن خالد کی حدیث میں جو دھاری دار نقش کا ذکر ہے اس میں اس کی تفسیر نہیں ہے اور ابن عباس کی حدیث میں تفسیر موجود ہے کہ کون سی تصویر بنانا جائز ہے لہٰذا دھاری دار نقش سے وہی مراد ہو سکتا ہے جسے عبد اللہ بن عباس نے کہا۔

(٦٩٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَالَ لِي: أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ ، فَمُرْ

(1) صحیح بخاری، رقم: ۲۲۲۵،۷۰۴۲، صحیح مسلم، رقم: ۹۹۔۲۱۱۰

بِرَأْسِ التِّمْثَالِ يُقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ ، وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَتُجْعَلُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ ، وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيَخْرُجْ -)) فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ (۱)

۶۹۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے میں تمہارے پاس گزشتہ رات بھی آیا تھا لیکن دروازے پر تصویروں کو دیکھ کر واپس چلا گیا، گھر میں پردہ کا کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں اور گھر کے اندر کتا تھا، پس تصویر کا سر کاٹنے کا حکم دو تاکہ درخت کی شکل کا ہو جائے اور پردے کو کاٹنے کا حکم دو، اور اس کا دو تکیہ بنالو جس کو پھینکو اور روندو، اور کتے کو باہر نکالنے کا حکم دو چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

(۶۹۵) عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ ثَوْبًا فِيهِ تَصْلِيبٌ إِلَّا قَضَبَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: إِلَّا نَقَضَهُ۔ (۲)

۶۹۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں کسی کپڑے پر تصویر دیکھتے تو اسے پھاڑ دیتے تھے۔

(۱۸۹) باب كراهية ستر البيوت للتزيين

زینت کے طور پر گھروں پر غلاف لگانا ناپسندیدہ ہے

(۶۹۶) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: دُعِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ إِلَى طَعَامٍ ، فَلَمَّا جَاءَ رَأَى الْبَيْتَ مُنَجَّدًا ، فَقَعَدَ خَارِجًا وَبَكَى قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا شَيَّعَ جَيْشًا بَلَغَ عَقَبَةَ الْوَدَاعِ ، قَالَ: ((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِمَ أَعْمَالِكُمْ)) قَالَ: فَرَأَى رَجُلًا ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ رَقَعَ بُرْدًا لَهُ بِقِطْعَةٍ ، فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ: هٰكَذَا ، وَمَدَّ يَدَيْهِ وَمَدَّ عَفَّانُ يَدَيْهِ ، وَقَالَ: ((تَطَالَعَتْ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ... أَيْ أَقْبَلَتْ ... حَتّٰى

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۱۵۸، سنن ترمذی، رقم: ۲۸۰۶

(۲) صحیح بخاری: ۵۹۵۲، ابوداود: ۴۱۵۸، مسند احمد: ۶/ ۵۲

ظَنَنْتُ أَنْ تَقَعَ عَلَيْنَا)) ثُمَّ قَالَ: ((أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ أَمْ إِذَا غَدَتْ عَلَيْكُمْ قَصْعَةٌ وَرَاحَتْ أُخْرَى، وَيَغْدُو أَحَدُكُمْ فِي بُرْدَةٍ وَيَرُوحُ فِي أُخْرَى، وَتَسْتُرُونَ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ)) فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ: أَفَلَا أَبْكِي فَقَدْ بَقِيتُ حَتّٰى تَسْتُرُونَ بُيُوتَكُمْ بِهِ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ۔ [1]

وَرُوِّينَا فِي كَرَاهِيَةِ ذٰلِكَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَأَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَرُوِيَ فِي النَّهْيِ عَنْهُ، مُرْسَلًا مَرْفُوعًا۔

۷۹۶۔ محمد بن کعب سے مروی ہے کہ عبداللہ بن یزید ایک مرتبہ کھانے کے لیے بلائے گئے جب وہ آئے تو انہوں نے گھر پر غلاف دیکھا تو باہر بیٹھ گئے اور رونے لگے، ان سے کہا گیا کہ آپ کس وجہ سے رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب ہمارے لشکر کو رخصت کرتے تو عقبۃ الوداع تک اس کے ساتھ ساتھ جاتے اور کہتے: میں تمہارے دین، تمہاری امانت، اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کی حفاظت میں کرتا ہوں، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے اپنی چادر میں پیوند لگا رکھا تھا آپ ﷺ نے سورج کے طلوع ہونے کی طرف رخ کیا اور کہا اس طرح اور اپنا ہاتھ پھیلایا، عفان (راوی) نے بھی اپنا ہاتھ پھیلا کر بتلایا اور فرمایا کہ دنیا تمہارے پاس تین مرتبہ آئی یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ وہ ہمارے اوپر گر پڑے گی، تم آج بہتر ہو یا اس وقت جب تمہارے پاس صبح ایک پیالہ لایا جائے گا اور شام کو دوسرا (یعنی انواع واقسام کے کھانے ہونگے) اور تم صبح ایک چادر میں نکلو گے اور شام کو دوسری چادر میں، اور تم اپنے گھروں پر ایسے ہی غلاف لگاؤ گے جیسا کہ خانہ کعبہ پر لگایا جاتا ہے، پھر عبداللہ بن یزید نے کہا کہ کیا میں نہ روؤں میں نے اپنی زندگی ہی میں دیکھ لیا کہ تم اپنے گھروں پر ایسے ہی غلاف لگاتے ہو جیسے کہ خانہ کعبہ پر غلاف لگایا جاتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب، حضرت ابو ایوب انصاری اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہم سے بھی روایتیں آئی ہیں کہ یہ ناپسندیدہ عمل ہے۔ اور اس سلسلہ میں مرسلاً

(۱) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ۲۶۰۶، سنن الکبری بیہقی: ۷/ ۲۷۲

مرفوعاً روایتیں بھی ہیں۔

(۱۹۰) باب نهي الرجل عن التختم بالذهب دون المرأة

مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے

(٦٩٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔[1]

۶۹۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

(٦٩٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ، وَطَرَحَهُ، وَقَالَ: ((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ۔))[2]
فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَمَا ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ۔
فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۶۹۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اس کو نکال کر پھینک دیا اور فرمایا: یہ آگ کا انگارہ ہے جسے آدمی اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔
رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا کہ تم اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ (یعنی بیچ کر) تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں لوں گا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پھینک دیا ہے۔

(٦٩٩) وَقَدْ رُوِّينَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((الْحَرِيرُ وَالذَّهَبُ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي حَلَالٌ لِإِنَاثِهِمْ۔))[3]

۶۹۹۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ریشم اور سونا میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہے اور عورتوں کے لیے حلال ہے۔

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۸۶۴، صحیح مسلم، رقم: ۵۱۔۲۰۸۹
(۲) صحیح مسلم، رقم: ۵۲۔۲۰۹۰
(۳) مسند احمد ۴/ ۳۹۴، سنن الکبریٰ بیہقی: ۳/ ۲۷۵

(۷۰۰) عَنْ عَائِشَةَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فِي حِلْيَةٍ أَهْدَاهَا النَّجَاشِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَالَ لِابْنَةِ ابْنَتِهِ أُمَامَةَ بِنْتِ أَبِي الْعَاصِ: ((تَحَلِّي بِهٰذَا يَا بُنَيَّةُ۔)) [1]

۷۰۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نجاشی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ زیور بطور ہدیہ بھیجا اس کے اندر ایک سونے کی انگوٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے اپنی بیٹی امامہ بنت ابو العاص سے کہا اے بچی! اس کو پہن ڈال۔

(۷۰۱) وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ نُبَيْطٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَلَّى أُمَّهَا وَخَالَتَهَا رِعَاثًا مِنْ تِبْرِ ذَهَبٍ فِيهِ لُؤْلُؤٌ۔ [2]

۷۰۱۔ زینب بنت نبیط کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی ماں اور خالہ کو سونے کی بالی پہنائی جس کے اندر موتی جڑے ہوئے تھے۔

(۷۰۲) وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ نُبَيْطٍ ، عَنْ أُمِّهَا ، قَالَتْ: كُنْتُ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَأُخْتَايَ ، فَكَانَ يُحَلِّينَا الذَّهَبَ وَاللُّؤْلُؤَ۔ [3]

وَهٰذِهِ الْأَخْبَارُ وَغَيْرُهَا مَعَ الْإِجْمَاعِ تَدُلُّ عَلَى نَسْخِ مَا وَرَدَ فِي تَحْرِيمِ التَّحَلِّي بِالذَّهَبِ فِي حَقِّ النِّسَاءِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

۷۰۲۔ ایک دوسری روایت میں زینب بنت نبیط اپنی ماں سے روایت کرتی ہیں انہوں نے کہا: میں اور میری دو بہنیں نبی ﷺ کی گود (پرورش) میں تھیں آپ ﷺ ہمیں سونا اور موتی پہناتے تھے۔

ان روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ روایتیں منسوخ ہیں جن میں عورتوں کے لیے سونا پہننا حرام قرار دیا گیا ہے۔

(۱) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۲۳۵، سنن ابن ماجہ: ۳۶۴۴، حسنہ الالبانی فی صحیح ابی داود
(۲) سنن الکبریٰ ۴/ ۱۴۱
(۳) سنن الکبریٰ ۴/ ۱۴۱

(۱۹۱) باب الرخصة فی التختم بالفضة

چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے

(۷۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ أُتِيَ بِخَاتَمٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَزَعَهُ، وَقَالَ: ((لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا)) فَاتَّخَذَهُ مِنْ وَرِقٍ۔ (۱)

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ، رَحِمَهُ اللَّهُ: فَهَذِهِ الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْخَاتَمَ الَّذِي جَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ هُوَ الَّذِي كَانَ مِنْ ذَهَبٍ، ثُمَّ نَزَعَهُ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ إِنَّهُ لَمْ يَطْرَحْهُ، بَلْ كَانَ فِي يَدِهِ، ثُمَّ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ فِي يَدِ عُمَرَ، ثُمَّ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى هَلَكَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ، بِدَلِيلٍ۔

۷۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس سونے کی ایک انگوٹھی لائی گئی آپ ﷺ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے اور اس کا نگ ہتھیلی کی طرف اندر رکھتے تھے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائی، آپ ﷺ نے جب یہ دیکھا تو اس کو نکال دیا اور فرمایا: میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا، پھر آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

شیخ احمدؒ کہتے ہیں کہ یہ صحیح روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو انگوٹھی آپ ﷺ کے دائیں ہاتھ میں تھی وہ سونے کی تھی پھر آپ نے اس کو نکال دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کو نہیں پھینکا بلکہ وہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی (پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے) بئر اریس میں گر گئی۔

(۷۰۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ، فَأَلْقَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ،

(۱) صحیح بخاری: ۵۸۶۵، صحیح مسلم: ۲۰۹۱، مسند احمد ۲/ ۱۱۶، سنن الکبری بیہقی ۴/ ۱۴۲

وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، فَكَانَ فِي يَدِهِ ، ثُمَّ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ، ثُمَّ فِي يَدِ عُمَرَ ، ثُمَّ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى هَلَكَ فِي بِئْرِ أُرَيْسٍ۔ (۱)

ثُمَّ الَّذِي يَدُلُّ عَلَيْهِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ مَرْفُوعًا ، وَمَا ثَبَتَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا ، وَمَا رُوِيَ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا ، أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ مَا اتَّخَذَهُ مِنْ وَرِقٍ فِي يَسَارِهِ۔

۷۰۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نگ ہتھیلی کی طرف اندر رکھتے تھے لوگوں نے بھی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر) انگوٹھی بنوانی شروع کر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس کو پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی، یہ انگوٹھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھی پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں یہاں تک کہ وہ بئر اریس میں گر گئی۔

ابو رواد سے مرفوعاً روایت ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً ثابت ہے اور انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اس کو بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔

(۷۰۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ وَكَانَ فَصُّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ۔ (۲)

۷۰۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی اپنے بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے اور اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کے اندر کی طرف رکھتے۔

(۷۰۶) عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَدِهِ الْيُسْرَى۔ (۳)

۷۰۶۔ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر اپنی انگوٹھی بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔

(۷۰۷) عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى خِنْصَرِهِ مِنْ

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۸۶۶، صحیح مسلم، رقم: ۵۴، ۵۳۔۲۰۹۱، ۲۰۷۸، سنن الکبری بیہقی: ۲/ ۴۲۴

(۲) ضعیف۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۴۲۲۷، ضعفہ الالبانی فی ضعیف ابی داؤد: ۹۰۸

(۳) صحیح۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۴۲۲۸

يَدِهِ الْيُسْرَى ۔[1]

وَأَمَّا الَّذِي رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَخَتَّمَ بِخَاتَمِ فِضَّةٍ فَلَبِسَهُ فِي يَمِينِهِ ، فَصُّهُ حَبَشِيٌّ ، فَذِكْرُ الْقِصَّةِ فِيهِ يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ خَطَأً سَبَقَ إِلَيْهِ لِسَانُ الزُّهْرِيِّ ، فَفِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَرَحَهُ وَإِنَّمَا طَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ مِنْ ذَهَبٍ وَهُوَ الَّذِي كَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَلْبَسُهُ فِي يَمِينِهِ ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ بَيَانُ ذَلِكَ ۔

ثُمَّ فِي رِوَايَةِ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ ، نَقْشُهُ ثَلَاثَةُ أَسْطُرٍ :سَطْرٌ مُحَمَّدٌ ، وَسَطْرٌ رَسُولٌ ، وَسَطْرٌ اللهُ ، وَكَانَ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى قُبِضَ ، ثُمَّ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ فِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى قُبِضَ ، ثُمَّ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى سَقَطَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ ۔

وَالَّذِي تَدُلُّ عَلَيْهِ رِوَايَةُ غَيْرِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ الَّذِي كَانَ مِنْ ذَهَبٍ كَانَ يَجْعَلُهُ فِي يَمِينِهِ ، ثُمَّ طَرَحَهُ ، وَقَالَ: لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ، وَالَّذِي كَانَ مِنْ وَرِقٍ كَانَ يَجْعَلُهُ فِي يَسَارِهِ ۔

۷۰۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی اس میں تھی۔ اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے کنارے کی چھوٹی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

البتہ زھری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جو روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جو چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں پہنا اور اس کا نگینہ حبشی تھا تو اس کے بیان میں زھری سے غلطی ہو گئی ہے کیونکہ اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پھینک دیا تھا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی کو پھینکا تھا اور اسی پر حبشی نگینہ تھا اور اسی کو آپ ﷺ دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے جیسے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس بات کی وضاحت ہے۔

ثمامہ بن عبداللہ کی روایت جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا اور اس پر تین سطر کندہ تھا۔ ایک سطر میں محمد، ایک سطر میں رسول اور ایک سطر میں اللہ، وہ انگوٹھی

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۶۳۔۲۰۹۵

آپ ﷺ کی وفات تک آپ کی انگلی میں رہی پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بئر اریس میں گر گئی۔

زھری کے علاوہ جو روایات ہیں وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس جو سونے کی انگوٹھی تھی اس کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے اور اسی کو آپ ﷺ نے پھینکا تھا اور یہ کہا کہ میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا۔ اور جو چاندی کی انگوٹھی تھی اس کو آپ ﷺ بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔

(۷۰۸) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَخَتَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى خِنْصَرِهِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ، فَرَمَاهُ فَمَا لَبِسَهُ، ثُمَّ تَخَتَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى خِنْصَرِهِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَمَاهُ فَمَا لَبِسَهُ، ثُمَّ تَخَتَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَجَعَلَهُ فِي يَسَارِهِ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَعَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا كَانُوا يَتَخَتَّمُونَ فِي يَسَارِهِمْ۔ (۱)

۷۰۸۔ جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی جسے اپنے دائیں ہاتھ کے کنارے کی چھوٹی انگلی میں پہنا پھر جب گھر لوٹے تو اس کو پھینک دیا اور پھر کبھی نہیں پہنا۔ پھر چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس کو اپنے بائیں ہاتھ میں پہننے لگے۔ اور حضرت ابو بکر صدیق، عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، حسن اور حسین رضی اللہ عنہ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(۷۰۹) عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا يَعْنِي الْمُسَبِّحَةَ۔ (۲)

۷۰۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس بات سے منع کیا کہ میں انگوٹھی بیچ کی انگلی اور اس سے جو ملی ہوئی ہے یعنی شہادت کی انگلی میں

(۱) ضعیف۔ شعب الایمان، رقم: ۶۳۶۵، ۵/ ۲۰۳، سنن الکبریٰ بیہقی: ۴/ ۱۴۳

(۲) صحیح مسلم: ۲۰۷۸، ابوداود: ۴۲۵۴، ترمذی: ۱۷۸۶، شعب الایمان، رقم: ۶۳۵۹، ۲۰۱/ ۵

پہنوں۔

(۷۱۰) عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ، فَقَالَ لَهُ: ((مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ)) فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ: ((مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ)) فَطَرَحَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ؟ قَالَ: ((اتَّخِذْهُ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا۔))[1]

وَهٰذَا يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ عَلَى طَرِيقِ التَّنْزِيهِ فَكَرِهَهُ مِنَ الشَّبَهِ لِأَنَّ الْأَصْنَامَ تُتَّخَذُ مِنْهُ، وَكَرِهَهُ مِنَ الْحَدِيدِ لِرِيحِهِ، وَإِنَّهُ زِيُّ بَعْضِ الْكُفَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُ النَّارِ۔ فَفِي الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ لِلَّذِي أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَهُ: ((الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ)) وَرُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، كَانَ لَهُ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ مَلْوِيٌّ عَلَيْهِ فِضَّةٌ، وَالْفِضَّةُ الَّتِي لُوِيَتْ عَلَيْهِ تَمْنَعُ وُجُودَ الرَّائِحَةِ مِنْهُ فَيُشْبِهُ أَنْ تَرْتَفِعَ الْكَرَاهِيَةُ بِذٰلِكَ۔[2]

۷۱۰۔ ابو بریدۃ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا بات ہے میں تمہاری طرف سے بتوں کی بو محسوس کرتا ہوں۔ اس نے اس کو پھینک دیا، پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا بات ہے میں تمہارے اوپر جہنمیوں کا زیور دیکھتا ہوں۔ اس نے اس کو بھی پھینک دیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی بتائیں کہ میں انگوٹھی کس چیز کی بنواؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چاندی کی بنواؤ اور وہ ایک مثقال سے کم رہے۔

یہ ممانعت نہی تنزیہی ہے نہ کہ نہی تحریمی پیتل سے چونکہ بت بنائے جاتے ہیں اور لوہے کی بو اچھی نہیں ہوتی اور یہ بعض کفار کا لباس بھی ہے جو جہنمی ہیں اس لیے آپ نے اس کو ناپسند کیا۔

صحیح حدیث میں حضرت سہل رضی اللہ عنہ بن سعد سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے

(۱) ضعیف۔ سنن ابو داود، رقم: ۴۲۲۳، سنن ترمذی، رقم: ۱۷۸۵، وضعفہ الالبانی فی ضعیف ابی داود: ۹۰۶

(۲) صحیح بخاری: ۵۰۰۰، صحیح مسلم: ۱۴۲۵

کہا جو ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا تھا کہ: تم (اس کو مہر میں دینے کے لیے) کچھ تلاش کرو چاہے لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔

حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک لوہے کی انگوٹھی تھی جس پر چاندی ملمّع کی ہوئی تھی اور جب لوہے پر چاندی ملمّع کر دی جائے تو اس کی بو بند ہو جاتی ہے اور کراہت کی وجہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔

(۷۱۱) عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ مَرْفُوعًا، أَنَّهُ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ۔ فَهُوَ إِنْ صَحَّ إِسْنَادُهُ، فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ ذَا السُّلْطَانِ وَمَنْ فِي مَعْنَاهُ مِمَّنْ يَحْتَاجُ إِلَى الْخَتْمِ بِهِ دُونَ مَنْ لَبِسَهُ لِلْخُيَلَاءِ فَقَطْ۔ [1]

۷۱۱۔ ابو ریحانہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے البتہ حاکم کیلئے جائز قرار دیا ہے اور اگر اس حدیث کی سند صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ حاکم سے مراد یہاں وہ شخص ہے جس کو اس سے مہر لگانے کی ضرورت پڑے اور ان لوگوں کے لیے جائز نہیں جو اس کو صرف تکبّر کے طور پر پہنتے ہوں۔

(۷۱۲) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ النَّبِيِّ ﷺ فِضَّةً۔ وَقِيلَ: عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ الْكَاتِبِ، عَنْ أَنَسٍ وَرُوِّينَاهُ فِي سَيْفِ عُمَرَ، وَالزُّبَيْرِ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ۔ [2]

۷۱۲۔ سعید بن ابو الحسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

قتادہ کی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ہے اور عثمان بن سعد الکاتب نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تلوار بھی اس طرح کی تھی۔

(۷۱۳) عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ: أَنَّ أَنْفَهُ قُطِعَ يَوْمَ الْكُلَابِ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ

(۱) ضعیف۔ سنن ابو داود، رقم: ۴۰۴۹، مسند احمد ۴/ ۱۳۴

(۲) صحیح۔ سنن ترمذی، رقم: ۱۶۹۱، سنن ابو داود، رقم: ۲۵۸۳، وصححہ الالبانی فی صحیح ابی داود

فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ ـ [1]

۱۳ ۷ـ عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ان کی ناک یوم الکلاب میں کٹ گئی تھی تو انہوں نے چاندی کی ناک لگوالی پھر اس کے اندر بدبو آنے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ سونے کی ناک بنوالیں چنانچہ انہوں نے سونے کی ناک بنوائی۔

(۷۱٤) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ تَفْضِيضِ الْمَصَاحِفِ فَأَخْرَجَ مُصْحَفًا ، وَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ جَدِّي ، أَنَّهُمْ جَمَعُوا الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، وَأَنَّهُمْ فَضَّضُوا الْمَصَاحِفَ عَلَى هٰذَا أَوْ نَحْوِهِ ـ [2]

۱۴ ۷ـ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مصحف پر چاندی ملمّع کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ایک مصحف نکالا اور کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے اور انہوں نے میرے دادا سے روایت کی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے قرآن کی جمع و تدوین حضرت عُثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کی اور انہوں نے اسی طرح مصحف پر چاندی کا ملمّع کیا۔

(۷۱۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، ثُمَّ عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، فِي الرُّخْصَةِ فِي شَدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ ـ

وَأَمَّا اسْتِعْمَالُ أَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، فَقَدْ ذَكَرْنَا الْخَبَرَ فِي تَحْرِيمِهِ فِي الْكِتَابِ ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ ـ [3]

۱۵ ۷ـ انس بن مالک، حسن، موسیٰ بن طلحہ اور اسماعیل بن زید بن ثابت اور ابراہیم وغیرہ نے سونے سے دانتوں کو مضبوط کرنے کی رخصت دی ہے۔

البتہ سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال حرام ہے جس کے بارے میں ہم حدیث بیان کر چکے ہیں۔

(۱۹۲) باب کراهية نتف الشيب

(۱) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۲۳۲، سنن ترمذی: ۱۷۷۰،

(۲) سنن الکبریٰ بیہقی ۴/ ۱۴۴

(۳) سنن الکبریٰ بیہقی: ۴۲۶/۲

پکا بال اکھاڑنا درست نہیں

(۷۱٦) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْبَةً إِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً۔))[1]

وَفِي رِوَايَةِ الْقَاضِي: ((لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ ، فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ ، مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً ، وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً ، وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً۔))

۷۱٦۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پکا بال مت اکھاڑو اس لیے کہ مسلمان کے جو بھی بال پکتے ہیں اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک گناہ اس سے مٹا دیتا ہے۔

قاضی کی روایت میں ہے تم پکا ہوا بال مت اکھاڑو اس لیے کہ یہ مسلم کا نور ہے جس کا اسلام میں رہ کر ایک بال پکا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا اور اس سے ایک گناہ کو مٹا دے گا اور اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا۔

(۷۱۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ: وَلَمْ يَخْضِبْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نُبَذٌ۔ كَذَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ۔[2]

وَقَدْ أَخْرَجَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِلَيْهِمْ شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ مَخْضُوبًا أَحْمَرَ ، وَقَدْ قِيلَ: إِنَّمَا غُيِّرَ لَوْنُهُ بَعْدَ تَطْيِيبِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

۷۱۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ناپسند کرتے تھے کہ آدمی اپنے سر اور داڑھی کا سفید بال اکھاڑے اور آپ ﷺ نے خضاب نہیں لگایا، سفیدی آپ ﷺ کی داڑھی بچہ، دونوں کنپٹیوں اور سر میں تھی۔ ایسے ہی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

---

(۱) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۲۰۲، سنن ترمذی، رقم: ۲۸۲۱، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۷۴۶۳
(۲) صحیح مسلم، رقم: ۱۰۴۔۲۳۴۱

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کا ایک بال لوگوں کو دکھایا جو کہ سرخ کیا ہوا تھا۔ اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ خوشبو لگانے اور اس کو سنوارنے کی وجہ سے اس کا رنگ بدل گیا تھا۔

(۱۹۳) باب فی خضاب الرجال

مردوں کا خضاب لگانا

(۷۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ۔))(۱)

۷۱۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود و نصاری بالوں کو رنگین نہیں کرتے ہیں تو تم ان کی مخالفت کرو۔

(۷۱۹) عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ هٰذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔))(۲)

وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، وَقَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَضِبَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ ، وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَضِبَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ فَرْدًا۔

۷۱۹۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھی چیز جس سے بال کو بدلا جا سکتا ہے وہ حنا اور کتم ہے۔

اس سند سے معمر نے ثابت اور قتادہ سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر اپنی داڑھی میں حنا اور کتم لگاتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی میں صرف حنا لگاتے تھے۔

(۷۲۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((غَيِّرُوا [هٰذَا بِشَيْءٍ] وَاجْتَنِبُوا

---

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۳۲۰۳، صحیح مسلم، رقم: ۸۰۔۲۱۰۳، سنن ابوداؤد، رقم: ۴۲۰۳

(۲) حسن۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۲۰۵، سنن ترمذی، رقم: ۱۷۵۳، سنن ابن ماجہ: ۳۶۲۲، حسنہ الالبانی فی الصحیحہ: ۱۵۰۹

السَّوَادَ۔)) سَقَطَ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي زَكَرِيَّا ذِكْرُ جَابِرٍ۔[1]

۷۲۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو قحافہ کو فتح مکہ کے دن لایا گیا تو ان کا سر اور ان کی داڑھی ثغامہ (ایک قسم کا سفید پھولوں والا درخت) کی طرح سفید تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اس کو کسی چیز سے بدل ڈالو البتہ کالے خضاب سے بچنا۔

(۷۲۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الطَّيْرِ، لَا يَرِيحُونَ رَوَائِحَ الْجَنَّةِ۔))[2]

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ، رَحِمَهُ اللَّهُ: وَأَمَّا الْخِضَابُ بِالصُّفْرَةِ، فَقَدْ رَوَى ابْنُ عُمَرَ تَصْفِيرَ النَّبِيِّ لِحْيَتَهُ، ثُمَّ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ بِالْخَلُوقِ، وَفِي رِوَايَةٍ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

۷۲۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو کالے رنگ سے بالوں کو خضاب کریں گے پرندے کے پوٹے کی طرح اور ایسے لوگ جنّت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔

شیخ احمد کہتے ہیں کہ: زرد رنگ سے رنگنے کے بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی کو زرد کیا ہے۔ اور انہیں سے ایک روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلوق (ایک قسم کی خوشبو جو زعفران کی طرح ہے) اور ورس (ایک قسم کی گھاس جو تیل کی مانند ہے جس سے رنگائی کا کام لیتے ہیں) اور زعفران استعمال کیا۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا کرتے تھے۔

(۷۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ وَقَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ، فَقَالَ: ((مَا أَحْسَنَ هَذَا)) ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ بَعْدَهُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ، قَالَ: ((هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا)) ثُمَّ مَرَّ آخَرُ قَدِ اخْتَضَبَ بِالصُّفْرَةِ، فَقَالَ: ((هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ)) قَالُوا: وَكَانَ طَاوُسٌ يَخْضِبُ بِالصُّفْرَةِ۔[3]

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۷۹۔۲۱۰۲، سنن ابو داؤد، رقم: ۴۲۰۴

(۲) صحیح۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۴۲۱۲، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۸۱۵۳

(۳) ضعیف۔ سنن ابو داؤد، رقم: ۴۲۱۱، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۶۲۷، ضعفہ الالبانی فی ضعیف ابی داؤد: ۹۰۲

۷۲۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور وہ اپنے بالوں کو حنا سے رنگین کئے ہوئے تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کتنا اچھا ہے، پھر ایک شخص اور آیا وہ حنا اور کتم سے بالوں کو رنگے ہوئے تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس سے اچھا ہے، پھر ایک تیسرا شخص آیا، اس نے زرد رنگ سے اپنے بالوں کو رنگا تھا، آپ ﷺ نے کہا: یہ سب سے بہتر ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ طاؤس اپنے بالوں کو زرد رنگ سے رنگا کرتے تھے۔

(۷۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔ [1]

فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ تَصْفِيرُ اللِّحْيَةِ بِالزَّعْفَرَانِ مُسْتَثْنًى مِنْ خَبَرِ النَّهْيِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

۷۲۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی زعفران سے رنگے۔

اس کی توجیہ یہ کی جاسکتی ہے کہ زعفران سے داڑھی کا رنگنا اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

(۱۹۴) باب من خضاب النساء

عورتوں کا خضاب لگانا

(۷۲٤) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَدَّتِ امْرَأَةٌ بِيَدِهَا مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ كِتَابًا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَبَضَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ، وَقَالَ: ((مَا أَدْرِي، أَيَدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ؟)) فَقَالَتْ: بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ، قَالَ: ((لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ۔)) [2]

۷۲۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اپنے ہاتھ سے ایک خط بڑھایا، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا اور کہنے لگے، مجھے معلوم نہیں کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا؟ اس نے

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۵۸۴۶، صحیح مسلم، رقم: ۷۷۔۲۱۰۱، سنن ابوداؤد: ۴۱۷۹

(۲) حسن۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۱۶۶، مسند احمد: ۶/ ۲۶۲

کہا یہ عورت کا ہاتھ ہے، آپ ﷺ نے کہا: اگر تم عورت ہو تو اپنے ناخنوں کو حنا سے رنگ لیا کرو۔

(۷۲۵) عَنْ بُهَيَّةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ أَنْ يَرَى الْمَرْأَةَ لَيْسَ فِي يَدِهَا أَثَرُ حِنَّاءٍ أَوْ أَثَرُ خِضَابٍ۔ (۱)

۷۲۵۔ بہیہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کسی عورت کو اس حال میں دیکھیں کہ اس کے ہاتھ میں مہندی یا خضاب کا اثر نہ ہو۔

(۷۲۶) عَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ، قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ عَنِ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ، فَقَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ رِيحَهُ، أَوْ لَا يُحِبُّ رِيحَهُ، وَلَيْسَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُنَّ أَخَوَاتِي أَنْ تَخْتَضِبْنَ۔ (۲)

۷۲۶۔ کریمہ بنت ہمام کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا مہندی کا خضاب لگایا جا سکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ اس کی بو سے نفرت کرتے تھے یا یہ کہا کہ ناپسند کرتے تھے، لیکن اے میری بہنو اس کا خضاب لگانا تمہارے لیے حرام نہیں۔

(۷۲۷) عَنْ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْخِضَابِ، فَقَالَ: أَمَّا نِسَاؤُنَا فَيَخْتَضِبْنَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ تَنْظِفْنَ أَيْدِيَهُنَّ فَيَتَطَهَّرْنَ ثُمَّ يُعِدْنَ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ بِأَحْسَنِ خِضَابٍ وَلَا يَمْنَعُهُنَّ ذٰلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ۔ (۳)

۷۲۷۔ لاحق بن حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس سے خضاب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہماری عورتیں عشاء کی نماز سے فجر کی نماز تک خضاب لگائے ہوئے ہوتی ہیں، پھر اپنے ہاتھوں کو دھو لیتی ہیں اور طہارت

(۱) ضعیف۔ سنن الکبریٰ بیہقی ۷ / ۳۱۱، وضعفہ الالبانی فی الضعیفہ: ۲۲۷۳

(۲) ضعیف۔ سنن الکبری بیہقی ۷ / ۳۱۱، سنن ابوداود: ۴۱۶۴، وضعفہ الالبانی فی الضعیفہ: ۸۹۳

(۳) سنن الکبری بیہقی ۱ / ۷۷

حاصل کرتی ہیں اور پھر دوبارہ فجر کی نماز سے ظہر کی نماز تک اور اچھا خضاب لگاتی ہیں اور یہ چیز ان کو نماز پڑھنے سے نہیں روکتی۔

(۱۹۵) باب ما لا يجوز للمرأة أن تتزين به

کس چیز سے عورت کے لیے زینت کرنا جائز نہیں ہے

(۷۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔)) [1]

وَرُوِّينَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ ، وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ لِخَلْقِ اللّٰهِ))وَالْوَاصِلَةُ: الَّتِي تَصِلُ الشَّعْرَ بِشَعْرِ النِّسَاءِ ، وَالْمُسْتَوْصِلَةُ: الْمَعْمُولُ بِهَا ، وَالْوَاشِمَةُ: الَّتِي تَجْعَلُ الْخِيلَانَ فِي وَجْهِهَا بِكُحْلٍ أَوْ مِدَادٍ ، وَالْمُسْتَوْشِمَةُ: الْمَعْمُولُ بِهَا ، وَالْمُتَنَمِّصَةُ: الَّتِي تَنْتِفُ الشَّعْرَ مِنَ الْوَجْهِ أَوْ تَنْقُشُ الْحَوَاجِبَ حَتَّى تُرِقَّهُ ، وَالْمُتَفَلِّجَةُ: الَّتِي تُحَدِّدُ الْأَسْنَانَ حَتَّى يَكُونَ فِي أَطْرَافِهَا رِقَّةٌ۔

۷۲۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے بالوں میں جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی، گودنا گودنے والی اور گدانے والی پر لعنت کی ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنا گودنے اور گودوانے والیوں پر لعنت کی ہے اور چہرے سے بال نکالنے والیوں (یعنی ابرو کے بال) اور حسن کیلئے دانتوں کو منجوانے والیوں پر لعنت کی ہے جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں۔

الواصلة: اس سے مراد وہ عورت ہے جو عورتوں کے بال جوڑتی ہے۔

المستوصلة: اس سے مراد وہ عورت ہے جو بال میں جوڑ لگواتی ہے۔

الواشمة: اس سے مراد وہ عورت ہے جو گودنا گودتی ہے۔

المستوشمة: اس سے مراد وہ عورت ہے جو گودنا گداتی ہے۔

(۱) صحیح بخاری ۵۹۴۳،۵۹۴۸، صحیح مسلم، رقم: ۱۱۹۔۲۱۲۴۔

المتنمصة: اس سے مراد وہ عورت ہے جو چہرے کے بال اکھاڑتی ہے۔ یا پلکوں کے بالوں کو کاٹ کر بناؤ سنگھار کرتی ہے۔

المتفلجة: اس سے مراد وہ عورت ہے جو اپنے دانتوں کو منجواتی ہے یا کشادہ کراتی ہے تاکہ اس کا کنارہ پتلا اور خوبصورت ہو جائے۔

(۱۹۶) باب الأخذ من الشارب وإعفاء اللحية

مونچھ کاٹنا اور داڑھی بڑھانا

(۷۲۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ، وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ۔[1]

۷۲۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مونچھوں کو کترنے اور داڑھی کو چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔

(۷۳۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا۔))[2]

۷۳۰۔ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی مونچھ کو نہیں کاٹا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۱۹۷) باب الفطرة

فطرت کا بیان

(۷۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ۔))[3]

---

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۵۳۔۲۵۹، صحیح بخاری، رقم: ۵۸۹۳، سنن ابو داود، رقم: ۴۱۹۹

(۲) صحیح۔ سنن ترمذی، رقم: ۲۷۶۱، سنن نسائی، رقم: ۱۳، وصححه الالبانی فی صحیح الجامع: ۶۵۳۳

(۳) صحیح بخاری، رقم: ۵۸۸۹، صحیح مسلم، رقم: ۴۹۔۲۵۷

وَقَدْ مَضَى فِي كِتَابِ الطَّهَارَةِ حَدِيثُ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((عَشَرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ)) فَذَكَرَ مِنْ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ أَرْبَعَةً ، وَذَكَرَ: ((إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ ، وَالسِّوَاكَ ، وَالِاسْتِنْشَاقَ بِالْمَاءِ ، وَغَسْلَ الْبَرَاجِمِ ، وَانْتِقَاصَ الْمَاءِ . . . يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ . . .)) وَذَكَرَ الْمَضْمَضَةَ بِالشَّكِّ ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْخِتَانَ ۔

وَرُوِّينَا عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَذَكَرَ الْمَضْمَضَةَ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ ، وَذَكَرَ الْخِتَانَ بَدَلَ إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ ۔

۷۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ باتیں پیدائشی سنت ہیں، ختنہ کرانا، ناف کے نیچے کا بال کاٹنا، بغل کے نیچے کا بال اکھاڑنا، مونچھ کترنا، اور ناخن تراشنا۔

کتاب الطہارۃ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث گزر چکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرت سے ہیں، پھر ان پانچ چیزوں میں سے چار کا ذکر کیا اور فرمایا: داڑھی چھوڑنا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، انگلیوں کے جوڑ کو دھونا، پانی سے استنجا کرنا، کلی کرنا، اس کے بارے میں شک ہے اور ختنے کا ذکر نہیں ہے۔

البتہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت میں کلی کرنا بغیر شک کے ہے اور داڑھی چھوڑنے کی جگہ ختنہ کرنے کا ذکر ہے۔

(۷۳۲) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِدَفْنِ الشَّعْرِ ۔ (۱)

وَهٰذَا مُنْقَطِعٌ ، وَرُوِيَ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ مَرْفُوعًا: أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِدَفْنِ الشَّعْرِ وَالْأَظْفَارِ ۔

وَعَنْ سَفِينَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ فَأَمَرَ بِدَفْنِ الدَّمِ ۔

۷۳۲۔ ابن جریج سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بال کو دفن کرنے کا حکم دیا ہے۔

یہ روایت منقطع ہے اور ایک ضعیف سند سے حضرت وائل بن حجر سے مرفوعاً

(۱) ضعیف۔ شعب الایمان ۲۳۲/۵، وضعفہ الالبانی فی الضعیفۃ ۲۳۵۷

یہ روایت آئی ہے کہ آپ ﷺ بال اور ناخن کو دفن کرنے کا حکم دیتے تھے۔
سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنا لگوایا تو خون کو دفن کرنے کا حکم دیا۔

(۱۹۸) باب فی إکرام الشعر وتدهینه وإصلاحه
بال کو ٹھیک ٹھاک رکھنا اور اس میں تیل لگانا

(۷۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ۔))[1]

رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا۔

۷۳۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے بال ہوں وہ اس کو سلیقے سے رکھے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مرفوعاً روایت ہے سیوطی نے جامع صغیر میں اس کا ذکر کیا ہے۔

(۷۳٤) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ أَنِ اخْرُجْ فَأَصْلِحْ رَأْسَكَ وَلِحْيَتَكَ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَلْقٰى أَحَدُكُمْ ثَائِرَ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ ۔)) هٰذَا مُرْسَلٌ جَيِّدٌ۔[2]

۷۳۴۔ عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے کہ ایک شخص اس حال میں آیا کہ اس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ نکل جاؤ اور اپنے سر اور داڑھی کے بال درست کر لو۔ چناں چہ اس نے ایسا ہی کیا پھر واپس آیا تو رسول اللہ

(۱) صحیح ۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۱۶۳، وصححه الالبانی فی الصحیحة: ۵۰۰

(۲) موطا امام مالک، رقم: ۹۴۹/۲، ۷۔

ﷺ نے فرمایا: کیا یہ اس بات سے بہتر نہیں کہ تم میں سے کوئی بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ ملاقات کرے گویا کہ وہ شیطان ہے۔

یہ روایت مرسل اور جید ہے۔

(۱۹۹) باب فیمن کرہ الإفراط فی التنعیم والتدھین والترجیل وأحب القصد فی ذلك

ضرورت سے زیادہ بال سنوارنا اور تیل لگانا درست نہیں

(۷۳۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّرْجِيلِ إِلَّا غِبًّا۔ (۱)

۷۳۵۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مغفل کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بالوں میں کنگھی کرنے سے منع کیا ہے مگر ناغہ کرکے۔

(۷۳۶) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ أَمِيرًا، وَكَانَ يَمْشِي حَافِيًا وَلَا يَدَّهِنُ إِلَّا أَحْيَانًا ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ: أَنْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ تَمْشِي حَافِيًا وَلَا تَدَّهِنُ ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ . . . وَهُوَ الادِّهَانُ . . . كُلَّ يَوْمٍ ، وَيَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا۔ (۲)

۷۳۶۔ عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص امیر تھے وہ ننگے پاؤں چلتے اور کبھی کبھی تیل لگاتے، ان سے کہا گیا: آپ امیر المومنین ہیں اور ننگے پیر چلتے ہیں اور تیل نہیں لگاتے ہیں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر دن تیل لگانے سے منع کرتے تھے اور ہمیں حکم دیتے تھے کبھی کبھی ننگے پیر چلیں۔

(۲۰۰) باب فی تطویل الجمۃ

(۱) سنن ابوداود، رقم: ۴۱۸۹، سنن ترمذی: ۱۷۵۶، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۵۰۱

(۲) صحیح۔ شعب الایمان ۵/ ۲۲۷، رقم: ۶۴۶۹، وصححہ الالبانی فی صحیح ابی داود

بال بڑے رکھنا

(۷۳۷) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ شَعْرَهُ كَانَ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔ (۱)

۷۳۷۔ حضرت براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بال آپ ﷺ کے کان کی لو تک پہنچتے تھے۔

(۷۳۸) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَشَعْرِي طَوِيلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ذُبَابٌ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((ذُبَاذِبٌ)) فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي، فَقَالَ: ((مَا عَنَيْتُكَ)) وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: ((لَمْ أَعْنِكَ، وَهٰذَا أَحْسَنُ)) وَقَوْلُهُ ذُبَابٌ، يَعْنِي: أَنَّ هٰذَا شُؤْمٌ۔ وَقَوْلُهُ: ذُبَاذِبٌ، يَعْنِي: مُضْطَرِبٌ۔ (۲)

۷۳۵۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۱۸۹، سنن ترمذی، رقم: ۱۷۵۶

۷۳۸۔ حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا میرے بال لمبے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو نحوست ہے۔ اور ایک روایت میں یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو ہوا میں حرکت کرنے والی مضطرب شئ ہے۔ پھر میں نے اپنے بال کاٹ دیے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے ساتھ برائی نہیں کی۔

(۷۳۹) عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نِعْمَ الْمَرْءُ أَنْتَ، لَوْلَا خَلَّتَانِ فِيكَ)) فَقُلْتُ: مَا هُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَكْفِينِي وَاحِدَةٌ؟ قَالَ: ((إِرْخَاؤُكَ شَعْرَكَ، وَإِسْبَالُكَ إِزَارَكَ۔)) (۳)

۷۳۹۔ خریم رضی اللہ عنہ بن فاتک کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کیا ہی اچھے آدمی ہو اگر تمہارے اندر دو خصلتیں نہ ہوتیں۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ دو خصلتیں کون سی ہیں؟ ان میں سے ایک ہی (میری بدبختی کے لیے) کافی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا بال چھوڑنا اور ازار گھسیٹ کر چلنا۔

(۱) صحیح بخاری: ۳۵۵۱، صحیح مسلم: ۲۳۳۷، سنن ابوداود، رقم: ۴۱۸۴

(۲) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۱۹۰، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۶۳۶، وصححہ الالبانی فی صحیح ابی داود

(۳) ضعیف۔ شعب الایمان ۵ / ۲۲۸، رقم: ۶۴۷۳، مسند احمد: ۴/ ۳۲۲

(۷٤۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمُ بْنُ فَاتِكٍ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُهُ إِزَارَهُ)) فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا ، فَجَعَلَ وَأَخَذَ الشَّفْرَةَ فَقَطَعَ جُمَّتَهُ إِلَى فَوْقِ أُذُنَيْهِ ، وَرَفَعَ ثِيَابَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ۔ (۱)

۷٤۰۔ سہل بن حنظلیہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خریم بن فاتک کیا ہی بہترین آدمی ہیں اگر وہ اپنے بال بڑے نہ رکھیں اور اپنا ازار گھسیٹ کر نہ چلیں۔ جب خریم کو یہ خبر ملی تو انہوں نے استرا لیا اور اپنے بال کان کے اوپر تک کاٹ لیے اور اپنا کپڑا آدھی پنڈلی تک اٹھالیا۔

(۲۰۱) باب فی فرق الشعر
مانگ نکالنا

(۷٤۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُوسَهُمْ ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ ، فَسَدَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔ (۲)

۷٤۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ اہل کتاب بالوں کو لٹکایا کرتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس چیز میں اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکین کے) زیادہ پسند کرتے تھے جس میں آپ ﷺ کو (اللہ کی طرف سے) کوئی حکم نہ دیا جاتا، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے بالوں کو لٹکایا پھر مانگ نکالنے لگے۔

(۲۰۲) باب فی النہی عن القزع
کچھ سر منڈانا اور کچھ بال رکھنا

(۱) ضعیف۔ شعب الایمان ۵/ ۱۹۳، رقم: ۶۲۰۴، سنن ابوداود: ۴۰۸۹، مسند احمد: ۴/ ۱۸۰، وضعفہ الالبانی فی الارواء: ۲۱۳۳

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۵۹۱۷، صحیح مسلم، رقم: ۸۹۔ ۲۳۳۶، سنن ابوداود، رقم: ۴۱۸۸

(۷۴۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى غُلَامًا قَدْ حَلَقَ بَعْضَ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضَهُ ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ، وَقَالَ: ((إِمَّا أَنْ تَحْلِقُوا كُلَّهُ ۔ وَإِمَّا تَتْرُكُوا كُلَّهُ ۔)) (۱)

۷۴۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ وہ اپنے سر کا بعض حصہ منڈائے ہوئے ہے اور بعض حصے پر بال چھوڑے ہوئے ہے تو آپ ﷺ نے اس سے منع کیا اور فرمایا: یا تو تم پورا چھلواؤ یا تو پورا چھوڑ دو۔

(۷۴۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ ۔ (۲)

وَرَوَاهُ يَحْيَى الْقَطَّانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، وَقَالَ فِيهِ : وَالْقَزَعُ أَنْ يُحْلَقَ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُدَعَ بَعْضُهُ وَيُحْتَمَلُ أَنْ تَكُونَ الذُّؤَابَةُ غَيْرَ دَاخِلَةٍ فِي النَّهْيِ ، لِمَا رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ ، فَقَالَتْ لِي أُمِّي لَا أَجُزُّهَا ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمُدُّهَا أَوْ يَأْخُذُ بِهَا ۔

وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَاتِهِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ: فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي۔

۷۴۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع (کچھ سر منڈانے اور کچھ بال رکھنے) سے منع کیا ہے۔

یحییٰ قطان نے بھی عبید اللہ سے اس روایت کو بیان کیا ہے اور کہتے ہیں کہ قزع یہ ہے کہ بچے کے کچھ بال مونڈ دیے جائیں اور کچھ چھوڑ دیے جائیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ بال کی لٹیں اس ممانعت کے حکم میں داخل نہ ہوں۔ کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ میرے بالوں کی لٹیں تھیں، میری ماں نے مجھ سے کہا کہ میں اسے نہ کاٹوں رسول اللہ ﷺ اس کو کھینچتے یا پکڑتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے بائیں طرف کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کی لٹوں کو پکڑ کر یا سر کو پکڑ کر دائیں جانب کر لیا۔

(۱) صحیح ۔ شعب الایمان، رقم: ۵۰۶۴۸۰ / ۲۳۰، سنن ابی ابوداود: ۴۱۹۵، وصححہ الالبانی فی صحیح ابی داود

(۲) صحیح بخاری، رقم: ۵۹۲۱، صحیح مسلم: ۲۱۲۰، سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۶۳۸

(۲۰۳) باب فی دخول الحمام

عام غسل خانوں میں جانا

(٧٤٤) عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامَاتِ، ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فِي الْمَآزِرِ۔ (۱)

۷۴۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حمام خانوں میں داخل ہونے سے منع کیا تھا پھر مردوں کو اجازت دے دی کہ وہ تہبند پہن کر اس میں داخل ہو سکتے ہیں۔

(٧٤٥) عَنْ أَبِي مَلِيحٍ الْهُذَلِيِّ، أَنَّ نِسَاءً مِنْ أَهْلِ حِمْصَ أَوْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: أَنْتُنَّ اللاتِي يَدْخُلْنَ نِسَاؤُكُنَّ الْحَمَّامَاتِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَا مِنَ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ الَّذِي بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔)) (۲)

۷۴۵۔ ابو ملیح ھذلی سے روایت ہے کہ اہل حمص یا اہل شام کی کچھ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں، انہوں نے کہا کہ تم لوگ حمام میں جاتی ہو؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو بھی عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کسی جگہ اپنا کپڑا اتارے اس نے اس پردے کو چاک کر دیا جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے۔

(٧٤٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَا سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْأَعَاجِمِ، وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ، فَلَا يَدْخُلَنَّهَا

(۱) ضعیف۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۰۰۹، سنن ترمذی: ۲۸۰۲، ابن ماجہ: ۳۷۴۹، و ضعفہ الالبانی فی ضعیف ابی داود: ۸۶۵

(۲) صحیح۔ سنن ابوداود، رقم: ۴۰۱۰، سنن ترمذی، رقم: ۲۸۰۳، سنن ابن ماجہ: ۳۷۵۰، وصححہ الالبانی فی صحیح الترغیب: ۱۶۴

الرِّجَالُ إِلَّا بِالْإِزَارِ، وَامْنَعُوا النِّسَاءَ أَنْ يَدْخُلْنَهَا إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نُفَسَاءَ۔)) [1]

۷۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عجمیوں کی سرزمین پر تمہاری فتح ہوگی تو تم وہاں پر ایسے گھروں کو پاؤ گے جن کا نام حمام ہوگا، پس اس میں مرد لوگ تہبند پہن کر ہی جائیں اور عورتوں کو اس میں نہ جانے دو الا یہ کہ وہ مریضہ ہو یا اسے دم نفاس آئے۔

(۷۴۷) عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، مُرْسَلًا: ((اتَّخِذُوا بَيْتًا يُقَالُ لَهُ الْحَمَّامُ)) قِيلَ: فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِالْوَسَخِ وَيَنْفَعُ۔ قَالَ: ((فَمَنْ دَخَلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ۔)) [2]

وَقَدْ رُوِيَ ذَلِكَ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْصُولًا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُمْ قَالُوا: نِعْمَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ، يُذْهِبُ الْوَسَخَ وَيُذَكِّرُ النَّارَ۔

۷۴۷۔ طاؤس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً بیان کیا ہے کہ اس گھر سے بچو جس کو حمام کہا جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ وہاں تو گندگی صاف کی جاتی ہے وہ نفع کی چیز ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر جو شخص بھی اس میں جائے وہ پردے کے ساتھ جائے۔ (ملاحظہ ہو: الغماز علی اللماز للسمهودی)

طاؤس نے اس روایت کو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے موصولاً بھی بیان کیا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابو درداء رضی اللہ عنہ، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: کیا ہی بہتر گھر حمام ہے جہاں گندگی دور کی جاتی ہے اور جہنم کی یاد آتی ہے۔

(۲۰۴) باب النهي عن التعري
ننگے ہونے کی ممانعت

(۷۴۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ

(۱) ضعیف۔ سنن ابو داود، رقم: ۴۰۱۱، سنن ابن ماجہ: ۳۷۴۸، وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۲۰۷۹

(۲) ضعیف۔ سنن الکبریٰ بیہقی ۷/ ۳۰۹، مرسلاً

اللّٰہِ ﷺ کانَ یَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ ، وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ: يَا ابْنَ أَخِي لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَهُ عَلَى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ: فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ، فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ ، قَالَ: فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ عُرْيَانًا۔ (۱)

۷۴۸۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ (نبوت سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں) خانہ کعبہ بنانے کے لیے لوگوں کے ساتھ پتھر ڈھورہے تھے آپ ﷺ اپنا تہبند باندھے ہوئے تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے چچا نے کہا: اے میرے بھتیجے، تم تہبند اتار دو اور اس کو اپنے مونڈھے پر ڈال لو تاکہ وہ پتھر کے نیچے رہے (تو تم پر آسانی ہوگی) پھر انہوں نے آپ ﷺ کا تہبند اتار کر آپ ﷺ کے مونڈھے پر رکھ دیا۔ پس آپ ﷺ بے ہوش ہو کر گر گئے اس کے بعد کبھی آپ ﷺ کو ننگا نہیں دیکھا گیا۔

(۷۴۹) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ: أَقْبَلْتُ بِحَجَرٍ أَحْمِلُهُ ، وَعَلَيَّ إِزَارٌ خَفِيفٌ ، فَانْحَلَّ إِزَارِي وَمَعِي الْحَجَرُ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَضَعَهُ ، حَتَّى بَلَغْتُ بِهِ إِلَى مَوْضِعِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: ((ارْجِعْ إِلَى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً۔)) (۲)

۷۴۹۔ مسور رضی اللہ عنہ بن مخرمہ کہتے ہیں کہ میں ایک پتھر اٹھائے ہوئے تھا میرے بدن پر ایک ہلکا تہبند تھا وہ کھل گیا میرے ہاتھ میں جو پتھر تھا میں اس کو رکھ نہیں سکا بلکہ اس کو اس کی جگہ پر پہنچا دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اپنا کپڑا اٹھاؤ اور ننگے مت چلو۔

(۷۵۰) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ ، فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ۔)) (۳)

(۱) صحیح بخاری، رقم: ۳۶۴، صحیح مسلم، رقم: ۷۷۔۳۴۰

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۷۸۔۳۴۱، سنن ابوداود، رقم: ۴۰۱۶

(۳) صحیح۔ سنن نسائی، رقم: ۴۰۷، سنن ابوداود: ۴۰۱۲، مسند احمد: ۴/ ۲۲۴، وصححہ الالبانی فی الارواء: ۲۳۳۵

وَرَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، وَقَالَ فِي مَتْنِهِ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ ، فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ۔)) غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي إِسْنَادِهِ صَفْوَانَ۔

۷۵۰۔ صفوان بن یعلی بن امیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت حیاوالا ہے پس تم میں سے کوئی شخص جب غسل کرے تو پردہ کرکے غسل کرے۔

زہیر بن معاویہ نے بھی اس حدیث کو عبدالملک سے بیان کیا ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ باحیاء ہے، پردے میں ہے وہ حیاء اور پردے کو پسند کرتا ہے، پس تم میں سے کوئی شخص غسل کرے تو پردے میں کرے۔

اس سند میں انہوں نے صفوان کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(۷۵۱) عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ ، عَنْ مَوْلَاهُ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَمَرَّ عَلَى مَعْمَرٍ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ دَارِهِ بِالسُّوقِ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا مَعْمَرُ ، غَطِّ فَخِذَيْكَ فَإِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ۔))[1]

وَرُوِّينَا مَعْنَاهُ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ۔

۷۵۱۔ ابو کثیر مولیٰ محمد بن عبداللہ بن جحش اپنے مالک محمد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ معمر کے پاس گئے اس وقت وہ اپنے گھر کے پاس بازار میں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی دونوں رانیں کھلی ہوئی تھیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معمر! اپنی رانوں کو ڈھانپ لو اس لیے کہ رانیں چھپانے والی چیزوں میں داخل ہیں۔

اس معنی میں ایک اور حدیث حضرت جریر سے بھی آئی ہے۔

(۷۵۲) عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَكْشِفْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ

(۱) صحیح۔ مسند احمد: ۵/ ۲۹۰، سنن الکبریٰ بیہقی: ۲/ ۲۲۸

إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ۔)) (۱)

۷۵۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی ران مت کھولو اور کسی بھی زندہ یا مردہ شخص کی ران مت دیکھو۔

(۷۵۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ: ((إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيرَهُ أَمَتَهُ ، فَلَا تَنْظُرِ الْأَمَةُ إِلَى شَيْءٍ مِنْ عَوْرَتِهِ فَإِنَّ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ مِنَ الْعَوْرَةِ۔)) (۲)

۷۵۳۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے نوکر یا غلام کی شادی اپنی لونڈی سے کر دے تو لونڈی کو چاہیے کہ مالک کے ان اعضاء کو نہ دیکھے جن کو چھپانا چاہیے اس لیے کہ ناف سے گھٹنوں تک چھپانے کی چیز ہے۔

(۷۵٤) عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّهُ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ، عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ ؟ قَالَ: ((احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ)) قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ۔ قَالَ: ((إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَاهَا)) قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا ؟ قَالَ: ((اللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ۔)) (۳)

۷۵۴۔ بہز بن حکیم اپنے باپ اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم کس سے اپنے چھپانے کے اعضاء کو چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو سوائے اپنی بیوی اور لونڈی کے ہر ایک سے چھپاؤ۔ میں نے کہا: اگر ایک ہی طرح کے لوگ ہوں تو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(۱) ضعیف جداً۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۰۱۵، سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۴۶۰، ضعفہ الالبانی فی الارواء: ۲۶۹، و قال: ضعیف جداً

(۲) حسن۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۴۰۱۷، ۴۱۱۴، سنن ترمذی، رقم: ۲۷۹۴، سنن الکبریٰ بیہقی: ۲/ ۲۲۹، حسنہ الالبانی فی صحیح ابی داؤد

(۳) حسن۔ سنن ابی داؤد ۴۰۱۷ سنن ترمذی : ۲۷۹۴، سنن ابن ماجہ: ۱۹۲۰، وحسنہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۲۰۳

فرمایا کہ اگر تم ایسا کر سکو کہ اس کو کوئی نہ دیکھے تو بہتر ہے کہ اس کو کوئی نہ دیکھے، میں نے کہا: اگر آدمی تنہائی میں ہو تو، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ لوگوں سے زیادہ مستحق ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔

(۷۵۵) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عُرْيَةِ الرَّجُلِ، وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عُرْيَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ۔))[۱]

۷۵۵۔ عبدالرحمن بن ابو سعید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرد کسی مرد کے ننگے بدن کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ننگے بدن کو دیکھے اور کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک چادر میں نہ سوئے اور نہ عورت کسی عورت کے ساتھ ایک چادر میں سوئے۔

(۷۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ، وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ، إِلَّا وَلَدٌ وَوَالِدٌ)) قَالَ: فَذَكَرَ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا۔[۲]

۷۵۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ (ایک چادر میں) نہ سوئے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک چادر میں) سوئے البتہ باپ بیٹا سو سکتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تیسری چیز کا ذکر کیا جسے میں بھول گیا۔

(۲۰۵) باب فی اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد
اشتمال صماء اور احتباء کا بیان

(۷۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ: ((عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، يُفْضِي بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ۔))[۳]

---

(۱) صحیح مسلم: ۷۴۔۳۳۸، سنن ابی داود ۴۰۱۸، سنن ترمذی ۲۷۹۳

(۲) ضعیف۔ سنن ابو داود: ۴۰۱۹، مسند احمد ۹۷۷۰/۱۰۹۷۷ (۲/ ۴۴۷ و ۵۴۱)، و ضعفہ الالبانی فی ضعیف ابی داود: ۸۶۸

(۳) صحیح بخاری ۵۸۲۱، صحیح مسلم ۳۔۱۵۱۲، سنن ابی داود: ۴۰۸۰

وَرَوَاهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي الْحَدِيثِ: ((وَالصَّمَّاءُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرَى: احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔))

۷۵۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو لباسوں سے منع کیا ہے، ایک تو یہ کہ آدمی ایک ہی کپڑے کو اس طرح لپیٹ کر ایک کندھے پر ڈال لے کہ دوسری جانب کھلا رہے، دوسرے یہ کہ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے اور اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو بلکہ آسمان کی طرف کھلا ہو۔

عامر بن سعد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مرفوعاً روایت کی ہے اس کے اندر یہ الفاظ ہیں: صماء یہ ہے کہ ایک کپڑے کو اپنے کندھے پر اس طرح ڈال لے کہ دوسری طرف کھلا رہ جائے اور اس پر کپڑا نہ ہو اور دوسرا لباس احتباء ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک ہی کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھ جائے اور شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

(۷۵۸) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ . . . فَذَكَرَهُمَا۔ (۱)

۷۵۸۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو لباسوں سے منع کیا ہے۔۔۔۔۔۔ پھر انہوں نے ان دونوں کو بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

(۲۰۶) باب فی استلقاء الرجل ووضع إحدى رجليه على الأخرى

چت سونا اور ایک پیر کو دوسرے پیر پر رکھنا

(۷۵۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔)) (۲)

(۱) صحیح بخاری ۵۸۲۰، صحیح مسلم ۳۔۱۵۱۲

(۲) صحیح مسلم ۷۴۔۲۰۹۹

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ، رَحِمَهُ اللَّهُ: يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا النَّهْيُ لِمَا فِيهِ مِنَ انْكِشَافِ الْعَوْرَةِ لِأَنَّهُ إِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ مَعَ ضِيقِ الْإِزَارِ لَمْ يَسْلَمْ مِنْ أَنْ يَنْكَشِفَ شَيْءٌ مِنْ فَخِذِهِ، وَالْفَخِذُ عَوْرَةٌ فَأَمَّا إِذَا كَانَ الْإِزَارُ سَابِغًا وَكَانَ لَابِسُهُ عَنِ التَّكَشُّفِ مُتَوَقِّيًا فَلَا بَأْسَ بِهِ اسْتِدْلَالًا بِمَا۔

۷۵۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی چت سوئے تو اپنا ایک پیر دوسرے پیر پر نہ رکھے۔

شیخ احمد کہتے ہیں کہ یہ ممانعت اس بناء پر ہو سکتی ہے کہ اس سے بے پردگی کا اندیشہ ہے کیونکہ اگر وہ ازار کے تنگ ہو جانے کے باوجود ایسا کرے گا تو اس کی ران کھل جائے گی اور ران چھپانے کی چیز ہے لیکن اگر ازار کشادہ ہو اور بے پردگی کا اندیشہ نہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ دلیل:

(۷٦٠) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔[1]

قَالَ سُفْيَانُ: وَعَمُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ۔

۷٦٠۔ عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں اس حال میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چت لیٹے ہوئے تھے اور اپنا ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے تھے۔

سفیان کہتے ہیں کہ ان کے چچا کا نام عبداللہ بن زید ہے۔

(۷٦۱) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔[2]

۷٦۱۔ عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں اس حال میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چت لیٹے ہوئے تھے اور ایک پیر دوسرے پیر پر اٹھائے ہوئے تھے۔ (ملاحظہ ہو سابق حدیث)

(۱) صحیح بخاری ۵۷۴۵ صحیح مسلم :۷۵۔۲۱۰۰

(۲) صحیح بخاری ۵۷۴۵ صحیح مسلم :۷۵۔۲۱۰۰

(۲۰۷) باب ما یستحب للرجل أن یصلی فیه من الثیاب

کس کپڑے میں نماز پڑھنا مستحب ہے

(۷۶۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّزِرْ وَلْيَرْتَدِ۔)) (۱)

۷۶۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو تہبند باندھے اور چادر لپیٹے۔

(۷۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ: ((أَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ)) ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ: إِذَا وَسَّعَ اللَّهُ فَأَوْسِعُوا، جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ ، صَلَّى رَجُلٌ فِي إِزَارٍ ، وَرِدَاءٍ۔ فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ، فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ ، فِي تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ، فِي تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ وَأَحْسِبُهُ قَالَ: فِي تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ۔ (۲)

۷۶۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہوا اور آپ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے موجود ہیں؟ (یعنی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتے ہو) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کھڑا ہوا (یعنی ان کے زمانہ خلافت میں) اور ان سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ جب اللہ نے کشادگی دی ہے تو کشادگی اختیار کرو، آدمی دو کپڑا استعمال کرے اگر کسی آدمی کے پاس ایک کپڑا ہو تو وہ اس کا تہبند بنالے اور اسی میں نماز پڑھ لے اور اگر دو کپڑے میسر ہوں تو وہ اس طرح جمع کرے ایک چادر ایک تہبند، ایک قمیض۔ ایک تہبند، ایک قباء ایک پائجامہ۔ ایک

(۱) صحیح۔ مسند احمد ۲/ ۱۴۸، ۱۰/ ۱۶(۹۶)، سنن الکبریٰ بیہقی: ۲/ ۲۳۵، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۷۶۴

(۲) صحیح بخاری: ۳۶۵، صحیح مسلم: ۵۱۵

چادر، ایک پائجامہ ایک قمیض۔ ایک پائجامہ ایک قباء اور ایک نیکر ایک قبا ایک نیکر اور قمیض۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا ایک نیکر اور ایک چادر۔

(٧٦٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ: ((لا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔)) (١)

٧٦٤۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے اس طرح کہ اس کے کندھے پر کچھ نہ ہو۔

(٧٦٥) عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا صَلَّيْتَ وَعَلَيْكَ ثَوْبٌ وَاحِدٌ، فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ، وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَأْتَزِرْ بِهِ۔))

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: ((إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ، وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حَقْوِكَ۔))

٧٦٥۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھو اور وہ کپڑا کشادہ ہو تو اسکو لپیٹ لو اور اگر تنگ ہو تو اسکو تہبند بنالو۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ: جب کپڑا کشادہ ہو تو اس کے دونوں کناروں کو الٹ لو اور اگر تنگ ہو تو اپنی کوکھ پر باندھ لو۔

(٧٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ حَتَّى يَحْتَزِمَ۔ (٢)

٧٦٦۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی بغیر کمر باندھے ہوئے نماز پڑھے۔

(٧٦٧) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ، أُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ ، وَزُرَّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔)) (٣)

(١) صحیح بخاری: ٣٥٩، صحیح مسلم: ٥١٦

(٢) ضعیف۔ مسند احمد ٢/ ٤٧٢ (١٠١٠٥) سنن کبری بیہقی ٢/ ٢٤٠، سنن ابوداود ٣٣٦٩

(٣) ضعیف۔ سنن ابو داود، رقم: ٦٣٢ مسند احمد (١٧٥٢٠) ٤/ ٤٩ صحیح ابن حبان ٢٢٩٤ صحیح ابن خزیمہ ٧٧٨/ ٧٧٧، وضعفہ الالبانی فی ضعیف ابی داود: ١٢٥

۷۶۷۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں ایک قمیض میں نماز پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اور اس میں بٹن لگا لو اگرچہ ایک کانٹا ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۰۸) باب ما تصلي فيه المرأة من ثياب

عورت کس کپڑے میں نماز پڑھے

(۷۶۸) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ: مَاذَا تُصَلِّي فِيهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَتْ: فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ الَّذِي يُغَيِّبُ ظُهُورَ قَدَمَيْهَا۔ (۱)

هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ مَوْقُوفٌ۔

۷۶۸۔ محمد بن زید القرشی اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ عورت کس کپڑے میں نماز پڑھے، انہوں نے کہا کہ دوپٹہ اور کشادہ قمیض جس سے اس کا پیر اور اوپری حصہ چھپ جائے۔

یہ حدیث موقوف ہی صحیح ہے لیکن مرفوعاً بھی آئی ہے۔

(۷۶۹) عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ۔)) (۲)

۷۶۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بالغہ عورت کی نماز بغیر دوپٹہ کے قبول نہیں ہوگی۔

(۷۷۰) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾، أَخَذَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ إِزَارَهُنَّ فَشَقَقْنَهُ مِنْ نَحْوِ الْحَوَاشِي فَاخْتَمَرْنَ بِهِ۔ (۳)

---

(۱) ضعیف۔ سنن ابوداؤد ۶۳۹ و ۶۴۰، ترمذی: ۳۷۷

(۲) صحیح۔ سنن ابوداؤد ۶۴۱ سنن ترمذی ۳۷۷ سنن ابن ماجہ ۶۵۵، ترمذی: ۳۷۷، الالبانی فی الارواء: ۹۶

(۳) صحیح بخاری: ۴۷۵۹

۷۷۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن" تو انصار کی عورتوں نے اپنا ازار کنارے سے پھاڑ کر دوپٹہ بنالیا۔

(۷۷۱) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَسَاهُ قُبْطِيَّةً [كَثِيفَةً] ، فَكَسَاهَا امْرَأَتَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مُرْهَا فَلْتَجْعَلْ تَحْتَهَا غِلَالَةً ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَصِفَ عِظَامَهَا۔))(۱)

۷۷۱۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے ان کو ایک موٹا قبطی کپڑا پہنایا انہوں نے اس کو اپنی بیوی کو دے دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان سے کہو کہ اس کے نیچے کوئی کپڑا (بنیان یا استر وغیرہ) پہنا کریں اس لیے کہ (بغیر اس کے) اس کپڑے سے ان کی ہڈیاں ظاہر ہوں گی۔

(۷۷۲) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ قَالَ: تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ: دِرْعٍ ، وَخِمَارٍ ، وَإِزَارٍ۔(۲)

۷۷۲۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عورت تین کپڑوں میں نماز پڑھے قمیض، دوپٹہ اور ازار۔

(۷۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي امْرَأَةٍ عَثَرَتْ بِهَا دَابَّتُهَا وَعَلَيْهَا سَرَاوِيلُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((رَحِمَ اللَّهُ الْمُتَسَرْوِلَاتِ۔))(۳)

۷۷۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جو اس عورت کے بارے میں ہے جس کی سواری پھسل گئی تھی اور وہ پائجامہ پہنے ہوئے تھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پائجامہ پہننے والیوں پر رحم کرے۔

(۲۰۹) باب فی حجاب النساء

(۱) ۔ سنن کبریٰ بیہقی ۲/ ۲۳۴ معجم کبیر طبرانی ۱/ ۱۲۳ متدرک حاکم ۴/ ۲۱۱
(۲) سنن ابوداؤد ۶۳۹ و ۶۴۰، سنن الکبریٰ بیہقی: ۲/ ۲۳۵
(۳) ضعیف ۔ اللآلیء المصنوعہ سیوطی ۲/ ۱۴۰ موضوعات لابن جوزی ۳/ ۳۶، الضعیفہ للالبانی: ۶۰۱

عورتوں کا پردہ کرنا

(٧٧٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِهَذِهِ الآيَةِ يَعْنِي آيَةَ الْحِجَابِ، لَمَّا أُهْدِيَتْ زَيْنَبُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ مَعَهُ فِي الْبَيْتِ، وَضَعَ طَعَامًا فَجَاءَ الْقَوْمُ وَكَانُوا فِي الْبَيْتِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ وَالْقَوْمُ مَكَانَهُمْ، ثُمَّ يَرْجِعُ وَهُمْ قُعُودٌ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ فَضُرِبَ الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ﴾[1]

۷۷۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ مجھے آیت حجاب کے بارے میں معلوم ہے (کہ کب نازل ہوئی) جب حضرت زینب رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں دی گئیں اور آپ ﷺ کے ساتھ ایک گھر میں تھیں تو کھانا (ولیمہ) تیار کیا گیا چنانچہ لوگ کھانے کے لیے آئے وہ سب گھر کے اندر کھانا کھا کر بیٹھے باتیں کرتے رہے، آپ ﷺ بار بار باہر جاتے اور اندر آتے لوگوں کو اپنی جگہ بیٹھے ہی پاتے۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ﴾ سے ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ فَضُرِبَ الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ﴾ تک۔ پھر آپ ﷺ نے پردہ ڈال دیا اور لوگ کھڑے ہو گئے۔

(٧٧٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِغَيْرِ إِذْنٍ، قَالَ: فَجِئْتُ يَوْمًا لِأَدْخُلَ، فَقَالَ: ((عَلَى مَكَانِكَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ، لَا تَدْخُلْ عَلَيْنَا إِلَّا بِإِذْنٍ۔))[2]

۷۷۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بغیر

---

(۱) صحیح بخاری: ۴۷۹۲

(۲) ضعیف۔ شعیب الایمان

اجازت جاتا تھا ایک دن میں آپ ﷺ کے پاس بغیر اجازت جانے لگا تو فرمایا: اپنی جگہ ٹھہرو، اے میرے بیٹے اپنی جگہ ٹھہرے رہو تمہارے جانے کے بعد کچھ نئی چیزیں ظہور پذیر ہوئی ہیں تم اب ہمارے پاس اجازت لے کر آیا کرو۔

(۲۱۰) باب ما تبدی المراۃ من زینتھا عند الحاجۃ الی النظر الیھا وما لا تبدی

عورت ضرورت کے وقت اپنی زینت کی کون سی چیزیں ظاہر کر سکتی ہے

قال اللہ عزوجل: ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ (النور: ۳۱)

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: إِلَّا وَجْهَهَا وَكَفَّيْهَا۔ وَرُوِّيْنَا مَعْنَى هٰذَا عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ، وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ قَالَ: اَلْكُحْلُ وَالْخَاتَمُ۔ وَفِيْهِ إِشَارَةٌ إِلَى الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور اپنی زینت کو نہ ظاہر کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہو"۔

امام شافعی کہتے ہیں کہ الا ما ظھر منھا سے مراد چہرہ اور ہتھیلی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا گیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس سے مراد سرمہ اور انگوٹھی ہے، اس میں چہرہ اور ہتھیلی کی طرف اشارہ ہے۔

(۷۷۶) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا النَّبِيُّ ﷺ فِي ثِيَابٍ شَامِيَّةٍ رِقَاقٍ، فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْأَرْضِ بِبَصَرِهِ، وَقَالَ: ((مَا هٰذَا يَا أَسْمَاءُ؟ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَا يَصْلُحُ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَأَشَارَ إِلَى كَفِّهِ وَوَجْهِهِ۔))[1]

۷۷۶۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ ان کے

(۱) صحیح۔ سنن الکبریٰ بیہقی ۲/ ۲۲۶، ۷/ ۸۶ سنن ابی داود ۴۱۰۴، وصححہ الالبانی فی صحیح ابی داود

پاس آئیں اس وقت رسول اللہ ﷺ ان کے پاس موجود تھے ان کے جسم پر ایک باریک شامی کپڑا تھا آپ ﷺ نے اپنی نگاہ نیچی کر لی، اور فرمایا: اسماء یہ کیا ہے؟ جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کا کوئی عضو ظاہر نہ ہو سوائے اس کے اور اس کے۔ آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی اور چہرے کی طرف اشارہ کیا۔

(۷۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَائِلَاتٌ مُمِيلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَمْثَالِ أَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ۔ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا۔))[1]

۷۷۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو طرح کے جہنمی لوگوں کو میں نے نہیں دیکھا۔ ایک وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دم کی طرح کوڑے ہیں، جس سے لوگوں کو (ناحق) مارتے ہیں (یعنی حکام وغیرہ) اور دوسری وہ عورتیں جو لباس تو پہنتی ہیں لیکن برہنہ لگتی ہیں اور اٹھلا کر چلتی ہیں اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں ان کے سر اونٹ کے کوہان کی طرح ہوتے ہیں جو ہلتے رہتے ہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہونگی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی جب کہ اس کی خوشبو اتنی اور اتنی دوری سے محسوس کی جاتی ہے۔

(۲۱۱) باب من تشبه من الرجال بالنساء أو من النساء بالرجال في اللباس وغيره مما يختلفان فيه بالشرع

جو مرد عورتوں کی مشابہت اور جو عورتیں مردوں کی مشابہت کریں

(۷۷۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ۔))

(۱) صحیح مسلم، رقم: ۵۲۔ ۲۱۲۸، مسند احمد: ۳۵۶/۲

قَالَ الشَّيْخُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: رُوِّينَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ۔))

وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: ((أَنَّهُ لَعَنَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ))(۱)

۷۷۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں سے مشابہت کریں، اسی طرح ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کریں۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر لعنت کی جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر لعنت کی جو مرد کا لباس پہنے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں کی صفت اختیار کرتی ہیں۔

(۲۱۲) باب فی إخراجهم من البيوت

ہیجڑوں کو گھر سے باہر نکالنا

(۷۷۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ ((الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ)) وَقَالَ: ((أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ)) وَأَخْرَجَ فُلَانًا وَفُلَانًا۔(۲)

۷۷۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مخنث مردوں پر لعنت کی ہے اسی طرح ان عوتوں پر جو مردانہ بنیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اپنے گھروں سے باہر نکال دو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فلاں اور فلاں شخص کو نکلوایا۔

(۷۸۰) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا

(۱) صحیح بخاری ۵۸۸۵۔ سنن ترمذی ۲۷۸۴، سنن ابی داؤد: ۴۰۹۷، ابن ماجہ: ۱۹۰۴

(۲) صحیح بخاری ۵۸۸۶ سنن ابوداود ۴۹۳۰، سنن ترمذی: ۲۷۸۵

وَعِنْدَهُمْ مُخَنَّثٌ ، وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللّٰهِ أَخِيهَا إِنْ يَفْتَحِ اللّٰهُ الطَّائِفَ غَدًا : دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ .)) (1)

۷۸۰۔ زینب رضی اللہ عنہا بنت ام سلمہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس آئے اس وقت ان کے پاس ایک مخنث بیٹھا تھا اس نے ام سلمہ کے بھائی عبداللہ سے کہا کہ عبداللہ اگر اللہ نے کل طائف فتح کرا دیا تو میں تم کو ایک ایسی عورت دکھاؤں گا کہ وہ جب آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار سلوٹیں ہوتی ہیں اور جب جاتی ہے تو اس کے پیٹھ پر آٹھ سلوٹیں نظر آتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو اپنے گھر سے نکالو۔

(۲۱۳) باب ما یتقی من فتنة النساء

عورتوں کے فتنہ سے بچنا

(۷۸۱) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ .)) (2)

۷۸۱۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے۔

(۷۸۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ، فَاتَّقُوا فِتْنَةَ الدُّنْيَا وَفِتْنَةَ النِّسَاءِ ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِتْنَةَ النِّسَاءِ .)) (3)

۷۸۲۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے اور اللہ نے تم کو اس کا خلیفہ بنایا ہے پس وہ دیکھتا ہے کہ تم کس

(۱) صحیح بخاری ۴۳۲۴، ۵۸۸۷، صحیح مسلم: ۲۱۸۰
(۲) صحیح بخاری ۵۰۹۶، صحیح مسلم ۹۷۔۲۷۴۰
(۳) صحیح مسلم ۹۹۔۲۷۴۲، ترمذی: ۲۱۹۱، ابن ماجہ: ۴۰۰۰

طرح سے عمل کرتے ہو، تو تم دنیا کے فتنے سے بچو اور عورتوں کے فتنے سے بچو اس لیے کہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کا فتنہ تھا۔

(٧٨٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ بِهِ النَّارَ مِنَ النَّاسِ الْأَجْوَفَانِ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، وَمَا الْأَجْوَفَانِ ؟ قَالَ: ((الْفَرْجُ وَالْفَمُ ، أَتَدْرُونَ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ بِهِ النَّاسَ الْجَنَّةَ ، تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ.)) (١)

٧٨٣۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم میں سب سے زیادہ لوگ دو جوف کی وجہ سے جائیں گے۔ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ دو جوف کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: منہ اور شرمگاہ۔ کیا تم جانتے ہو کہ جنّت میں لوگ سب سے زیادہ کس وجہ سے جائیں گے؟ پھر آپ ﷺ نے کہا کہ وہ تقویٰ اور اچھے اخلاق ہیں۔

(٢١٤) باب ما فی نظر الرجل إلی الأجنبیة ونظر المرأة إلی الأجنبی من الوزر من غیر سبب مبیح

مرد کا اجنبی عورت کو دیکھنا اور عورت کا اجنبی مرد کو دیکھنا

قال اللہ عزوجل: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ﴾ (النور: ٣٠)

وقال: ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ (النور: ٣١)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مسلمانوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔“

اور فرمایا: ”اور مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔“

(٧٨٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا ، فَالْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظَرُ ، وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ ، وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْمَشْيُ ، وَالْفَمُ يَزْنِي وَزِنَاهُ الْقُبَلُ ، وَالْقَلْبُ يَهُمُّ أَوْ

(١) حسن۔ سنن ابن ماجہ ٤٢٤٦ سنن ترمذی ٢٠٠٤ مسند احمد: ٩٠٩٦ (٢/ ٣٩٢) صحیح ابن حبان ٤٧٦، وحسنہ الالبانی فی الصحیحہ ٩٧٧

يَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَٰلِكَ الْفَرْجُ أَوْ يُكَذِّبُهُ۔)) (1)

شَهِدَ عَلَى ذَٰلِكَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَبَصَرَهُ۔

۷۸۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر آدمی کا حصہ زنا میں ہے، پس دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا (شہوت سے کسی غیر عورت کو) دیکھنا ہے اور دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا پکڑنا ہے اور دونوں پیر زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا چلنا ہے اور منہ زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ لینا ہے اور دل ارادہ کرتا ہے یا خواہش کرتا ہے پھر شرمگاہ اس خواہش کو تصدیق کر دیتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس پر گواہی اس طرح دی ہے کہ انہوں نے اس کو سنا ہے اور دیکھا ہے۔

(۷۸۵) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَا وَمَيْمُونَةُ جَالِسَتَانِ فَجَلَسَ ، فَاسْتَأْذَنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى ، فَقَالَ: ((اِحْتَجِبَا مِنْهُ۔)) فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَلَيْسَ بِأَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا؟ قَالَ: ((أَفَأَنْتُمَا لَا تُبْصِرَانِهِ؟)) (2)

وَرَوَاهُ يُونُسُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَقَالَ فِيهِ: ذَٰلِكَ بَعْدَ أَنْ أَمَرَنَا بِالْحِجَابِ۔

وَأَمَّا الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ ، فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ﴾ (النور: ٦٠) فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، يَقْرَأُ مِنْ ثِيَابِهِنَّ ۔ يَعْنِي: الْجِلْبَابَ۔ ﴿وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ: أَنْ يَلْبَسْنَ جَلَابِيبَهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ۔

۷۸۵۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے میں اور میمونہ بیٹھی ہوئی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے۔ عبداللہ بن ام مکتوم جو اندھے تھے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں آنے کی اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم

---

(۱) صحیح بخاری: ۶۲۴۳، سنن ابو داود ۲۱۵۳ صحیح مسلم ۲۰۔ ح ۲۶۵۷

(۲) ضعیف۔ سنن ترمذی ۲۷۷۸ سنن ابو داود ۴۱۱۲ مسند احمد ۶/ ۲۹۶ (ح ۲۶۵۳۴)، ضعفہ الالبانی فی الارواء: ۱۸۰۶

دونوں ان سے پردہ کرو۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو اندھے ہیں ہمیں دیکھ نہیں سکتے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں انہیں نہیں دیکھ رہی ہو۔

یونس نے زہری سے اسی طرح روایت کی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب ہمیں پردہ کا حکم دے دیا گیا تھا۔ البتہ بوڑھی عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور وہ بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو وہ اگر اپنے کپڑے اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔ ابن عباس یہاں کپڑے سے مراد جلباب (بڑی چادر یا برقعہ لیتے ہیں) اور مجاہد ﴿وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ﴾ (تاہم اگر ان سے بھی احتیاط رکھیں تو یہ ان کے لیے بہتر ہے) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: اگر وہ لمبی چادر یا برقعہ پہنیں تو ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔

(۲۱۵) باب فی نظر الفجأة

اچانک دیکھنا

(۷۸۶) عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفَجْأَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ ((أَصْرِفَ بَصَرِي۔))(۱)

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ، رَحِمَهُ اللَّهُ: هٰذَا هُوَ الْوَاجِبُ فِي نَظَرِ الْفَجْأَةِ أَنْ يَصْرِفَ بَصَرَهُ فَالَّذِي رُوِيَ فِي حَدِيثِ بُرَيْدَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ)) إِنَّمَا أَرَادَ: فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى الَّتِي لَمْ تَقْصِدْهَا، وَإِنَّمَا وَقَعَ بَصَرُكَ عَلَيْهَا مُفَاجَأَةً، وَلَيْسَ لَكَ الْآخِرَةُ، يَعْنِي: أَنْ تُدِيمَ النَّظْرَةَ أَوْ تُعِيدَهَا أَوْ تَبْتَدِئَ بِهَا۔

۷۸۶۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے اچانک نظر پڑنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی نگاہ پھیر لوں۔

شیخ احمد کہتے ہیں: اگر اچانک نظر پڑے تو نظر پھیرنا واجب ہے۔ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ

---

(۱) صحیح مسلم ۴۵۔۲۱۵۹ سنن ترمذی ۲۷۷۶ سنن ابوداود ۲۱۴۸

تم بار بار نہ دیکھو اس لیے کہ تمہارے لیے پہلی بار دیکھنا جائز ہوا لیکن دوسری بار جائز نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بغیر قصد کے تمہاری نگاہ عورت پر پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں البتہ بار بار یا ٹکٹکی لگا کر اس کو مت دیکھو۔

(۷۸۷) عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ ، وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ ، فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّهُ يُضْمِرُ مَا فِي نَفْسِهِ۔))[1]

۷۸۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت شیطان کی شکل میں آتی ہے اور شیطان کی شکل میں جاتی ہے۔ پس اگر کسی شخص کے دل میں کسی طرح کا خیال پیدا ہو تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اس لیے کہ یہ چیز اس کے دل کی بات کو چھپا دے گی۔ (یعنی اس کے غلط خیالات دور ہو جائیں گے۔)

(۲۱۶) باب لا يخلو رجل بامرأة أجنبية

کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ رہے

(۷۸۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ: ((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ۔))[2]

۷۸۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ہو اور کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔

(۲۱۷) باب في ذوي المحارم

محرم کا بیان

قال الله عز وجل: ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ

(۱) صحیح مسلم ۹۔۱۴۰۳، سنن ابوداود ۲۱۵۱، سنن ترمذی ۱۱۵۸

(۲) صحیح بخاری ۱۸۶۲، صحیح مسلم ۴۲۴۔۱۳۴۱

بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ﴾ (النور: ۳۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوند کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں۔

فَالزَّوْجُ مَحْرَمٌ لِلْمَرْأَةِ مَا دَامَا عَلَى النِّكَاحِ، وَكُلُّ مَنْ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِهَا مِنْ نَسَبٍ أَوْ رِضَاعٍ مَحْرَمٌ لَهَا، وَيَدْخُلُ فِي هٰؤُلَاءِ أَعْمَامُهَا وَأَخْوَالُهَا۔ وَفِي قَوْلِهِ: ﴿أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ﴾ تَنْبِيهٌ عَلَى الْأَعْمَامِ وَالْأَخْوَالِ۔

پس شوہر عورت کا محرم ہے جب تک وہ اس کی زوجیت میں ہو، اور ہر وہ شخص جس سے نکاح کرنا جائز نہ ہو عورت کے لیے محرم ہے چاہے نسب سے ہو یا رضاعت سے۔ اس کے اندر اس کے چچا اور ماموں بھی داخل ہیں کیونکہ کہ جب عورت اپنے بھتیجے اور بھانجے سے شادی نہیں کر سکتی تو چچا اور ماموں سے بھی نہیں کر سکتی۔

وَأَمَّا قَوْلُهُ: ﴿أَوْ نِسَائِهِنَّ﴾ رُوِّينَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، أَنَّ نِسَاءً مِنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِينَ يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ وَمَعَهُنَّ نِسَاءٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَمُنِعَ ذٰلِكَ۔ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَوْرَاتِهَا إِلَّا أَهْلُ مِلَّتِهَا۔

او نسائھن: (یا اپنے میل جول کی عورتیں) اس سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خط لکھا جس میں مُسلم عورتوں کو اہل کتاب کے ساتھ حماموں میں جانے سے منع کیا، ایک دوسری روایت میں ہے کہ کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ اس کے پردے کو اس

کی غیر ملت کافرہ عورت دیکھے۔

وَأَمَّا: ﴿مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ﴾ فَقَدْ رُوِّينَا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ كَانَتْ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ يَكُونُ لِبَعْضِهِنَّ الْمُكَاتِبُ، فَتَكَشَّفُ لَهُ الْحِجَابُ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ، فَإِذَا قَضَاهُ أَرْخَتْهُ دُونَهُ۔ وَرُوِّينَاهُ عَنْ عَائِشَةَ۔

اوماملکت ایمانھن: (یاغلام) اس سلسلے میں قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ بعض ازواج مطہرات اپنے مکاتب غلام سے جس نے ابھی پورا پیسہ ادا کر کے آزادی حاصل نہیں کی تھی پردہ ہٹا لیتی تھیں، پھر جب پیسہ ادا کر کے اس نے آزادی حاصل کر لی تو اس سے پردہ کرنے لگیں یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے۔

(۷۸۹) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا۔ قَالَ: وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا، وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ مَا تَلْقَى، قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ، إِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ۔))[1]

وَأَمَّا ﴿غَيْرُ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ﴾ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَتْبَعُ الْقَوْمَ، وَهُوَ مُغَفَّلٌ فِي الْعَقْلِ، لَا يَكْتَرِثُ لِلنِّسَاءِ وَلَا يَشْتَهِيهِنَّ۔

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: هُوَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ أَرَبٌ أَيْ حَاجَةٌ فِي النِّسَاءِ وَقَالَهُ أَيْضًا طَاوُسٌ، وَالْحَسَنُ۔

وَأَمَّا الطِّفْلُ، فَقَدْ قَالَ مُجَاهِدٌ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَدْرُونَ مَا النِّسَاءُ مِنَ الصِّغَرِ۔

وَرَوَى أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ، فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ الرَّاوِي: حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ۔

وَأَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَى الْمَمْلُوكِينَ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ بِالِاسْتِئْذَانِ فِي الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ: إِذَا خَلَا الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَعِنْدَ الظَّهِيرَةِ، وَبَعْدَ صَلَاةِ

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود ۴۱۰۶، وصححہ الالبانی فی صحیح ابی داود

الْعِشَاءِ ، فَقَالَ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ﴾، إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ﴾ (النور: ۵۸)

وَالْآيَةُ فِي الِاسْتِئْذَانِ بَعْدَ الْبُلُوغِ عَامَّةٌ فِي الْمَحَارِمِ وَغَيْرِهِمْ ، فِيمَا رَوَاهُ عَطَاءٌ ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ـ وَفِيمَا رُوِّينَاهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، وَحُذَيْفَةَ ، وَرُوِيَ فِيهِ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ۔

۷۸۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک غلام لے کر آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ غلام انہیں دے دیا تھا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جسم پر ایک کپڑا تھا جب وہ اس سے اپنا سر ڈھانپتیں تو پیر کھل جاتا، اور جب پیر ڈھانپتیں تو سر کھل جاتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی یہ پریشانی دیکھی تو کہنے لگے کوئی بات نہیں یہ تمہارے باپ ہیں اور یہ تمہارا غلام ہے۔

او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال: (یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں) اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ وہ آدمی ہے جو لوگوں کے پیچھے پیچھے چلتا ہے اور کم عقل ہوتا ہے جو عورتوں کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ان کی خواہش رکھتا ہے۔

شعبی کہتے ہیں کہ اس سے وہ مرد مراد ہے جس کو عورت کی ضرورت نہ ہو۔ طاؤس اور حسن نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

او الطفل: (یا بچہ) اس کے بارے میں مجاہد کہتے ہیں کہ یہ چھوٹے بچے ہیں جو عورتوں کے بارے میں کچھ نہ جانتے ہوں۔

ابو زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنا لگوانے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طیبہ کو حکم دیا کہ وہ ان کو پچھنا لگا دے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضائی بھائی تھے یا نابالغ بچے تھے۔

اللہ نے غلاموں کو اور ان بچوں کو جو بالغ نہیں ہوئے ہیں تین اوقات میں گھروں میں

داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کرنے کا حکم دیا ہے، ایک فجر کی نماز سے پہلے، دوسرا ظہر کے بعد، تیسرا عشاء کی نماز کے بعد۔ چناں چہ فرمایا:

”مومنو! تمہارے غلام اور لونڈیاں اور جو بچے تم میں سے بلوغ کو نہیں پہنچے تین دفعہ (یعنی تین اوقات میں) تم سے اجازت لے لیا کریں۔ الی قولہ: اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہو جائیں تو ان کو بھی اسی طرح اجازت لینی چاہیے جس طرح ان سے اگلے (یعنی بڑے آدمی) اجازت حاصل کرتے رہتے ہیں۔“

بلوغت کے بعد استئذان کے سلسلے میں جو آیت نازل ہوئی ہے وہ عام ہے اس میں محرم اور غیر محرم سب شامل ہیں۔ عطاء، عبید اللہ بن ابی یزید، ابن عباس، ابن مسعود، اور حذیفہ رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے اور اس سلسلے میں ایک مرسل حدیث بھی ہے۔

(۷۹۰) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ)) فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا)) فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي خَادِمُهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا۔))[1]

۷۹۰۔ عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اجازت طلب کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس آدمی نے کہا میں ان کے ساتھ گھر میں رہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اجازت طلب کرو۔ اس شخص نے کہا: میں ان کا خادم ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو ننگا دیکھو، اس شخص نے کہا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اجازت طلب کرو۔

(۲۱۸) باب فی الطیب

(۱) ضعیف۔ موطا امام مالک باب الاستئذان رقم: ۲۰۲۸۔ (۲/۱۴۱)، سنن الکبریٰ بیہقی: ۷/۹۷

خوشبو لگانا

(۷۹۱) عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ ، أَنَّ أَنَسًا كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ ، وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ۔ (۱)

۷۹۱۔ ثمامہ بن عبداللہ بن انس کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو کو واپس نہیں کرتے تھے (یعنی اگر کوئی شخص خوشبو دیتا تو اسے پھیرتے نہیں تھے) اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ خوشبو واپس نہیں کرتے تھے۔

(۷۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ ، فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ۔)) (۲)

۷۹۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو خوشبو دی جائے تو وہ اس کو نہ لوٹائے، اس لیے کہ وہ اٹھانے میں ہلکا ہے اور بو کے اعتبار سے بہتر ہے۔

(۷۹۳) عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرِ مُطَرَّاةٍ ، وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ، قَالَ: هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ (۳)

۷۹۳۔ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب دھونی دیتے تو صرف اگر کی لکڑی کی دھونی دیتے اور کافور کی دھونی دیتے تو اگر کے ساتھ اس کو ملاتے اور کہتے رسول اللہ ﷺ اسی طرح دھونی دیتے تھے۔

(۷۹٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا۔ (٤)

۷۹۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس خوشبو کا مرکب تھا جس پر آپ خوشبو لگاتے۔

(۱) صحیح بخاری ۲۵۸۲، صحیح مسلم: ۲۲۵۳، سنن ترمذی ۲۷۸۹، ابوداؤد: ۴۱۷۲

(۲) صحیح مسلم ۲۰۔ ۲۲۵۳ سنن ابوداؤد ۴۱۷۲

(۳) صحیح مسلم ۲۱۔ ۲۲۵۴،

(۴) صحیح۔ سنن ابوداؤد ۴۱۶۲، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۴۸۳۱

(۲۱۹) باب فی طیب الرجال وطیب النساء عند خروجهن

مرد کا خوشبو لگانا اور عورت کا خوشبو لگا کر نکلنا

(۷۹۵) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ، وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ ، وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ۔)) [1]

قَالَ قَتَادَةُ : وَأَوْمَأَ الْحَسَنُ إِلَى جَيْبِ قَمِيصِهِ قَالَ: وَقَالَ: أَلَا وَطِيبُ الرَّجُلِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ ، أَلَا وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ۔

قَالَ سَعِيدٌ: إِنَّمَا حَمَلْنَا قَوْلَهُ فِي طِيبِ النِّسَاءِ عَلَى أَنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ ، وَأَمَّا عِنْدَ زَوْجِهَا فَإِنَّهَا تَطَيَّبُ بِمَا شَاءَتْ۔

۷۹۵۔ حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سرخ رنگ کے کپڑے پر سوار نہیں ہونگا اور نہ زرد رنگ سے رنگا ہوا کپڑا پہنوں گا اور نہ ایسی قمیض پہنوں گا جس میں ریشم کا گوٹ لگا ہو۔

قتادہ کہتے ہیں کہ حسن نے اپنی قمیض کے گریبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مرد کی خوشبو میں بو ہوتی ہے رنگ نہیں ہوتا اور عورت کی خوشبو میں رنگ ہوتا ہے بو نہیں ہوتی۔

سعید کہتے ہیں یہ اس وقت ہے جب عورت باہر نکلے لیکن اگر وہ اپنے شوہر کے پاس ہو تو جس طرح چاہے خوشبو لگائے۔

(۷۹۶) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ ، وَكُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ۔)) [2]

۷۹۶۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت لوگوں کے پاس خوشبو لگا کر اس لیے جائے تاکہ لوگ اس کی خوشبو محسوس کریں تو وہ زانیہ ہے اور ہر آنکھ زنا کرتی ہے۔

---

(۱) سنن ابو داؤد ۴۰۴۸ سنن ترمذی ۲۷۸۸، وصححہ الالبانی فی صحیح ابی داؤد

(۲) صحیح۔ سنن ابو داؤد ۴۱۷۳ سنن ترمذی ۲۷۸۶، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۳۲۳

(۷۹۷) عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ امْرَأَةً مَرَّتْ بِهِ يَعْصِفُ رِيحُهَا ، فَقَالَ: يَا أَمَةَ الرَّحْمَنِ ، الْمَسْجِدَ تُرِيدِينَ ؟ قَالَتْ: نَعَمْ ، قَالَ: وَلَهُ تَطَيَّبْتِ ؟ قَالَتْ: نَعَمْ ، قَالَ: فَارْجِعِي فَاغْتَسِلِي ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((مَا مِنَ امْرَأَةٍ تَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ يَعْصِفُ رِيحُهَا فَيَقْبَلَ اللّٰهُ مِنْهَا صَلَاتَهَا حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهَا فَتَغْتَسِلَ۔))[1]

۷۹۷۔ موسیٰ بن یسار کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک عورت خوشبو بکھیرتے ہوئی گزری، انہوں نے کہا: اے رحمان کی بندی تم مسجد جارہی ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا اسی لیے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا ہاں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوٹ جاؤ اور غسل کرلو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو بھی عورت مسجد میں خوشبو بکھیرتے ہوئے جائے اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں آکر غسل کرلے۔

(۷۹۸) عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا۔))[2]

۷۹۸۔ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے کہا کہ جب تم میں سے کوئی عشاء کی نماز میں آئے تو خوشبو لگا کر نہ آئے۔

(۷۹۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ۔))[3]

۷۹۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بھی عورت خوشبو لگائے ہو وہ عشاء کی نماز ہمارے ساتھ نہ پڑھے۔

(۸۰۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود: ۴۱۷۴، سنن ابن ماجہ ۴۰۰۲، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۱۰۳۱

(۲) صحیح مسلم ۱۴۲۔ ۴۴۳

(۳) صحیح مسلم ۱۴۳۔ ۴۴۴، سنن ابوداود ۴۱۷۵

مَسَاجِدَ اللّٰہِ ، وَلْیَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ تَفِلَاتٍ۔)) (۱)

۸۰۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجد میں آنے سے نہ روکو اور انہیں چاہیے کہ بغیر خوشبو لگائے آئیں۔

(۸۰۱) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَأَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِهَا خَيْرٌ لَهَا مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ فِي حُجْرَتِهَا ، وَلَأَنْ تُصَلِّيَ فِي حُجْرَتِهَا خَيْرٌ لَهَا مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الدَّارِ ، وَلَأَنْ تُصَلِّيَ فِي الدَّارِ خَيْرٌ لَهَا مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ۔)) (۲)

۸۰۱۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر عورت اپنے خوابگاہ میں نماز پڑھے تو اپنے حجرہ میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر وہ اپنے حجرے میں نماز پڑھے تو گھر میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر گھر میں نماز پڑھے تو مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

(۸۰۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ كُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ۔)) (۳)

۸۰۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی عورتوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکو لیکن ان کا گھر ان کے لیے بہتر ہے۔

(۸۰۳) عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَوْ رَأَى رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ بَعْدَهُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْهُ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔ قُلْنَا: يَا هٰذِهِ يَعْنِي لِعَمْرَةَ: أَوَمُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ۔ (۴)

۸۰۳۔ عمرہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کو دیکھتے جو عورتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی چیزیں پیدا کر رکھی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مسجد میں آنے سے روک دیتے جیسے کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں

(۱) صحیح مسلم ۱۳۶۔۴۴۲ صحیح بخاری ۹۰۰
(۲) صحیح۔ سنن ابوداود: ۵۷۰، سنن الکبریٰ بیہقی: ۳/۱۳۲، وحسنہ الالبانی فی الصحیحہ: ۲۱۴۲
(۳) صحیح۔ سنن ابوداود ۵۶۷، مسند احمد: ۲/۴۳، ۴۵، صحیح ابن خزیمہ ۱۶۸۴، الالبانی فی الارواء: ۵۱۵
(۴) صحیح مسلم ۱۴۴۔۴۴۰ صحیح بخاری ۸۶۹

آنے سے روک دیا گیا تھا۔ ہم نے عمرہ سے کہا کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

(۲۲۰) باب فی الکحل

سرمہ لگانا

(۸۰٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالإِثْمِدِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.)) [1]

وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلاثًا فِي هٰذِهِ وَثَلاثًا فِي هٰذِهِ.

۸۰۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم اثمد لگاؤ (ایک قسم کا پتھر جس سے سرمہ تیار کیا جاتا ہے) اس لیے کہ اس سے بینائی بڑھتی ہے اور بال اگتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ﷺ ہر رات تین مرتبہ اس آنکھ میں اور تین مرتبہ اس آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔

(۲۲۱) باب ما لا یکرہ من اللعب

کون سا کھیل ناپسندیدہ نہیں

(۸۰۵) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْمُوا وَارْكَبُوا، وَإِنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا، كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَ الرَّجُلِ بِقَوْسِهِ، أَوْ تَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ، أَوْ مُلاعَبَتَهُ امْرَأَتَهُ، فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ، وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَمَا عَلِمَهُ فَقَدْ كَفَرَ الَّذِي عَلِمَهُ.)) [2]

---

(۱) صحیح۔ سنن ابن ماجہ ۳۴۹۵، ۳۴۹۶ سنن ترمذی ۱۷۵۷، وصححہ الالبانی فی مختصر الشمائل: ۴۲، ۴۴

(۲) ضعیف۔ سنن ترمذی ۱۶۳۷ سنن ابو داؤد ۲۵۱۳ سنن ابن ماجہ ۲۸۱۱، مسند احمد: ۴/ ۱۴۴، وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۴۸۴۷

۸۰۵۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم تیر اندازی اور گھوڑ سواری کرو اور اگر تم تیر اندازی کرو تو میرے نزدیک گھوڑا سواری سے بہتر ہے اور ہر وہ چیز جس سے آدمی کھیل کرے باطل ہے سوائے تیر کے جس کو آدمی اپنے کمان سے پھینکے یا اپنے گھوڑے کو سکھائے یا اپنی بیوی سے کھیل و تفریح کرے۔ یہ کھیل حق ہیں، اور جس نے تیر اندازی جاننے کے بعد اس کو چھوڑ دیا تو اس نے اس کی ناقدری کی جو اس نے جانا۔

(۸۰٦) عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ وَتُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ ، فَانْتَهَرَهُنَّ أَبُو بَكْرٍ ، فَكَشَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ وَجْهِهِ ، وَقَالَ: ((دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ)) وَتِلْكَ أَيَّامُ مِنًى ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ۔ [1]

قَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِثَوْبِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا جَارِيَةٌ۔

۸۰٦۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے ان کے پاس دو لڑکیاں ایام منیٰ (عید الاضحیٰ کے موقعہ پر) گانے گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ اپنا چہرہ ایک کپڑے سے ڈھانپے ہوئے تھے۔ حضرت ابو بکر نے ان کو ڈانٹا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور کہنے لگے اے ابو بکر! ان کو ایسا کرنے دو اس لیے کہ یہ ایام عید ہیں۔ وہ ایام منیٰ تھے اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ایک کپڑے سے چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (اپنے ہتھیاروں سے) کھیل رہے تھے میں اس وقت کم عمر لڑکی تھی۔

(۸۰۷) عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِثَوْبِهِ لِأَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ ، ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي

(۱) صحیح بخاری ۹۸۷ صحیح مسلم: ۱۷۔ ۸۹۲

أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ[1]۔

وَرَوَاهُ أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: وَقَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عِيدٍ تَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ۔

قَالَ الشَّيْخُ، رَحِمَهُ اللَّهُ: وَفِي هَذَا دَلَالَةٌ عَلَى جَوَازِ اللَّعِبِ بِالْحِرَابِ لِمَا فِيهِ مِنَ الِاسْتِعْدَادِ لِحَرْبِ الْعَدُوِّ، وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَبَاحَ لِعَائِشَةَ النَّظَرَ إِلَيْهِمْ لِكَوْنِهَا جَارِيَةً صَغِيرَةً لَمْ تَبْلُغْ مَبْلَغَ النِّسَاءِ، وَكَانَ ذَلِكَ قَبْلَ نُزُولِ الْحِجَابِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

۸۰۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے اور حبشی لوگ نیزوں سے مسجد میں کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کپڑے میں چھپائے ہوئے تھے تاکہ میں ان کے کھیل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کان اور کندھے کے درمیان سے دیکھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری خاطر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں ہی تھک کر پلٹ جاتی، اب تم ہی سمجھو کہ ایک کم عمر لڑکی جس کو کھیل اور تماشے کا بڑا شوق ہوتا ہے کتنی دیر تک دیکھتی رہی ہوگی۔

ابواسود نے عروۃ سے جو روایت بیان کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ عید کے دن حبشی لوگ ڈھال اور نیزے سے کھیل رہے تھے۔

شیخ کہتے ہیں کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ نیزہ سے کھیلنا جائز ہے کیونکہ اس سے دشمن کے مقابلے میں تیاری ہوتی ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے ان کا دیکھنا جائز قرار دیا ہو کیونکہ وہ اس وقت کم سن لڑکی تھیں اور یہ نزول حجاب سے پہلے کی بات ہو۔

(۲۲۲) باب ما لا یجوز أو یکرہ من اللعب منها النرد

(۱) صحیح بخاری ۵۲۳۷ صحیح مسلم ۱۸۔۸۹۲

کون سا کھیل ناپسندیدہ ہے، نرد

(۸۰۸) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ۔))[1]

۸۰۸۔ سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نرد شیر کھیلا اس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں ڈبویا۔
(نرد ایک ایسا کھیل ہے جس کو اردشیر بن بابک شاہ ایران نے ایجاد کیا تھا)

(۸۰۹) عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔))[2]

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ مَرْفُوعًا۔

۸۰۹۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نرد کھیلا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ اسی طرح مالک بن انس نے موسیٰ بن میسرہ عن سعید کی سند سے اس کو مرفوعاً روایت کی ہے۔

ومنها الشطرنج
شطرنج

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَهِيَ أَخَفُّ مِنَ النَّرْدِ وَإِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ لِثُبُوتِ الْخَبَرِ فِي الْمَنْعِ عَنِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ ، وَقَدْ نَصَّ عَلَى كَرَاهِيَةِ اللَّعِبِ بِالشَّطْرَنْجِ ، وَهٰذَا لِمَا رُوِّيْنَاهُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اَلشَّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْأَعَاجِمِ۔

امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ یہ نرد سے ہلکا کھیل مانا جاتا ہے انہوں نے نرد کی حدیث جاننے کے بعد یہ بات کہی، شطرنج کے ناپسندیدہ ہونے کے سلسلہ میں نص بھی موجود ہے۔ اور وہ اثر بھی ہے جسے ہم نے حضرت جعفر سے روایت کی ہے کہ حضرت

---

(۱) صحیح مسلم ۱۰۔ ۲۲۶۰ سنن ابوداود ۴۹۳۹ سنن ابن ماجہ ۳۷۶۳

(۲) حسن۔ سنن ابوداود ۴۹۳۸ سنن ابن ماجہ ۳۷۶۲، وحسنہ الالبانی فی الارواء: ۲۶۷۰

علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ شطرنج عجمی لوگوں کا جوا ہے۔

(۸۱۰) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ: لَا يَلْعَبُ بِالشَّطْرَنْجِ إِلَّا خَاطِئٌ۔

وَرُوِّينَا فِي كَرَاهِيَةِ اللَّعِبِ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، ثُمَّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَأَبِي جَعْفَرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، وَالزُّهْرِيِّ، وَالنَّخَعِيِّ، وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔ وَرُوِّينَا فِي الرُّخْصَةِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَالشَّعْبِيِّ، وَالْحَسَنِ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ۔ وَتَرْكُ اللَّعِبِ بِهِ أَسْلَمُ۔ (۱)

۸۱۰۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: شطرنج خطا کار ہی کھیلے گا۔

اس کے علاوہ اس کے ناپسندیدہ ہونے کے سلسلہ میں حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابن مسیب، قاسم بن محمد، ابو جعفر محمد بن سیرین، زھری، نخعی، یزید بن ابی حبیب اور مالک بن انسؒ کے بھی اقوال آئے ہیں۔

ومنها الحمام

کبوتر اڑانا

(۸۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً، فَقَالَ: ((شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً۔)) (۲)

۸۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ایک کبوتر کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا شیطان اپنے شیطان کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔

ومنها الأربع عشرة

(۱) ضعیف۔ شعب الایمان بیہقی ۵/ ۲۴۱ رقم ۶۵۱۸، سنن الکبریٰ بیہقی: ۱۰/ ۲۱۲، اسنادہ منقطع الزہری لم یسمع من ابی موسیٰ الاشعری

(۲) حسن۔ سنن ابوداود ۴۹۴۰ سنن ابن ماجہ ۳۷۶۵، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۳۷۲۴

چودہ کا کھیل (اربع عشرہ)

(۸۱۲) عَنْ صَفِيَّةَ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ عَلٰى بَعْضِ أَهْلِهِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ بِهٰذِهِ الشَّهَارِدَةِ فَكَسَرَهَا۔

قَالَ: وَسَمِعْتُ حَمَّادًا مَرَّةً يَقُوْلُ: كَسَرَهَا عَلٰى رَأْسِهِ۔

وَرُوِّيْنَاهُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى بَنِيْهِ عَنْ ذٰلِكَ ، وَقَالَ: إِنَّهُمْ يَحْلِفُوْنَ وَيَكْذِبُوْنَ۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَرِهَتْهَا۔ وَرُوِيَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ۔ (۱)

۸۱۲۔ صفیہ کہتی ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں میں سے بعض کے پاس گئے وہ اس وقت شہاردہ سے کھیل رہے تھے انہوں نے اس کو توڑ دیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حماد کو ایک مرتبہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے اس کو اس کے سر کے بل توڑ دیا۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اس کھیل سے اپنے بچوں کو منع کرتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ یہ لوگ قسم کھاتے اور جھوٹ بولتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بھی آتا ہے کہ وہ اس کھیل کو ناپسند کرتی تھیں، البتہ علی بن حسین اس کی اجازت دیتے تھے۔

وأما المراجيح

جھولا جھولنا

فَقَدْ رُوِّيْنَا عَنْ عَائِشَةَ فِيْ تَجْهِيْزِهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : فَأَتَتْنِيْ أُمُّ رُوْمَانَ وَأَنَا عَلٰى أُرْجُوْحَةٍ۔ وَهٰذَا كَانَ فِيْ أَوَّلِ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ۔

وَرُوِّيْنَا عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيْلِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَطْعِ الْمَرَاجِيْحِ۔ وَهٰذَا مُرْسَلٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجنا ہوا تو ام رومان میرے پاس آئیں۔ اس وقت میں ایک جھولے پر تھی۔ اور یہ اس وقت کی بات

(۱) سنن الکبریٰ بیہقی: ۱۰/۲۱۷

ہے جب آپ ﷺ شروع شروع میں مدینہ آئے تھے۔

صالح ابو خلیل کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جھولوں کو کاٹنے کا حکم دیا تھا۔ یہ مرسل روایت ہے۔

فأما اللعب بالبنات

گڑیوں کے ساتھ کھیلنا

(٨١٣) عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قالت: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وكان يأتيني صواحبي فَيَنْقَمِعْنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قالت: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ ، فَيَلْعَبْنَ مَعِي۔(١)

قَالَ أَنَسٌ: يَنْقَمِعْنَ: يَفْرِرْنَ۔

٨١٣۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی، میری سہیلیاں میرے پاس آتیں جب رسول اللہ ﷺ آتے تو آپ ﷺ کو دیکھ کر بھاگنے لگتیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کو رکنے کے لیے کہتے پھر وہ میرے ساتھ کھیلنے لگتیں۔

انس کہتے ہیں کہ ینقمعن کا مطلب یفررن ہے۔

(٨١٤) عَنْ عَائِشَةَ ، فِي رُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ يَلْعَبْنَ ، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا؟)) فَقَالَتْ: بَنَاتِي ، قَالَ: ((فَمَا هٰذَا الَّذِي أَرَى فِي وَسَطِهِنَّ ؟)) قَالَتْ: فَرَسٌ ، قَالَ: ((مَا هٰذَا الَّذِي عَلَيْهِ؟)) قَالَتْ: جَنَاحَانِ ، قَالَ: ((فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ!!)) قَالَتْ: وَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ خَيْلاً لَهَا أَجْنِحَةٌ۔ قَالَتْ: فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔(٢)

عَنْ عَائِشَةَ ، فَذَكَرَهُ فِي حَدِيثِ قُدُومِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ۔ قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَهٰذَا كُلُّهُ مَحْمُولٌ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّهُ كَانَ

(١) صحیح بخاری ٦١٣٠ صحیح مسلم ٨١۔٢٤٤٠

(٢) صحیح۔ سنن ابوداود ٤٩٣٢، وصححہ الالبانی فی صحیح ابی داود

وَقْتَ صِبَائِهَا ۔ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: وَلَيْسَ وَجْهُ ذَلِكَ عِنْدَنَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا لَهْوُ الصِّبْيَانِ، وَلَوْ كَانَ لِكِبَارٍ لَكَانَ مَكْرُوهًا۔

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ، رَحِمَهُ اللَّهُ: حَمْلُ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ عَلَى ذَلِكَ مُمْكِنٌ، فَأَمَّا الثَّانِي فَفِيهِ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ بَعْدَ قُدُومِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَالظَّاهِرُ أَنَّهَا كَانَتْ بَالِغَةً فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ، فَكَانَتِ ابْنَةَ ثَمَانِي عَشْرَةَ حِينَ مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ، وَكَانَ مِنْ وَقْتِ قُدُومِهِ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ إِلَى وَفَاتِهِ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ سِنِينَ۔ وَيُحْتَمَلُ أَنَّهُ كَانَ قَبْلَ تَحْرِيمِ التَّصْوِيرِ۔

وَذَهَبَ الْحَلِيمِيُّ إِلَى أَنَّهُ إِنْ عُمِلَ مِنْ خَشَبٍ، أَوْ حَجَرٍ، أَوْ صُفْرٍ، أَوْ نُحَاسٍ شِبْهُ آدَمِيٍّ تَامِّ الْأَطْرَافِ كَالْوَثَنِ وَجَبَ كَسْرُهُ۔ فَأَمَّا إِذَا كَانَتِ الْوَاحِدَةُ مِنْهُنَّ تَأْخُذُ خِرْقَةً فَتَلُفُّهَا ثُمَّ تُشَكِّلُهَا بِأَشْكَالِ الصَّبَايَا وَتُسَمِّيهَا بِنْتًا أَوْ أُمًّا وَتَلْعَبُ بِهَا فَلَا تُمْنَعُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔ وَقَالَ، رَحِمَهُ اللَّهُ: وَفِي الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْفَرَسَ الَّذِي رَآهُ كَانَ لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ۔

۸۱۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ کچھ گڑیوں سے کھیل رہی تھیں رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ میری گڑیاں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بیچ میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ گھوڑا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس گھوڑے کے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے کہا اس کے دونوں پر ہیں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا گھوڑے کے پر ہوتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ کیا آپ ﷺ نے سنا نہیں کہ حضرت سلیمان بن داوٗدؑ کے گھوڑے کے پر تھے، پھر آپ ﷺ ہنس دیے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے داڑھ کے دانت ظاہر ہو گئے (کھکھلا کر ہنسے)۔

یہ غزوہ تبوک سے آپ ﷺ کے واپس ہونے کی حدیث میں ہے۔ شیخ احمد کہتے ہیں کہ بعض اہل علم کے نزدیک یہ اس وقت تھا جب آپ چھوٹی تھیں۔ ابو عبید کہتے ہیں کہ بچوں کے لیے کھیل جائز ہے اور بڑوں کے لیے مکروہ ہے۔

شیخ احمد کہتے ہیں کہ پہلی حدیث میں تو یہ مانا جا سکتا ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے

جب آپ چھوٹی تھیں۔ لیکن دوسری حدیث غزوہ تبوک سے آپ ﷺ کی واپسی کے بعد کی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ سن بلوغت کو پہنچ چکی تھیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۱۸ سال تھی اور غزوہ تبوک سے آپ ﷺ کی واپسی اور آپ کی وفات کے درمیان تین سال سے کم مدت کا فاصلہ ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ تصویر بنانے کی حرمت سے پہلے کی بات ہو۔

حلیمی کہتے ہیں کہ اگر کھلونا لکڑی یا پتھر یا پیتل کا مکمل آدمی کی شکل میں مورتی کی طرح بنایا جائے تو اس کو توڑنا ضروری ہے۔ لیکن اگر کپڑے کا ٹکڑا لپیٹ کر بچوں کی شکل کا بنایا جائے اور اس کا نام لڑکی یا ماں وغیرہ رکھا جائے اور اس سے کھیلا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھوڑا جس میں دو پر لگے ہوئے تھے اور جس کو آپ ﷺ نے دیکھا تھا وہ کپڑے کا تھا۔

وأما الغناء من غير عود

بغیر سارنگی کے گیت گانا

فَقَدْ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الرَّجُلِ يَتَّخِذُهُ صِنَاعَةً: لَمْ تَجُزْ شَهَادَتُهُ۔ وَذٰلِكَ لِأَنَّهُ مِنَ اللَّهْوِ الْمَكْرُوْهِ الَّذِيْ يُشْبِهُ الْبَاطِلَ ۔ وَمَنْ صَنَعَهُ كَانَ مَنْسُوْبًا إِلَى السَّفَهِ، وَسَقَاطَةِ الْمُرُوْءَةِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مُحَرَّمًا بَيِّنَ التَّحْرِيْمِ ، وَإِنْ كَانَ لَا يَنْسِبُ نَفْسَهُ إِلَى الْغِنَاءِ وَلَا يُؤْتِيْ لِذٰلِكَ وَلَا يَأْتِيْ عَلَيْهِ ، وَإِنَّمَا يُعْرَفُ بِأَنَّهُ يَطْرَبُ فِي الْحَالِ فَيَتَرَنَّمُ فِيْهَا ، لَمْ يَسْقُطْ بِهٰذَا شَهَادَتُهُ۔

وَهٰذَا لِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ دُخُوْلِ أَبِيْ بَكْرٍ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ ، وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَمِزْمُوْرُ الشَّيْطَانِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا ، وَهٰذَا عِيْدُنَا۔))

وَرُوِّيْنَا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ التَّرَنُّمَ بِالشِّعْرِ ، وَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَشِيْدَ

الْأَعْرَابِ، وَالْحِدَاءِ۔

جو آدمی اس کو پیشہ بناتا ہے اس کے بارے میں امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اس کی گواہی جائز نہیں اس لیے کہ یہ مکروہ تفریح کی چیز ہے جو باطل کے مشابہ ہے اور جو اس کو پیشہ بنائے وہ احمق و بے مروت ہے اگرچہ وہ حرام نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ اس کو پیشہ نہیں بناتا ہے بلکہ کبھی کبھار ترنم کے ساتھ گاتا یا شعر پڑھتا ہے تو اس کی گواہی ساقط نہیں ہوگی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اس وقت دو لڑکیاں ان کے پاس انصار نے جنگ بعاث کے بارے میں جو اشعار کہے تھے اسے گا رہی تھی وہ دونوں (پیشہ ور) گانے والیاں نہیں تھیں، حضرت ابو بکر نے کہا کہ کیا تم شیطان کا گیت گا رہی ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر:! ہر قوم کی عید ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

صحابہ کی ایک جماعت سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ شعر ترنم سے پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اعراب کے گیتوں اور حدی کو سنا ہے۔

(۸۱۵) عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَنْشَدْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ قَوْلِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: هِيهْ، هِيهْ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنْ كَادَ فِي شِعْرِهِ لَيُسْلِمُ۔))(۱)

۸۱۵۔ عمرو بن شرید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امیہ بن ابی صلت کا سو شعر پڑھ کر سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شعر پر واہ واہ کرتے رہے، پھر فرمایا کہ اس کے شعر میں تو اسلام کی باتیں ہیں۔

(۸۱۶) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔))(۲)

۸۱۶۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض

(۱) صحیح مسلم ۱۔۲۲۵۵، مسند احمد: ۳۸۹/۴

(۲) صحیح بخاری ۶۱۴۵ سنن ابوداود ۵۰۱۰ سنن ابن ماجہ ۳۷۵۵

شعروں میں حکمت کی باتیں ہیں۔

(۸۱۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُحْدَى لَهُ فِي السَّفَرِ، وَأَنَّ أَنْجَشَةَ كَانَ يَحْدُو بِالنِّسَاءِ، وَالْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ يَحْدُو بِالرِّجَالِ۔ [1]

۸۱۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ حدی پڑھنے والے ہوتے (حادی وہ ہیں جو اونٹوں کو گا کر ہانکتے ہیں) انجشہ عورتوں کے لیے حدی پڑھتے اور براء بن مالک مردوں کے لیے حدی پڑھتے۔

(۸۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَادٍ، يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، وَكَانَتْ أُمِّي مَعَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَنْجَشَةُ، كَذَاكَ سَوْقُكَ بِالْقَوَارِيرِ۔)) [2]

۸۱۸۔ سلیمان کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ کے پاس انجشہ نامی اونٹوں کا گا کر ہانکنے والا شخص تھا میری ماں رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے ساتھ تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ! تم ان نازک انداموں کے اونٹوں کو آہستہ ہانک کر چلو۔

(۸۱۹) وَأَمَّا قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔)) [3]

فَمَعْنَاهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ: أَنْ يَمْتَلِئَ قَلْبُهُ حَتَّى يَغْلِبَ عَلَيْهِ فَيَشْغَلُهُ عَنِ الْقُرْآنِ، وَعَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۸۱۹۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا کہ آدمی اپنے ہاتھ سے اپنے پیٹ میں پیپ بھر لے یہ اس بات سے بہتر ہے کہ شعر بھر لے تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ آپ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں کہا ہے جس کے دل پر شعر کا غلبہ اس طرح ہو جائے کہ وہ قرآن اور ذکر الٰہی سے غافل ہو جائے۔

---

(۱) صحیح بخاری ۶۲۱۱، سنن الکبریٰ بیہقی: ۱۰/ ۲۲۷

(۲) صحیح بخاری ۶۱۴۹و ۶۲۰۹، صحیح مسلم: ۲۳۲۳

(۳) صحیح بخاری: ۶۱۵۵، صحیح مسلم: ۲۲۵۷، سنن ابو داؤد: ۵۰۰۹

وأما الرقص

رقص

(۸۲۰) عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَجَعْفَرٌ ، وَزَيْدٌ ، فَقَالَ لِزَيْدٍ: ((أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا)) فَحَجَلَ ، وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: ((أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي)) فَحَجَلَ وَرَاءَ حَجَلِ زَيْدٍ ، وَقَالَ لِي: ((أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ)) فَحَجَلْتُ وَرَاءَ حَجَلِ جَعْفَرٍ۔[1]

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ ، رَحِمَهُ اللَّهُ: وَالْحَجَلُ أَنْ يَرْفَعَ رِجْلا وَيَقْفِزَ عَلَى الْأُخْرَى مِنَ الْفَرَحِ ، فَإِذَا فَعَلَهُ إِنْسَانٌ فَرَحًا بِمَا آتَاهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ مَعْرِفَتِهِ أَوْ سَائِرِ نِعَمِهِ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَمَا كَانَ فِيهِ تَثَنٍّ وَتَكَسُّرٍ حَتَّى يُبَايِنَ أَخْلَاقَ الذُّكُورِ فَهُوَ مَكْرُوهٌ لِمَا فِيهِ مِنَ التَّشَبُّهِ بِالنِّسَاءِ۔

۸۲۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور جعفر اور زید رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے زید سے کہا: تم ہمارے بھائی اور ہمارے سردار ہو، وہ خوشی سے ایک پیر اٹھا کر دوسرے پیر پر کودنے لگے۔ آپ ﷺ نے جعفر سے کہا تم پیدائش و اخلاق کے اعتبار سے میری طرح ہو، وہ بھی زید کے پیچھے خوشی سے ایک پیر اٹھا کر دوسرے پیر پر کودنے لگے، آپ ﷺ نے مجھ سے کہا کہ: تم مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے ہوں چناں چہ میں بھی جعفر کے پیچھے اپنا ایک پیر اٹھا کر دوسرے پیر پر خوشی سے کودنے لگا۔

شیخ احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حجل یہ ہے کہ آدمی اپنا ایک پیر اٹھا کر دوسرے پیر پر خوشی سے کودے، پس اگر کوئی آدمی اللہ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش ہو کر ایسا کرے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر وہ بدن کو اینٹھے موڑے یہاں تک کہ مرد کے اخلاق و عادات سے الگ معلوم ہو تو مکروہ ہے اسلئے کہ اس کے اندر عورت کی مشابہت ہوتی ہے۔

وأما الضرب بالعود فهو حرام

(۱) صحیح بخاری ۴۲۵۱، صحیح مسلم: ۲۲۵۷

سارنگی بجانا حرام ہے

(٨٢١) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيَّ ، وَفَدَ دِمَشْقَ ، فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَّا ، فَذَكَرْنَا الطِّلَا فَمِنَّا الْمُرَخِّصُ ، وَمِنَّا الْكَارِهُ لَهُ ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بَعْدَ مَا خُضْنَا فِيهِ ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ: ((لَيَشْرَبَنَّ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا ، وَتُضْرَبُ عَلَى رُءُوسِهِمُ الْمَعَازِفُ وَالْمُغَنِّيَاتُ ، يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ۔))(١)

٨٢١۔ مالک بن ابو مریم کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن غنم اشعری دمشق آئے ان کے پاس کچھ لوگ جمع ہو گئے، ہم نے طلاء (انگور کا رس جس میں پکانے کی وجہ سے دو تہائی جاتا رہے) کا تذکرہ کیا ہم میں سے بعض نے اس کی اجازت دی اور بعض نے ناپسند کیا۔ میں ان کے پاس آیا اور ماجرا بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے صحابی رسول ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام شراب کے علاوہ کچھ اور رکھیں گے، اور ان کے سامنے گانے باجے کے آلات ہونگے اور گانے والی عورتیں ہوں گی، اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دے گا۔

(٨٢٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ . . . وَهُوَ الطَّبْلُ . . .)) وَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))(٢)

وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِهِ وَحَدِيثِ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ ۔ وَالْقِنِّينَ ، وَهُوَ الطُّنْبُورُ بِالْحَبَشِيَّةِ ، قَالَهُ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ ، وَقِيلَ فِي الْكُوبَةِ: هُوَ الطَّبْلُ ، وَقِيلَ: هِيَ النَّرْدُ ،

(١) صحیح۔ سنن ابو داؤد: ٣٦٨٨ سنن ابن ماجہ ٤٠٢٠ صحیح ابن حبان ٦٧٥٨ مسند احمد ٢٢٩٠٠ (٥/ ٣٤٢)، و صححہ الالبانی فی الصحیحہ: ٩٠، ٩١

(٢) صحیح۔ سنن ابو داؤد: ٣٦٩٦ مسند احمد: ٢٤٧٦ (١/ ٢٧٤) صحیح ابن حبان ٥٣٦٥، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ١٧٤٨

وَقِيلَ: هِيَ الْبَرْبَطُ۔

۸۲۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے تمہارے اوپر شراب، جوا اور طبلہ حرام قرار دیا ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔
حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور قیس بن سعد بن عبادہ سے بھی اس طرح روایت آئی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں ”والقنین“ اور ستار (حبشی زبان میں ستار کو قنین کہتے ہیں) ابن الاعرابی نے ایسے ہی کہا ہے اور کوبۃ طبلہ کو کہتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ اس سے نرد مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے بربط (باجہ) مراد ہے۔

ومن وجوه اللعب التحريش بين الكلاب والديوك

ایسا کھیل جس میں ایک جانور کو دوسرے جانور کے خلاف برانگیختہ کیا جائے

(۸۲۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔ (۱)

قَالَ الشَّافِعِيُّ ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَيُكْرَهُ اللَّعِبُ بِالْجُزَّةِ ، وَهِيَ قِطْعَةٌ خَشَبِيَّةٌ يَكُونُ فِيهَا حُفَرٌ يَلْعَبُونَ بِهَا ، وَالْقَرْقُ وَكُلُّ مَا لَعِبَ النَّاسُ بِهِ ، لِأَنَّ اللَّعِبَ لَيْسَ مِنْ صَنْعَةِ أَهْلِ الدِّينِ وَالْمُرُوءَةِ۔ ثُمَّ سَاقَ الْكَلَامَ إِلَى اسْتِثْنَاءِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ اللَّعِبِ الْمُبَاحِ۔

۸۲۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جانور کو دوسرے جانور کے خلاف برانگیختہ کرنے سے منع کیا ہے۔
امام شافعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جزہ کھیلنا مکروہ ہے جزہ وہ لکڑی کی گوٹی ہے جس کے اندر سوراخ ہوتا ہے۔ اور قرق کھیلنا مکروہ ہے قرق ایک کھیل ہے جس میں خط کھینچ کر گوٹیاں رکھ کر کھیلتے ہیں۔ اور ہر کھیل مکروہ ہے اس لیے کہ کھیل اہل دین وصاحب مروت کا کام نہیں، پھر انہوں نے ان کھیلوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے جو مباح ہیں ان کا ہم

(۱) ضعیف۔ سنن ابوداود: ۲۵۶۲ سنن ترمذی: ۱۷۰۸، وضعفہ الالبانی فی الجامع: ۶۰۳۶

نے ذکر کیا ہے۔

(٨٢٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَسْتُ مِنْ دَدٍ وَلَا دَدٌ مِنِّي۔))[1]

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ صَاحِبَ الْعَرَبِيَّةِ عَنْ هٰذَا، فَقَالَ: يَقُولُ: لَسْتُ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا الْبَاطِلُ مِنِّي۔

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ، رَحِمَهُ اللهُ: وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ: الدَّدُ هُوَ اللَّعِبُ وَاللَّهْوُ۔

٨٢٤۔ انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ میں کھیل کودسے اور نہ کھیل کود مجھ سے ہے (یعنی کھیل کود سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے)

علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبیدہ سے جو عربی کے جاننے والے ہیں اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نہ باطل میں سے ہوں اور نہ باطل مجھ سے ہے۔

شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابو عبیدہ قاسم بن سالم الدّد سے کھیل کود مراد لیتے ہیں۔

(٢٢٣) باب في كراهية تعليق الأجراس وتقليد الأوتار في السفر

سفر میں اونٹوں کے گلے میں گھنٹی اور تانت لٹکانا ناپسندیدہ امر ہے

(٨٢٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ۔))[2]

٨٢٥۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔

---

(١) ضعیف۔ سنن الکبریٰ للبیہقی (١٠/ ٢١٧) معجم الکبیر للطبرانی: (١٩/ ٣٤٤)، الادب المفرد: ٧٨٥، و ضعفہ الالبانی الضعیفۃ: ٢٤٥٣

(٢) صحیح مسلم: ١٠٤۔ ٢١١٤ سنن ابوداود: ٢٥٥٦ صحیح ابن خزیمہ ٢٥٥٤

(۸۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ وَلَا كَلْبٌ۔)) (۱)

۸۲۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس جماعت کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے ہیں جس میں گھنٹی اور کتا ہو۔

(۸۲۷) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدًا مَوْلَاهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ: ((لَا تُبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ . . . أَوْ قِلَادَةٌ . . . إِلَّا قُطِعَتْ۔)) (۲)

قَالَ مَالِكٌ: أُرَى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ۔

۸۲۷۔ عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ ابوبشیر انصاری نے ان سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ عبداللہ بن ابی بکر (راوی) کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ کہا کہ اس وقت لوگ اپنے رات گذارنے کی جگہوں میں تھے اور ان سے کہا کہ جس اونٹ کی گردن میں تانت کا مالا یا کوئی مالا ہو اس کو کاٹ دیں۔

امام مالک کہتے ہیں کہ وہ لوگ ایسا اس لیے کرتے تھے تاکہ نظر بد سے حفاظت ہو۔

(۲۲۴) باب كراهية ركوب الجلالة

گندگی کھانے والی اونٹنی پر سواری کرنا ناپسندیدہ ہے

(۸۲۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَا ، وَعَنْ رُكُوبِ الْجَلَالَةِ ، وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ۔

كَذَا قَالَ قَتَادَةُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ، ابْنِ عَبَّاسٍ۔

(۱) صحیح مسلم : ۱۰۳۔ ۲۱۱۳ سنن ابوداود: ۲۵۵۵ سنن ترمذی: ۱۷۰۳
(۲) صحیح بخاری : ۳۰۰۵ صحیح مسلم: ۱۰۵۔ ۲۱۱۵

وَرَوَاهُ أَيُّوبُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ وَالْمُجَثَّمَةِ۔ (۱)

۸۲۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک کے منہ سے پانی پینے سے منع کیا ہے اور ایسی اونٹنی پر سواری کرنے سے منع کیا جو گندگی کھاتی ہو اور پرندوں کو باندھ کر اس پر تیر وغیرہ چلانے اور نشانہ بنانے سے منع کیا ہے۔

یہ روایت قتادہ نے عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کی ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی مشک کے منہ سے پئے اور پرندوں کو باندھ کر نشانہ بنائے۔

(۸۲۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، فَذَكَرَهُ۔ (۲)

۸۲۹۔ حضرت ابوہریرہ کی اس روایت کو ایوب نے عکرمہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ہے۔

(۸۳۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: نُهِيَ عَنْ رُكُوبِ الْجَلَالَةِ۔ (۳)

۸۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایسی اونٹنی پر سواری کرنے سے منع کیا گیا ہے جو گندگی کھاتی ہو۔

(۸۳۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَلَالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا أَوْ يُشْرَبَ مِنْ أَلْبَانِهَا۔ (۴)

۸۳۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس اونٹنی پر سواری کرنے اور اس کا دودھ پینے سے منع کیا ہے جو گندگی کھاتی ہو۔

(۱) صحیح بخاری: ۵۶۲۹، سنن ابوداوٴد ۳۷۱۹ سنن ترمذی: ۱۸۲۵، ۱۸۲۴ سنن ابن ماجہ: ۳۱۸۹، المجثمہ و الجلالۃ کے بغیر۔

(۲) صحیح بخاری: ۵۶۲۸، سنن ترمذی: ۱۸۲۵

(۳) صحیح۔ سنن ابوداوٴد: ۲۵۵۷، وصححہ الالبانی فی صحیح ابی داوٴد

(۴) صحیح۔ سنن ابوداوٴد: ۲۵۵۸ و ۳۷۸۷، وصححہ الالبانی فی صحیح ابی داوٴد

(۲۲۵) باب النهی عن الضرب فی الوجه

چہرہ پر مارنا منع ہے

(۸۳۲) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ، وَالضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ.))[1]

وَرُوِّينَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((التَّشْدِيدَ فِي لَعْنِ النَّاقَةِ: [الْبَهِيمَةِ]))

۸۳۲۔ ابوزبیر کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر گودنے اور چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے۔

اونٹنی (چوپائے) کو دھتکارنے کی ممانعت کے بارے میں نبی ﷺ سے روایت آئی ہے۔

(۲۲۶) باب کراهية الوقوف على الدابة وهي قائمة والسنة النزول للرواح

چوپایا جب کھڑا ہو، اس پر بیٹھے ہوئے آرام کرنا مکروہ ہے اور سُنت یہ ہے کہ آرام کرنے کے لیے سواری سے اتر جائے

(۸۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: إِيَّاكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ، وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ، فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ۔[2]

۸۳۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم چوپایوں کی پیٹھوں کو منبر نہ بناؤ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے تابع اس لیے بنایا ہے تاکہ وہ تم کو اس جگہ تک (آسانی سے) پہنچائیں جہاں تمہیں پہنچنے میں مشقت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے زمین کو بنایا ہے تو تم اس پر اپنی ضرورت پوری

(۱) صحیح بخاری: ۵۷۴۰، صحیح مسلم: ۲۱۱۶، ترمذی: ۱۷۱۰، سنن ابوداؤد: ۴۰۴۹

(۲) صحیح۔ سنن ابوداؤد: ۲۵۶۷، وصححه الالبانی فی الصحیحة: ۲۲

کرو۔

(۸۳٤) عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((اِرْكَبُوا هٰذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً وَابْتَدِعُوهَا سَالِمَةً، وَلَا تَتَّخِذُوهَا كَرَاسِيَّ۔)) (۱)

۸۳۴۔ معاذ رضی اللہ عنہ بن انس کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان جانوروں پر تم رحم وکرم کے ساتھ سواری کرو اور ان کو رحم وکرم کے ساتھ چھوڑو اور ان کو کرسی نہ بناؤ۔

(۸۳۵) عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ فِي سَفَرٍ مَشَى قَلِيلًا وَنَاقَتُهُ تُقَادُ۔ (۲)

۸۳۵۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سفر میں جب صبح کی نماز پڑھتے تو تھوڑا پیدل چلتے اور آپ ﷺ کی اونٹنی کھینچ کر (ساتھ) لائی جاتی۔

(۲۲۷) باب التشييع والتوديع

رخصت کرنا اور الوداع کہنا

(۸۳٦) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَأَنْ أُشَيِّعَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَكُفَّهُ عَلَى رَحْلِهِ غُدْوَةً أَوْ رَوْحَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔)) (۳)

۸۳۶۔ سہل بن معاذ بن انس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کے راستے میں کسی مجاہد کو رخصت کرنے صبح وشام جاؤں اور سواری پر بٹھانے میں اس کی مدد کروں وہ اس بات سے میرے نزدیک زیادہ

(۱) صحیح۔ مسند احمد (۳/ ۸۳۹) رقم: ۱۵۷۱۴ صحیح ابن خزیمہ: ۲۵۴۴، مستدرک حاکم: ۱/ ۴۴۴، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۲۱

(۲) صحیح۔ سنن الکبریٰ للبیہقی: ۵/ ۲۵۵، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۲۰۷۷، مستدرک حاکم: ۲/ ۹۸

(۳) ضعیف۔ ابن ماجہ: ۲۸۲۴، مسند احمد: ۳/ ۴۴۰ (۱۵۶۴۳) سنن کبری للبیہقی: ۹/۱۷۳ مستدرک حاکم: ۲/ ۹۸، وضعفہ الالبانی فی الارواء: ۱۱۸۹

پسندیدہ ہے کہ مجھے دنیا اور دنیا کی ساری نعمتیں مل جائیں۔

(٨٣٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَشَى مَعَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ حِينَ وَجَّهَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ: ((اِنْطَلِقُوا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ أَعِنْهُمْ ۔))[1]

٨٣٧۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو بھیجا تو ان کے ساتھ بقیع الغرقد تک چل کر گئے اور فرمایا: تم اللہ کے نام پر جاؤ، اے اللہ تو ان کی مدد کر۔

(٨٣٨) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا شَيَّعَ جَيْشًا فَبَلَغَ عَقَبَةَ الْوَدَاعِ ، قَالَ: ((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِمَ أَعْمَالِكُمْ ۔))[2]

٨٣٨۔ عبید اللہ رضی اللہ عنہ بن یزید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر کو رخصت کرنے کے لیے جاتے اور عقبہ الوداع تک پہنچتے تو یہ دعا کرتے: میں تمہارے دین اور تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کی حفاظت میں کرتا ہوں۔

(٢٢٨) باب ذكر الله عز وجل عند ركوب الدابة

سواری کرنے کے وقت اللہ کا ذکر کرنا

(٨٣٩) عَنْ أَبِي لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ: حَمَلَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى إِبِلٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ضِعَافٍ لِلْحَجِّ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، مَا نَرَى أَنْ تَحْمِلَنَا هٰذِهِ؟ فَقَالَ: ((مَا مِنْ بَعِيرٍ إِلَّا عَلَى ذُرْوَتِهِ شَيْطَانٌ ، فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ إِذَا رَكِبْتُمُوهَا كَمَا أَمَرَكُمْ ، ثُمَّ امْتَهِنُوهَا لِأَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ ۔))[3]

٨٣٩۔ ابو لاس رضی اللہ عنہ خزاعی کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے حج پر جانے کے

---

(١) سنن ابوداؤد: ٢٦١٤

(٢) صحیح۔ سنن ابوداؤد: ٢٦٠١، مستدرک حاکم: ٢/ ٩٧، ٩٨، سنن الکبریٰ بیہقی: ٧/ ٢٧٢

(٣) حسن۔ مسند احمد: ٤/ ٢٢١، مستدرک حاکم: ١/ ٤٤٤، صحیح ابن خزیمہ: ٢٣٧٧ سنن کبری للبیہقی: ٥/ ٢٥٢، وحسنہ الالبانی فی الصحیحہ: ٢٢٧

لیے صدقہ کے اونٹ پر سوار کیا جو کمزور تھا، ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ ہمیں سوار نہیں کر پائے گا آپؐ نے فرمایا کہ ہر اونٹ کے کوہان پر شیطان ہوتا ہے تو جب تم اس پر سوار ہو تو اللہ کا نام لو جیسے کہ اس نے تم کو حکم دیا ہے (یعنی بسم اللہ کہو) پھر اس کو تم اپنے تابع کر لو اللہ سوار کر دے گا۔

(۸۴۰) عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَ، أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا حِينَ رَكِبَ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، فَلَمَّا اسْتَوَى قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ. وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾ ثُمَّ حَمِدَ ثَلَاثًا وَكَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ۔ ثُمَّ ضَحِكَ، فَقِيلَ: مَا يُضْحِكُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ، وَقَالَ: مِثْلَ مَا قُلْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْنَا: مَا يُضْحِكُكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: ((اَلْعَبْدُ)) أَوْ قَالَ: ((عَجِبْتُ لِلْعَبْدِ إِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا هُوَ۔))(۱)

۸۴۰۔ علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سوار ہوتے ہوئے دیکھا جب انہوں نے اپنا پیر کجاوہ میں ڈالا تو بسم اللہ کہا پھر جب اس کی پیٹھ پر سوار ہو گئے تو الحمد للہ کہا، پھر کہا: پاک ذات وہ ہے جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا حالانکہ ہمیں اسے قابو میں کرنے کی طاقت نہ تھی۔ پھر انہوں نے تین مرتبہ الحمد للہ اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہا پھر یہ دعا پڑھی:

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے، تو مجھے بخش دے کیوں کہ گناہوں کو بخشنے والا صرف تو ہی ہے۔ پھر ہنسے، ان سے پوچھا گیا امیر المومنین! آپ کیوں ہنسے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسا میں نے کیا ہے اور ایسا کہتے ہوئے سنا ہے جیسا میں نے

(۱) حسن۔ مسند احمد: ۱/ ۱۱۵ (۹۳۰) سنن کبری للبیہقی: ۵/ ۲۵۲

کہا ہے پھر جب آپ ہنسے تو ہم نے بھی یہی پوچھا تھا کہ اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ کیوں ہنس رہے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: بندہ یا آپؐ نے یہ کہا کہ مجھے بندے پر تعجب ہے جب وہ یہ کہتا ہے کہ اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو میرے گناہ معاف کر دے، اس لیے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی گناہوں کے معاف کرنے والا نہیں ہے۔

(٨٤١) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ إِذَا سَافَرَ: ((مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ.))[1]

كَذَا فِي كِتَابِي، وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَاصِمٍ، وَقَالَا فِي الْحَدِيثِ: وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ۔

وَسَائِرُ الدَّعَوَاتِ مَذْكُورٌ فِي كِتَابِ الدَّعَوَاتِ وَفِي الْمُخْتَصَرِ۔

٨٤١۔ عبداللہ بن سرجس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے تو پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے، سفر کی مشقت سے، شکستہ دل ہو کر واپس لوٹنے سے، نفع کے بعد نقصان سے، مظلوم کی بد دعا سے، اور اہل و عیال کو خراب حالت میں دیکھنے سے۔

میری کتاب میں اسی طرح ہے، حماد بن زید اور عبدالواحد بن زیاد نے عاصم سے جو روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں ”والحور بعد الکون“

یہ ساری دعائیں کتاب الدعوات میں اور المختصر میں موجود ہیں۔

(٢٢٩) باب كيفية السير في الجدب والخصب

خشک اور سر سبز زمین میں سفر کرنا

(٨٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا

(١) صحیح مسلم: ۴۲۶۔۱۳۴۳ سنن ترمذی: ۳۴۳۹ سنن ابن ماجہ: ۳۸۸۸۔

السَّيْرَ، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهُ مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ۔))
وَرُوِّينَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: ((...وَعَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ۔))[1]

۸۴۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سر سبز زمین میں سفر کرو تو اونٹوں کو چرنے کا موقع دو اور جب خشک زمین پر سفر کرو تو تیزی سے چلو اور جب رات میں کسی جگہ ٹھہرو تو راستہ سے ہٹ کر قیام کرو اس لیے کہ وہ رات میں کیڑوں مکوڑوں کا ٹھکانا ہے۔

یہ حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً آئی ہے اس کے اندر یہ بھی ہے کہ: تم رات میں سفر کرو اس لیے کہ رات میں زمین سمیٹ دی جاتی ہے۔

(۲۳۰) باب التعریس فی السفر
دوران سفر رات کو میں آرام کے لیے ٹھہرنا

(۸٤۳) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِاللَّيْلِ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ، وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَيْهِ نَصْبًا وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ۔[2]

۸۴۳۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب رات میں آرام کیلئے کسی جگہ ٹھہرتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے اور جب صبح سے پہلے (رات کے آخری حصہ میں) آرام کرنے کیلئے ٹھہرتے تو اپنے بازو کو کھڑا رکھتے اور اپنی ہتھیلی پر اپنا سر رکھ لیتے۔

(۲۳۱) باب کراھیۃ السفر وحدہ
تنہا سفر کرنا ناپسندیدہ ہے

(۸٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا

(۱) صحیح مسلم: ۱۷۸۔۱۹۲۶ سنن ابوداود: ۲۵۶۹ سنن ترمذی: ۲۸۵۸، ورویناعن انس: ابوداود: ۲۵۷۱، وصححہ الالبانی

(۲) صحیح۔ مسند احمد: ۵/ ۲۹۸، صحیح ابن خزیمہ: ۲۵۵۸ بدایۃ والنہایہ: ۷/ ۱۱۵، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۴۷۵۲

سَارَ رَاكِبٌ بِاللَّيْلِ أَبَدًا۔)) (۱)

۸۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم یہ جان لو کہ تنہا سفر کرنے میں کیا خطرات ہیں تو کوئی تنہا سوار رات میں کبھی سفر نہ کرے۔

(۸٤٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَحِبْتَ؟)) فَقَالَ: مَا صَحِبْتُ أَحَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ۔)) (۲)

۸۴۵۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سفر سے آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تم کس کے ساتھ آئے ہو؟ اس نے کہا میں کسی کے ساتھ نہیں آیا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ایک سوار شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار حقیقت میں سوار (مسافر) ہیں۔

(۲۳۲) باب القوم يؤمرون أحدهم إذا سافروا
کچھ لوگ سفر کریں تو ایک آدمی کو اپنا امیر بنا لیں

(۸٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ۔)) قَالَ نَافِعٌ: فَقُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ: أَنْتَ أَمِيرُنَا۔ وَرَوَاهُ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔ (۳)

۸۴۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تین آدمی سفر کریں تو ان میں سے ایک کو اپنا امیر بنا لیں۔

---

(۱) صحیح بخاری: ۲۹۹۸، مسند احمد: ۲/ ۱۲۰، سنن الکبریٰ بیہقی: ۵/ ۲۵۷

(۲) صحیح۔ مستدرک حاکم: ۲/ ۱۰۲ سنن کبری بیہقی: ۵/ ۲۵۷ سنن ابوداود: ۲۶۰۷ سنن ترمذی: ۱۶۷۴، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۶۲

(۳) صحیح۔ سنن ابوداود: ۲۶۰۸، وصححہ الالبانی فی الارواء: ۲۴۵۴

نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ سے کہا کہ آپ ہمارے امیر ہیں۔ حضرت ابوسعید سے بھی یہ روایت ہے۔

(۲۳۳) باب الاعتقاب فی السفر

ایک سواری پر باری باری سوار ہونا

(۸۴۷) عَنْ عَائِشَةَ، فِي قِصَّةِ هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ وَخُرُوجِهِ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ: . . . فَلَمَّا خَرَجَا خَرَجَ مَعَهُ عَامِرُ ابْنُ فُهَيْرَةَ يَتَعَقَّبَانِهِ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ۔ (۱)

۸۴۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت جس میں نبی کریم ﷺ کی ہجرت کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ عامر بن فہیرہ بھی نکلے اور وہ دونوں باری باری ان کو اپنی سواری پر سوار کرتے یہاں تک کہ مدینہ آئے۔

(۸۴۸) وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ۔ (۲)

۸۴۸۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے، ہم چھ آدمیوں میں صرف ایک ہی اونٹ تھا جس پر ہم باری باری سوار ہوتے۔

(۸۴۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ . . . هُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ . . . قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ اثْنَيْنِ عَلَى بَعِيرٍ، وَثَلَاثَةً عَلَى بَعِيرٍ، وَكَانَ زَمِيلَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، عَلِيٌّ، وَأَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ، وَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عُقْبَتُهُمَا قَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ارْكَبْ نَمْشِي عَنْكَ، قَالَ: ((إِنَّكُمَا لَسْتُمَا بِأَقْوَى عَلَى الْمَشْيِ مِنِّي وَلَا أَنَا أَرْغَبُ عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمَا۔)) وَفِي

(۱) صحیح بخاری: ۴۰۹۳، سنن الکبریٰ بیہقی: ۲۵۸/۵

(۲) صحیح بخاری: ۴۱۲۸، سنن الکبریٰ بیہقی: ۲۵۸/۵

بِرِوَايَةٍ أُخْرَى: أَبُو مَرْثَدٍ بَدَلَ أَبُو لُبَابَةَ۔ (۱)

۸۴۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں کسی اونٹ پر دو آدمی سواری کرتے اور کسی پر تین آدمی سواری کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ تھے جب ان دونوں کے سوار ہونے کی باری آتی تو وہ رسول اللہ ﷺ سے کہتے اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ سوار رہیں اور ہمیں چلنے دیں، آپ فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ نہیں چل سکتے اور نہ میں تم دونوں سے زیادہ اجر سے بے نیاز ہوں۔

ایک روایت میں ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے ابو مرثد رضی اللہ عنہ کا نام ہے۔

(۲۳۴) باب الارتداف

ردیف بننا (پیچھے سوار ہونا)

(۸۵۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ارْكَبْ وَأَتَأَخَّرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا، أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ مِنِّي، تَرَى أَنْ تَجْعَلَهُ لِي)) قَالَ: ((فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ۔)) (۲)

وَرَوَاهُ حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، مُرْسَلًا، أَنَّ مُعَاذًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا . . . فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۸۵۰۔ حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیدل چل رہے تھے ایک آدمی گدھا لے کر آیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسولؐ! آپ اس پر سوار ہو جائیں اور مجھے پیچھے بٹھالیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم آگے بیٹھنے کے زیادہ مستحق ہو، کیا تم مجھے اپنا حق دے رہے ہو، اس نے کہا میں نے آپ ﷺ کو اپنا حق دے دیا۔

حبیب بن شہید نے بھی اس کو عبداللہ بن بریدۃ سے مرسلاً بیان کیا ہے اس میں

---

(۱) حسن۔ مسند احمد: ۱/ ۴۱۱ (۳۹۰۱)

(۲) حسن۔ سنن ابوداود: ۲۵۷۲، سنن ترمذی: ۲۷۷۳، مسند احمد: ۵/ ۵۳

ہے: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پاس ایک جانور لائے تھے تا کہ آپ اس پر سوار ہوں۔

(۲۳۵) باب المناهدة

شرکاء سفر کا برابر برابر نفقہ نکالنا اور ایک ساتھ جمع کر کے خرچ کرنا

(۸۵۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (الانعام: ۱۵۲)
عَزَلُوا أَمْوَالَهُمْ عَنْ أَمْوَالِ الْيَتَامَى فَجَعَلَ الطَّعَامُ يَفْسُدُ وَاللَّحْمُ يُنْتِنُ ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ﴾ قَالَ: ((فَخَالَطُوهُمْ۔))[1]

۸۵۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو مستحسن ہے"
تو لوگوں نے اپنا مال یتیموں کے مال سے الگ کرنا شروع کر دیا جس کے نتیجے میں کھانا خراب ہونے لگا اور گوشت سڑنے لگا، لوگوں نے اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل کی: آپ کہہ دیجئے کہ ان کے لیے اصلاح بہتر ہے اور اگر ان کو تم اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں"، چناں چہ لوگوں نے پھر ان کو اپنے ساتھ ملا لیا۔

(۲۳۶) باب المواساة مع الأصحاب وخدمة بعضهم بعضا ومعونته وهدايته

شرکاء سفر کی مدد کرنا اور ان کی خدمت کرنا

(۸۵۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَصْرِفُهَا يَمِينًا وَشِمَالًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ

(۱) ضعیف۔ سنن ابوداود: ۲۸۷۱، سنن نسائی: ۳۶۹۹، سنن الکبریٰ: ۵/ ۲۵۸

مِنْ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ۔ حَتَّى ذَكَرَ أَصْنَافَ الْأَمْوَالِ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ عِنْدَهُ۔)) (1)

۸۵۲۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ایک آدمی ایک سواری پر آیا اور اس کو دائیں اور بائیں جانب پھیرنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زیادہ سواری ہو وہ اس کو اس شخص کو دے جس کے پاس سواری نہ ہو، اور جس کے پاس زیادہ توشہ ہو وہ اسے اس شخص کو دے دے جس کے پاس توشہ نہ ہو، اس طرح آپ نے مال کی کئی قسموں کو بیان کیا یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ ہم میں سے جس کے پاس زائد چیز ہے اس میں اس کا کوئی حق نہیں۔

(۸۵۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَهُمْ، فَذَكَرَهُ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔ (2)

۸۵۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں پیچھے ہوتے تو کمزور کی مدد کرتے اس کے پیچھے ہو جاتے اور اس کے لیے دعا کرتے۔

(۸٥٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَكَانَ يَخْدِمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنِّي فِي السِّنِّ، وَقَالَ جَرِيرٌ: إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْئًا فَلَا أَرَى أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ۔

وَحَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ الشَّرْقِيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ الذُّهْلِيِّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ وَاصِلٍ الطُّفَاوِيِّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: صَحِبَنِي جَرِيرٌ فَجَعَلَ يَخْدِمُنِي وَقَالَ فِي آخِرِهِ: إِلَّا خَدَمْتُهُ۔ (3)

---

(1) صحیح مسلم: ۱۸۔۱۷۲۸، سنن ابو داؤد: ۱۶۶۳، مسند احمد: ۳/ ۳۴ (۱۱۲۹۳)

(2) صحیح۔ سنن ابو داؤد: ۲۶۳۹، مستدرک حاکم: ۲/ ۱۱۵، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۲۱۲۰

(3) صحیح بخاری: ۲۸۸۸، صحیح مسلم: ۲۵۱۳

۸۵۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ایک سفر) میں تھا تو وہ میری خدمت کرتے تھے جب کہ وہ عمر میں مجھ سے بڑے تھے۔ جریر نے کہا: میں نے جس انصاری صحابی کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے ہوئے دیکھا اس کی عزت کرتا ہوں۔

یہ حدیث ایک دوسری سند سے شعبہ سے آئی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ جریر میرے ساتھ تھے تو میری خدمت کرنے لگے اور آخر میں ہے کہ "مگر میں اس شخص کی خدمت کرتا ہوں۔"

(۸۵۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ۔))[1]

۸۵۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے بہتر ساتھی وہ لوگ ہیں جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہوں اور سب سے بہتر پڑوسی وہ لوگ ہیں جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہوں۔

(۸۵٦) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى صَلّٰى مَعَهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ ، إِذَا لَقِيَهُ رَدَّ عَلَيْهِ مِنَ السَّلَامِ بِمِثْلِ مَا حَيَّاهُ بِهِ أَوْ أَحْسَنَ مِنْ ذٰلِكَ ، وَإِذَا اسْتَأْمَرَهُ نَصَحَ لَهُ ، وَإِذَا اسْتَنْصَرَهُ عَلَى الْأَعْدَاءِ نَصَرَهُ ، وَإِذَا اسْتَنْعَتَهُ قَصْدَ السَّبِيلِ يَسَّرَهُ وَنَعَتَ لَهُ ، وَإِذَا اسْتَعَارَهُ الْحَدِيدَ عَلَى الْعَدُوِّ أَعَارَهُ ، وَإِذَا اسْتَعَارَهُ الْحَدِيدَ عَلَى الْمُسْلِمِ لَمْ يُعِرْهُ ، وَإِذَا اسْتَعَارَهُ الْجُنَّةَ أَعَارَهُ ، وَلَا يَمْنَعُهُ الْمَاعُونَ۔)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، مَا الْمَاعُونُ ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَاعُونُ فِي الْحَجَرِ وَالْمَاءِ وَالْحَدِيدِ)) قَالُوا: أَيُّ الْحَدِيدِ ؟ قَالَ: ((قِدْرُ النُّحَاسِ ، وَحَدِيدُ الْفَأْسِ الَّذِي تَمْتَهِنُونَ بِهِ۔)) قَالُوا: فَمَا هٰذَا الْحَجَرُ ؟ قَالَ:

(۱) صحیح۔ سنن ترمذی: ۱۹۴۴۔ مسند احمد: ٦٥٦٦ (۲/ ۱٦۸) صحیح ابن حبان: ۵۱۸ صحیح ابن خزیمہ: ۲۵۳۹، و صححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۱۰۳

((اَلْقِدْرُ مِنَ الْحِجَارَۃِ۔))[1]

۸۵۶۔ حارث بن شریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں گئے اور مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مسجد میں آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپؐ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے جب وہ اس سے ملے تو اس کے سلام کا جواب اسی طرح دے جیسے اس نے اسکو سلام کیا ہے یا اس سے بہتر جواب دے، اور جب وہ اس سے مشورہ طلب کرے تو اچھا مشورہ دے اور جب وہ دشمن کے مقابلے میں مدد طلب کرے تو اس کی مدد کرے، اور جب وہ سیدھا راستہ پوچھے تو اسے بتادے اور جب وہ اس سے دشمن کے مقابلے میں ہتھیار مانگے تو اس کو دے دے اور جب کسی مُسلمان کے خلاف ہتھیار مانگے تو اس کو نہ دے اور جب وہ ڈھال مانگے تو اس کو دے دے اور برتنے والی چیزیں اس سے نہ روکے، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! یہ ماعون کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پتھر، پانی، اور لوہا۔ لوگوں نے کہا کون سا لوہا؟ آپؐ نے فرمایا: پیتل کی ہانڈی، لوہے کی کلہاڑی جس کو تم استعمال کرتے ہو۔ لوگوں نے کہا پتھر سے آپؐ کی کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پتھر کی ہانڈی۔

(۸۵۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَكْتُبُوْنَ مَا يَقَعُ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ ، فَإِنْ أَصَابَتْ أَحَدًا مِنْكُمْ عَرَجَةٌ أَوْ إِحْتَاجَ إِلَى عَوْنٍ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَلْيَقُلْ: أَعِيْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ، فَإِنَّهُ يُعَانُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔[2]

هٰذَا مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، مُسْتَعْمَلٌ عِنْدَ الصَّالِحِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِوُجُوْدِ صِدْقِهِ عِنْدَهُمْ فِيْمَا جَرَّبُوْا۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ۔

۸۵۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زمین میں اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین پر درخت سے گرنے والے ہر پتے کو لکھتے ہیں۔ پس اگر کسی چٹیل میدان میں

(۱) السیوطی فی الدر المنثور

(۲) ضعیف۔ کشف الخفاء: ۱/ ۲۹۵ درر المنتثرہ: ۴۶ سلسلہ الضعیفہ: ۲/ ۱۱۱ رقم: ۶۵۶ فی سندہ اسامہ بن زید ضعیف

کوئی چلنے سے معذور ہو جائے یا اسے مدد کی ضرورت ہو تو کہے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اللہ تم پر رحم کرے، انشاءاللہ اس مدد کی جائے گی۔

یہ ابن عباس کا قول ہے لیکن بہت سے اہل علم صالحین نے اس کا تجربہ کیا ہے اور اس کو صحیح پایا ہے۔

(۲۳۷) باب الاختیار فی القفول

سفر سے لوٹنا

(۸۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ ، فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ۔)) [1]

۸۵۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے وہ تم کو سونے، کھانے، پینے سے روک دیتا ہے پس جب تم میں سے کوئی اپنی ضرورت پوری کر لے تو اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹنے میں جلدی کرے۔

(۲۳۸) باب ما یقول فی القفول

سفر سے لوٹنے کی دعا

(۸۵۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ أَوْ مِنَ السَّرَايَا أَوْ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ ، إِذَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ فَدْفَدَ، كَبَّرَ ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔)) [2]

۸۵۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد

(۱) صحیح بخاری: ۱۸۰۴ صحیح مسلم: ۱۷۹۔۱۹۲۷

(۲) صحیح بخاری: ۳۰۸۴۔ صحیح مسلم: ۴۲۸۔۱۳۴۴، مسند احمد: ۴۴۹۶(۲ /۵)

یا حج کر کے لوٹتے اور ثنیۃ الوداع یا فدفد پر پہنچتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر یوں فرماتے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں، اس کو سجدہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور کافروں کی فوجوں کو اس نے اکیلے شکست دی۔

(۲۳۹) باب لا يطرق أهله ليلا
رات میں گھر آنے کی ممانعت

(۸۶۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا، لَا يَقْدُمُ إِلَّا غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً۔ (۱)

۸۶۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (جب سفر سے لوٹتے) تو رات میں اپنے گھر نہیں آتے بلکہ صبح یا شام کے وقت آتے۔

(۲۴۰) باب التلقي
استقبال کرنا

(۸۶۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ فَاسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَعَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ۔ (۲)

۸۶۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (مکہ) آئے تو بنو عبدالمطلب کے لڑکوں نے آپ کا استقبال کیا آپ نے ان میں سے ایک کو آگے کر لیا اور ایک کو پیچھے کر لیا۔

(۲۴۱) باب الخروج يوم الخميس

---

(۱) صحیح بخاری: ۱۸۰۰، مسلم: ۱۸۰۔۱۹۲۸

(۲) صحیح بخاری: ۱۷۹۸، مسند احمد: ۱/ ۲۵۰، سنن الکبری بیہقی: ۵/ ۲۶۰۔

جمعرات کے دن نکلنا

(٨٦٢) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ ﷺ يَخْرُجُ فِي سَفَرٍ لِجِهَادٍ وَغَيْرِهِ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ۔ (١)

٨٦٢۔ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جہادی یا کسی دوسرے سفر میں جمعرات کے علاوہ کسی اور دن بہت کم نکلتے تھے (یعنی اکثر جمعرات ہی کو سفر کرتے)۔

(٢٤٢) باب الصلاة والطعام عند القدوم

سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا اور کھانا

(٨٦٣) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا، فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ۔ (٢)

٨٦٣۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے آتے تو دن ہی میں آتے اور جب پہنچتے تو سب سے پہلے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھتے پھر بیٹھتے۔

(٨٦٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً۔ (٣)

٨٦٤۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے مدینہ واپس آتے تو ایک بھیڑ یا گائے ذبح کرتے۔

(٢٤٣) باب كيف كان مشى رسول الله ﷺ

رسول اللہ ﷺ کیسے چلتے تھے

(١) صحیح بخاری: ٢٩٤٩، سنن ابوداود: ٢٦٠٥

(٢) صحیح بخاری: ٣٠٨٨، صحیح مسلم: ٧٤۔٧١٦

(٣) صحیح بخاری: ٣٠٨٩، سنن ابوداود: ٣٧٤٧، مستدرک حاکم: ٢٨٠/٢

(٨٦٥) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَوَكَّأُ إِذَا مَشَى۔ [١]

٨٦٥۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چلتے تو قدم جما کر چلتے۔

(٨٦٦) عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ۔ [٢]

٨٦٦۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب چلتے تو آگے جھکے ہوئے زور ڈال کر چلتے۔

(٨٦٧) عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: وَصَفَ لَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَهُ، وَقَالَ فِيهِ: وَكَانَ يَتَكَفَّأُ فِي مَشْيِهِ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ۔ [٣]

٨٦٧۔ نافع بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم سے نبی ﷺ کی صفت بیان کی اس میں ہے کہ آپ آگے جھکے ہوئے زور ڈال کر چلتے جیسے کہ آپ کسی نشیبی زمین پر چل رہے ہوں۔

(٢٤٤) باب كيف كان يمشي إذا أعيا
جب تھک جائے تو کیسے چلے

(٨٦٨) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: شَكَى نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الْمَشْيَ، فَدَعَا بِهِمْ، فَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالنَّسَلَانِ فَنَسَلْنَا فَوَجَدْنَاهُ أَخَفَّ عَلَيْنَا۔)) [٤]

٨٦٨۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے چلنے کی شکایت کی، آپؐ نے انہیں بلایا اور فرمایا: تم تیز چلو چناں چہ ہم تیز چلے پھر ایسا کرنے سے ہمارے لیے کچھ آسانی ہو گئی۔

(٨٦٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((إِذَا مَشَى أَحَدُكُمْ فَأَعْيَا فَلْيُهَرْوِلْ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ

---

(١) صحیح۔ سنن ابوداود: ٤٨٦٣ سنن ترمذی: ١٧٥٤، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ٢٢٨٣

(٢) صحیح۔ صحیح مسلم: ٨٢۔٢٣٣٠، مسند احمد: ٣/ ٢٢٨ (١٣٤١٤)

(٣) صحیح۔ ترمذی: ٣٦٣٧، مسند احمد: ١/ ١١٧ (٩٤٦)، وصححہ الالبانی فی صحیح الترمذی: ٢٨٧٧

(٤) صحیح۔ صحیح ابن خزیمہ: ٢٥٣٧ مستدرک حاکم: ١/ ٤٤٣ و ٢/ ١٠٢، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ٤٦٥

ذٰلِكَ عَنْهُ۔))

۸۶۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص چلتے چلتے تھک جائے تو تیز چلے اس لیے کہ اس سے تھکاوٹ دور ہو جائے گی۔

(۸۷۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَرْفُوعًا: ((ارْبِطُوا عَلَى أَوْسَاطِكُمْ بِإِزَارِكُمْ، وَمَشْيًا خَلْطَ الْهَرْوَلَةِ۔))(۱)

۸۷۰۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے تہبند کو بیچ میں باندھ لیا کرو اور ذرا تیز چلو بہت تیز نہیں۔

(۲۴۵) باب ليس للنساء سراة الطريق يَعْنِي: وَسْطَ الطَّرِيقِ۔
عورتیں بیچ راستے میں نہ چلیں

رَوَاهُ أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً۔

عمرو بن حماس نے نبی کریم ﷺ سے اسے مرسلاً بیان کیا ہے۔

(۸۷۱) عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاخْتَلَطَ النِّسَاءُ مَعَ الرِّجَالِ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ: ((اسْتَأْخِرْنَ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ، عَلَيْكُنَّ حَافَّاتِ الطَّرِيقِ۔)) فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْتَصِقُ بِالْجِدَارِ حَتَّى أَنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ فِي الْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِهَا بِهِ۔(۲)

۸۷۱۔ حمزہ بن ابی اسید انصاری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا اس وقت آپ ﷺ مسجد سے باہر تھے، عورتیں مردوں کے ساتھ راستے میں مل گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے

(۱) ضعیف۔ سنن ابن ماجہ: ۳۱۱۹، مستدرک حاکم: ۱/ ۴۴۲، صحیح ابن خزیمہ: ۲۵۳۵، وضعفہ الالبانی فی الضعیفہ: ۲۷۴۴

(۲) حسن۔ سنن ابوداود: ۵۲۷۲ صحیح ابن حبان: ۵۶۰۱، وحسنہ الالبانی فی الصحیحہ: ۸۵۶

کہا: پیچھے ہٹ جاؤ، تم کو بیچ راستے میں نہیں چلنا چاہیے، بلکہ راستے کے کنارے سے چلو چناں چہ عورتیں دیوار سے چپک جاتیں تھیں یہاں تک کہ ان کے کپڑوں میں دیوار کی میل لگ جاتی تھی۔

(۸۷۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا فِي: نَهْيِ الرِّجَالِ عَنِ الْمَشْيِ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ۔[1]

۸۷۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو دو عورتوں کے بیچ میں چلنے سے منع کیا ہے۔

(۲۴۶) باب المسلم يجتمع مع المشرك في طريق

اگر راستے میں مشرک مل جائے

(۸۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَلَا تَبْدَأُوهُمْ بِالسَّلَامِ وَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِ الطَّرِيقِ۔))[2]

قَالَ: هٰذَا لِلنَّصَارَى فِي النَّعْتِ وَنَحْنُ نَرَاهُ لِلْمُشْرِكِينَ۔

۸۷۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ان کو ملو تو پہلے ان کو سلام نہ کرو اور ان کو تنگ راستے کی طرف جانے کے لیے مجبور کر دو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ بیان نصاریٰ کے لیے ہے لیکن ہم ان کو مشرکین کے لیے بھی سمجھتے ہیں۔

(۲۴۷) باب ما يصنع الرجل في بيته

آدمی گھر میں کیا کرے

(۸۷۴) عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، قَالَ: تَعْنِي فِي خِدْمَةِ أَهْلِهِ، وَإِذَا حَضَرَتِ

(۱) موضوع۔ سنن ابوداود: ۵۲۷۳ مستدرک حاکم: ۴/ ۲۸۰، قال الالبانی موضوع فی الضعیفۃ: ۳۷۵

(۲) صحیح۔ سنن ترمذی: ۲۷۰۰ صحیح مسلم: ۱۳۔ ۲۱۶۷۔ الادب المفرد للبخاری: ۱۱۴۴

الصَّلاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلاةِ۔ (1)

وَرُوِّينَا عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ۔

۸۷۴۔ اسود کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ گھر کا کام کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے نکل جاتے۔

عروۃ نے حضرت عائشہ سے جو روایت کی ہے اس میں ہے کہ انہوں نے کہا: آپ اپنا جوتا سیتے، اپنا کپڑا سیتے، اور اپنے گھر کا کام کرتے جیسے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر کا کام کرتا ہے۔

(۲۴۸) باب كيف ينام وما يقول عند النوم

کیسے سوئے اور سونے کے وقت کیا کہے

(۸۷۵) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، وَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ۔)) قَالَ الْبَرَاءُ: فَقُلْتُ: أَسْتَذْكِرُهُنَّ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، قَالَ: ((لَا، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔)) (2)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ طَاهِرًا، فَتَوَسَّدْ يَمِينَكَ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

وَرَوَاهُ أَبُو إِسْحَاقَ وَغَيْرُهُ، عَنِ الْبَرَاءِ، وَقَالَ فِيهِ: ((اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ

(۱) صحیح بخاری: ٦٧٦ سنن ترمذی: ۲۴۸۹

(۲) صحیح بخاری: ٦٣١٥ صحیح مسلم: ۵٦۔۲۷۱۰

، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ. . .)) إِلَى آخِرِهِ وَسَائِرُ الدَّعَوَاتِ مَذْكُورَةٌ فِي كِتَابِ الدَّعَوَاتِ۔

۸۷۵۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: جب تم بستر پر سونے کے لیے جانے لگو تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرو، پھر اپنے دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھو: اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا، اور اپنے معاملے کو تیرے سپرد کیا اور اپنی پشت کی ٹیک تیری طرف لگائی، تجھ سے خوف ورجاء کرتے ہوئے، تیرے سوا میرا کوئی اور ٹھکانہ اور پناہ گاہ نہیں میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث فرمایا۔ پس اگر تمہاری موت اسی حالت میں ہوئی تو تمہاری موت فطرت (اسلام) پر ہوگی اور تم ان کلمات کو اپنا آخری کلمہ بناؤ۔

حضرت براء کہتے ہیں کہ میں نے اس کو یاد کرنا شروع کیا تو میری زبان سے یہ نکلا کہ میں تیرے اس رسول پر ایمان لایا جس کو تو نے بھیجا، آپؐ نے کہا نہیں بلکہ تم یہ کہو کہ میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا جس کو تو نے بھیجا۔

یہ حدیث ایک دوسری سند سے آئی ہے جس کے اندر یہ الفاظ ہیں، سعد بن عبادہ کہتے ہیں کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جب تم اپنے بستر پر پاک ہو کر سونے جاؤ تو اپنے دائیں کروٹ لیٹو پھر یہ دعا پڑھو۔

ابواسحاق نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے جو روایت کی ہے اس کے اندر یہ الفاظ ہیں: اے اللہ میں نے اپنے نفس کو تیرے حوالے کیا اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا اور اپنا رخ تیری طرف کیا اور اپنی پشت کی ٹیک تیری طرف لگائی...... آخر تک۔

(۲۴۹) باب كراهية الانبطاح على الوجه
منہ کے بل سونا مکروہ ہے

(۸۷۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى رَجُلٍ مُنْبَطِحٍ يَعْنِي عَلَى وَجْهِهِ ، فَقَالَ: ((هَذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ـ)) كَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

عَمْرٍو وَالصَّوَابُ مَا۔ [1]

۸۷۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے منہ کے بل سویا ہوا تھا تو آپؐ نے فرمایا: اس طرح سونا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

(۸۷۷) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّ يَعِيشَ بْنَ طِخْفَةَ ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا فُلَانُ اذْهَبْ بِهٰذَا ، يَا فُلَانُ اذْهَبْ بِهٰذَا مَعَكَ۔)) قَالَ: فَبَقِيتُ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((انْطَلِقُوا۔)) فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا بَيْتَ عَائِشَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ ، أَطْعِمِينَا۔)) قَالَ: فَجَاءَتْ بِجَشِيشَةٍ فَأَكَلْنَا۔ ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا۔)) قَالَ: فَجَاءَتْ بِحَيْسٍ مِثْلِ الْقَطَاةِ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا)) قَالَ: فَجَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فِيهِ لَبَنٌ۔ قَالَ: فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتُمْ بِتُّمْ بَاهُنَا ، وَإِنْ شِئْتُمُ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ۔)) قُلْنَا: نَنْطَلِقُ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ عَلٰى بَطْنِي مِنَ السَّحَرِ دَفَعَنِي رَجُلٌ بِرِجْلِهِ ، فَقَالَ: ((هٰكَذَا فَإِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔)) قَالَ: فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ [2]

۸۷۷۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ یعیش بن طخفہ نے اپنے باپ سے یہ حدیث بیان کی ہے اور وہ اصحاب صفہ میں سے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں تم ان کو اپنے ساتھ لے جاؤ، اے فلاں تم ان کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ پھر ہم چار شخص بچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے ساتھ چلو، چنانچہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے عائشہ ہمیں کھانا کھلاؤ، وہ ہمارے پاس جشیشہ (ایک قسم کا کھانا) لے کر آئیں ہم نے اس کو کھایا پھر آپؐ نے

(۱) صحیح۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۵/ ۱۱۹ علل لابن ابی حاتم: ۲۱۸۶و۲۱۸۷

(۲) ضعیف۔ سنن ابن ماجہ: ۳۷۵۲ سنن ابی داود: ۵۰۴۰ مسند احمد: ۱۵۵۴۳ (۳/ ۴۲۹و۴۳۰)، یہ مکمل ضعیف ہے لیکن پیٹ کے بل سونے کے بارے میں روایت صحیح ہے۔ دیکھیں صحیح ابن ماجہ: ۳۰۰۰

کہا: اے عائشہ ہمیں کھلاؤ، پھر وہ حیس لے آئیں (حیس ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور، گھی اور ستو سے تیار کیا جاتا ہے) جو قطاۃ کے مثل ہوتا ہے ہم نے اسے کھایا آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ ہمیں پلاؤ، پھر وہ ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں جس میں دودھ تھا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کہا: اگر تم چاہو تو یہاں سو جاؤ اور اگر تم چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ، ہم نے کہا: ہم مسجد میں جائیں گے، میں مسجد میں اپنے پیٹ کے بل صبح کے وقت سویا ہوا تھا کہ کسی نے اپنے پیر سے مجھے حرکت دی اور کہا کہ اس طرح سونا اللہ کو ناپسند ہے، میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

(۲۵۰) باب كراهية النوم على سطح ليس عليه ما يدفع رجليه
کھلی چھت پر سونا جہاں بے پردگی ہو

(۸۷۸) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔))(۱)

۸۷۸۔ عبدالرحمن بن علی بن شیبان اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی چھت پر رات گزاری جس پر پردہ نہ ہو تو اس سے اللہ بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

(۲۵۱) باب الوقت الذي يكره فيه النوم ولا يكره
سونے کے مکروہ اور غیر مکروہ اوقات

(۸۷۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْغَفْلَةُ فِي ثَلَاثٍ: الْغَفْلَةُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَالْغَفْلَةُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ ، وَغَفْلَةُ الرَّجُلِ عَنْ نَفْسِهِ فِي الدِّينِ۔))(۲)

---

(۱) صحیح۔ سنن ابو داؤد: ۵۰۴۱۔ الادب المفرد: ۱۲۲۷ مسند احمد: ۲۰۷۴۸ (۵/ ۷۹)، صححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۸۲۸۔

(۲) ضعیف۔ سنن الکبریٰ بیہقی: ۴/ ۱۸۰، وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۳۹۳۴

۸۷۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غفلت تین چیزوں میں ہے۔ اللہ کے ذکر سے غفلت، فجر کی نماز سے غفلت طلوع آفتاب تک، اور دین کے معاملے میں آدمی کا اپنے نفس سے غفلت۔

(۸۸۰) عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، وَهُوَ ضَعِيفٌ ، بِإِسْنَادٍ لَهُ مَرْفُوعًا : ((اَلصُّبْحَةُ تَمْنَعُ الرِّزْقَ ، وَالصُّبْحَةُ : النَّوْمُ عِنْدَ الصَّبَاحِ۔))

وَرُوِيَ فِي مَعْنَاهُ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ ضَعِيفٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَرْفُوعًا وَمَشْهُورٌ عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ ، أَنَّهُ قَالَ: النَّوْمُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ خَرَقٌ ، وَأَوْسَطِهِ خَلَقٌ ، وَآخِرِهِ حُمْقٌ۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُ قَالَ: النَّوْمُ ثَلَاثَةٌ: فَنَوْمٌ خَرَقٌ ، وَنَوْمٌ خَلَقٌ ، وَنَوْمٌ حُمْقٌ غَيْرَ أَنَّهُ فَسَّرَ نَوْمَ الْحُمْقِ بِنَوْمِهِ حِينَ تَحْضُرُ الصَّلَاةُ۔ (۱)

۸۸۰۔ اسحاق بن ابی فروۃ نے جو کہ ضعیف راوی ہیں اپنی سند سے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی ہے: صبح کے وقت سونے سے روزی کم ہوتی ہے اور الصبحۃ کا معنی ہے صبح کے وقت سونا۔

ایک دوسری ضعیف سند سے رسول اللہ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی اسی طرح مرفوعاً روایت آئی ہے۔ ایک صحابی خوات بن جبیر کا یہ قول مشہور ہے کہ صبح کے وقت سونا عادت کے خلاف ہے اور دن کے بیچ حصہ (دوپہر) میں سونا طبعی خصلت ہے اور دن کے آخری حصہ میں سونا حماقت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ سونا تین طرح کا ہوتا ہے: ایک سونا خلاف عادت ہے اور ایک سونا فطری عمل ہے اور ایک سونا حماقت ہے، البتہ انہوں نے حماقت والی نیند سے اس نیند کو مراد لیا جو نماز کے وقت ہو۔

(۸۸۱) عَنْ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَمِّهِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ شَرُوسٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْتَعِينُوا بِرُقَادِ النَّهَارِ عَلَى قِيَامِ

(۱) ضعیف۔ زوائد المسند عبداللہ بن احمد: ۱/۴۳، ۷۳، ضعیف الجامع: ۳۵۳۱

اللَّيْلِ، وَاسْتَعِينُوا بِأَكْلَةِ السَّحَرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ۔)) (۱)

ہکَذَا رُوِيَ مُرْسَلًا ، وَرَوَاهُ زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَہْرَامَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . . . رَفَعَهُ . . . غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((بِقَيْلُولَةِ النَّهَارِ۔))

وَرُوِيَ فِي الْقَيْلُولَةِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ۔

۸۸۱۔ شیبہ بن عثمان اپنے چچا اسماعیل بن شروس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے طاؤس کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دن میں سولیا کرو تاکہ رات میں نماز پڑھنے میں آسانی ہو اور سحری کھالیا کرو تاکہ روزہ رکھنے میں آسانی ہو۔

یہ روایت مرسل ہے لیکن ابن عباس سے یہ روایت مرفوعاً آئی ہے البتہ اس میں قیلولہ کرنے کا ذکر ہے۔

قیلولہ کے سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت آئی ہے۔

(۲۵۲) باب فی ذم کثرۃ النوم

زیادہ سونے کی مذمت

(۸۸۲) عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَيَنَامُ أَہْلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((النَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ، وَلَا يَمُوتُ أَہْلُ الْجَنَّةِ۔)) (۲)

ہٰذَا الْحَدِيثُ غَرِيبٌ بِہٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۸۸۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا اہل جنّت سوئیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیند موت کا بھائی ہے اور اہل جنّت نہیں مریں گے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

(۸۸۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَتْ أُمُّ

(۱) ضعیف۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۹۳، مصنف عبدالرزاق: ۷۶۰۳، مستدرک حاکم: ۱/ ۴۳۵ صحیح ابن خزیمہ: ۱۹۳۹، وضعفہ الالبانی فی الضعیفہ: ۲۷۵۸

(۲) صحیح۔ شعب الایمان للبیہقی: ۴۷۴۵(۴/ ۱۸۳)، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۱۰۸۶

سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ لِسُلَیْمَانَ: یَا بُنَیَّ، لَا تُکْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ، فَإِنَّ کَثْرَۃَ النَّوْمِ بِاللَّیْلِ یَدَعُ صَاحِبَہُ فَقِیرًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔)) (۱)

۸۸۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت سُلیمان بن داؤد علیہما السَّلام کی ماں نے حضرت سُلیمان سے کہا کہ اے میرے بیٹے! تم رات میں بہت زیادہ نہ سوؤ اس لیے کہ رات میں زیادہ سونے والے کو اس کا یہ عمل قیامت کے دن فقیر بنا کر چھوڑے گا۔

(۸۸٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا: ((نَامُوا فَإِذَا انْتَبَہْتُمْ فَأَحْسِنُوا۔)) (۲)

۸۸۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سوؤ اور جب بیدار ہو تو اچھی ہیئت اختیار کر لو۔

(۲۵۳) باب فی الرؤیا

خواب کا بیان

قال اللہ عز وجل: ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”ان کے لیے دنیاوی زندگی میں خوشخبری ہے اور اخروی زندگی میں بھی“

(۸۸۵) عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّہُ قَالَ: ((ہِيَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ یَرَاہَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰی لَہُ۔)) (۳)

۸۸۵۔ عبادہ بن صامت اور ابو درداء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ اچھے خواب ہیں جن کو مُسلمان دیکھتا ہے یا اس کو دکھایا جاتا ہے۔

(۸۸٦) عَنْ أَبِي ہُرَیْرَۃَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَکَادُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَکْذِبُ فَأَصْدَقُہُمْ رُؤْیَا أَصْدَقُہُمْ حَدِیثًا، وَالرُّؤْیَا ثَلَاثَۃٌ: الرُّؤْیَا

(۱) ضعیف۔ سنن ابن ماجہ: ۳۳۲ البدایہ والنہایہ: ۲/ ۲۰، وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۴۰۷۰

(۲) ضعیف۔ مجمع الزوائد للہیثمی: ۲/ ۲۶۳، وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۵۹۵۳

(۳) صحیح مسلم: ۸۔ ۲۲۶۳

الْحَسَنَةُ بُشْرَى مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ ، وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ۔)) (۱)

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ ، وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔))

۸۸۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں مومن کا خواب جھٹلایا نہیں جائے گا۔ پس ان میں اس کا خواب زیادہ سچا ہو گا جو زیادہ سچ بولنے والا ہو گا۔

اور خواب تین طرح کے ہیں: ایک اچھے خواب جو اللہ کی طرف سے خوشخبری ہیں، دوسرے آدمی کے پراگندہ خیالات، تیسرے شیطان کی طرف سے غم، پس جب تم میں سے کوئی براخواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے بلکہ کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے قید پسند ہے اور بیڑی ناپسند ہے اور قید (کی تعبیر) دین میں ثابت قدمی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کے چالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

(۸۸۷) عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، يَقُولُ: إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي قَتَادَةَ ، فَقَالَ: وَأَنَا إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي حَتّٰى سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَاسْتَيْقَظَ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَيْطَانٍ وَلَا يُخْبِرْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ۔)) (۲)

وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَزَادَ فِيهِ: ((وَيَتَحَوَّلُ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ

(۱) صحیح بخاری: ۶۹۸۹، ۷۰۱۷ صحیح مسلم: ۶۔۲۲۶۳

(۲) صحیح بخاری: ۶۹۸۶، ۶۹۸۵ صحیح مسلم: ۴۔۲۲۶۱

عَلَيْهِ۔))

وَرَوَاهُ أَيْضًا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۸۸۷۔ عبدربہ بن سعید انصاری کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں بعض خواب دیکھتا تھا جس سے بیمار پڑ جاتا تھا، میں نے اس کا ذکر ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے کہا میں بھی ایسے خواب دیکھتا تھا جس کے ڈر سے میں بیمار ہو جاتا تھا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو اس کو اسی سے بیان کرے جس سے محبّت رکھتا ہو، اور جب برا خواب دیکھے تو اٹھ جائے اور اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھو تھو کرے اور اس کی برائی سے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور اس کو کسی سے بیان نہ کرے پھر اس سے اس کو کچھ نقصان نہ ہو گا۔

یحییٰ بن سعید نے ابوسلمہ سے جو روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: وہ اپنا پہلو بدل لے۔

یہ روایت حضرت جابر بن عبداللہ نے بھی نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

(۲۵۴) باب من تحلم كاذبا

جھوٹا خواب بیان کرنا

(۸۸۸) عَنْ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ، وَمَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَيْسَ بِعَاقِدٍ، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) (۱)

قَالَ سُفْيَانُ: الْآنُكُ: الرَّصَاصُ۔

۸۸۸۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ

(۱) صحیح بخاری: ۷۰۴۲ سنن ابوداود: ۵۰۲۴ سنن ترمذی: ۱۷۵۱ و ۲۲۸۳

ﷺ نے فرمایا: جو شخص (کسی جاندار کی) صورت بنائے اس پر عذاب ہو گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اس میں جان بھی ڈالو اور جان نہ ڈال سکے گا۔ اور جس شخص نے جھوٹا خواب بیان کیا تو قیامت کے دن اس کو حکم دیا جائے گا کہ گندم کے دو دانے آپس میں جوڑے اور وہ نہ جوڑ سکے گا اور جس شخص نے دوسرے لوگوں کی باتوں کو سننے کے لیے کان لگایا جبکہ وہ اس کا سننا پسند نہ کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کان میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے۔

سفیان کہتے ہیں کہ آنک سے مراد رصاص (سیسہ) ہے۔

(۲۵۵) باب ما يقول إذا أراد أن ينام وإذا استيقظ

سونے اور بیدار ہونے کی دعا

(۸۸۹) عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى خَدِّهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا۔)) وَإِذَا اسْتَيْقَظَ ، قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔))[1]

۸۸۹۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں اپنے بستر پر سونے جاتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: اے اللہ میں تیرے نام ہی سے جیتا اور مرتا ہوں اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے کہ: اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

(۸۹۰) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ: ((اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ، فَإِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ۔))[2]

(۱) صحیح بخاری: ۶۳۱۴ سنن ابوداود: ۵۰۴۹ سنن ترمذی: ۳۴۱۷ سنن ابن ماجہ: ۳۸۸۰

(۲) صحیح بخاری: ۶۳۱۵۔ صحیح مسلم: ۵۶۔۲۷۱۰

۸۹۰۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب وہ اپنے بستر پر سونے جائے تو یہ دعا پڑھے: اے اللہ میں نے اپنے نفس کو تیرے حوالے کیا اور اپنا رخ تیری طرف کیا اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا اور اپنی پشت کی ٹیک تیری طرف لگائی، تیرے سوا میرا کوئی ٹھکانہ اور پناہ گاہ نہیں، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جس کو تو نے مبعوث کیا ہے، پس اگر اس کی موت اس رات میں ہو گئی تو فطرت اسلام پر مرا۔

(۲۵۶) باب ما یقول إذا تعار من اللیل أو قام لیتهجد

اگر رات میں آدمی کی آنکھ کھلے یا تہجد کے لیے کھڑا ہو تو کیا پڑھے

(۸۹۱) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيرٌ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔ ثُمَّ قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ، غُفِرَ لَهُ ، أَوْ قَالَ: فَدَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ ، فَإِنْ هُوَ عَزَمَ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ۔)) (۱)

۸۹۱۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی آنکھ رات میں کھلے تو وہ یہ دعا پڑھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہت ہے اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ پاک ہے سب تعریف اسی کے لیے ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے اور نہیں ہے حرکت اور قوت مگر اللہ کے حکم سے۔ پھر کہے، اے اللہ ہمیں بخش دے، تو اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ یا آپؐ نے یہ کہا: پھر اس نے دعا کی تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، پھر اگر اس نے (نماز کا) ارادہ کیا اور کھڑا ہو گیا اور وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہو گی۔

(۸۹۲) عَنْ طَاوُسٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا

(۱) صحیح بخاری: ۱۱۵۴، ابوداود: ۵۰۶۰، ترمذی: ۳۴۱۴

تَہَجَّدَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ: ((اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ ، أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ ، اَللّٰھُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَیْكَ أَنَبْتُ وَإِلَیْكَ خَاصَمْتُ وَإِلَیْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰھِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔))(۱)

وَرَوَاہُ غَیْرُہُ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، وَزَادَ فِیْهِ: ((اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ۔))

۸۹۲۔ طاؤس کہتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ رات میں تہجد کی نماز کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے: اے میرے رب تعریف تیرے ہی لیے ہے تو آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے اور تعریف تیرے ہی لیے ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور اس کے اندر جو چیزیں ہیں سب کا منتظم ہے، تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے، تیرا قول حق ہے تیری ملاقات حق ہے، جنّت حق ہے، جہنم حق ہے انبیاء بر حق ہیں، قیامت حق ہے۔ اے اللہ میں نے تیری تابع داری کی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور میں نے اپنا مقدمہ تیری ہی طرف پیش کیا اور تجھی کو حکم بنایا تو میرے اگلے، پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر گناہوں کو معاف کر دے، تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبو د نہیں ہے۔

عبدالرزاق کے علاوہ ابن جریج سے دوسرے لوگوں نے بھی اسی روایت کو بیان کیا ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں، اے اللہ تعریف تیرے لیے ہے تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔

(۲۵۷) باب ما یقول عند الفزع باللیل

(۱) صحیح بخاری: ۱۱۲۰ صحیح مسلم: ۱۹۹۔۷۶۹

رات میں گھبرائے تو کیا پڑھے

(۸۹۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ: ((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ۔))[1]

وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ۔

۸۹۳۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھبراہٹ کے وقت انہیں یہ دعا پڑھنا سکھاتے تھے۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں اس کے کلمات تامہ کے ذریعہ اس کے غضب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطان کے خطرے سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو یہ دعا اپنے ان بچوں کو سکھاتے تھے جو سمجھدار ہوتے اور جو سمجھدار نہ ہوتے تو لکھ کر ان کی گردن میں لٹکا دیتے۔

(۲۵۸) باب ما يرقي به نفسه وغيره إذا مرض

بیماری میں اپنے اوپر اور دوسروں پر پڑھ کر پھونکنا

(۸۹۴) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ۔ قَالَ: فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ كَيْفَ كَانَ يَنْفُثُ؟ فَقَالَ: كَانَ يَنْفُثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، قَالَتْ: فَلَمَّا ثَقُلَ جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ نَفْسَهُ۔[2]

۸۹۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض الموت میں معوذات پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے پوچھا: آپ

(۱) حسن۔ سنن ابو داؤد: ۳۸۹۳، سنن ترمذی: ۳۵۲۸، وحسنہ الالبانی فی صحیح ابی داؤد

(۲) صحیح بخاری: ۴۴۳۹ صحیح مسلم: ۵۱۔ ۲۱۹۲

کیسے پھونکتے تھے ؟تو انہوں نے کہا: آپؐ اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آپؐ کی بیماری میں شدت پیدا ہو گئی تو میں پڑھ کر آپؐ کے اوپر پھونکتی اور آپؐ کا ہاتھ آپؐ کے جسم پر پھیرتی۔

(۸۹۵) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ، فَقَالَ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ ، فَقَالَ أَنَسٌ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ: بَلَى ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي ، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ ، اشْفِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔))[1]

۸۹۵۔ عبدالعزیز بن صہیب کہتے ہیں کہ میں اور ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، ثابت نے کہا اے ابوحمزہ (انس رضی اللہ عنہ کی کنیت) میں بیمار ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں تم پر وہ دعا نہ پڑھوں جو رسول اللہ ﷺ بیماری دور کرنے کے لیے پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں آپ ضرور پڑھیے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا پڑھی: اے اللہ لوگوں کے مالک، بیماری کو دور کرنے والے تو شفاء دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں، تو ایسی شفاء دے کہ بیماری باقی نہ رہ جائے۔

(۲۵۹) باب ما يعوذ به الأولاد

بچوں کے لیے دعا پڑھنا اور پناہ مانگنا

(۸۹۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعَوِّذُ حَسَنًا وَحُسَيْنًا ، يَقُولُ: ((أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔)) وَيَقُولُ: ((عَوِّذُوا بِهَا أَوْلَادَكُمْ فَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔))[2]

۸۹۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسن اور حسین کے لیے پناہ مانگتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے: میں تم کو اللہ کی پناہ میں کرتا ہوں اس

---

(۱) صحیح بخاری: ۵۷۴۲، صحیح مسلم: ۴۶-۲۱۹۱، سنن ابوداؤد: ۳۸۹۰

(۲) صحیح بخاری: ۳۳۷۱، سنن ابی داوٗد: ۴۷۳۷

کے کلمات تامہ کے ذریعہ ہر شیطان اور زہر دار کیڑے سے اور نظر بد سے۔ اور آپؐ فرماتے تھے کہ تم اپنے بچوں کے لیے یہ دعا پڑھ کر پناہ مانگو اس لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السّلام کے لیے یہ دعا پڑھ کر پناہ مانگتے تھے۔

(۲۶۰) باب الرخصة فى الرقية ما لم يكن فيها شرك

اگر شرک نہ ہو تو جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے

(۸۹۷) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا تَقُولُ فِي ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: ((اَعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ۔))[1]

وَقَدْ رُوِّينَا عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ۔

وَعَنْ أَنَسٍ، قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ۔

وَحَدِيثُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَامٌّ فِي الرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ۔

وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ فِي مَعْنَاهُ، وَقَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ، وَفِي ذٰلِكَ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ كُلَّ نَهْيٍ وَرَدَ عَنِ الرُّقَى أَوْ عَمَّا فِي مَعْنَاهُ فَإِنَّمَا هُوَ فِيمَا لَا يُعْرَفُ مِنْ رُقَى أَهْلِ الشِّرْكِ، فَقَدْ يَكُونُ شِرْكًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

۸۹۷۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے۔ ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ اس کے بارے میں آپؐ کا کیا خیال ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تم اپنا منتر میرے سامنے پیش کرو، اگر اس میں شرک نہیں تو کوئی حرج نہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور بچھو کے کاٹنے میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر بد، بخار اور پھنسیوں کے لیے جھاڑ

(۱) صحیح مسلم: ۶۴۔۲۲۰۰، سنن ابی داؤد: ۳۸۸۶

پھونک کی اجازت دی ہے۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث جھاڑ پھونک کے بارے میں عام ہے، جب تک کہ اس میں شرک نہ ہو سفیان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی معنی میں ایک اور روایت کی ہے اس میں ہے کہ انہوں نے کہا: تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے وہ فائدہ پہنچائے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جھاڑ پھونک کے سلسلہ میں جو ممانعت کی حدیثیں ہیں وہ مشرکین کے ایسے منتر اور جھاڑ پھونک کے بارے میں ہیں جن کے بارے میں علم نہ ہو کیونکہ وہ شرک ہو سکتے ہیں۔

(۲۶۱) باب الرخصة فى المداواة

علاج کرنے کی رخصت

(۸۹۸) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ شَرِيكٍ، يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَأَصْحَابُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرُ، وَجَاءَتِ الْأَعْرَابُ مِنْ جَوَانِبَ فَسَأَلُوهُ عَنْ أَشْيَاءَ لَا بَأْسَ بِهَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا؟ عَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عِبَادَ اللّٰهِ، وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ۔)) أَوْ قَالَ: ((رَفَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ إِلَّا امْرُؤٌ أَقْرَضَ امْرَأً ظُلْمًا فَذَالِكَ يُحْرَجُ وَيَهْلِكُ۔))[1]

وَسَأَلُوهُ عَنِ الدَّوَاءِ، فَقَالَ: ((عِبَادَ اللّٰهِ، تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً إِلَّا دَاءً وَاحِدًا الْهَرَمُ۔))

فَكَانَ أُسَامَةُ قَدْ كَبِرَ، فَقَالَ: بَلْ تَرَوْنَ لِي مِنْ دَوَاءٍ؟ قَالَ: وَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ النَّاسُ؟ قَالَ: ((خُلُقٌ حَسَنٌ۔))

۸۹۸۔ زیاد بن علاقہ کہتے ہیں کہ میں نے اسامہ بن شریک کو کہتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس وقت آپ کے صحابہ ایسے ہی

---

(۱) سنن ترمذی: ۲۰۳۸۔ سنن ابو داود ۲۰۱۵، ۳۸۵۵ سنن ابن ماجہ: ۳۴۳۶ و لفظہ، صحیح ابن حبان: ۶۰۶۱ مستدرک حاکم: ۱/ ۱۲۱، مسند احمد: ۴/ ۲۷۸، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۴۳۳

خاموش بیٹھے تھے گویا کہ ان کے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ اتنے میں کچھ دیہات کے باشندے آئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں پوچھا جس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا ایسا کرنے میں ہمارے اوپر کوئی حرج ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندو! اللہ نے تنگی کو تم سے ہٹالیا ہے مگر وہ آدمی جو کسی آدمی کو ظلماً قرض دے (یعنی سود پر) پھر اسے تنگ کرے اور ہلاکت میں ڈالے۔

ان لوگوں نے آپؐ سے دوا کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم دوا کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری دنیا میں پیدا کی ہے اس کے لیے دوا بھی پیدا کی ہے سوائے ایک بیماری کے اور وہ ہے بڑھاپا۔

اسامہ بوڑھے ہوگئے تھے تو کہنے لگے کیا تم میرے لیے کوئی دوا جانتے ہو؟ اسامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ لوگوں کو سب سے بہتر کون سی چیز دی گئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اچھا اخلاق۔

(۲۶۲) باب التداوی بالحجامة وغيرها

پچھنا لگوا کر اور اس کے علاوہ دوسرے طریقے سے علاج کرنا

(۸۹۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ . . . أَوْ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ . . . الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ ، وَلَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ۔)) [1]

قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: وَالْغَمْزُ رَفْعُ الْأُذُنِ وَاللَّهَاةِ وَأَشْبَاهُ ذٰلِكَ۔

۸۹۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر چیز جس سے تم علاج کرو وہ پچھنا لگوانا اور قسط بحری۔ (یعنی عود ہندی) اور اپنے بچوں کو (حلق کی بیماری) میں کوایا تالو دبا کر تکلیف مت دو۔

ابن وھب کہتے ہیں کہ غمز یہ ہے کہ آدمی بچے کے کان اور حلق کا کوایا اس کے مثل جو

(۱) صحیح بخاری: ۵۶۹۶ صحیح مسلم: ۶۳۔۱۵۷۷ کتاب المساقاۃ

عضو ہو اس کو اٹھائے۔

(۹۰۰) سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ، فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ مِنْ غَلَّتِهِ۔[1]

۹۰۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ پچھنا لگانے والے کی کمائی کیسی ہے تو انہوں نے کہا کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو پچھنا لگایا تو آپؐ نے اسے بطور اجرت دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا اور اس کے مالکوں (بنو حارثہ) سے سفارش کی انہوں نے اس کا محصول کم دیا۔

(۹۰۱) عَنْ أَنَسٍ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَحْتَجِمُ ثَلَاثًا: اثْنَيْنِ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَوَاحِدٌ فِي الْكَاهِلِ۔[2]

۹۰۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین بار پچھنا لگواتے، دو بار گردن کے دونوں پہلوؤں پر اور ایک بار اپنے مونڈھے پر۔

(۹۰۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي رَأْسِهِ مِنْ صُدَاعٍ كَانَ بِهِ أَوْ شَيْءٍ، وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ: عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ عَلَى وَرِكِهِ، وَالصَّحِيحُ رِوَايَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَنْ تَابَعَهُ۔[3]

وَرُوِيَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَفِي الْحِجَامَةِ عَلَى الْهَامَةِ خَطَرٌ۔

۹۰۲۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر پر درد کی وجہ سے یا موچ کی وجہ سے پچھنا لگوایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے اپنے قدم کے پشت پر لگوایا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے اپنے کولہے پر لگوایا لیکن صحیح ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

---

(۱) صحیح بخاری: ۲۱۰۲ صحیح مسلم: ۶۲_۱۲۰۲

(۲) صحیح۔ ابوداؤد: ۳۸۶۰ سنن ابن ماجہ: ۳۴۸۳ سنن ترمذی: ۲۰۵۱ ولفظہ، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۹۰۸

(۳) صحیح۔ مسند احمد: ۱/ ۲۶۰ (۲۳۵۵)، سنن الکبریٰ بیہقی: ۹/ ۳۳۹

ابو کبشہ کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے اپنی کھوپڑی اور دونوں مونڈھوں کے درمیان پچھنا لگوایا لیکن کھوپڑی میں پچھنا لگوانا خطرناک ہے۔

(۹۰۳) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ۔[1]

۹۰۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا جس نے ان کا ایک رگ کاٹا اور اس کو داغا۔

(۹۰٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعِ عَشْرَةَ، وَتِسْعِ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔))[2]

وَرُوِيَ بِإِسْنَادٍ آخَرَ: ((مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنَ الشَّهْرِ أَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْهُ دَاءَ سَنَةٍ۔))

وَرُوِيَ مُرْسَلًا وَمَوْصُولًا ضَعِيفًا فِي كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَفِي خَبَرٍ آخَرَ ضَعِيفٍ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۹۰۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: جس نے مہینے کے ۲۱،۱۹،۱۷ تاریخ کو پچھنا لگوایا اس کو ہر بیماری سے شفا ملے گی۔

ایک دوسری سند سے روایت آئی ہے: جس نے منگل کے دن مہینے کی سترہ تاریخ کو پچھنا لگوایا تو اللہ تعالیٰ اس سے اس سال کی بیماری نکال دے گا۔

بعض ضعیف اور مرسلاً روایتوں میں ہے کہ بدھ اور سنیچر کے دن پچھنا لگوانا درست نہیں ہے اور ایک دوسری ضعیف روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن لگانا درست نہیں۔

(۹۰۵) عَنْ عَاصِمِ بْنِ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ حَجَّامٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ۔))[3]

---

(۱) صحیح مسلم: ۷۳۔۲۲۰۷، ابوداود: ۳۸۶۴

(۲) حسن۔ سنن ابوداود: ۳۸۶۱، مستدرک حاکم: ۴/۲۱۰، وحسنہ الالبانی فی الصحیحہ: ۶۲۲

(۳) صحیح بخاری: ۵۷۰۲، صحیح مسلم: ۷۰۔۲۲۰۵

۹۰۵۔ عاصم بن قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تمہاری کسی دوا میں شفا ہے تو وہ پچھنا لگوانے میں ہے۔

(۹۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ لِلشُّونِيزِ: ((عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ ، فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ شَيْئٍ أَوْ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ يُرِيدُ بِهِ الْمَوْتَ۔)) (۱)

۹۰۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو شونیز (کلونجی) کے بارے میں کہتے ہوئے سنا کہ: یہ کالادانہ (کلونجی) تم استعمال کرو اس لیے کہ اس کے اندر ہر بیماری کی دوا ہے سوائے موت کے۔

(۹۰۷) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔)) (۲)

۹۰۷۔ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: سانپ کی چھتری اس من میں سے ہے جو بنی اسرائیل پر نازل کی گئی تھی، اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔

(۹۰۸) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ سَعْدًا ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ۔)) (۳)

۹۰۸۔ عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعد نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے تو اس دن اس کو کوئی زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (عجوہ تازہ اور عمدہ کھجور کی ایک قسم ہے)

(۹۰۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً إِلَّا السَّامَ ، فَعَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ

---

(۱) صحیح بخاری ۵۶۸۸ صحیح مسلم ۸۸، ۸۹۔ ۲۲۱۵ سنن ابن ماجہ: ۳۴۴۷، ترمذی: ۲۰۴۱

(۲) صحیح بخاری: ۵۷۰۸ صحیح مسلم: ۱۵۷۔ ۲۰۴۹ سنن ابن ماجہ: ۳۴۵۴

(۳) صحیح بخاری: ۵۴۴۵ صحیح مسلم: ۱۵۵۔ ۲۰۴۷

شَجَرٍ۔))(1)

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ، رَحِمَهُ اللَّهُ: وَرُوِّينَا عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينَةِ لِلْمَرِيضِ وَالْمَحْزُونِ عَلَى الْهَالِكِ، وَتَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلتَّلْبِينَةُ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيضِ وَتُذْهِبُ بَعْضَ الْحَزَنِ۔))(2)

۹۰۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کے لیے شفا ضرور اتاری ہے سوائے موت کے، اور تم گائے کا دودھ استعمال کرو اس لیے کہ یہ ہر درخت سے غذا حاصل کرتی ہے۔

شیخ احمد کہتے ہیں یہ مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مریض کے لیے اور اس شخص کے لیے جو کسی فوت شدہ چیز کے لیے غمگین ہو تلبینہ (حریرہ) استعمال کرنے کا حکم دیتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ، تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے اور رنج و غم کو ہلکا کر دیتا ہے۔

(۹۱۰) عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مُرْسَلًا، خَيْرُ الدَّوَاءِ السَّعُوطُ، وَاللَّدُودُ، وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَالْعَلَقُ۔(3)

۹۱۰۔ شعبی نبی ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں: بہترین دوا ناک میں دوا ڈالنا ہے، حلق میں دوا ڈالنا ہے، پچھنا لگوانا ہے، جلاب لینا ہے اور جونک لٹکانا ہے۔

(۹۱۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ۔))(4)

۹۱۱۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور مت کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔

(۱) صحیح۔ مسند احمد: ۴/ ۳۱۵ (۱۸۸۳۰) صحیح بخاری: ۵۶۸۹، مستدرک حاکم: ۴/ ۳۹۹، ۱۹۷، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۵۱۸۷

(۲) صحیح بخاری: ۵۴۱۷، صحیح مسلم: ۲۲۱۶

(۳) ضعیف۔ سنن ترمذی: ۲۰۴۷، سنن الکبریٰ بیہقی: ۹/ ۳۴۶، وضعفہ الالبانی فی الضعیفۃ: ۳۵۶۴

(۴) حسن۔ سنن ترمذی: ۲۰۴۰ سنن ابن ماجہ: ۳۴۴۴، وحسنہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۷۲۷

(۲۶۳) باب النهي عن التداوي بالمسكر
نشہ آور چیزوں سے علاج کرنا

(۹۱۲) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُمْ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ جُعْفِيٍّ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ، فَقَالَ: إِنَّهَا تَنْفَعُنَا، إِنَّهَا دَوَاءٌ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهَا دَاءٌ۔)) (۱)

۹۱۲۔ علقمہ بن وائل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ان میں سے ایک آدمی جو قبیلہ جعفی کا تھا اس نے نبی ﷺ سے شراب کے بارے میں پوچھا، آپؐ نے اسے منع کیا، اس نے کہا، اس سے تو فائدہ ہے وہ دوا ہے آپؐ نے فرمایا: وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔

(۹۱۳) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ۔)) (۲)

۹۱۳۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں اتاری ہے، اور ہر بیماری کے لیے دوا تیار کی ہے۔ پس تم علاج کرو لیکن حرام چیز سے علاج مت کرو۔

(۹۱٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ۔ (۳)

فَهُمَا مَحْمُولَانِ عَلَى الْمُسْكِرِ أَوْ عَلَى غَيْرِ الْمُسْكِرِ مِمَّا يَكُونُ نَجِسًا فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ، فَإِنِ اضْطُرَّ إِلَيْهِ۔

فَقَدْ رُوِّينَا عَنْ أَنَسٍ فِي حَدِيثِ الْعُرَنِيِّينَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، رَخَّصَ لَهُمْ فِي أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِ الْإِبِلِ وَأَبْوَالِهَا۔

---

(۱) صحیح مسلم: ۱۲۔ ۱۹۸۴، ترمذی: ۲۰۴۶

(۲) ضعیف۔ سنن ابوداود: ۳۸۷۴، وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۱۶۹

(۳) صحیح لغیرہ۔ سنن ابوداود: ۳۸۷۰، سنن ترمذی: ۲۰۴۵، سنن ابن ماجہ: ۳۴۵۹، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۶۷۷۸

۹۱۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام دواؤں کو استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

یہ دونوں حدیثیں نشہ آور چیزوں پر محمول ہیں یا ان غیر نشہ آور اشیاء پر محمول ہیں جو نجس ہوں اور جن کی سخت ضرورت بھی نہ ہو لیکن اگر اس کی سخت ضرورت ہو تو اس کی رخصت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ جب بیمار ہو کر آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اونٹ کا دودھ اور ان کا پیشاب پینے کی اجازت دی۔

(۲۶۴) باب فی الاحتماء

پرہیز کرنا

(۹۱۵) عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ وَكَانَتْ بَعْضَ خَالَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَاقِهٌ مِنَ الْمَرَضِ وَفِي الْبَيْتِ عِذْقٌ مُعَلَّقٌ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَاوَلَ مِنْهُ، فَأَقْبَلَ عَلِيٌّ يَتَنَاوَلُ مِنْهُ، فَقَالَ: ((دَعْهُ فَإِنَّهُ لَا يُوَافِقُكَ إِنَّكَ نَاقِهٌ)) قَالَتْ: فَقُمْتُ إِلَى شَعِيرٍ وَسِلْقٍ وَطَبَخْتُهُ، فَجِئْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((كُلْ مِنْ هٰذَا فَإِنَّهُ أَنْفَعُ لَكَ۔)) هٰكَذَا قَالَهُ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، وَرَوَاهُ أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَشُرَيْحُ ابْنُ النُّعْمَانِ، وَغَيْرُهُمْ، عَنْ فُلَيْحٍ، وَقَالُوا: عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّةِ وَهُوَ الصَّحِيحُ۔ (۱)

وَقَدْ قِيلَ فِي الْمَرِيضِ يَشْتَهِي شَيْئًا شَهْوَةً صَادِقَةً فَإِنَّهُ لَا يُمْنَعُ مِنْهُ، فَلَعَلَّ اللّٰهَ إِنَّمَا شَهَّاهُ ذٰلِكَ لِيَجْعَلَ شِفَاهُ فِيهِ۔

۹۱۵۔ ام مبشر انصاریہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ لگتی تھیں بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے، آپ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے، جو

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود: ۳۸۵۶ سنن ترمذی: ۲۰۳۷ سنن ابن ماجہ: ۳۴۴۲ مسند احمد: ۶/ ۳۶۴ (۲۷۰۵۱)، وصححہ الالبانی فی صحیح ابی داود

بیمار تھے گھر کے اندر کھجور کا ایک گچھا لٹکا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ کھانے لگے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کھانے کے لیے آگے بڑھے، آپؐ نے فرمایا تم اس کو چھوڑ دو اس لیے کہ یہ تمہاری طبیعت کے لیے ٹھیک نہیں ہے کیونکہ تم بیمار ہو۔ وہ کہتی ہیں کہ پھر میں گئی اور جو اور چقندر پکایا اور اس کو نبی ﷺ کے پاس لے کر آئی، آپؐ نے فرمایا: تم اسے کھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لیے فائدہ مند ہے۔

مریض کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ جو خواہش کرتا ہے سچی خواہش کرتا ہے لہٰذا اسے نہ روکا جائے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ایسی چیز کو کھانے کی رغبت دلا رہا ہو جس کے اندر اس نے شفاء رکھی ہے۔

(۹۱۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَرِضْتُ فَحَمَّانِيْ أَهْلِيْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْمَاءَ، فَعَطِشْتُ لَيْلَةً وَلَيْسَ عِنْدِيْ أَحَدٌ، فَدَنَوْتُ مِنْ قُرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَشَرِبْتُ مِنْهَا شُرْبَتِيْ وَأَنَا صَحِيْحَةٌ، فَجَعَلْتُ أَعْرِفُ صِحَّةَ تِلْكَ الشُّرْبَةِ فِيْ جَسَدِيْ۔[1]

قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ: لَا تَحْمُوا الْمَرِيْضَ شَيْئًا۔

۹۱۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں بیمار پڑی تو مجھے میرے گھر والوں نے ساری چیزیں کھانے سے روک دیا یہاں تک کہ پانی سے بھی۔ ایک رات مجھے پیاس لگی اس وقت میرے پاس کوئی نہیں تھا میں ایک لٹکائے ہوئے مشک کے پاس گئی اور پانی پی لیا اور میں ٹھیک ہو گئی، اس پانی کے پینے سے میں نے اپنے اندر صحت اور تندرستی محسوس کی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ مریض کو کسی چیز کے کھانے سے نہ روکو۔

(۲۶۵) باب الاستغسال للعين

نظر بد میں غسل کرانا

(۹۱۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((اَلْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ

(۱) صحیح۔ مستدرک حاکم: ۴/ ۴۰۸، وصححہ ووافقہ الذہبی

سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا.)) (۱)

۹۱۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر لگ جانا حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاتی تو نظر بد سبقت لے جاتی۔ اگر تم سے غسل کرنے کے لیے کہا جائے تو غسل کر ڈالو۔

(۹۱۸) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: مَرَّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَهُوَ يَغْتَسِلُ، فَقَالَ: لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ، فَمَا لَبِثَ أَنْ لُبِطَ بِهِ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقِيلَ لَهُ: أَدْرِكْ سَهْلًا صَرِيعًا، فَقَالَ: ((مَنْ تَتَّهِمُونَ بِهِ؟)) قَالُوا: عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ، فَقَالَ: ((عَلَى مَا يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ إِذَا رَأَى مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ)) وَأَمَرَهُ ((أَنْ يَتَوَضَّأَ وَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرُكْبَتَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ وَصَبَّ الْمَاءَ عَلَيْهِ.)) (۲)

قَالَ: مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَيَكْفَأُ الْإِنَاءَ مِنْ خَلْفِهِ۔ قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ وَزَادَ فِيهِ هٰذَا۔

۹۱۸۔ ابو امامہ بن سہل بن حنیف کہتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ سہل بن حنیف کے پاس سے گذرے۔ اس وقت وہ غسل کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ آج کی طرح خوبصورت چکنی جلد میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اتنے میں سہل زمین پر گر گئے، انہیں اٹھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور آپؐ نے فرمایا: کون اس کا سبب بنا ہے؟ لوگوں نے کہا عامر بن ربیعہ۔ آپؐ نے فرمایا: آخر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی جان کیوں لیتا ہے جب آدمی کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے پسند آئے تو برکت کی دعا کرے۔ اور عامر کو حکم دیا کہ وہ وضو کریں اور اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک اور دونوں گھٹنوں کو اور تہبند کے نیچے شرمگاہ کو دھوئیں پھر وہ پانی سہل کے اوپر ڈال دیا گیا۔

معمر کہتے ہیں کہ زہری نے کہا کہ برتن کا پانی نظر زدہ شخص کے پیچھے کے جانب سے

(۱) صحیح مسلم: ۴۲۔۲۱۸۸، ترمذی: ۲۰۶۲

(۲) صحیح۔ سنن ابن ماجہ: ۳۵۰۹، مسند احمد: ۳/ ۴۸۶ (۱۵۹۸۰)، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۲۵۷۲

اس کے اوپر ڈالا جائے گا۔ سفیان کہتے ہیں کہ معمر نے مجھ سے حدیث بیان کی جس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

(۲٦٦) باب فی البناء

عمارت بنانا

(۹۱۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: مَرَّ بِنَا النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا وَأَبِي نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا ، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، خُصٌّ لَنَا وَهِيَ فَنَحْنُ نُعَالِجُهُ ، فَقَالَ: ((اَلْأَمْرُ أَسْرَعُ مِمَّا تَرَوْنَ ـ)) (1)

وَرَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، وَقَالَ: فَقَالَ: ((مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ ـ))

۸۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے پاس سے گذرے اس وقت میں اور میرے باپ اپنا جھونپڑا ٹھیک کر رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ ہمارا جھونپڑا ہے جسے ہم ٹھیک کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ معاملہ اس سے بھی زیادہ جلدی کرنے کا ہے جتنا تم سمجھتے ہو۔ (یعنی دنیا میں تمہارا قیام چند دن کا ہے، اس لیے دنیا کے لیے بہت انتظام مت کرو بلکہ آخرت کے لیے سامان تیار کرنے میں جلدی کرو۔)

ابو معاویہ نے اعمش سے جو روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: میں معاملے کو اس سے بھی جلدی والا دیکھتا ہوں۔

(۹۲۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي إِعْرَاضِهِ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي بَنَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَهَدَمَهَا ، فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا لَا ـ))

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: ((إِلَّا مَا كَانَ فِي مَسْجِدٍ أَوْ ، أَوْ ـ))

(۱) صحیح۔ سنن ابوداود: ۵۲۳۵ سنن ترمذی: ۲۳۳۵ سنن ابن ماجہ: ۴۱۶۰

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى ، عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ بَنَى أَكْثَرَ مِمَّا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ كَانَ عَلَيْهِ وَبَالًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (۱)

۹۲۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس شخص سے اعراض کیا جس نے ایک بلند گنبد تعمیر کیا پھر اسے ڈھادیا، آپؐ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر عمارت اپنے مالک کے لیے وبال ثابت ہوگی سوائے اس عمارت کے جس کا بنانا ضروری ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ سوائے مسجد کے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی ضرورت سے زیادہ مکان تعمیر کیا قیامت کے دن وہ اس کے لیے وبال ہوگا۔

(۹۲۱) عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ ، أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْئٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْئٍ يَجْعَلُهُ فِي التُّرَابِ۔)) (۲)

۹۲۱۔ حضرت خباب بن ارت سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: مسلمان جو بھی خرچ کرتا ہے اس پر اسے اجر ملتا ہے سوائے اس چیز کے جس کو وہ مٹی میں ڈالتا ہے۔ (یعنی بے ضرورت عمارت بناتا ہے)

(۹۲۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((كُلُّ مَا أَنْفَقَ الْعَبْدُ مِنْ نَفَقَةٍ فَعَلَى اللّٰهِ خَلَفُهَا ضَامِنًا إِلَّا نَفَقَةً فِي بُنْيَانٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ۔))

تَابَعَهُ جَمَاعَةٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْهِلَالِيِّ وَرَوَاهُ أَيْضًا مِسْوَرُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، تَفَرَّدَا بِهِ عَنْهُ۔ (۳)

۹۲۲۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بندہ جو بھی خرچ کرتا ہے اس کا بدل عطا کرنے کا ضامن اللہ ہے سوائے اس خرچ کے جو عمارت بنانے میں کی جائے یا معصیت کے کاموں میں کی جائے۔

(۱) صحیح۔ سنن ابو داؤد: ۵۲۳۷، مسند احمد: ۳/ ۲۹ (۱۳۳۰۱) سنن ابن ماجہ: ۴۱۶۱، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۲۸۳۰

(۲) صحیح بخاری: ۵۶۷۲، مسند احمد: ۵ / ۱۰۹ (۲۱۳۷۴)، ابن ماجہ: ۴۱۶۳

(۳) ضعیف۔ حاکم: ۲/ ۵۰، وضعفہ الالبانی فی الضعیفۃ: ۸۹۸

(۹۲۳) عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الْمُسْلِمِ الْمَسْكَنَ الْوَاسِعَ، وَالْجَارَ الصَّالِحَ، وَالْمَرْكَبَ الْهَنِيءَ۔)) [1]

۹۲۳۔ نافع بن عبدالحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلم کی سعادت میں سے یہ ہے کہ اس کے پاس کشادہ گھر ہو، اچھا پڑوسی ہو اور عمدہ سواری ہو۔

(۲٦۷) باب من لم يخطر بباله استعمال الأسباب فيما ينوبه من البلايا وتوكل على ربه تبارك وتعالى

جو شخص اسباب استعمال نہ کرے بلکہ اللہ پر توکل کرے

(۹۲٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ ((جَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ مَعَهُمَا الْقَوْمُ، وَالنَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ مَعَهُمَا الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ لَيْسَ مَعَهُمَا أَحَدٌ، حَتَّى مَرَّ سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيلَ: مُوسَى وَقَوْمُهُ، وَلٰكِنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ وَذَا الْجَانِبِ۔ قَالَ: فَقِيلَ: هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَسِوَى هٰؤُلَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔)) [2]

قَالَ: فَدَخَلَ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَهُمْ شَيْئًا، وَلَمْ يَسْأَلُوهُ۔ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: نَحْنُ هُمْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ هُمْ أَبْنَاؤُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ، فَقَالَ: ((هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔))

۹۲٤۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو معراج ہوئی تو انبیاء علیہم السلام کو آپ کے سامنے سے گزارا گیا ان میں سے ایک دو نبی کے ساتھ ایک گروہ تھا اور ایک دو نبی کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔ یہاں تک کے ایک بڑی جماعت

(۱) صحیح۔ مسند احمد: ۱/ ۱٦۸ (۱۴۴۵)، مستدرک حاکم: ۴/ ۱٦٦، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۲۸۲

(۲) صحیح بخاری: ۵۷۵۲، مسلم: ۲۲۰

گزری میں نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو کہا گیا کہ یہ موسیٰ اور ان کی امت کے لوگ ہیں۔ تم اپنا سر اٹھاؤ اور دیکھو، میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس سے آسمان کا کنارہ ڈھپ گیا تھا۔ مجھ سے کہا گیا کہ یہ تمہاری امت کے لوگ ہیں، اور ان کے علاوہ تمہاری امت میں ستر ہزار آدمی ایسے ہیں جو بغیر حساب کے جنّت میں داخل ہوں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ اندر چلے گئے اور آپ نے یہ بیان نہیں فرمایا کہ یہ کون لوگ ہونگے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے بارے میں آپ سے نہیں پوچھا۔ پھر کچھ لوگ کہنے لگے وہ ہم لوگ ہیں اور کچھ کہنے لگے وہ ہمارے بیٹے ہیں جو مُسلمان پیدا ہوئے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو داغتے نہیں ہیں، نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں، نہ بدفالی کرتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

(٢٦٨) باب من حمد الله عز وجل فی السراء والضراء وشکره علی عطائه وصبر علی بلائه

خوش حالی اور تنگی میں اللہ کا شکر ادا کرنا اور مصیبتوں پر صبر کرنا

(٩٢٥) عَنْ صُهَيْبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُؤْمِنُ كُلٌّ لَهُ فِيهِ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ: إِنْ أَصَابَهُ سَرَّاءُ فَشَكَرَ اللّٰهَ فَلَهُ أَجْرٌ ، وَإِنْ أَصَابَهُ ضَرَّاءُ فَصَبَرَ فَلَهُ أَجْرٌ ، فَكُلُّ قَضَاءِ اللّٰهِ لِلْمُسْلِمِ خَيْرٌ۔)) (1)

٩٢٥۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن جس حال میں بھی ہو وہ خیر میں ہے اور یہ چیز مومن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اس کو خوشحالی ہوتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے جس پر اس کو اجر ملتا ہے اور اگر اس کو بدحالی لاحق ہوتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے جس پر اس کو اجر ملتا ہے۔ پس اللہ کا ہر فیصلہ مُسلم کے لیے بہتر ہی ہے۔

(1) صحیح مسلم: ٦٤ـ ٢٩٩٩ مسند احمد: ٤/ ٣٣٢ (١٨٩٣٩)

(٩٢٦) عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ ، فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ أَمْرِهِ ، حَتَّى يُؤْجَرُ فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِهِ۔)) (١)

٩٢٦۔ عمر بن سعد بن ابی وقاص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے مومن کا معاملہ عجیب پایا، اگر اس کو آرام پہنچتا ہے تو اللہ کی تعریف کرتا ہے اور اس کا شکر ادا کرتا ہے اور اگر اس کو مصیبت پہنچتی ہے تب بھی اللہ کی حمد بیان کرتا ہے اور صبر کرتا ہے پس مومن کو اس کے ہر کام میں اجر ملتا ہے یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی اسے اجر ملتا ہے جسے وہ اپنی بیوی کو کھلاتا ہے۔

(٩٢٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى إِلَى الْجَنَّةِ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ۔)) (٢)

٩٢٧۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے ان لوگوں کو جنت کی طرف بلایا جائے گا جو آرام و تکلیف ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

(٩٢٨) عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔ (٣)

٩٢٨۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند سے بھی آئی ہے۔

(٩٢٩) عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔)) (٤)

٩٢٩۔ یہ حدیث ابن عباس سے ایک تیسری سند سے بھی آئی ہے۔

(٩٣٠) عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ ، مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَا يَحْمَدُهُ۔))

---

(١) صحیح۔ مسند احمد ١/ ١٨٢، ١٨٣/ ١٨٤ (١٥٧٥)، سنن الکبریٰ بیہقی: ٣/ ٣٧٥، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ١٤١

(٢) ضعیف۔ شعب الایمان للبیہقی: ٤٤٨٣، مستدرک حاکم: ١/ ٥٠٢، وضعفہ الالبانی فی الضعیفہ: ٦٣٢

(٣) ضعیف۔ سابق حدیث ٩٢٧

(٤) ضعیف۔ ایضاً

ہٰکَذَا جَاءَ مُرْسَلًا بَیْنَ قَتَادَۃَ وَمَنْ فَوْقَہٗ۔

وَرُوِیَ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا: ((أَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ۔))(۱)

۹۳۰۔ قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شکر کا سر الحمد للہ کہنا ہے اور جس بندے نے اللہ کی حمد بیان نہیں کی اس نے اللہ کا شکریہ ادا نہیں کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد للہ ہے۔

(۹۳۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ: ((أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِیَھُنَّ فَقَدْ أُعْطِیَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ: قَلْبٌ شَاکِرٌ ، وَلِسَانٌ ذَاکِرٌ ، وَبَدَنٌ عَلَی الْبَلَاءِ صَابِرٌ ، وَزَوْجَۃٌ لَا تَبْغِیْہِ خَوْنًا فِیْ نَفْسِھَا وَلَا مَالِہٖ۔))(۲)

۹۳۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں جسے دے دی گئیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی دی گئی۔ اللہ کا شکر ادا کرنے والا دل، اللہ کا ذکر کرنے والی زبان، مصیبت پر صبر کرنے والا بدن اور ایسی بیوی جو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرتی ہو۔

(۹۳۲) عَنْ أَبِیْ ہُرَیْرَۃَ ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم : ((أَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ: إِنَّ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنَ بِمَنْزِلَۃِ کُلِّ خَیْرٍ ، یَحْمَدُنِیْ وَأَنَا أَنْزِعُ رُوْحَہٗ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْہِ۔))(۳)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ تَخْرُجُ نَفْسُہٗ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْہِ وَہُوَ یَحْمَدُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ۔))

۹۳۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا مومن بندہ ہر خیر کے مقام پر ہوتا ہے اور میری تعریف اس وقت

(۱) ضعیف۔ شعب الایمان للبیہقی: ۴۳۹۵، شرح السنۃ: ۱۲۶۴، ضعفہ الالبانی

(۲) ضعیف۔ شعب الایمان للبیہقی: ۴۴۲۹، وضعفہ الالبانی فی الضعیفۃ: ۴/ ۱۰۴

(۳) صحیح۔ مسند احمد: ۲/ ۳۴۱ (۸۴۹۲)، صححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۱۶۳۲

بھی کرتا ہے جب میں اس کی روح اس کے پہلو سے نکالتا ہوں۔ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن کی جان نکالی جاتی ہے تب بھی وہ اللہ کی تعریف کرتا ہے۔

(۹۳۳) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ الأَمْرُ يَسُرُّهُ ، قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔)) وَإِذَا أَتَاهُ الأَمْرُ يَكْرَهُهُ ، قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ۔))(۱)

۹۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس جب کوئی ایسا معاملہ آتا جس سے آپؐ خوش ہوتے تو فرماتے اللہ کا شکر ہے جس کی نعمت سے نیکیوں کی تکمیل ہوتی ہے۔ اور جب آپؐ کے سامنے ایسا معاملہ آتا جو آپؐ کو ناپسند ہوتا تو فرماتے: ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔

(۲۶۹) باب المؤمن قل ما يخلو من البلاء لما يراد به من الخير
بہت کم ایسا ہوگا کہ مومن کے اوپر بلائیں نہیں آئیں گی

(۹۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُفِيئُهُ ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرِ الأُرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى يُسْتَحْصَدَ۔))(۲)

۹۳۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال کھیتی (کے نرم پودوں) کی طرح ہے جس کو ہوائیں ہلاتی رہتی ہیں اور مومن کو ہمیشہ تکلیف پہنچتی رہتی ہے۔ اور منافق صنوبر کے درخت کی طرح ہے وہ ہلایا نہیں جاتا یہاں تک کہ اس کو کاٹ لیا جاتا ہے۔

(۹۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا

(۱) صحیح۔ مسند احمد: ۱/۲۶۸، صححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۱۶۳۲

(۲) صحیح بخاری: ۵۶۴۴، صحیح مسلم: ۵۸۔۲۸۰۹

يُصِبْ مِنْهُ۔)) (1)

۹۳۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔

(۹۳۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ أَعْظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ ، وَأَنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ۔)) (2)

وَقَالَ: ((إِنَّمَا الصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الْأُولَى۔)) قَالَ: قُتَيْبَةُ وَسِنَانُ بْنُ لُهَيْمَا ، غَيْرُ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ۔

۹۳۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑا بدلہ بری مصیبت کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان کو آزمائش میں ڈالتا ہے پس جو شخص اس پر راضی رہتا ہے اس کیلئے اللہ کی خوشنودی ہے اور جو شخص ناراض ہوتا ہے اس کے لیے اللہ کی ناراضگی ہے اور آپ نے فرمایا کہ: صبر اس وقت کیا جائے جب پہلا صدمہ لاحق ہو۔ (یعنی مصیبت آتے ہی)

(۹۳۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا ابْتَلَاهُمْ۔)) (3)

سِنَانٌ هٰذَا أَبُو ابْنُ رَبِيعَةَ ، أَبُو رَبِيعَةَ الْحَضْرَمِيُّ۔

وَرَوَاهُ أَيْضًا مَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مُرْسَلًا: ((إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ ، فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ ، وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ۔))

۹۳۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے لیے بھلائی چاہتا ہے تو ان کو آزمائش میں ڈالتا ہے۔

اس روایت کو محمود بن لبید نے بھی نبی ﷺ سے مرسلاً بیان کیا ہے: جب اللہ

---

(۱) صحیح بخاری: ۵۶۴۵، مسند احمد: ۲/ ۲۷۳

(۲) حسن۔ سنن ترمذی: ۲۳۹۶ سنن ابن ماجہ: ۴۰۳۱، حسنہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۱۴۶

(۳) صحیح۔ مسند احمد: ۵/ ۴۲۸، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۱۴۶

تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے پس جو شخص صبر کرے اس کیلئے صبر (کا پھل) ہے، اور جو شخص آہ واویلا کرے اس کے لیے آہ واویلا ہے۔

(۹۳۸) عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أُمَّتِي أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ، إِنَّمَا عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا: الزَّلَازِلُ، وَالْقَتْلُ، وَالْبَلَاءُ۔))(۱)

۹۳۸۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت ایک ایسی امت ہے جس پر رحم کیا گیا ہے، اس کے لیے آخرت میں عذاب نہیں ہے بلکہ اس کا عذاب دنیا میں ہے اور وہ زلزلہ، قتل اور بلاء ہے۔

(۹۳۹) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يَزِيدَ، فَجَعَلَ يُؤْتَى بِرُؤُوسِ الْخَوَارِجِ، قَالَ: وَكَانُوا إِذَا مَرُّوا بِرَأْسٍ، قُلْتُ: إِلَى النَّارِ، قَالَ: فَقَالَ لِي: لَا تَفْعَلْ يَا ابْنَ أَخِي، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((يَكُونُ عَذَابُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي دُنْيَاهَا۔))(۲)

۹۳۹۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس عبد اللہ بن یزید بھی تھے، اتنے میں خارجیوں کا سر لایا جانے لگا جب وہ کسی سر کے پاس سے گزرتے تو میں کہتا کہ جہنم میں جاؤ، انہوں نے مجھ سے کہا: اے میرے بھتیجے! ایسا مت کہو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اس امت کا عذاب دنیا میں ہے۔

(۹۴۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، أَنَّ رَجُلًا لَقِيَ امْرَأَةً كَانَتْ بَغِيًّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: فَجَعَلَ يُلَاعِبُهَا حَتَّى بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ: مَهْ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ ذَهَبَ بِالشِّرْكِ وَجَاءَ بِالْإِسْلَامِ فَوَلَّى الرَّجُلُ فَأَصَابَ وَجْهَهُ الْحَائِطُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ ﷺ: ((أَنْتَ عَبْدٌ أَرَادَ اللّٰهُ بِكَ خَيْرًا، إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ

(۱) صحیح۔ سنن ابو داؤد: ۴۲۷۸ مسند احمد: ۴/ ۴۱۰، ۴۱۸ (۱۹۶۷۸) مستدرک حاکم: ۴/ ۴۴۴، وصحہ الالبانی فی الصحیحہ: ۹۵۹

(۲) صحیح۔ مستدرک حاکم: ۴/ ۲۵۴، وصحہ ووافقہ الذہبی

لَهُ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ ، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَرًّا أَمْسَكَ عَلَيْهِ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ الْقِيَامَةَ كَأَنَّهُ عَيْرٌ۔)) (۱)

زَادَ فِيهِ غَيْرُهُ عَنْ عَفَّانَ : ((فَتَرَكَهُ ، وَوَلَّى وَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا حَتَّى أَصَابَ وَجْهُهُ الْحَائِطَ۔))

۹۴۰۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک عورت سے ملاقات کی جو زمانہ جاہلیت میں بدکار تھی وہ اس سے دل لگی کرنے لگی یہاں تک کہ انہوں نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا اس نے کہا، ہٹو، اللہ نے شرک کو مٹادیا اور اسلام کو لے آیا پھر وہ مڑے تو ان کا چہرہ دیوار سے ٹکرا گیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کے ایسے بندے ہو جس کے ساتھ اللہ نے بھلائی کرنا چاہی اس لیے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کے گناہ کی سزا اسے دنیا میں ہی دے دیتا ہے، اور جب کسی بندے کے لیے برائی چاہتا ہے تو اس کے گناہ کو روک کر رکھتا ہے یہاں تک کہ روز قیامت اس کو پوری سزا دے گا، گویا وہ گدھا ہے (جس پر گناہوں کا بوجھ لدا ہوگا) بعض روایتوں میں ہے جو عفان سے آئی ہے اس کو اس نے چھوڑ دیا اور مڑ کر جانے لگا اور اس کو دیکھنے لگا یہاں تک کہ اس کا چہرا دیوار سے ٹکرا گیا۔

(۹۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔)) (۲)

۹۴۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت۔

(۹۴۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَعْرَابِيٍّ : ((هَلْ أَخَذَتْكَ أُمُّ مِلْدَمٍ قَطُّ ؟)) قَالَ: مَا أُمُّ مِلْدَمٍ ؟ قَالَ: ((حَرٌّ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ)) قَالَ: قَالَ: مَا وَجَدْتُ هٰذِهِ قَطُّ ۔ فَقَالَ: ((فَهَلْ أَخَذَكَ الصُّدَاعُ قَطُّ ؟)) قَالَ: وَمَا

(۱) صحیح۔ سنن ترمذی: ۲۳۹۶، مسند احمد: ۴/ ۸۷، مستدرک حاکم: ۴/ ۶۰۸، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۱۲۲۰

(۲) صحیح مسلم: ۱۔ ۲۹۵۶، ترمذی: ۲۳۲۴، ابن ماجہ: ۴۱۱۳

الصُّدَاعُ؟ قَالَ: ((عِرْقٌ يَضْرِبُ عَلَى الإِنْسَانِ فِي رَأْسِهِ)) قَالَ: مَا وَجَدْتُ بِهَذَا قَطُّ۔ فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا۔)) (۱)

۹۴۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی سے کہا کہ کیا تمہیں ام ملدم کی بیماری کبھی ہوئی ہے اس نے کہا ام ملدم کیا ہے؟ آپؐ نے کہا: چمڑے اور گوشت کے درمیان جو گرمی ہے (یعنی بخار) اس نے کہا مجھے بخار کبھی نہیں آیا، آپؐ نے فرمایا: کیا کبھی تمہیں صداع (یعنی سر درد) ہوا ہے؟ اس نے کہا: یہ صداع کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: آدمی کے سر میں جو رگ تکلیف دیتی ہے۔ اس نے کہا مجھے کبھی سر درد نہیں ہوا جب وہ آدمی جانے لگا تو آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص یہ پسند کرے کہ کسی جہنمی آدمی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

(۲۷۰) باب من أشد الناس بلاء
سب سے زیادہ کس کی آزمائش ہوتی ہے

(۹۴۳) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مَوْعُوكٌ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَوَجَدَ حَرَارَتَهَا فَوْقَ الْقَطِيفَةِ۔ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: مَا أَشَدَّ حَرَّ حُمَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّا كَذَلِكَ يُشَدَّدُ عَلَيْنَا الْبَلاءُ وَيُضَاعَفُ لَنَا الأَجْرُ)) ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ أَشَدُّ النَّاسِ بَلاءً؟ قَالَ: ((الأَنْبِيَاءُ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ الْعُلَمَاءُ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ الصَّالِحُونَ كَانَ أَحَدُهُمْ يُبْتَلَى بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ إِلَّا الْعَبَاءَةَ يَلْبَسُهَا، وَيُبْتَلَى بِالْقُمَّلِ حَتَّى تَقْتُلَهُ، وَلأَحَدُهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِالْبَلاءِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِالْعَطَاءِ۔)) (۲)

حَدِيثُ زِيَادَةِ وُعْكِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ ابْنُ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،

(۱) صحیح۔ موارد الظمآن للہیثمی: ۷۰۳، مسند احمد: ۲/۳۳۲، الادب المفرد للبخاری: ۴۹۵

(۲) صحیح۔ سنن ابن ماجہ: ۴۰۲۴۔ الادب المفرد: ۵۱۹، مستدرک حاکم: ۳/۳۴۳، الالبانی فی الصحیحہ: ۱۴۴

وَحَدِيثُ: أَشَدُّ النَّاسِ بَلاءً رُوِيَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۹۴۳۔ عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، آپؐ کو سخت بخار تھا اور آپؐ چادر اوڑھے ہوئے تھے، انہوں نے اپنا ہاتھ آپؐ کے اوپر رکھا تو اس کی گرمی چادر کے اوپر بھی محسوس کی۔ وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ کو کتنا تیز بخار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اوپر ایسے ہی سخت مُصیبت نازل ہوتی ہے اور ہمارے لیے دوہرا اجر بھی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! سب سے زیادہ مصیبتیں کس پر آئی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: انبیاء پر، انہوں کہا: پھر کس پر؟ آپؐ نے فرمایا: پھر عُلماء پر، انہوں نے کہا: پھر کس پر؟ آپؐ نے فرمایا: پھر صالحین پر، ان میں سے بعض پر ایسی فقر و محتاجی لاحق ہوتی کہ ایک عباء کے علاوہ

کوئی کپڑا میسر نہیں ہوتا اور کھٹمل کی آزمائش میں ڈالا جاتا یہاں تک کہ وہ اسے کاٹ کر مار ڈالتے اور وہ اس مُصیبت پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم انعام ملنے پر خوش ہوتے ہو۔

رسول اللہ ﷺ کے بخار کی روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور سب سے سخت آزمائش والی روایت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مرفوعاً آئی ہے۔

(۹۴٤) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلاءً؟ قَالَ: ((اَلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ، حَتَّى يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى قَدْرِ دِينِهِ، فَإِنْ كَانَ صُلْبَ الدِّينِ اشْتَدَّ بَلاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ ذٰلِكَ أَوْ قَدْرِ ذٰلِكَ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَدَعَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ۔))[1]

۹۴۴۔ مصعب بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول سب سے زیادہ مصیبتیں کس پر آئی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: انبیاء پر، پھر جو عمل

(۱) صحیح۔ ترمذی: ۲۳۹۸، ابن ماجہ: ۴۰۲۳، مسند احمد: ۱/ ۱۷۳(۱۴۸۱) ابن حبان: ۲۹۰۰، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۱۴۳

میں ان کے مثل ہوں حتیٰ کے آدمی اپنے دین کے بقدر آزمایا جاتا ہے، پس جس کا دین زیادہ قوی ہو اس پر زیادہ بلائیں آتی ہیں اور جس کا دین کمزور ہو اس پر اسی طرح بلائیں کم نازل ہوتی ہیں، پس بندہ مصیبتوں میں ڈالا جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین پر اس حال میں چلنے لگتا ہے کہ اس کی کوئی غلطی باقی نہیں رہ جاتی۔

(۲۷۱) باب ما یرجی فی المصیبات من تکفیر السیئات ورفع الدرجات

مصیبت میں گناہ معاف ہوتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں

(۹۴۵) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ الصَّلاحُ بَعْدَ هٰذِهِ الآيَةِ: ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ فَكُلُّ سُوءٍ عَمِلْنَاهُ جُزِينَا بِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ)) قَالَهَا ثَلاثًا ((أَلَسْتَ تَمْرَضُ ، أَلَسْتَ تَحْزَنُ ، أَلَسْتَ تَنْصَبُ ، أَلَسْتَ يُصِيبُكَ اللَّأْوَاءُ ؟)) قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: ((فَهُوَ مَا تُجْزَوْنَ بِهِ فِي الدُّنْيَا۔))[1]

۹۴۵۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس آیت کے بعد اب ہمارے لیے بہتری کیسے ہو سکتی ہے "من يعمل سوءً يجز به" (جو برا کام کرے گا اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا) پس جو بھی برائی ہم نے کی ہے اس کا ہمیں بدلہ ملے گا، آپؐ نے فرمایا: ابوبکر اللہ تمہیں معاف کرے آپ نے ایسا تین بار کہا، کیا تم بیمار نہیں ہوتے ہو، کیا تمہیں غم نہیں لاحق ہوتا، کیا تم تھکتے نہیں ہو، کیا تمہیں تکلیف نہیں پہنچتی ہے؟ میں نے کہا ہاں، آپؐ نے فرمایا: پس یہی سزا ہے جو دنیا میں برے اعمال کے بدلہ تمہیں دی جاتی ہے۔

(۹۴۶) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ

(۱) صحیح۔ سنن ترمذی: ۳۰۳۹، مسند احمد: ۱/ ۱۱(۶۸) صحیح ابن حبان: ۲۹۱۰ مستدرک حاکم: ۳/ ۷۴، وصححہ الالبانی فی صحیح الترغیب

وَلَا حَزَنٍ، حَتَّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ، إِلَّا كَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتٍ۔)) (۱)

۹۴۶۔ عطاء بن یسار حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: مسلمان کو جو بھی تھکن، لاغری، بیماری اور غم لاحق ہوتی ہے، اس سے اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کو اگر کسی چیز کی فکر لاحق ہوتی ہے تو اس سے بھی اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

(۹۴۷) عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُؤْمِنُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ، حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا۔)) (۲)

وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَزَادَ فِيهِ: ((وَالنَّكْبَةُ يُنْكَبُهَا۔))

۹۴۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے اس سے اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں یہاں تک کہ اگر ایک کانٹا بھی اسے چبھتا ہے تب بھی اس کا گناہ معاف ہوتا ہے۔

معمر نے ابن شہاب سے جو روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں اور "جو مصیبت اسے پہنچے۔"

(۹۴۸) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطِيئَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً)) (۳)

۹۴۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس مومن کو بھی کوئی کانٹا چبھتا ہے یا اس سے زیادہ کوئی تکلیف اسے لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔

(۹۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُونُ لَهُ

---

(۱) صحیح بخاری: ۵۶۴۱ صحیح مسلم: ۵۲۔۲۵۷۳
(۲) صحیح بخاری: ۵۶۴۰ صحیح مسلم: ۴۹۔۲۵۷۲
(۳) صحیح بخاری: ۵۶۴۸ صحیح مسلم: ۴۵۔۲۵۷۱

الْمَنْزِلَةُ عِنْدَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَمَا يَبْلُغُهَا بِعَمَلٍ ، فَلَا يَزَالُ يَبْتَلِيهِ حَتَّى يَبْلُغَهُ ذَلِكَ۔)) (1)

وَقَدْ رُوِّينَا فِي هَذَا الْمَعْنَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

وَفِي ذَلِكَ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْمُصِيبَةَ قَدْ يَكُونُ فِيهَا رَفْعُ الدَّرَجَاتِ بَعْدَ تَكْفِيرِ السَّيِّئَاتِ۔

۹۴۹حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے پاس آدمی کا ایک مرتبہ ہوتا ہے جہاں تک وہ اپنے عمل سے نہیں پہنچ پاتا پھر اللہ تعالیٰ اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے ذریعہ اس مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے۔

اس معنی میں ایک اور حدیث محمد بن خالد سلمی نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مصیبت سے گناہ معاف ہونے کے بعد درجات بھی بلند ہوتے ہیں۔

(۹۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي مَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ۔)) (2)

۹۵۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مردوں اور عورتوں کو ان کے مال، ان کی جان، اور ان کی اولاد میں مسلسل آزمایا جائے گا یہاں تک کہ وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کریں گے کہ ان کے اوپر کوئی گناہ باقی نہ رہ جائے گا۔

(۹۵۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((اَلْحُمَّى كِيرٌ مِنْ جَهَنَّمَ ، فَمَا

(۱) حسن۔ مستدرک حاکم: ۳/ ۱۱۲، وحسنہ الالبانی فی الصحیحہ: ۲۵۹۹

(۲) صحیح۔ سنن ترمذی: ۲۳۹۹ مسند احمد: ۲/ ۲۸۷ (۷۸۵۹) صحیح ابن حبان: ۲۹۱۳ و ۲۹۲۴، الادب المفرد: ۴۹۴

أَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْهَا كَانَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ۔)) (1)

ہٰذَا حَدِيثٌ مُخْتَلَفٌ فِيهِ عَلَى أَبِي صَالِحٍ، قَدْ ذَكَرْنَا وُجُوهَهُ فِي غَيْرِ ہٰذَا الْمَوْضِعِ۔

۹۵۱۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار جہنم کی بھٹی ہے اور مومن کو جو بخار ہوتا ہے وہ جہنم میں سے اس کا حصہ ہے۔ (یعنی اسے دنیا ہی میں بخار کی شکل میں سزا مل جاتی ہے)

(۹۵۲) عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَةٍ: ((لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔)) (2)

۹۵۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے کہا: تم بخار کو گالی مت دو اس لیے کہ وہ آدمی کے گناہوں کو ایسے ہی مٹا دیتا ہے جیسے کہ لوہار کی بھٹی لوہے کا میل صاف کر دیتی ہے۔

(۹۵۳) عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلُ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ حِينَ يُصِيبُهُ الْوَعْكُ أَوِ الْحُمَّى كَمَثَلِ حَدِيدَةٍ تُدْخَلُ فِي النَّارِ فَيَذْهَبُ خَبَثُهَا وَيَبْقَى طَيِّبُهَا۔)) (3)

۹۵۳۔ عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن أزھر اپنے باپ عبدالرحمٰن بن ازھر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن بندہ کو جب بخار ہوتا ہے تو اس کی مثال اس لوہے کی طرح ہے جو آگ میں ڈالا جائے اور اس کا میل کچیل دور ہو جائے اور اچھا اور خالص لوہا باقی رہ جائے۔

(۹۵٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، يَقُولُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ عَنْهُمَا الْجَنَّةَ . . . يُرِيدُ

(1) حسن۔ مسند احمد: ۵/ ۲۵۲ (۲۲۱۶۵) سنن ابن ماجہ: ۳۴۷۵، وحسنہ الالبانی فی الصحیحہ: ۱۸۲۲

(2) صحیح مسلم: ۵۳۔۲۵۷۵۔ الادب المفرد: ۵۲۵

(3) صحیح۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۳۴۷، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۱۷۱۴

عَيْنَيْهِ...))[1]

۹۵۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے بندے کو دونوں محبوب چیزیں (یعنی آنکھیں) چھین کر آزمائش میں ڈالوں اور وہ اس پر صبر کرے تو اس کے بدلے میں اسے جنّت عطا کروں گا۔

(۹۵۵) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكَيْنِ، فَيَقُولُ: انْظُرُوا مَا يَقُولُ لِعُوَّادِهِ فَإِنْ هُوَ إِذَا جَاؤُوهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ رَفَعَا ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ، فَيَقُولُ: لِعَبْدِي عَلَيَّ إِنْ تَوَفَّيْتُهُ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَإِنْ شَفَيْتُهُ أَنْ أُبْدِلَهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ، وَأَنْ أُكَفِّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ۔))[2]

هٰكَذَا جَاءَ مُرْسَلًا وَرُوِيَ مِنْ أَوْجُهٍ أُخَرَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَوْصُولًا، وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَعْنَاهُ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا۔

۹۵۵۔ عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو فرشتوں کو بھیجتا ہے اور کہتا ہے کہ اس بندہ کو دیکھو کہ اپنی عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ پس اگر وہ اللہ کی تعریف بیان کرتا ہے تو فرشتے جا کر اللہ سے بیان کرتے ہیں حالانکہ اللہ جانتا ہے (کہ اس کے بندہ نے کیا کہا ہے) پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے کہ اب میرے اوپر یہ چیز واجب ہو گئی ہے کہ اگر میں اس کو وفات دوں تو اسے جنّت میں داخل کروں اور اگر اس کو شفا دوں تو اس کا گوشت و خون پہلے سے بہتر بنا دوں اور اس کے گناہوں کو معاف کر دوں۔

یہ حدیث مرسل ہے لیکن دوسرے طریقوں سے حضرت ابو سعید خدری سے موصولاً آئی ہے اور اس معنی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً اور موقوفاً روایت ہے۔

---

(۱) صحیح بخاری: ۵۶۵۳، مسند احمد: ۳/ ۱۴۴ (۱۲۴۶۸)۔

(۲) صحیح۔ موطا امام مالک: رقم: ۲، ۵/ ۹۴۰، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۲۷۰

(۹۵۶) عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ إِبْرَاهِيمُ السَّكْسَكِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى، وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ يَزِيدُ يَصُومُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مِرَارًا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا۔)) [1]

۹۵۶۔ ابواسماعیل ابراہیم سکسکی کہتے ہیں کہ ابوبردہ بن ابی موسیٰ اور یزید بن ابی کبشہ ایک سفر میں ساتھ تھے۔ یزید روزہ رکھتے تھے ابوبردہ نے ان سے کہا کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ سے کئی بار یہ سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے لیے وہی اجر لکھا جاتا ہے جو وہ حالت صحت میں اور اقامت میں عمل کرتا تھا۔

(۹۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ إِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔)) [2]
وَقَالَ: ((اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔))

۹۵۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی ایک راستے پر چل رہا تھا اس کو راستے میں کانٹے کی ایک شاخ ملی اس نے اس کو راستے سے ہٹا دیا، اللہ نے اس کا یہ عمل قبول کر لیا اور اس کو بخش دیا۔
آپؐ نے فرمایا: شہداء پانچ ہیں: طاعون کی بیماری میں مرنے والا، پیٹ کے درد میں مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، دیوار منہدم ہونے کی وجہ سے جس کی موت ہو، اور اللہ کے راستہ (جہاد) میں جو قتل کیا جائے۔

(۹۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((اَلَّذِي يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ بِالْبَطْنِ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ غَرِيقًا شَهِيدٌ، وَالنُّفَسَاءُ شَهِيدَةٌ۔))

(۱) صحیح بخاری: ۲۹۹۶ سنن ابوداود: ۳۰۹۱
(۲) صحیح بخاری: ۲۴۲۷، صحیح مسلم: ۱۹۱۴

وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَادَ: ((وَالْخَارُّ عَنْ دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهِيدٌ، وَالْمَجْنُوبُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهِيدٌ۔)) يَعْنِي ذَاتَ الْجَنْبِ۔ (۱)

۹۵۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کے راستے میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، اور جو شخص پیٹ کے درد میں مرے وہ شہید ہے، اور جو شخص ڈوب کر مرے وہ شہید ہے اور جو عورت بچہ کی پیدائش کی وجہ سے مرے وہ شہید ہے۔

عمر بن حکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: جو شخص اللہ کے راستے میں اپنی سواری سے گر کر مرے وہ شہید ہے اور جو نمونیہ کی بیماری میں مرے وہ شہید ہے۔

(۹۵۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا مَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ مُنْذُ عَرَفْنَا الْإِسْلَامَ فَرَحَنَا بِهِ، قَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُؤْجَرُ فِي هِدَايَتِهِ السَّبِيلَ، وَإِمَاطَتِهِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَفِي تَعْبِيرِهِ بِلِسَانِهِ عَنِ الْأَعْجَمِ، وَأَنَّهُ يُؤْجَرُ فِي إِتْيَانِهِ أَهْلَهُ، حَتَّى إِنَّهُ لَيُؤْجَرُ فِي السِّلْعَةِ تَكُونُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ فَيَلْمَسُهَا فَتُخْطِئُهَا كَفُّهُ فَيَخْفِقُ لَهَا فُؤَادُهُ فَيُرَدُّ عَلَيْهِ وَيُكْتَبُ لَهُ أَجْرُهَا۔)) (۲)

۹۵۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک حدیث بیان کی جس کو سن کر ہمیں اتنی خوشی ہوئی کہ اس سے پہلے ہمیں اسلام لانے کے وقت سے کسی چیز سے نہیں ہوئی تھی، آپ نے فرمایا: اگر مومن راستہ بتا دے تو اس کو اجر ملتا ہے، اگر راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دے تو اجر ملتا ہے، اگر دوسروں کی زبان کا ترجمہ کرے تو بھی اجر ملتا ہے اور اگر وہ اپنی بیوی کے پاس آئے تو بھی اس کو اجر ملتا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی چیز اس کے دامن میں لگی ہوئی ہے پھر جب اس کو چھوئے تو ہتھیلی لگنے سے گر جائے اور اس کا دل دھڑکنے لگے پھر وہ سامان اس کو لوٹا دیا جائے (یعنی وہ کھویا ہوا سامان مل جائے) ایسی صورت میں بھی اس کے

(۱) صحیح مسلم: ۱۶۵۔ ۱۹۱۵ سنن ابوداؤد: ۲۸۰۴، مسند احمد: ۲/۴۴۱

(۲) ضعیف۔ شعب الایمان: ۷/۱۸۹، رقم: ۹۹۵۹ وضعفہ الالبانی فی الضعیفۃ: ۵/۳۰۵، رقم: ۲۲۷۷

لیے اجر لکھا جائے گا۔ (کیونکہ اسے گھبراہٹ لاحق ہوئی ہے)

(۲۷۲) باب كراهية تمني الموت لضر نزل به
تکلیف میں موت کی تمنّا کرنا درست نہیں

(۹٦۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔)) (۱)

۹٦۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنّا نہ کرے اور اگر اسے تمنّا ہی کرنی ہے تو یہ کہے، اے اللہ جب تک میری زندگی میرے لیے بہتر ہو تو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔

(۲۷۳) باب المريض يحسن ظنه بالله عز وجل ويرجو رحمته
مریض اللہ کے بارے میں اچھا گمان رکھے
اور اس سے رحمت کی امید رکھے

(۹٦۱) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ، يَقُولُ: ((لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔)) (۲)

۹٦۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ کی وفات سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص نہ مرے مگر اس حالت میں کہ اللہ پر اچھا گمان رکھتا ہو۔

(۲۷۴) باب المصيبة بالأولاد

(۱) صحیح بخاری: ۵٦٧١ صحیح مسلم: ۱۰۔۲٦٨۰

(۲) صحیح مسلم: ۸۱۔۲۸۷۷ سنن ابو داؤد: ۳۱۱۳ سنن ابن ماجہ: ۴۱٦۷

اولاد کی مُصیبت

(٩٦٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ ... يَعْنِي مِنَ الْوَلَدِ ... لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔))[1]

۹۶۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے تین لڑکے جو ابھی سن بلوغت کو نہ پہنچے ہوں وفات پا جائیں تو اس کو آگ نہیں چھوئے گی مگر قسم اتارنے کے لیے۔ (یعنی بہت کم مدت)

(٩٦٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِي، فَقَالَ: لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ۔[2]

۹۶۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے تین بچوں کو دفن کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تو نے جہنم سے بچنے کے لیے اپنے لیے بہت ہی مضبوط باڑہ بنالیا ہے۔

(٩٦٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَاحْتَسَبَهُمْ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَانِ۔))[3]

قَالَ مَحْمُودٌ: فَقُلْتُ لِجَابِرٍ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ لَوْ قُلْتُمْ: وَاحِدًا لَقَالَ: وَاحِدٌ قَالَ: وَأَنَا وَاللّٰهِ أَظُنُّ ذَاكَ۔

۹۶۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے تین لڑکے مرجائیں اور وہ ان کی موت پر صبر کرے تو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول اگر دو مرجائیں، تو آپ نے فرمایا: دو بھی۔

(۱) صحیح بخاری: ۱۲۵۱، صحیح مسلم: ۱۵۰۔ ۲۶۳۲

(۲) صحیح مسلم: ۱۵۵۔ ۲۶۳۶، الادب المفرد للبخاری: ۱۴۳

(۳) صحیح ۔ الادب المفرد للبخاری: ۱۴۶

محمود (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے جابر سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اگر آپ لوگ ایک کہتے تو رسول اللہ ﷺ ایک بھی کہہ دیتے، جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میرا بھی یہی گمان ہے۔

(٩٦٥) عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ أَبَا إِيَاسٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ بُنَيٌّ لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتُحِبُّهُ؟)) قَالَ: أَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا أُحِبُّهُ۔ قَالَ: فَفَقَدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا فَعَلَ بُنَيُّ فُلَانٍ؟)) قَالُوا: تُوُفِّيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَا يَسُرُّكَ أَنَّهُ كُلَّمَا أَتَيْتَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ تَسْتَفْتِحُهُ يَسْعَى حَتَّى يُفْتَحَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: لَهُ خَاصَّةً أَمْ لَنَا كُلُّنَا؟ فَقَالَ: ((لَكُمْ كُلُّكُمْ۔))[1]

٩٦٥۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن قرۃ ابوایاس سے سنا وہ اپنے باپ سے روایت کر رہے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا بچہ لے کر آتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: کیا تم اس سے محبّت کرتے ہو؟ اس نے کہا: اللہ آپؐ سے اسی طرح محبّت کرے جیسے میں اس سے محبّت کرتا ہوں، پھر کچھ دن تک وہ آدمی آپؐ سے نہیں ملا، آپؐ نے فرمایا: فلاں کے لڑکے کو کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ وہ تو مر گیا، آپؐ نے فرمایا: کیا تمھیں اس بات سے خوشی نہیں ہوگی کہ جب تم جنّت کے کسی دروازے پر پہنچو اور اس کو کھولنے کے لیے آواز دو تو وہ بچہ دوڑتے ہوئے آئے اور دروازہ کھول دے، ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ چیز اسی کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تم سب کے لیے ہے۔

(٢٧٥) باب الصبر والاسترجاع مع الرخصة فى البكاء من غير نياحة ولا خمش وجوه ولا شق جيوب

صبر کرنا، انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا

(١) صحیح۔ سنن النسائی: ١٨٧١، مسند احمد: ٥/ ٣٥ (٢٠٣٦٥)

بغیر نوحہ کئے اور گریبان پھاڑے آنسو بہانا

(٩٦٦) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ: أَرْسَلَتِ ابْنَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنَّ ابْنِي قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِءُ السَّلَامَ ، وَيَقُولُ: ((إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ ، وَلَهُ مَا أَعْطَى ، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَرَجُلٌ ، فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: كَأَنَّهَا شَنٌّ ـ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ ـ))(1)

٩٦٦۔اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب) نے آپؐ کو کہلا بھیجا کہ میرا ایک بیٹا مر رہا ہے آپؐ تشریف لے آیئے آپؐ نے سلام کہلا بھیجا اور یہ کہا کہ اللہ ہی کے لیے یہ ساری چیزیں ہیں وہ جو چاہے لے لے اور جو چاہے عنایت کرے اور ہر بات کا اس کے پاس ایک مقررہ وقت ہے تو تم صبر کرو۔ پھر انہوں نے قسم دے کر کہلا بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لایئے۔ اس وقت آپؐ اٹھے آپکے ساتھ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور ایک اور آدمی تھے۔ وہ بچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اٹھا کر لایا گیا وہ دم توڑ رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا جیسے پرانی مشک، یہ حال دیکھ کر آپؐ کی آنکھوں سے آنسو آ گئے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ رونا کیسا؟ آپؐ نے فرمایا: یہ تو اللہ کی رحمت ہے جو اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ انہیں بندوں پر رحم کرے گا جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔

(٩٦٧) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا ، إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا ـ))

(1) صحیح بخاری: ١٢٨٤ صحیح مسلم: ١١۔٩٢٣

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: فَذَكَرَهُ قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ ، قُلْتُ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللّٰهُ لِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ۔ (۱)

۹۶۷۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس مسلم کو کوئی مصیبت پہنچے پھر وہ "اناللہ واناالیہ راجعون" پڑھے جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے پھر یہ دعا پڑھے: اے اللہ تو مجھے میری مصیبت پر اجر دے اور اس سے بہتر عطا کر، تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر عطا کرے گا۔

ایک دوسری سند سے یہ روات آئی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث بیان کی پھر کہا: جب ابوسلمہ کی وفات ہوئی تو میں نے کہا کہ ابوسلمہ سے بہتر کون مسلمان ہو سکتا ہے وہ پہلا گھر ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی، پھر میں نے یہ دعا پڑھی چناں چہ اللہ نے میرے لیے رسول اللہ ﷺ کو اس کا بدل عطا کیا۔

(۹۶۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَذَكَرَ قِصَّةً فِي إِبْرَاهِيمَ ابْنِ النَّبِيِّ ﷺ ، ثُمَّ قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ ، فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَقَالَ: ((تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يُرْضِي رَبَّنَا ، وَاللّٰهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ۔)) (۲)

۹۶۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی وفات کا قصہ بیان کیا وہ کہتے ہیں: میں نے ان کو رسول اللہ سامنے دیکھا (یعنی گود میں) وہ اپنا دم توڑ رہے تھے، یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے، آپ نے فرمایا: آنکھیں آنسو بہاتی ہیں، دل رنجیدہ ہے لیکن ہم زبان سے وہی کہیں گے جو ہمارے رب کو پسند ہے اللہ کی قسم اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے غمگین ہیں۔

(۹۶۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى النَّخْلِ وَمَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ، فَإِذَا ابْنُهُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ ، قَالَ: فَوَضَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي

(۱) صحیح مسلم: ۳/ ۹۱۸، ابوداود: ۳۱۱۹

(۲) صحیح بخاری: ۱۳۰۳، صحیح مسلم: ۲۳۱۵

حِجْرِهِ ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَتَبْكِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، وَأَنْتَ تَنْهَانَا عَنِ الْبُكَاءِ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَمْ أَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ إِنَّمَا نَهَيْتُ عَنِ النَّوْحِ ، عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ: صَوْتٍ عِنْدَ لَهْوٍ وَلَعِبٍ وَمَزَامِيرِ شَيْطَانٍ ، وَصَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ خَمْشِ وُجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ ـ وَهٰذَا مِنِّي رَحْمَةٌ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ ، يَا إِبْرَاهِيمُ ، لَوْلَا أَنَّهُ أَمْرٌ حَقٌّ ، وَوَعْدٌ صَادِقٌ وَأَنَّهَا سَبِيلٌ مَأْتِيَّةٌ ، وَأَنَّ آخِرَنَا سَيَلْحَقُ أَوَّلَنَا لَحَزِنْتُ عَلَيْكَ حُزْنًا هُوَ أَشَدُّ مِنْ هٰذَا ، وَإِنَّا بِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ ، تَبْكِي الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ ـ)) [1]

۹۶۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھجور کے باغ کی طرف نکلے آپؐ کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے، آپؐ کے بیٹے ابراہیم دم توڑنے لگے تب آپؐ نے ان کو اپنی گود میں اٹھالیا اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! آپؐ رو رہے ہیں جب کہ آپؐ ہمیں رونے سے منع کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: میں نے تمہیں رونے سے منع نہیں کیا ہے بلکہ نوحہ کرنے سے منع کیا ہے، دو احمقانہ بری آوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک وہ آواز جو کھیل کود کے وقت نکالی جائے اور شیطانی گیت گا کر اور بانسری بجا کر کی جائے اور دوسری وہ آواز جو مصیبت کے وقت نکالی جائے چہرہ پر خراش لگائی جائے اور گریبان پھاڑا جائے شیطان کی آواز نکالی جائے۔ یہ میری طرف سے اس کے لیے رحمت ہے۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا، اے ابراہیم اگر حق کا معاملہ نہ ہوتا اور سچا وعدہ نہ ہوتا اور یہ جانا پہچانا راستہ نہ ہوتا اور یہ بات بھی نہ ہوتی کہ ہم میں سے بعد میں آنے والے لوگ پہلے لوگوں سے ملنے والے ہیں تو میں تمہارے اوپر اس سے زیادہ غمگین ہوتا۔ اے ابراہیم ہم تیری جدائی پر غمگین ہیں آنکھ آنسو بہا رہی ہے دل رنجیدہ ہے لیکن زبان سے ایسی بات نہیں نکالیں گے جو

(۱) صحیح بخاری: ۱۲۹۷۔ صحیح مسلم: ۱۶۵۔ ۱۰۳ بعض الفاظ، سنن الکبریٰ بیہقی: ۴/ ۶۹، مستدرک حاکم: ۴/ ۴۰، شعب الایمان: ۷/ ۲۴۲، رقم: ۱۰۱۶۴، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۱/ ۱۷۰، رقم: ۴۲۸

ہمارے رب کو ناراض کر دے۔

(۹۷۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فِي قِصَّةِ عِيَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَبُكَائِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَيُعَذِّبُ بِهٰذَا)) وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ ((أَوْ يَرْحَمُ۔))[1]

۹۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں آپؐ کے سعد بن عبادہ کی عیادت کرنے اور رونے کا قصہ ہے اس میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آنکھ سے آنسو نکلنے پر اور دل کے رنجیدہ ہونے پر عذاب نہیں دے گا بلکہ اس پر عذاب دے گا آپؐ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔ یا رحم کرے گا۔

(۹۷۱) عَنْ أَبِي سِنَانٍ، قَالَ: دَفَنْتُ ابْنِي سِنَانًا، وَأَبُو طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ، فَلَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوجَ أَخَذَ بِيَدِي، وَقَالَ: أَلَا أُبَشِّرُكَ، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا قَالَ؟ قَالُوا: اسْتَرْجَعَ وَحَمِدَكَ، قَالَ: ابْنُوا لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ۔))[2]

۹۷۱۔ ابو سنان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا ابو طلحہ خولانی قبر کے کنارے تھے جب میں نے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگے کہ کیا میں تم کو بشارت نہ دوں؟ مجھ سے ضحاک بن عبدالرحمٰن بن عرزب نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی بندے کا بیٹا مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی؟ وہ لوگ کہتے ہیں: ہاں، اللہ تعالیٰ کہتا ہے تم نے اس کے جگر کے ٹکڑے کی روح قبض کر لی؟ وہ لوگ کہتے ہیں ہاں، اللہ تعالیٰ کہتا ہے پھر اس

(۱) صحیح بخاری: ۱۳۰۴ صحیح مسلم: ۹۲۴-۱۲

(۲) حسن۔ سنن ترمذی: ۱۰۲۱ مسند احمد: ۴/ ۴۱۵ (۱۹۷۲۵) صحیح ابن حبان: ۲۹۴۸، وحسنہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۱۴۰۸

نے کیا کہا: وہ لوگ کہتے ہیں: اس نے 'انا للہ وانا الیہ راجعون' پڑھا اور تیری تعریف کی۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اس کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

(۲۷۶) باب فی فضل الصبر وانتظار الفرج والرجوع إلی اللہ عز وجل فی کشف الضر

صبر کی فضیلت، غم سے نجات کا انتظار اور مُصیبت دور کرنے کے لیے اللہ کی طرف رجوع

(۹۷۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ وَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ إِلَّا أَعْطَاهُ، حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ أَنْفَقَ كُلَّ شَيْءٍ بِيَدِهِ: ((مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرُهُ عَنْكُمْ، وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَصْبِرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَلَمْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ۔)) (۱)

۹۷۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ چیزیں مانگی، آپؐ نے ان کو عطا کیا۔ آپ ﷺ سے جو بھی مانگتا اس کو دے دیتے تھے یہاں تک کہ وہ چیز آپؐ کے پاس ختم ہو جاتی۔ جب آپؐ ہر چیز جو آپؐ کے پاس تھی دے چکے تو ان سے فرمایا کہ میرے پاس جو بھی چیز ہے میں اس کو تم سے چھپا کر نہیں رکھوں گا البتہ جو شخص مانگنے سے بچنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بچا لے گا اور جو استغناء چاہے گا اس کو اللہ بے نیاز بنا دے گا اور جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو صبر عطا کرے گا، اور صبر سے بڑھ کر کوئی اچھی چیز تمہیں نہیں دی گئی ہے۔

(۹۷۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا، وَالْمَوْقُوفُ أَصَحُّ: ((اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ، وَالْيَقِينُ الْإِيمَانُ كُلُّهُ۔)) (۲)

۹۷۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور موقوفاً روایت ہے اور زیادہ صحیح

(۱) صحیح بخاری: ۱۴۶۹ صحیح مسلم: ۱۲۴۔۱۰۵۳

(۲) ضعیف۔ مرفوع، شعب الایمان، وضعفہ الالبانی فی الضعیفہ: ۴۹۹

یہ ہے کہ یہ موقوف ہے: صبر آدھا ایمان ہے اور یقین کامل ایمان ہے۔

(٩٧٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا غُلَامٌ ، قَالَ: فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ ، احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ ، وَاحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ ، تَعَرَّفْ إِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْخَلَائِقَ لَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يُعْطُوكَ شَيْئًا لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ أَنْ يُعْطِيَكَهُ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى ذٰلِكَ ، أَوْ يَمْنَعُوكَ شَيْئًا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يُعْطِيَكَهُ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى ذٰلِكَ ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْقَلَمَ جَفَّ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَإِذَا سَأَلْتَ فَسْأَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اعْتَصَمْتَ فَاعْتَصِمْ بِاللّٰهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔)) (1)

٩٧٤۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اس وقت میں بچہ تھا، آپؐ نے فرمایا: اے بچے! اللہ کو یاد رکھو وہ تم کو یاد رکھے گا، تم اللہ کو یاد رکھو اس کو اپنے سامنے پاؤ گے، تم خوشحالی میں اللہ کو پہچانو وہ مُصیبت کے وقت تم کو پہچانے گا، اور یہ جان لو کہ جو چیز تم سے فوت ہوگئی ہے وہ تم کو ملنے والی نہیں تھی اور جو چیز تم کو مل گئی وہ تم سے فوت ہونے والی نہیں تھی۔ اور یہ جان لو کہ ساری مخلوق تم کو کوئی ایسی چیز دینے کے لیے جمع ہو جائے جسے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں دینا چاہتا تو وہ تم کو نہیں دے سکتی یا کوئی چیز نہ دینا چاہے جسے اللہ تعالیٰ تمہیں دینا چاہتا ہے تو وہ ایسا نہیں کر سکتی اور یہ جان لو کہ قلم خشک ہو چکا ہے (یعنی نوشتہ لکھا جا چکا ہے) اور قیامت تک وہی چیز ہوگی جو (تقدیر میں) لکھی جا چکی ہے اور جب تم مانگو تو اللہ ہی سے مانگو اور جب پناہ مانگو تو اللہ ہی سے پناہ مانگو اور یہ جان لو کہ مدد صبر کے ساتھ ہے اور آرام تکلیف کے ساتھ ہے اور مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

(٩٧٥) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ وَمَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ۔))

(1) صحیح۔ سنن ترمذی: ٢٥١٦ مسند احمد: ٢٩٣/١ (٢٦٦٩)، حاکم: ٥٤١/٣، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ٧٩٥٧

لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الْحُسَيْنِ: ((اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ مِنَ اللّٰهِ عِبَادَةٌ، وَمَنْ رَضِيَ بِالْقَلِيلِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ۔)) [1]

۹۷۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کے ساتھ غم سے نجات کا انتظار کرنا عبادت ہے اور تھوڑی روزی پر راضی رہے گا تو اللہ اس کے تھوڑے عمل پر راضی رہے گا۔

یہ ابوعبداللہ کی حدیث کے الفاظ ہیں اور ابوحسین کی روایت میں ہے: اللہ کی طرف سے غم سے نجات پانے کا انتظار کرنا عبادت ہے، اور جو شخص تھوڑی روزی پر راضی رہے اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے عمل پر راضی رہے گا۔

(۹۷۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ إِلاَّ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔)) [2]

۹۷۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو امیر کی کوئی چیز ناگوار معلوم ہو تو وہ اس پر صبر کرے اور جماعت کو نہ چھوڑے اس لیے کہ جو شخص جماعت کو چھوڑ کر مرے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

(۹۷۷) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ أَصَابَهُ هَمٌّ أَوْ غَمٌّ أَوْ سَقَمٌ أَوْ لَأْوَاءُ)) فَقَالَ: ((اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّي لَا شَرِيكَ لَهُ، كُشِفَ ذٰلِكَ عَنْهُ۔)) [3]

رُوِّينَاهُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَقُولَ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))

۹۷۷۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ جس کو کوئی قلق یا غم یا بیماری یا لغزش یا پریشانی لاحق ہو اور اس نے کہا اللہ اللہ میرا

(۱) ضعیف۔ شعیب الایمان۔ وضعفہ الالبانی فی الضعیفہ: ۱۵۷۳

(۲) صحیح بخاری: ۷۱۴۳ صحیح مسلم: ۵۵۔۱۸۴۹

(۳) حسن۔ الطبرانی فی الاوسط، وحسنہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۶۰۴۰

رب جس کا کوئی شریک نہیں تو وہ تکلیف اس سے دور ہو جائے گی۔

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ تکلیف کے وقت یہ کہیں: اللہ اللہ میرا رب میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتی ہوں۔

(٩٧٨) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوَّلَ دَعْوَةٍ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَشَغَلَهُ، قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ، فَقَالَ: أَبُو إِسْحَاقَ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَهْ ... أَوْ فَمَهْ ... فَقُلْتُ: ذَكَرْتَ أَوَّلَ دَعْوَةٍ ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَشَغَلَكَ، قَالَ: ((نَعَمْ، دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا فِي الظُّلُمَاتِ: أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا عَبْدٌ فِي شَيْءٍ إِلَّا اسْتُجِيبَ لَهُ۔))(١)

٩٧٨۔ ابراہیم بن محمد بن سعد اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل دعا کا ذکر کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور آپ سے باتیں کرنے لگا، پھر میں آپ کے پیچھے لگا آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: ابواسحاق! میں نے کہا: ہاں، آپ نے کہا: میں کیا کہہ رہا تھا؟ میں نے کہا: آپ نے سب سے بہتر دعا کا ذکر کیا تھا، پھر ایک دیہاتی آیا اور آپ کو مشغول کر دیا آپ نے فرمایا: ہاں وہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی اور وہ یہ ہے: ''لا الہ الا انت سبحانك انی كنت من الظالمین'' پس جو بھی بندہ کسی چیز کے بارے میں یہ دعا پڑھے گا اس کی دعا قبول کی جائے گی۔

حديث الغار في بني إسرائيل

بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں کا قصہ جو غار میں پھنس گئے تھے

(٩٧٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ

---

(١) صحیح۔ سنن ترمذی: ٣٥٠٥ مسند احمد: ١/ ١٧٠ (١٤٦٢) مستدرک حاکم: ١/ ٥٠٥، وصححہ الالبانی فی صحیح: ٣٣٨٣

رَہْطٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَہُمُ الْمَطَرُ فَآوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ ، فَبَيْنَا ہُمْ فِيهِ حَطَّتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْہِمْ ، فَقَالَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَفْضَلَ أَعْمَالٍ عَمِلْتُمُوہَا لِلَّہِ سُبْحَانَہُ فَسَلُوہُ بِہَا لَعَلَّہُ يُفَرِّجُ بِہَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُہُمْ : اللَّہُمَّ إِنَّہُ كَانَ لِي وَالِدَانِ كَبِيرَانِ ، وَكَانَتْ لِي امْرَأَةٌ وَوَلَدٌ صِغَارٌ ، وَكُنْتُ أَرْعَى عَلَيْہِمْ ، فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْہِمْ بَدَأْتُ بِأَبَوَيَّ فَسَقَيْتُہُمَا ، فَنَاءَ يَوْمًا الشَّجَرُ فَلَمْ آتِ حَتَّى نَامَ أَبَوَايَ فَطَيَّبْتُ الْإِنَاءَ ثُمَّ حَلَبْتُ فِيهِ ، ثُمَّ قُمْتُ بِحِلَابِي عِنْدَ رَأْسِ أَبَوَيَّ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ ، أَكْرَہُ أَنْ أَبْدَأَ بِہِمْ قَبْلَ أَبَوَيَّ ، وَأَكْرَہُ أَنْ أُوقِظَہُمَا مِنْ نَوْمِہِمَا ، فَلَمْ أَزَلْ كَذَلِكَ قَائِمًا حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ ۔ اللَّہُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْہِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرَى مِنْہَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ لَہُمْ فُرْجَةً رَأَوْا مِنْہَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّہُمَّ إِنَّہَا كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ ، فَأَحْبَبْتُہَا حَتَّى كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَأَلْتُہَا نَفْسَہَا ، فَقَالَتْ: لَا حَتَّى تَأْتِيَنِي بِمِائَةِ دِينَارٍ ، فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ ، فَأَتَيْتُہَا بِہَا ، فَلَمَّا كُنْتُ بَيْنَ رِجْلَيْہَا ، قَالَتْ: اِتَّقِ اللَّہَ ، لَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّہِ ، فَقُمْتُ عَنْہَا ۔ اللَّہُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْہِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْہَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَہُمْ فُرْجَةً ۔ وَقَالَ الثَّالِثُ: اللَّہُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ ذُرَةٍ ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَہُ عَرَضْتُہُ عَلَيْہِ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَہُ وَرَغِبَ عَنْہُ ، فَلَمْ أَزَلْ أَعْمَلُ بِہِ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْہُ بَقَرًا وَرُعَاہَا ، فَجَاءَنِي ، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّہَ ، وَأَعْطِنِي حَقِّي وَلَا تَظْلِمْنِي ، فَقُلْتُ لَہُ: اذْہَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرُعَائِہَا فَخُذْہَا ، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّہَ ، وَلَا تَہْزَأْ بِي ، فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَہْزَأُ بِكَ اذْہَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرُعَائِہَا فَخُذْہَا ، فَذَہَبَ فَاسْتَاقَہَا ۔ اللَّہُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْہِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا بَقِيَ مِنْہَا ۔ فَفَرَّجَ اللَّہُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْہُمْ ، فَخَرَجُوا يَتَمَاشَوْنَ)) (۱)

ہَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ يَدْخُلُ فِي بَابِ إِخْلَاصِ الْعَمَلِ لِلَّہِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَاجْتِنَابِ

(۱) صحیح بخاری: ۲۳۳۳ صحیح مسلم: ۱۰۰۔۲۷۴۳

مَعَاصِيهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِهِ، وَالْخُرُوجِ مِنَ الْمَظَالِمِ، وَبِرِّ الْوَالِدَيْنِ، وَالرُّجُوعِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كَشْفِ الضُّرِّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ۔

۹۷۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایک جگہ جارہے تھے کہ بارش ہونے لگی، انہوں نے ایک غار میں پناہ لی، اتفاق سے پہاڑ کی ایک چٹان غار پر آگری اور غار کا منہ بند ہوگیا۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ تم نے جو بھی افضل عمل خالص اللہ کے لیے کئے ہوں اس کا وسیلہ لے کر اللہ سے دعا کرو شاید اللہ یہ چٹان ہم سے ہٹالے۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ میرے ماں باپ ضعیف تھے اور میرے ساتھ میرے بیوی اور چھوٹے بچے تھے، میں ان کی پرورش کے لیے جانوروں کو چرایا کرتا تھا۔ جب شام کو گھر آتا اور دودھ دوہتا تو پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ جانوروں کو چراتے چراتے دور دراز درخت کے پاس چلا گیا اور مجھ کو آنے میں دیر ہوگئی اور جب میں پہنچا تو میرے والدین سو چکے تھے، میں نے برتن صاف کیا اور دودھ دوہا پھر میں دودھ لے کر اپنے والدین کے سرہانے کھڑا ہوگیا اور میرے بچے میرے پیر کے پاس بھوک سے چلاتے رہے، مجھے یہ ناگوار گذرا کہ اپنے ماں باپ سے پہلے اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں اور مجھے یہ بھی مناسب نہیں لگا کہ انہیں نیند سے جگاؤں چنانچہ میں اسی طرح کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خالص تیری رضامندی کیلئے کیا تھا تو اس پتھر کو مجھ سے ہٹالے کہ ہم ذرا آسمان تو دیکھ لیں، چنانچہ اللہ نے اتنا ہٹادیا جس سے وہ آسمان دیکھنے لگے۔

دوسرے شخص نے کہا: اے اللہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جسے میں بے حد چاہتا تھا یہاں تک کہ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے اس سے وصال کی درخواست کی، اس نے کہا سو اشرفیاں لاؤ تو میں قبول کروں گی، میں نے محنت مزدوری کرکے سو اشرفیاں جمع کیں اور اس کے پاس لایا میں جب اس کے دونوں پیروں کے درمیان بیٹھا (اور صحبت کرنا چاہا) تو وہ کہنے لگی اللہ سے ڈرو اور اس مہر کو حرام طریقے سے مت کھولو، میں یہ سن کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ

میں نے یہ کام خالص تیری خوشنودی کے لیے کیا ہے تو یہ چٹان مجھ سے ہٹا دے، چناں چہ اللہ نے تھوڑا سا چٹان ہٹا دیا۔

تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ میں نے ایک شخص کو مزدوری پر لگایا تھا اور اس کی مزدوری ایک فرق (سولہ رطل غلہ) ٹھہرا تھا جب اس نے کام کر لیا تو میں اس کو اس کی مزدوری دینے لگا، اس نے لینے سے انکار کر دیا اور اس سے اعراض کیا، میں نے وہ غلہ استعمال کیا یہاں تک کہ اس کے نفع سے میں نے بہت سی گائیں اور چرواہے جمع کیے، ایک دن وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے ڈرو اور مجھے میرا حق دے دو اور مجھ پر ظلم نہ کرو۔ میں نے کہا تم ان گایوں اور چرواہوں کے پاس جاؤ اور انہیں لے لو، اس نے کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق مت کرو۔ میں نے کہا میں تم سے مذاق نہیں کر رہا ہوں تم جاؤ اور ان گایوں اور چرواہوں کو لے لو چناں چہ وہ انہیں ہانک کر لے گیا۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری خوشنودی کے لیے کیا ہے تو تو مجھ سے یہ چٹان ہٹا لے۔ چناں چہ اللہ نے یہ چٹان ہٹا لی اور وہ لوگ غار سے باہر نکل گئے۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اس کو عمل میں اخلاص، اللہ کی رضامندی کی خاطر گناہوں سے بچنے، ظلم سے نکلنے، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے، مُصیبت دور کرنے کے لیے اللہ ہی کی طرف رجوع کرنے کے ابواب میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

حديث جريج الراهب

جریج راہب کا قصہ

(۹۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ))قَالَ: ((وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: جُرَيْجٌ، وَكَانَ عَابِدًا فَابْتَنَى صَوْمَعَةً فَجَعَلَ يُصَلِّي فِيهَا، فَأَتَتْهُ أُمُّهُ، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، أُمِّي وَصَلَاتِي، فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ ثُمَّ جَاءَتْ يَوْمًا آخَرَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ جَاءَتْهُ يَوْمًا ثَالِثًا فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى يَرَى أَوْ يَنْظُرَ فِي وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ قَالَ: فَذَكَرَ يَوْمًا بَنُو

إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَفَضْلَهُ ، فَقَالَتْ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ: إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ ؟ فَقَالُوا: قَدْ شِئْنَا ، فَانْطَلَقَتْ فَتَعَرَّضَتْ لِجُرَيْجٍ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا ، فَأَتَتْ رَاعِيًا وَكَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَةِ جُرَيْجٍ بِغَنَمِهِ ، فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا ، فَقَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَاهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ فَضَرَبُوهُ وَشَتَمُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ ؟ فَقَالُوا: زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ وَوَلَدَتْ غُلَامًا۔ قَالَ: فَأَيْنَ الْغُلَامُ ؟ قَالَ: فَجِيئَ بِهِ فَقَامَ وَصَلَّى وَدَعَا ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْغُلَامِ فَطَعَنَهُ بِإِصْبَعِهِ ، وَقَالَ: بِاللّٰهِ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ ؟ قَالَ: أَنَا ابْنُ الرَّاعِي ، قَالَ: فَوَثَبَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَجَعَلُوا يُقَبِّلُونَهُ ، وَقَالُوا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِي ذَلِكَ ابْنُوهَا كَمَا كَانَتْ)) (1)

قَالَ: ((وَبَيْنَا امْرَأَةٌ جَالِسَةٌ وَفِي حِجْرِهَا ابْنٌ لَهَا تُرْضِعُهُ ، إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ ، فَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذَا ، فَتَرَكَ ثَدْيَهَا ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الرَّاكِبِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَ هَذَا ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا يَمُصُّهُ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَحْكِي مَصَّهُ وَوَضَعَ أُصْبُعَهُ فِي فِيهِ ((فَجَعَلَ يَمُصُّهَا ثُمَّ مَرَّ بِأَمَةٍ مَعَهَا النَّاسُ تَضْرِبُهَا ، فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ ، فَتَرَكَ ثَدْيَهَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهَا ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا))

فَعِنْدَ ذَلِكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ: ((فَقَالَتْ: خَلْقَى أَيْ بُنَيَّ مَرَّ بِيَ الرَّاكِبُ ذُو شَارَةٍ ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذَا ، قُلْتَ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ مُرَّ بِهَذِهِ الْأَمَةِ ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ الْأَمَةِ ، فَقُلْتَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا ، فَقَالَ: يَا أُمَّتَاهُ ، إِنَّ الرَّاكِبَ الَّذِي مَرَّ بِكِ جَبَّارٌ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِثْلَهُ ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَهَذِهِ يَقُولُونَ سَرَقَتْ وَلَمْ تَسْرِقْ ، وَزَنَتْ وَلَمْ تَزْنِ ، وَهِيَ تَقُولُ: حَسْبِيَ اللّٰهُ))

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ يَدْخُلُ فِي بَابِ بِرِّ الْأُمِّ ، وَفِي رُجُوعِ الْعَبْدِ إِلَى اللّٰهِ فِيمَا نَزَلَ بِهِ مِنَ الْبَلَاءِ ، وَفِي الصَّبْرِ عَلَيْهِ ، وَيَدْخُلُ فِي بَابِ مَنْ أَكْثَرَ دُعَاءَ اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ فَإِنَّهُ

(1) صحیح بخاری: ۳۴۳۶ صحیح مسلم: ۸۔۲۵۵۰

يَسْتَجِيبُ لَهُ فِي الْبَلَاءِ ، وَقَدْ يَسْتَجِيبُ فِي الْبَلَاءِ بِفَضْلِهِ لِمَنْ يَرْجِعُ إِلَيْهِ عِنْدَ نُزُولِ الْبَلَاءِ۔))

۹۸۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گود میں صرف تین آدمیوں نے بات کی ہے، ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام، (دوسرا وہ بچہ جس کا بیان اس حدیث میں ہے) بنی اسرائیل کا ایک شخص جس کا نام جریج تھا، وہ عابد تھا اس نے ایک گرجا تعمیر کیا اور اس میں نماز پڑھنے لگا، اس کی ماں اس سے ملنے آئی اور پکارا، اے جریج! اس نے کہا اے میرے رب! میں نماز پڑھوں یا ماں سے ملوں، وہ نماز پڑھتا رہا اور ماں چلی گئی پھر ماں دوسرے دن بھی جریج سے ملنے کے لیے آئی لیکن انھوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ تیسرے دن بھی آئی اور انہوں نے پھر ایسا ہی کیا، ماں کے دل سے یہ بد عا نکلی اے اللہ تو اس کو موت نہ دے یہاں تک کہ یہ کسی بدکار عورت کا منہ دیکھ لے (راوی کہتے ہیں) ایک دن بنی اسرائیل کے چند لوگوں نے جریج کے فضل کا ذکر کیا تو بنی اسرائیل کی ایک زانیہ عورت نے کہا اگر تم چاہو تو میں ان کو فتنے میں ڈال سکتی ہوں۔ انہوں نے کہا ہم راضی ہیں۔ وہ عورت جریج کے پاس گئی لیکن وہ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوئے چنانچہ وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو اپنی بکریاں لے کر جریج کے گرجا میں پناہ لیا کرتا تھا۔ اس عورت نے اس سے زنا کرایا اور حاملہ ہو گئی اور ایک بچہ پیدا ہوا اس نے کہا کہ یہ جریج کا بیٹا ہے، بنی اسرائیل کے لوگ جریج کے پاس آئے ان کو مارا پیٹا اور ان کے گرجا کو ڈھا دیا۔ جریج نے کہا آخر بات کیا ہے، میں نے کون سی غلطی کی ہے؟ انہوں نے کہا: تم نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اور اس کو ایک بچہ ہوا ہے، جریج نے کہا: بچہ کہاں ہے؟ پھر بچے کو لایا گیا، انہوں نے نماز پڑھی اور اللہ سے دعا کی پھر بچے کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو اپنی انگلی سے چونکا دیا اور کہا: اے بچے میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں بتاؤ تمہارا باپ کون ہے؟ اس بچے نے کہا کہ میرا باپ فلاں چرواہا ہے، پھر لوگ جریج کی طرف لپکے اور اسے چومنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تمہارا گرجا سونے کا بنا دیں گے، جریج نے کہا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں اسے ویسے ہی بنا دو جیسے کہ پہلے تھا۔

(تیسرا بچہ جس نے گود میں بات کی اس کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ) ایک دفعہ ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی، اس کی گود میں اس کا بچہ تھا جس کو وہ دودھ پلا رہی تھی کہ اتنے میں ایک شان وشوکت والا آدمی سوار ہو کر اس کے پاس سے گذرا اس عورت نے کہا: اے اللہ تو میرے بیٹے کو بھی اسی طرح بنا دے اس بچے نے اس کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے اللہ تو مجھے اس کی طرح نہ بنا، پھر وہ چھاتی منہ میں ڈال کر چوسنے لگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ یہ چوسنے کا قصہ بیان کر رہے تھے اور اپنی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر چوس رہے تھے۔

پھر وہ ایک لونڈی کے پاس سے گذرا جس کو لوگ مار رہے تھے اس کی ماں نے کہا: اے اللہ تو میرے بچے کو اس کی طرح نہ بنا اس نے ماں کی چھاتی چھوڑ دی پھر اس لونڈی کی طرف مخاطب ہو کر بولا: اے اللہ مجھے اسی کی طرح بنا، پھر ماں نے بچے سے گفتگو کی اور کہنے لگی اے میرے بچے میرے پاس سے ایک شان وشوکت والا شخص گزرا تو میں نے کہا: اے اللہ تو میرے بچے کو اس طرح بنا دے، تو تو نے کہا، اے اللہ تو مجھے اس کی طرح نہ بنا، پھر جب اس لونڈی کے پاس سے گزرے اور میں نے کہا کہ اللہ تو میرے بچے کو اس طرح نہ بنا تو تو نے کہا اے اللہ تو مجھے اس کی طرح بنا، اس بچے نے کہا اے میرے ماں! جو سوار تمہارے پاس سے گذرا وہ ظالم تھا، تم نے اللہ سے یہ دعا کی مجھے اس کی طرح بنا تو میں نے کہا اے اللہ مجھے اسکی طرح نہ بنا۔ اور یہ لونڈی (جس کے پاس سے ہم گذرے ہیں) اس کے بارے میں لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس نے چوری کی ہے اور زنا کیا ہے، حالانکہ نہ اس نے زنا کی ہے اور نہ ہی چوری کی ہے اور یہ کہہ رہی ہے "حسبی اللہ" میرے لیے اللہ کافی ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اس کو والدین کے ساتھ حسن سلوک، مصیبت پر اللہ کی طرف رجوع کرنے اور صبر کرنے کے باب میں بیان کیا جاسکتا ہے اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جو شخص خوشحالی میں اللہ کو کثرت سے یاد کرے گا اللہ تعالیٰ بھی مصیبت میں اس کی دعا قبول کرے گا اور جو شخص صرف مصیبت پڑنے پر اللہ کی

طرف رجوع کرتا ہے اللہ اس کی دعا قبول کر سکتا ہے جو کہ اس کا فضل ہوگا (اور نہیں بھی کر سکتا ہے)۔

(۹۸۱) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ اِمْرَأَةٌ تَغْشِي عَائِشَةَ، وَكَانَتْ تُكْثِرُ۔ تُمَثِّلُ بِهٰذَا الْبَيْتِ:

وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِيْ

قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَهَا: مَا هٰذَا الْبَيْتَ الَّذِيْ أَرَاكِ تُمَثِّلِيْنَ بِهِ؟ قَالَ: فَقَالَتْ: شَهِدْتُ عُرُوْسًا لَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَضَعُوْا وِشَاحَهَا وَأَدْخَلُوْهَا مُغْتَسِلَهَا، فَأَبْصَرَتْ الْحِدَأَةُ حُمْرَةَ الْوِشَاحِ فَانْحَطَتْ عَلَيْهِ فَأَخَذَتْهُ، فَاتَّهَمُوْنِيْ فَفَتَّشُوْنِيْ حَتّٰى فَتَّشُوْنِيْ فِيْ قُبُلِيْ۔ قَالَتْ: فَدَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُّبَرِّئَنِيْ قَالَتْ: فَجَاءَتِ الْحِدَأَةُ بِالْوِشَاحِ حَتّٰى طَرَحَتْهُ وَسْطَهُمْ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ۔[1]

۹۸۱۔ ہشام بن عروۃ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کرتی تھی، وہ عمر دراز تھی اور یہ شعر پڑھا کرتی تھی:

اور حمیل کا دن ہمارے رب کے عجائبات میں سے ہے اس نے مجھے کفر کے شہر سے (اسلام کی طرف) نجات دلائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تم یہ شعر کیوں پڑھتی ہو؟ اس عورت نے کہا کہ زمانۂ جاہلیت میں ایک دلہن کو دیکھنے گئی اس کا حمیل لوگوں نے اتارا اور اس کو غسل خانے میں نہلانے لے گئے ایک چیل نے حمیل کی سرخی دیکھی تو (گوشت سمجھ کر) اس پر ٹوٹ پڑی اور اس کو لے کر بھاگ گئی لوگوں نے مجھ پر الزام لگایا اور میری تلاشی لی یہاں تک کہ میری شرمگاہ کی بھی تلاشی لی، میں نے اللہ سے دعا کی، اے اللہ! مجھے اس الزام سے بری کر دے پھر وہ چیل حمیل لے کر آئی اور اس کو ان کے بیچ میں پھینک دیا اور وہ (حیرانی سے) دیکھتے رہے۔

(۱) صحیح بخاری: ۴۳۹

(۲۷۷) باب من استبشر بالبلاء بعد نزوله لما يرجو فيه من الفوز بالجنة والنجاة من النار

بلا نازل ہونے کے بعد جنّت ملنے کی اور جہنم سے نجات کی خوشخبری ہے

(۹۸۲) عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: لَمَّا طُعِنَ حِرَامُ بْنُ مِلْحَانَ ، وَكَانَ خَالُهُ يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ، فَقَالَ: بِالدَّمِ هٰكَذَا، فَنَضَحَهُ عَلٰى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ ، ثُمَّ قَالَ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ (۱)

وَرَوَاهُ أَيْضًا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَنَسٍ ، وَفِيهِ مِنَ الزِّيَادَةِ ذِكْرُ قَتْلِهِ وَقَتْلِ أَصْحَابِهِ ، وَنُزُوْلُ قَوْلِهِ: ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوْخِ: إِنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا۔

۹۸۲۔ ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا جب ان کے ماموں حرام بن ملحان کو بئر معونہ کے دن نیزہ مارا گیا تو انہوں نے کہا خون اس طرح ہوتا ہے پھر انہوں نے اپنے خون سے اپنے چہرہ اور سر پر چھڑکا اور کہنے لگے: کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔

اسحٰق بن عبداللہ نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے البتہ اس میں انہوں نے کچھ چیزیں زیادہ بیان کی ہیں انہوں نے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے قتل کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ آیت ”اناقد لقینا ربنا فرضی عنا وأرضانا“ انہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو اب منسوخ ہوگئی ہے۔

(۲۷۸) باب فضل الرضا بقضاء الله عز وجل والتسليم لأمره والقناعة بما آتاه وكراهية الإكثار من الدنيا

اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنا،

(۱) صحیح بخاری: ۲۸۰۱، مسند احمد: ۳/ ۲۷۰ (۱۳۸۹۰)

اس کی دی ہوئی نعمت پر قناعت کرنا اور دنیا کے پیچھے زیادہ نہ پڑنا

(٩٨٣) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ:
((ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ۔)) [1]

٩٨٣۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایمان کا مزہ اس شخص نے چکھا جو اللہ کو اپنا رب بنانے پر اور اسلام کو اپنا دین بنانے پر اور محمد ﷺ کو اپنا نبی بنانے پر راضی ہوا۔

(٩٨٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً﴾ قَالَ: الْقُنُوعُ۔ قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو ، يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ ۔)) [2]

٩٨٤۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس قول: ''ہم اسے نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: یہاں قناعت مراد ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ جو مجھے دے اس پر مجھے قناعت عطا کر اور اس میں برکت دے اور جو خرچ ہو اس کا نعم البدل دے۔

(٩٨٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: ((أَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ ۔)) [3]

٩٨٥۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا کرتے تھے: میں تجھ سے تیرے فیصلے پر راضی رہنے کی دعا کرتا ہوں۔

(٩٨٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ ، وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ ۔)) [4]

(١) صحیح مسلم: ٥٦۔ ٣٤، ترمذی: ٢٦٢٣
(٢) ضعیف۔ مستدرک حاکم: ١/٥١٠، ٢/٣٥٦، ٣٥٧
(٣) ضعیف۔ ایضاً
(٤) صحیح مسلم: ١٢٥۔ ١٠٥٤، ترمذی: ٢٣٤٨، ابن ماجہ: ٤١٣٨

۹۸۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جس نے اسلام قبول کیا اور بقدر کفایت روزی عطا کیا گیا اور اللہ نے جو دیا ہے اس پر راضی رہا تو وہ کامیاب ہو گیا۔

(۹۸۷) عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْتَلِي الْعَبْدَ بِمَا أَعْطَاهُ فَمَنْ رَضِيَ بِمَا آتَاهُ اللّٰهُ بَارَكَ لَهُ وَوَسَّعَهُ ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ لَمْ يُبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَلَمْ يَسَعْهُ۔))[1]

۹۸۷۔ بنو سلیم کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کو جو عطا کرتا ہے اس کے ذریعے اس کی آزمائش کرتا ہے پس جو اللہ کی دی ہوئی چیز پر رضامندی ظاہر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو برکت دیتا ہے اور اس کے لیے کشادگی عطا کرتا ہے اور جو شخص اللہ کی دی ہوئی چیز پر رضامند نہیں رہتا تو اللہ تعالیٰ نہ تو اس کے مال میں برکت دیتا ہے اور نہ کشادگی پیدا کرتا ہے۔

(۹۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ۔))[2]

۹۸۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مالداری اور تونگری بہت مال و اسباب کا ہونا نہیں ہے بلکہ حقیقی مالداری دل کا غنی ہونا ہے۔

(۹۸۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((اَلْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . . . قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . . . إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ۔))[3]

۹۸۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس بہت مال و دولت ہے اس کے پاس قیامت کے دن سب سے کم مال و دولت رہے گا۔ آپ نے ایسا تین مرتبہ کہا، مگر جس شخص نے ایسا اور ایسا کہا آپ نے اپنے ہاتھ

(۱) صحیح۔ مسند احمد: ۵/ ۲۴ (۲۰۲۷۹)، صحیحہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۱۶۵۸
(۲) صحیح بخاری: ۶۴۴۶، صحیح مسلم: ۱۲۰۔ ۱۰۵۱
(۳) صحیح بخاری: ۲۳۸۸ صحیح مسلم: ۳۲۔ ۹۴ کتاب الزکاۃ

سے دائیں و بائیں جانب اشارہ کیا۔

(۲۷۹) باب التوکل علی اللہ عز وجل

اللہ پر توکل کرنا

(۹۹۰) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا۔)) (۱)

۹۹۰۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اللہ پر پوری طرح توکل کرو تو وہ تم کو ایسے ہی روزی دے گا جیسے کہ پرندے کو روزی ملتی ہے صبح کو خالی پیٹ نکلتا ہے اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتا ہے۔

(۹۹۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَآهُ مَهْمُومًا، فَقَالَ: ((لَا تُكْثِرْ هَمَّكَ، مَا يُقَدَّرْ يَكُنْ، وَمَا تُرْزَقْ يَأْتِكَ۔)) (۲)

۹۹۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو غمگین دیکھا تو فرمایا: تم بہت غم نہ کرو جو مقدر ہے وہ ہوگا اور جو تمہارے لیے روزی مقدر ہے وہ تمہارے پاس آئے گی۔

(۹۹۲) عَنْ حَبَّةَ بْنِ خَالِدٍ، وَسَوَاءِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَا: دَخَلْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصْلِحُ شَيْئًا فَأَعَنَّاهُ، فَقَالَ: ((لَا تَيْأَسَا مِنَ الرِّزْقِ مَا تَهَزَّزَتْ رُؤُوسُكُمَا، فَإِنَّ الْإِنْسَانَ تَلِدُهُ أُمُّهُ أَحْمَرَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَرْزُقُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔)) (۳)

۹۹۲۔ حبہ بن خالد اور سواء بن خالد کہتے ہیں کہ لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے، آپؐ اس وقت اپنی کوئی چیز درست کر رہے تھے، ہم آپؐ کی مدد کرنے لگے، آپؐ نے فرمایا: تم اپنی روزی سے مایوس نہ ہو جب تک تمہارا سر ہل رہا ہے (یعنی جب تک تم

(۱) صحیح۔ سنن ترمذی: ۲۳۴۴، سنن ابن ماجہ: ۴۱۶۴، مسند احمد: ۱/ ۵۲، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۳۱۰

(۲) ضعیف۔ وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۶۲۶۴

(۳) ضعیف۔ ابن ماجہ: ۴۱۶۵، مسند احمد: ۳/ ۴۶۹ (۱۵۸۵۵)، وضعفہ الالبانی فی ضعیف ابن ماجہ: ۹۱۰

زندہ ہو) اس لیے کہ انسان کو اس کی ماں ایک سرخ گوشت کے لوتھڑے کی طرح پیدا کرتی ہے اور اس کے اوپر کوئی چیز نہیں ہوتی پھر اللہ تعالیٰ اس کو روزی دیتا ہے۔

(۹۹۳) عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَمُوتَ حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهُ ، فَلَا تَسْتَبْطِؤُا الرِّزْقَ ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ أَيُّهَا النَّاسُ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، خُذُوا مَا حَلَّ وَدَعُوا مَا حَرَّمَ۔)) [1]

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا وَمِمَّا لَمْ نَذْكُرْهُ مِنْ أَمْثَالِهِ نَهْيٌ عَنْ طَلَبِ الرِّزْقِ ، وَإِنَّمَا فِيهِ أَنَّهُ أَمَرَ بِإِجْمَالِهِ وَإِجْمَالُ الطَّلَبِ . هُوَ أَنْ يَطْلُبَهُ مِنَ الْحَلَالِ مُعْتَمِدًا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُتَوَكِّلًا عَلَيْهِ فِي حَرَكَاتِهِ ، عِلْمًا مِنْهُ بِأَنَّهُ إِنَّمَا يَأْتِيهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَسَّرَهُ اللّٰهُ لَهُ ، وَلَا يُلَاحِظُ فِي طَلَبِهِ قُوَاهُ وَجَلَدَهُ وَحِيلَهُ ، وَلَا يَطْلُبُهُ مِنَ الْحَرَامِ ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ۔

۹۹۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک کہ وہ اپنی روزی پوری نہ کر لے، تو تم روزی تلاش کرنے میں سستی نہ کرو اور اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اچھی طرح سے روزی تلاش کرو جو حلال ہو اس کو لو اور جو حرام ہو اس کو چھوڑ دو۔

شیخ احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جو حدیثیں ہم نے بیان کی ہیں اور اس معنی کی جو حدیثیں ہم نے بیان نہیں کی ہیں ان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آدمی روزی طلب ہی نہ کرے بلکہ روزی اچھی طرح سے طلب کرے یعنی حلال طریقے سے روزی تلاش کرے اور اپنے کاموں میں اللہ پر بھروسہ کرے اور یہ جان کر کرے کہ روزی اس کو وہی ملے گی جو اللہ نے اس کے مقدر میں لکھ دی ہے، اور اپنی قوت و طاقت و تدبیر کو سب کچھ نہ سمجھے اور نہ حرام طریقے سے حاصل کرے۔

(۹۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ لَهُ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَدَعُهَا وَأَتَوَكَّلُ ؟ فَقَالَ: ((أَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ۔))

---

(۱) صحیح۔ سنن ابن ماجہ: ۲۱۴۴ صحیح ابن حبان: ۳۲۴۱، ۳۲۳۹ مستدرک حاکم: ۴/ ۳۲۵، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۲۶۰۷

وَرُوِيَ أَيْضًا عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.[1]

۹۹۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی اپنی اونٹنی پر آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول کیا میں اس کو چھوڑ دوں اور اللہ پر بھروسہ کروں؟ آپ نے فرمایا: اس کو باندھ دو پھر اللہ پر بھروسہ کرو۔

عمرو بن امیہ ضمری سے بھی اسی طرح روایت آئی ہے۔

(۲۸۰) باب الرغبة في طلب الرزق والاستغناء به عن الناس
روزی تلاش کرنے میں دلچسپی لینا اور مانگنے سے بچنا

(۹۹۵) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ الْجَبَلَ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ، فَيَبِيعَهَا فَيَسْتَغْنِيَ بِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ۔))[2]

۹۹۵۔ ہشام بن عروۃ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے کر پہاڑ پر جائے اور لکڑی کاٹ کر اس کا گٹھر اپنی پیٹھ پر رکھ کر لائے اور اس کو بیچے اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچے یہ اس بات سے بہتر ہے کہ لوگوں سے بھیک مانگے پھر وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔

(۹۹۶) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ)) قَالَ: ((كَانَ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ۔))[3]

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ۔

وَرُوِّينَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مُرْسَلًا وَمَوْصُولًا، أَنَّهُ سُئِلَ: أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ؟

---

(۱) صحیح۔ سنن ترمذی: ۲۵۱۷، شعب الایمان: ۱۲۱۲، ۲/۸۰

(۲) صحیح بخاری: ۱۴۷۰، صحیح مسلم: ۱۰۴۲-۱۰۶، ابن ماجہ: ۱۸۳۶

(۳) صحیح بخاری: ۲۰۷۲، مسند احمد: ۴/۱۳۱

قَالَ: ((كَسْبُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ۔))

۹۹۶۔ حضرت مقدام بن معدیکرب جو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا ہوگا اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کام کرکے کھاتے تھے۔

اسی طرح ثور بن یزید نے بھی خالد بن معدان سے روایت کی ہے۔

نبی کریم ﷺ سے مرسلاً اور موصولاً یہ روایت بھی آئی ہے کہ آپ سے پوچھا گیا کہ کون سی کمائی زیادہ بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا: آدمی کی وہ کمائی جو اپنے ہاتھ سے ہو اور ہر پاک وصاف تجارت کی کمائی۔

(۹۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْكَسْبِ كَسْبُ يَدَيِ الْعَامِلِ إِذَا نَصَحَ۔))(۱)

۹۹۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر کمائی مزدور کے ہاتھ کی کمائی ہے جب وہ (مالک کا) خیر خواہ ہو۔ (یعنی ایمانداری سے کام کرے)

(۹۹۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ كَسَبَ مَالًا مِنْ حَلَالٍ فَأَطْعَمَ نَفْسَهُ أَوْ كَسَاهَا فَمَنْ دُونَهُ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَهُ زَكَاةٌ وَأَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، فَإِنَّهَا لَهُ زَكَاةٌ۔))(۲)

وَقَالَ: ((لَا يَشْبَعُ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ خَيْرًا حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ۔))

۹۹۸۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حلال مال کمایا اور اسے خود اس نے کھایا یا پہنایا اس کے علاوہ اللہ کی مخلوقات میں سے جس نے بھی کھایا یا پہنا تو وہ اس کے لیے صدقہ ہوگا اور جس

(۱) حسن۔ مسند احمد: ۲/ ۳۳۴ و ۳۵۷ (۸۴۱۲)، وحسنہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۳۲۸۳

(۲) ضعیف۔ مستدرک حاکم: ۴/ ۱۳۰ وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۲۲۳۹

مسلمان کے پاس صدقہ کرنے کے لیے مال نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ پڑھے: "اللهم صل على محمد عبدك ورسولك وصل على المؤمنين و المؤمنات والمسلمين و المسلمات" تو یہ اس کے لیے صدقہ ہو گا اور آپ نے فرمایا: مومن کسی بھلی بات کے سننے سے آسودہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔

(٩٩٩) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((اِلْتَمِسُوا الرِّزْقَ فِي خَبَايَا الْأَرْضِ.))[1]

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ، رَحِمَهُ اللَّهُ: وَمَعْنَاهُ الْحَرْثُ وَإِثَارَةُ الْأَرْضِ لِلزَّرْعِ۔

٩٩٩۔ ہشام بن عروہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین کی پوشیدہ جگہوں میں روزی تلاش کرو۔

شیخ احمد کہتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ کھیتی کرو اور زمین کو قابل کاشت بناؤ۔

(١٠٠٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اَلتَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))[2]

١٠٠٠۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان امین و صادق تاجر قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ ہو گا۔

(٢٨١) باب ما يكره من التجارة

کون سی تجارت ناپسندیدہ ہے

(١٠٠١) عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شِبْلٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِنَّ التُّجَّارَ هُمُ الْفُجَّارُ.)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْسَ قَدْ أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ؟ قَالَ: ((بَلَى وَلَكِنَّهُمْ يَحْلِفُونَ فَيَأْثَمُونَ، وَيُحَدِّثُونَ

(١) ضعیف۔ شعب الایمان: ٢/ ٨٧، رقم: ١٢٤٣، وضعفہ الالبانی فی الضعیفہ: ٢٤٨٩

(٢) ضعیف۔ سنن ترمذی: ١٢٠٩ سنن ابن ماجہ: ٢١٣٩ مستدرک حاکم: ٢/ ٦، وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ٢٤٩٩

فَيَكْذِبُونَ۔)) (1)

۱۰۰۱۔ابو راشد حبرانی کہتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمن بن شبل سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: تاجر، فاجر ہیں لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ کیا اللہ نے تجارت کو حلال نہیں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، مگر وہ قسم کھاتے ہیں تو گنہگار ہوتے ہیں اور بات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں۔

(۱۰۰۲) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَطْيَبَ الْكَسْبِ كَسْبُ التُّجَّارِ الَّذِينَ إِذَا حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا، وَإِذَا ائْتُمِنُوا لَمْ يَخُونُوا، وَإِذَا وَعَدُوا لَمْ يُخْلِفُوا، وَإِذَا اشْتَرَوْا لَمْ يَذِمُّوا، وَإِذَا بَاعُوا لَمْ يُطْرُوا، وَإِذَا كَانَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَمْطُلُوا، وَإِذَا كَانَ لَهُمْ لَمْ يُعَسِّرُوا۔)) (2)

۱۰۰۲۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے اچھی کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کرتے وقت جھوٹ نہیں بولتے ہیں اور اگر ان کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہیں کرتے اور جب وعدہ کرتے ہیں تو وعدہ خلافی نہیں کرتے ہیں اور جب خریدتے ہیں تو سامان کی مذمت نہیں کرتے اور جب بیچتے ہیں تو مال کی خوب جھوٹی تعریف نہیں کرتے اور اگر ان پر کسی کا حق ہے تو حق ادا کرنے میں ٹال مٹول نہیں کرتے اور اگر ان کا حق کسی کے اوپر ہے تو وہ اس کو حاصل کرنے میں سختی نہیں کرتے۔

(۱۰۰۳) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔)) (3)

۱۰۰۳۔حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم تجارت میں بہت زیادہ قسم کھانے سے بچو اس لیے کہ اس سے مال تو بک جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔

---

(۱) صحیح۔ مسند احمد: ۳/ ۴۲۸ (۱۵۵۳۰)، حاکم: ۲/۶، ۷، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۳۶۶

(۲) ضعیف۔ ترغیب وترہیب: ۲/ ۵۸۶۔ الکامل لابن عدی: ۲/ ۵۳۰، وضعفہ الالبانی فی الضعیفہ: ۲۴۰۴

(۳) صحیح مسلم: ۱۳۲۔۱۶۰۷

(۲۸۲) باب من بورك له فی شیء فلیلزمه

جس کو کسی کام میں برکت ہو اس کو پکڑے رہے

(۱۰۰٤) عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ وَإِلَى مِصْرَ، فَكَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَرْزُقُ خَيْرًا كَثِيرًا، فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَلَمْ يَرْجِعْ رَأْسُ مَالِي، فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ، الْزَمْ تِجَارَتَكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِذَا فُتِحَ لِأَحَدِكُمْ رِزْقٌ مِنْ بَابٍ فَلْيَلْزَمْهُ۔))[1]

وَرَوَاهُ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الضَّحَّاكِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَلَيْسَ نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، فَذَكَرَهُ وَزَادَ فِيهِ: ((حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَهُ أَوْ يَتَنَكَّرَ۔))

۱۰۰۴۔ نافع کہتے ہیں کہ میں شام و مصر تجارت کرنے جاتا تھا تو اللہ تعالیٰ مجھے بہت نفع دیتا تھا ایک مرتبہ میں عراق گیا تو میرا جو سرمایا تھا وہ بھی واپس نہیں ہوا، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے تم تجارت کو لازم پکڑو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم میں سے کسی کے لیے کسی دروازے سے روزی کھول دی جائے تو اس کو پکڑے رہے۔

(۲۸۳) باب لا بأس بالغنی لمن اتقی اللہ عز وجل فأخذه من حق ووضعه فی حق

اگر آدمی اللہ سے ڈرے اور حق سے حاصل کرے اور حق پر خرچ کرے تو مالدار ہونے میں کوئی حرج نہیں

(۱۰۰۵) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: كَانَ سَعْدٌ فِي إِبِلٍ لَهُ وَغَنَمٍ، فَأَتَاهُ عُمَرُ ابْنُهُ فَلَمَّا رَآهُ، قَالَ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيْهِ، قَالَ: يَا أَبَتِ، أَرَضِيتَ أَنْ تَكُونَ أَعْرَابِيًّا فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ، وَالنَّاسُ فِي

(۱) ضعیف۔ سنن ابن ماجہ: ۲۱۴۸ مسند احمد: ۶/ ۲۴۶ (۲۶۰۹۲)، وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۶۰۴

الْمَدِينَةِ يَتَنَازَعُونَ فِي الْمُلْكِ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ صَدْرَهُ، وَقَالَ: اسْكُتْ يَا بُنَيَّ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ الْعَابِدَ۔))(۱)

۱۰۰۵۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ اور بکریوں میں تھے ان کے لڑکے عمر آئے، سعد رضی اللہ عنہ نے جب ان کو دور سے دیکھا تو وہ کہنے لگے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سوار سے، پھر جب وہ ان کے پاس پہنچ گئے تو کہنے لگے، اے میرے باپ! کیا آپ اپنے اونٹوں کا اور بکریوں میں دیہاتی ہی بننا پسند کریں گے جب کہ مدینہ میں لوگ بادشاہت کے لیے جھگڑ رہے ہیں، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ان کے سینے پر ٹھوکا اور کہا: اے میرے بیٹے خاموش رہو اس لیے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ، متقی، پوشیدہ، عبادت گزار، مالدار شخص کو پسند کرتا ہے۔

(۱۰۰۶) عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ، وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى، وَطِيبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ۔))(۲)

۱۰۰۶۔ معاذ بن عبداللہ جہنی اپنے باپ سے اور وہ ان کے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سے ڈرے اس کے لیے مالدار ہونے میں کوئی حرج نہیں لیکن صحت اس شخص کے لیے جو متقی ہو مالداری سے بہتر ہے اور انسان کا ہشاش بشاش ہونا بھی نعمت ہے۔

(۱۰۰۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((يَا عَمْرُو، نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ۔))(۳)

---

(۱) صحیح مسلم: الزہد ۲۹۶۵، مسند احمد: ۱/ ۱۶۸

(۲) صحیح۔ سنن ابن ماجہ: ۲۱۴۱ مسند احمد: ۵/ ۳۷۲ (۲۳۱۵۸) الادب المفرد: ۳۰۴، حاکم: ۲/ ۳ وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۱۷۴

(۳) صحیح۔ مسند احمد: ۴/ ۱۹۷ (۱۷۷۶۳) صحیح ابن حبان: ۳۲۱۰۔ الادب المفرد: ۳۰۲، حاکم: ۲/ ۲۳۶

۱۰۰۷۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ حلال و پاکیزہ مال صالح آدمی کے لیے کیا ہی عمدہ چیز ہے۔

(۱۰۰۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ)) فَقِيلَ: مَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((زَهْرَةُ الدُّنْيَا)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ قَالَ: فَصَمَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ الْعَرَقَ عَنْ جَبِينِهِ ، وَقَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ ، هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ ؟)) قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا ذَا۔ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ صَنَعَ ذٰلِكَ۔ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ . . . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . . . وَلٰكِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ إِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا ، أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ تَأْكُلُ حَتّٰى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ، فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ ۔ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ۔))(۱)

وَرَوَاهُ هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمَالِ لِلْمُسْلِمِ مَا أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۔))

۱۰۰۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ تمہارے لیے میں جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ زمین کی برکتیں ہیں "جن کو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کھول دے گا۔ لوگوں نے کہا کہ زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دنیا کی چمک دمک" ایک آدمی نے کہا کیا اچھی چیز بری چیز کو لاتی ہے؟ تو آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ اپنی پیشانی سے پسینہ پوچھنے لگے اور فرمایا: وہ شخص کہاں گیا جس نے یہ پوچھا ہے کہ کیا اچھی چیز بری چیز کو لاتی ہے، اس آدمی نے کہا وہ

(۱) صحیح بخاری: ۶۴۲۷ فتح الباری: ۱۱/ ۲۴۴

میں ہوں۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کی تعریف کی جب اس نے اس طرح کا سوال کیا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی چیز اچھی چیز ہی لاتی ہی۔" آپؐ نے ایسا تین بار کہا۔ لیکن یہ مال ہرا بھرا اور میٹھا ہے جیسے موسم ربیع، جو گھاس اگاتا ہے اس کو کھا کر بہت سے جانور پیٹ پھولنے اور بدہضمی کی وجہ سے مرجاتے ہیں یا موت کے قریب پہنچ جاتے ہیں البتہ وہ جانور جو ہری گھاس چرے اور کوکھیں تنتے ہی دھوپ میں جا کر کھڑا ہو، جگالی کر لے، پاخانہ اور پیشاب کرے (جب یہ ہضم ہو جائے تو) پھر آکر چرے (ایسا جانور ہلاک نہ ہوگا)۔

دیکھو یہ مال ہرا بھرا اور شیریں ہے پس جو اس کو صحیح طریقے سے حاصل کرے اور صحیح طریقے سے خرچ کرے تو یہ اس کیلئے بہترین مددگار ہے اور جو اس کو غلط طریقے سے حاصل کرے وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا تو ہے مگر آسودہ نہیں ہوتا۔

ہلال بن ابی میمونہ نے بھی اس روایت کو عطاء بن یسار سے اور انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: پس یہ مال مسلم کے لیے کیا ہی بہترین ساتھی ہے کیونکہ وہ اسے مسکین یتیم اور مسافروں کو دیتا ہے۔

(۱۰۰۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِصَّةِ قُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ: ((أَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوا، وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ۔)) [1]

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: ((وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُوسَى مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا: ((إِنَّ هٰذَا الدِّينَارَ وَالدِّرْهَمَ أَهْلَكَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَمَا أَرَاهُمَا إِلَّا مُهْلِكَاكُمْ۔))

۱۰۰۹۔ عمرو بن عوف کی حدیث جس میں بحرین سے ابو عبیدہ کے مال کے ساتھ آنے کا قصہ ہے اس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خوش ہو جاؤ اور اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے، خدا کی قسم میں تمہارے لیے فقر سے نہیں ڈرتا بلکہ

(۱) صحیح بخاری: ۶۴۲۵ صحیح مسلم: ۶۔۲۹۶۱

اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تمہارے لیے ایسے ہی پھیلا دی جائے گی جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں کے لیے پھیلائی گئی تھی۔ تو تم (اس کے حاصل کرنے میں) ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو گے جیسے کہ ان لوگوں نے کیا تھا اور دنیا تم کو آخرت سے غافل کر دے گی جیسے کہ ان لوگوں کو غافل کیا تھا۔

ایک دوسری روایت میں ہے: وہ تم کو ایسے ہی ہلاک کر دے گی جیسے کہ انہیں ہلاک کر دیا تھا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے حدیث میں ہے جو مرفوعاً اور موقوفاً آئی ہے: اسی دینار اور درہم نے تم سے پہلے کے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا اور میرا خیال ہے کہ تم بھی اسی کی وجہ سے ہلاک ہو گے۔

(۱۰۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((يَقُولُ الْعَبْدُ: مَالِي مَالِي، إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ: مَا أَكَلَ فَأَفْنَى، أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى، أَوْ أَعْطَى فَأَمْضَى وَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ۔))(۱)

۱۰۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال، لیکن اس کو اس مال کی صرف تین چیزیں ملتی ہیں، ایک وہ جو اس نے کھا کر ختم کر دیا، دوسرا وہ جو اس نے پہن کر بوسیدہ کر دیا، تیسرا وہ جو اس نے کسی کو عطا کیا اور گزار دیا (یعنی صدقہ کر کے اچھا عمل بھیج دیا) اس کے علاوہ جو مال ہے وہ جانے والا ہے اور وہ اسے لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔

(۱۰۱۱) عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: انْتَهَى النَّبِيُّ ﷺ إِلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾ قَالَ: ((يَقُولُ ابْنُ آدَمَ، مَالِي مَالِي، هَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ، أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ۔))(۲)

۱۰۱۱۔ مطرف بن عبداللہ بن شخیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

(۱) صحیح مسلم: ۴۔۲۹۵۹، مسند احمد: ۲/ ۳۶۸

(۲) صحیح مسلم: ۴۔ ۲۹۵۸

ایک آدمی کے پاس پہنچے وہ "الھاکم التکاثر حتی زرتم المقابر" پڑھ رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ تمہارا مال وہی ہے جو تم نے صدقہ کر کے اپنا عمل اوپر بھیج دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا کھا کر ختم کر دیا۔

(۲۸۴) باب ما یکرہ من کثرۃ الحرص علی العمر والمال

عمر اور مال کی کثرت کی طمع ناپسندیدہ ہے

(۱۰۱۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَبْقَى مِنْهُ اثْنَتَانِ: الْحِرْصُ، وَالْأَمَلُ۔))[1]

وَرَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: ((وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ۔))

۱۰۱۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن دو چیزیں اس کی باقی رہ جاتی ہیں مال کی لالچ اور عمر کی لالچ۔

ابو عوانہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت کی ہے اس میں ہے: اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں مال کی لالچ اور عمر کی لالچ۔

(۱۰۱۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِمَا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ۔))[2]

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هِيَ أَمْ لَا۔

۱۰۱۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر آدمی کے پاس دو وادی بھر مال ہو تو وہ تیسری وادی کی خواہش کرے گا اور آدمی کے پیٹ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرے گا جو اس کی

(۱) صحیح بخاری: ۶۴۲۱ صحیح مسلم: ۱۱۵۔۱۰۴۷

(۲) صحیح بخاری: ۶۴۳۶ صحیح مسلم: ۱۱۶۔۱۰۴۸

طرف (دل سے) رجوع ہو (اور دنیا کی حرص چھوڑ دے)

ابن عباس کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ قرآن کی آیت ہے (جو منسوخ ہو گئی) یا نہیں (بلکہ حدیث ہے)

(١٠١٤) عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ۔))[1]

۱۰۱۴۔ ابن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دو بھوکے بھیڑیے اگر بکری کے ریوڑ میں چھوڑ دیے جائیں تو وہ زیادہ نقصان دہ نہیں ہوں گے جتنا کا مال و عزت کی حرص آدمی کے دین کو نقصان پہنچانے والی ہے"

(١٠١٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَّ خُطُوطًا، وَخَطَّ خَطًّا مِنْهَا عَلَى نَاحِيَةٍ، ثُمَّ قَالَ: ((تَدْرُونَ مَا هٰذَا؟ هٰذَا مِثْلُ الْمُتَمَنِّي، وَذٰلِكَ خَطُّ الْأَمَلِ بَيْنَمَا هُوَ يَأْمُلُ إِذْ جَاءَهُ الْمَوْتُ۔))[2]

۱۰۱۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کچھ لکیریں کھینچیں اور ایک لکیر کنارے کھینچی اور فرمایا کہ تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ اس شخص کی مثال ہے جو تمنا کرتا ہے اور وہ امید کی لکیر ہے وہ امید کرتا ہی رہتا ہے کہ موت آجاتی ہے۔

(١٠١٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ عَمَّرَهُ اللّٰهُ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ۔))[3]

۱۰۱۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کو

---

(۱) صحیح۔ سنن ترمذی: ۲۳۷۶، مسند احمد: ۳/ ۴۵۶ (۱۵۷۸۴) صحیح ابن حبان: ۳۲۲۸، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۵۶۲۰

(۲) صحیح بخاری: ۶۴۱۷۔ سنن ترمذی: ۲۴۵۴ سنن ابن ماجہ: ۴۲۳۱ مسند احمد: ۱/ ۳۸۵ (۳۶۵۲)

(۳) صحیح بخاری: ۶۴۱۹۔ مسند احمد: ۲/ ۴۱۷ (۹۳۹۴) مستدرک حاکم: ۲/ ۴۲۷

ساٹھ سال کی عمر دے اس کے لیے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رہ جاتا۔

(۱۰۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُعْتَرَكُ الْمَنَايَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ ، وَأَقَلُّ أُمَّتِي أَبْنَاءُ السَّبْعِينَ سَنَةً۔)) (۱)

۱۰۱۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ موت کا میدان جنگ آدمی کی عمر کے ساٹھ اور ستر سال کے درمیان کا عرصہ ہے اور میری امت میں سے کم ہی لوگ ستر سال کی عمر کے ہوں گے۔

(۱۰۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ ، وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذٰلِكَ۔)) (۲)

۱۰۱۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے لوگ ساٹھ تا ستر سال کی عمر کے درمیان ہوں گے، اور ستر سے زیادہ تو عمر کم ہی لوگ پائیں گے۔

(۲۸۵) باب من جعل الهم هما واحدا
ایک ہی چاہت و فکر

(۱۰۱۹) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ ، وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ أَمْرَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ۔)) (۳)

۱۰۱۹۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص صرف دنیا کی فکر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام کو پراگندہ و

(۱) حسن۔ سنن ترمذی: ۲۳۳۱، ۳۵۵۰ سنن ابن ماجہ: ۴۲۳۶ صحیح ابن حبان: ۲۹۸۰، وحسنہ الالبانی فی الصحیحہ: ۱۵۱۷

(۲) صحیح۔ سنن ترمذی: ۲۳۳۱، ۳۵۵۰ سنن ابن ماجہ: ۴۲۳۶ صحیح ابن حبان: ۲۹۸۰، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۷۵۷

(۳) صحیح۔ سنن ترمذی: ۲۴۶۵، ابن ماجہ: ۴۱۰۵، وصححہ فی الصحیحہ: ۹۵۰

منتشر کر دے گا اور فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اور دنیا سے اسے وہی چیز ملے گی جو اللہ نے اس کے لیے لکھ دی ہے۔ اور جو آخرت کی فکر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنیٰ ڈال دے گا اور اس کے کام کو جمع کر دے گا اور دنیا نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے پاس آئے گی۔

(۱۰۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ﴾ (الشورىٰ: ۲۰) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ابْنَ آدَمَ ، تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى ، وَأَسُدَّ فَقْرَكَ ، وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ۔)) (۱)

۱۰۲۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی، ترجمہ: جس کا ارادہ آخرت کی کھیتی کا ہو ہم اسے اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے اور جو دنیا کی کھیتی کی طلب رکھتا ہو ہم اسے اس میں ہی کچھ دے دیں گے ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے ابن آدم تو میری عبادت میں لگ جا میں تیرے سینے کو غنیٰ سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی ختم کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو تیرے سینے میں مصروفیت بھر دوں گا اور تیری محتاجی ختم نہیں کروں گا۔

(۱۰۲۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَعَلَ الْهَمَّ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْهُ الْهُمُومُ لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَةِ الدُّنْيَا هَلَكَ۔)) (۲)

۱۰۲۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک ہی فکر کرے گا (یعنی آخرت کی فکر) تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیاوی فکر کے لیے کافی ہوگا

(۱) صحیح۔ سنن ترمذی: ۲۴۶۶ سنن ابن ماجہ: ۴۱۰۷ مسند احمد: ۲/ ۳۵۹ (۸۶۹۶) صحیح ابن حبان: ۳۹۳، و صححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۱۳۵۹

(۲) حسن۔ سنن ابن ماجہ: ۲۵۷ و ۴۱۰۶۔ الزہد لابن ابی عاصم ۱۶۶، وحسنہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۶۱۸۹

اور جو شخص مختلف فکر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ دنیا کی کس وادی میں ہلاک ہوا۔

(١٠٢٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((مَنْ نَزَلَتْ بِهِ حَاجَتُهُ فَأَنْزَلَهَا [بِالنَّاسِ] لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ ، وَإِنْ أَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ أَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنَى إِمَّا أَجَلٌ عَاجِلٌ وَإِمَّا غِنًى عَاجِلٌ۔))(1)

١٠٢٢۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کو کوئی ضرورت پڑے اور وہ اپنی ضرورت لوگوں کے سامنے رکھے تو اس کی محتاجی ختم نہیں ہوگی اور اگر اسے اللہ کے سامنے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو تونگری و مالداری عطا کرے گا چاہے جلد موت دے کر یا جلد مالداری دے کر۔

(٢٨٦) باب من نظر في الدنيا إلى من تحته وفي الدين إلى من فوقه

دنیا کے بارے میں اپنے سے نیچے کو اور آخرت کے بارے میں اپنے سے اوپر کو دیکھنا

(١٠٢٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُنْظُرُوا فِي الدُّنْيَا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔))(2)

١٠٢٣۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کے بارے میں اپنے سے نیچے کو دیکھو اور اپنے سے اوپر کو نہ دیکھو اس لیے کہ ایسی صورت میں تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہیں سمجھو گے۔

(١٠٢٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ

(1) صحیح۔ سنن ترمذی: ٢٣٢٦ سنن ابو داود: ١٦٤٥ مسند احمد: ١/ ٣٩١ (٣٦٩٦)، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ٦٥٦٦

(2) صحیح مسلم: ٩۔٢٩٦٣ سنن ترمذی: ٢٥١٣ سنن ابن ماجہ: ٤١٤٢

فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْجِسْمِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فِي الْمَالِ وَالْجِسْمِ۔)) (۱)

۱۰۲۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال اور جسم میں اس سے بڑھ کر ہو تو پھر ایسے شخص کو دیکھ لے جو مال اور جسم میں اس سے کم ہو۔

(۱۰۲۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ نَظَرَ فِي الدِّينِ إِلَى مَنْ فَوْقَهُ وَفِي الدُّنْيَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ كَتَبَهُ اللّٰهُ صَابِرًا شَاكِرًا، وَمَنْ نَظَرَ فِي الدِّينِ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ وَفِي الدُّنْيَا إِلَى مَنْ فَوْقَهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا شَاكِرًا۔)) (۲)

۱۰۲۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دین کے معاملے میں اپنے سے اوپر کو دیکھا اور دنیا کے معاملے میں اپنے سے نیچے کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو صابر اور شاکر میں سے لکھ دے گا اور جس شخص نے دین کے معاملے میں اپنے سے نیچے کو دیکھا اور دنیا کے معاملے میں اپنے سے اوپر کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو صابر اور شاکر میں سے نہیں لکھے گا۔

(۲۸۷) باب من قصر الأمل وبادر بالعمل قبل بلوغ الأجل

آرزوئیں کم کرنا اور موت سے پہلے عمل کرنا

(۱۰۲۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَنْكِبِي، فَقَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَالْغَرِيبِ، أَوْ كَعَابِرِ سَبِيلٍ)) قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: ((إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَخُذْ مِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔)) (۳)

۱۰۲۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا مونڈھا پکڑا اور فرمایا کہ: دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی پردیسی یا راہ چلتا مسافر۔

---

(۱) صحیح بخاری: ۶۴۹۰ صحیح مسلم: ۸۔ ۲۹۶۳ مسند احمد: ۲/ ۲۴۳ (۷۳۱۹)

(۲) ضعیف۔ سنن ترمذی: ۲۵۱۲ کتاب الزہد لابن المبارک ۱۸۰، وضعفہ الالبانی فی الضعیفہ: ۶۳۳

(۳) صحیح بخاری: ۶۴۱۶ ترمذی: ۲۳۳۳، ابن ماجہ: ۴۱۴

راوی کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: جب صبح ہو تو شام کے انتظار میں نہ رہو اور جب شام ہو تو صبح کے انتظار میں نہ رہو اور تندرستی میں اپنی بیماری کا توشہ تیار کر لو اور زندگی میں موت کا توشہ تیار کر لو۔

(۱۰۲۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِي، فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ، وَاعْدُدْ نَفْسَكَ مَعَ الْمَوْتَىٰ۔))[1]

وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ سُفْيَانَ، وَذَكَرَ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ لِمُجَاهِدٍ، وَزَادَ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ: ((فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اسْمُكَ غَدًا۔))

۱۰۲۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کے بعض حصے کو پکڑا اور فرمایا: اے عبداللہ دنیا میں اس طرح رہو جیسے پردیسی یا راہ چلتا مسافر اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو۔ سفیان سے دوسرے لوگوں نے بھی روایت کی ہے اس میں حضرت عبداللہ نے مجاہد سے جو بات کہی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: اس لیے کہ تم نہیں جانتے ہو کہ کل تمہارا کیا نام ہو گا۔

(۱۰۲۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ، مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ: ((اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ۔))[2]

۱۰۲۸۔ عمرو بن میمون اودی نے مرسلاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو، اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے، اور اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے، اور اپنی مالداری کو اپنی محتاجی سے پہلے، اور اپنی فرصت کے اوقات کو اپنی مصروفیت سے پہلے، اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔

(۱) صحیح۔ سنن ابن ماجہ: ۴۱۱۴، مسند احمد: ۲/ ۲۴(۴۷۶۴)، ترمذی: ۲۳۳۳، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۱۱۵۷
(۲) صحیح۔ سنن کبری للنسائی، کتاب المواعظ، کتاب الزہد لابن المبارک ۲، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۱۰۷۷

(۱۰۲۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔)) (۱)

۱۰۲۹۔ حضرت ابن رضی اللہ عنہ عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے ہیں اور ان کو برباد کرتے ہیں، ایک تو تندرستی اور دوسرے فرصت کے اوقات۔

(۱۰۳۰) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي جِنَازَةٍ ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ جَثَى عَلَى الْقَبْرِ ، فَاسْتَدَرْتُ فَاسْتَقْبَلْتُهُ ، فَبَكَى حَتَّى بَلَّ الثَّرَى ، ثُمَّ قَالَ: ((إِخْوَانِي ، لِمِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ فَأَعِدُّوا۔)) (۲)

۱۰۳۰۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے جب ہم قبرستان پہنچے تو رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھ گئے، ہم بھی نبی کریم ﷺ کے سامنے دائرہ بنا کر بیٹھ گئے آپ ﷺ رونے لگے یہاں تک کہ مٹی تر ہو گئی، پھر فرمایا: میرے بھائیو! اسی طرح کا دن آئے گا پس تم تیاری کر لو۔

(۱۰۳۱) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَالْعَاجِزُ مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَهُ وَهَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔)) (۳)

۱۰۳۱۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عقلمند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو (اللہ کے حکم کا) تابع بنا دے اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے عمل کرے، اور عاجز (احمق) وہ شخص ہے جو اپنی خواہشات کے پیچھے دوڑے اور اللہ سے جنّت کی آرزو رکھے۔

(۱۰۳۲) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ يَتَزَوَّدْ فِي

---

(۱) صحیح بخاری: ۶۴۱۲، ترمذی: ۲۳۰۴، ابن ماجہ: ۴۱۷۰

(۲) ضعیف۔ شعب الایمان: ۷/ ۴۰۰، رقم: ۱۰۵۴۷، وضعفہ الالبانی فی الضعیفۃ: ۲۰۷۶

(۳) ضعیف۔ سنن ترمذی: ۲۴۵۹ سنن ابن ماجہ: ۴۲۶۰ مسند احمد: ۴/ ۱۲۴(۱۲۳/۷)، وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۴۳۰۵

الدُّنْيَا يَنْفَعُهُ فِي الْآخِرَةِ۔)) [1]

۱۰۳۲۔ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا میں توشہ تیار کرے گا وہ اس کو آخرت میں فائدہ پہنچائے گا۔

(۱۰۳۳) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ، قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ ، وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ ، فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى۔)) [2]

۱۰۳۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنی دنیا کو پسند کیا اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت کو پسند کیا اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا پس تم، جو باقی رہنے والی ہے اس کو فنا ہونے والی پر ترجیح دو۔

(۱۰۳٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَبْلُغُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ، قَالَ: ((يَتْبَعُ الْمُؤْمِنَ بَعْدَ مَوْتِهِ ثَلَاثٌ: أَهْلُهُ ، وَمَالُهُ ، وَعَمَلُهُ ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ ، يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ۔)) [3]

۱۰۳۴۔ عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمر بن حزم کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: مومن کی موت کے بعد تین چیزیں اس کے ساتھ جاتی ہیں اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل، پس دو چیزیں تو واپس آجاتی ہیں اور ایک چیز باقی رہ جاتی ہے۔ اس کے گھر والے اور اس کا مال واپس ہو جاتا ہے اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔

(۱۰۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى

---

(۱) ضعیف۔ طبرانی فی الکبیر: ۲/ ۳۴۶، وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۵۸۸۷

(۲) ضعیف۔ مسند احمد: ۴/ ۴۱۲ (۱۹۶۹۸) صحیح ابن حبان: ۷۰۹ مستدرک حاکم: ۴/ ۳۱۹، وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۵۳۴۰

(۳) صحیح بخاری: ۶۵۱۴ صحیح مسلم: ۵۔۲۹۶۰

صُوَرِكُمْ وَلَا أَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ)) (۱)

۱۰۳۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا ہے بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

(۱۰۳۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ، فَإِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيدٌ، وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطُولَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ الْإِنَابَةَ۔)) (۲)

۱۰۳۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم موت کی تمنّا نہ کرو اس لیے کہ اس کا ظاہر ہونا بہت ہی خوفناک ہوگا اور یہ باعث سعادت ہے کہ آدمی کی عُمر لمبی ہو اور اللہ اسے توبہ کی توفیق دے۔

(۱۰۳۷) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ)) قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ۔)) (۳)

۱۰۳۷۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول کون شخص بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھے ہوں، اس نے کہا کہ کون شخص برا ہے، آپؐ نے فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال برے ہوں۔

(۲۸۸) باب من نسی ما ذکر بہ فاستدرج
نصیحت بھلانے پر ڈھیل دینا

(۱۰۳۸) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم،

---

(۱) صحیح مسلم: ۳۴۔ ۳۴۔ ۲۵۶۴ سنن ابن ماجہ: ۴۱۴۳

(۲) ضعیف۔ مسند احمد: ۳/ ۳۳۲ (۱۴۵۶۴) مستدرک حاکم: ۴/ ۲۴۰، وضعفہ الالبانی فی الضعیفہ: ۸۸۵

(۳) صحیح۔ سنن ترمذی: ۲۳۳۰ مسند احمد: ۵/ ۴۳ (۲۰۴۴۳)، حاکم: ۱/ ۳۳۹، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۳۲۹۷

قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مَا يُحِبُّ وَهُوَ مُقِيمٌ عَلَى مَعْصِيَتِهِ، فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْهُ لَهُ اسْتِدْرَاجٌ۔ يَعْنِي: مَكْرَ، ثُمَّ نَزَعَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾)) (الانعام: ٤٤)[1]

۱۰۳۸۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نافرمانیوں کے باوجود کسی کو اس کی خواہشات کے مطابق عطا کر رہا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے استدراج (ڈھیل دینا ہے) یعنی مکر ہے، پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

ترجمہ: پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیئے ہیں، یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ ان کو ملی تھیں وہ خوب اترائے تو ہم نے ان کو دفعتاً پکڑ لیا پھر تو وہ بالکل مایوس ہو گئے پھر ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی، اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

(۲۸۹) باب من أخلص العمل لله عز وجل ولم يراء به مخلوقا ومن راءى به

اللہ کے لیے خاص عمل کرنا اور ریاکاری سے بچنا

(۱۰۳۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔))[2]

---

(۱) صحیح۔ مسند احمد ۴/ ۱۴۵ (۱۷۳۱۱)، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۴۱۳

(۲) صحیح بخاری ۱، صحیح مسلم: ۱۵۵۔۱۹۰۷

۱۰۳۹۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کو وہی چیز ملے گی جو اس نے نیت کی، پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا پانے والے کیلئے ہے یا کسی عورت سے شادی کرنے کیلئے ہے تو اس کی ہجرت اسی لیے ہوگی جس کی خاطر اس نے ہجرت کی ہے۔

(۱۰۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ يَقُولُ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، فَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ، وَهُوَ لِلَّذِي عَمِلَهُ۔))[1]

۱۰۴۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں شرکا، میں شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں پس جس شخص نے ایسا عمل کیا جس میں میرے علاوہ کسی دوسرے کو شریک کیا تو میں اس سے بری ہوں اور وہ عمل اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے کیا ہے۔

(۱۰۴۱) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَيْرَهُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُسْمِعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ۔))[2]

۱۰۴۱۔ سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ میں نے جندب سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے (اور جندب سے سننے کے بعد) پھر میں نے کسی صحابی سے یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خیر میں جندب کے قریب گیا میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے نیک کام کرے اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کی بدنیتی سب کو سنادے گا اسی

(۱) صحیح مسلم: ۴۶۔۲۹۸۵ سنن ابن ماجہ: ۴۲۰۲

(۲) صحیح بخاری: ۶۴۹۹، صحیح مسلم: ۴۷۔۲۹۸۶، ابن ماجہ: ۴۲۰۷

طرح جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نیک کام کرے تو اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کو سب لوگوں کو دکھا دے گا۔

(۱۰۴۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ إِنَّمَا أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ، فَأُمِرَ بِهِ فَيُسْحَبُ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَقَرَأْتُ الْقُرْآنَ وَعَلَّمْتُهُ فِيكَ، قَالَ: كَذَبْتَ إِنَّمَا أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ عَالِمٌ، [وَفُلَانٌ قَارِئٌ] وَقَدْ قِيلَ فَأُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ أَنْوَاعَ الْمَالِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ فَقَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ شَيْءٍ تُحِبُّ أَنْ أُنْفِقَ فِيهِ إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهِ لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ إِنَّمَا أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ فَأُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ.))[1]

۱۰۴۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن جن کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا وہ تین قسم کے لوگ ہوں گے: ایک وہ شخص جس نے شہادت حاصل کی اس کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی عطا کی ہوئی نعمت یاد دلائے گا چناں چہ وہ اللہ کی نعمتوں کا اعتراف کرے گا، اللہ تعالیٰ کہے گا تم نے اس پر کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا اے اللہ میں نے تیرے راستے میں لڑائی کی یہاں تک کہ شہادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تم نے جھوٹ کہا تم نے یہ چاہا کہ لوگ تم کو بہادر کہیں، پس تم کو بہادر کہا گیا۔ پھر اس کو جہنم میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا اور اسے گھسیٹ کر اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

دوسرا وہ شخص ہے جس نے علم حاصل کیا اور قرآن پڑھا اس کو اللہ کے سامنے لایا

(۱) صحیح مسلم: ۱۵۲۔۱۹۰۵ مسند احمد: ۲/ ۳۲۲ (۸۲۷۷)

جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا وہ اس کی نعمتوں کا اعتراف کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا، تم نے ان نعمتوں کو پاکر کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے علم حاصل کیا، قرآن پڑھا اور تیرے لیے لوگوں کو سکھایا، اللہ تعالیٰ کہے گا، تم نے جھوٹ کہا تم نے یہ چاہا کہ لوگ تم کو عالم اور قاری کہیں پس تم کو دنیا میں کہا گیا، پھر اس کو جہنم میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا اور اسے گھسیٹ کر اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

تیسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ نے بہت سا مال دیا ہے اس کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ ان نعمتوں کا اعتراف کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا: تو نے ان نعمتوں کو پاکر کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا جس چیز کے اندر بھی تو چاہتا تھا کہ میں مال خرچ کروں اس میں میں نے خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا تم نے جھوٹ کہا تم نے یہ چاہا کہ لوگ تم کو سخی کہیں، پس تم کو دنیا میں سخی کہا گیا۔ پھر اسے جہنم میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا اور اسے گھسیٹ کر اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۲۹۰) باب من خاف الله عز وجل فترك معاصيه ومن رجاه فعبده على اليقين كأنه يراه

اللہ کے خوف سے معصیت کے کاموں کو چھوڑ دینا اور اس یقین کے ساتھ عبادت کرنا کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے

(۱۰۴۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَمْ تَعْلَمْ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ۔))(۱)

(۱) صحیح بخاری: ۶۶۰ صحیح مسلم: ۹۱۔۱۰۳۱

۱۰۴۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو (اپنے عرش کا) سایہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، ایک عادل بادشاہ ایک وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گذار دی، اور ایک وہ شخص جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور ایک وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہے اور دو ایسے شخص جو اللہ کی خاطر آپس میں محبت کریں اور ایک وہ شخص جس کو کسی حسب و نسب والی خوبصورت عورت نے بدکاری کے لیے بلایا تو اس نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور ایک وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ کیا یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوئی کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

(١٠٤٤) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ إِيمَانِ الْمَرْءِ أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ اللّٰهَ مَعَهُ حَيْثُ كَانَ۔)) [1]

۱۰۴۴۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے افضل ایمان میں سے یہ ہے کہ وہ یہ جانے کہ اللہ اس کے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی وہ ہے۔

(١٠٤٥) وَرُوِّينَا فِي حَدِيثِ الْإِيمَانِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((اَلْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ۔)) [2]

۱۰۴۵۔ ایمان کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

(١٠٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِي ذٰلِكَ عَنْ رَبِّهِ: ((أَنَّهُ يَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَجْمَعُ عَلَى عَبْدِي خَوْفَيْنِ وَأَمْنَيْنِ: إِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمَّنْتُهُ يَوْمَ

(۱) لاسماء وصفات، بیہقی: ۴۳۰
(۲) صحیح بخاری: ۵۰، صحیح مسلم: ۱۔۸

الْقِيَامَةِ، وَإِذَا أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) [1]

۱۰۴۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے عزت وجلال کی قسم میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا، اگر وہ مجھ سے دنیا میں ڈرے گا تو قیامت کے دن میں اسے امن دوں گا اور اگر دنیا میں مجھ سے نہیں ڈرتا ہے (اور اپنے آپ کو مامون سمجھتا ہے) تو قیامت کے دن میں اسے ڈراؤں گا۔

(۱۰۴۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ يَرْجُوهَا، وَإِنَّمَا يُجَنَّبُ النَّارَ مَنْ يَخَافُهَا، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ يَرْحَمُ۔)) [2]

۱۰۴۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنّت میں وہی شخص داخل کیا جائے گا جو جنّت کی امید کرتا ہے اور جہنم سے وہی شخص بچایا جائے گا جو اس سے ڈرتا ہے اور اللہ اس شخص پر رحم کرے گا جو دوسروں پر رحم کرتا ہے۔

(۱۰۴۸) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، قَالَ: ((كَيْفَ تَجِدُكَ؟)) قَالَ: أَرْجُو اللّٰهَ وَأَخَافُ ذُنُوبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُو، وَأَمَّنَهُ مِمَّا يَخَافُ۔)) [3]

۱۰۴۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک نوجوان کے پاس گئے جو نزاع کی حالت میں تھا آپ نے فرمایا: تم اپنے آپ کو کیسے پاتے ہو؟ اس نے کہا میں اللہ سے (اچھے بدلہ کی) امید کرتا ہوں اور اپنے کئے ہوئے گناہوں سے ڈرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی بندہ کے دل میں ایسے مقام پر اگر دونوں چیزیں جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اس کو عطا کر دے گا جس کی وہ امید کرتا ہے اور

(۱) حسن۔ شعب الایمان، وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۷۴۲

(۲) ضعیف۔ شعب الایمان۔ وصححہ الالبانی فی الضعیفۃ: ۳۲۲۴

(۳) صحیح۔ سنن ترمذی: ۹۸۳، سنن ابن ماجہ: ۴۲۶۱، حسنہ الالبانی فی الصحیحۃ: ۱۰۵۱

اس چیز سے اس کو بچائے گا جس سے وہ ڈرتا ہے۔

عبید بن عمیر نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے مرسلاً بھی بیان کیا ہے۔

(۲۹۱) باب من اتقى الشبهات مخافة الوقوع في المحرمات وتورع عن كل ما لا يعنيه واشتغل بما يعنيه

محرمات میں واقع ہونے کے خوف سے مشتبہات سے بچنا اور لایعنی چیزوں سے پرہیز کرنا

(۱۰۴۹) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيهِ ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى ، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔)) (۱)

۱۰۴۹۔ حضرت نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: حلال چیزیں ظاہر ہیں اور حرام چیزیں ظاہر ہیں اور ان کے درمیان مشتبہات ہیں (یعنی جن کے نہ حلال ہونے کا قطعی علم ہے اور نہ حرام ہونے کا) ان کے بارے میں بہت لوگ نہیں جانتے پس جو شخص شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچالیا اور جو شخص شبہات میں واقع ہو گیا وہ حرام میں واقع ہو گیا جیسا کہ چرواہا جو چراگاہ کے قریب جانوروں کو چراتا ہے وہ اس کے اندر داخل ہو سکتا ہے جان لو کہ ہر بادشاہ کے لیے ایک چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ کی چراگاہ اس کے معاصی ہیں، سن لو کہ جسم کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ صحیح رہا تو پورا جسم صحیح رہے گا اور اگر وہ فاسد ہو گیا تو سارا جسم فاسد ہو جائے گا اور وہ دل ہے۔

(۱۰۵۰) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((فَضْلُ

(۱) صحیح بخاری: ۵۲، ۲۰۵۱ صحیح مسلم: ۱۰۷۔۱۵۹۹

الْعِلْمِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ، وَخَيْرُ دِينِكُمُ الْوَرَعُ۔)) (۱)

۱۰۵۰۔ مصعب بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک علم کا فضل عبادت کے فضل سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور تمہارا سب سے بہترین دین پرہیز گاری ہے۔

(۱۰۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَقِلَّ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ۔)) (۲)

۱۰۵۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ دنیا میں تم متقی و پرہیز گار بن کر رہو تم سب سے بڑھ کر عابد ہو گے، اور قناعت پسند بنو تم لوگوں میں سب سے زیادہ شکر گزار ہو گے، اور لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرو تم (حقیقی) مومن بنو گے، اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم (حقیقی) مسلم بنو گے، اور کم ہنسو اس لیے کہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

(۱۰۵۲) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي الدَّهْمَاءِ، قَالَا: أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَقَالَ الْبَدَوِيُّ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِي، فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ، وَكَانَ فِيمَا حَفِظْتُ عَنْهُ أَنْ قَالَ: ((إِنَّكَ لَنْ تَدَعَ شَيْئًا اتِّقَاءً لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَعْطَاكَ اللهُ خَيْرًا مِنْهُ۔))

۱۰۵۲۔ ابوقتادہ اور ابودھماء کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک دیہاتی کے پاس آئے، دیہاتی نے کہا میرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ نے پکڑا اور مجھے آپ وہ چیز سکھانے لگے جو اللہ نے آپ کو سکھائی تھی اور جو چیز میں نے آپ سے یاد کی اس میں سے یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا تم جو بھی چیز اللہ کے خوف سے چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر تم کو عطا

(۱) صحیح۔ مسند احمد: ۷۸/۵، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ

(۲) سنن ابن ماجہ: ۴۲۱۷

کرے گا۔

(۱۰۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ۔)) (۱)

وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَغَيْرُهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مُرْسَلًا۔

۱۰۵۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا اچھا اسلام یہ ہے کہ وہ لایعنی چیزوں کو چھوڑ دے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بھی زہری سے اور انہوں نے علی بن حسین سے اس روایت کو مرسلاً بیان کیا ہے۔

(۱۰۵۴) عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ۔)) قَالُوا: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: ((أَنْ يَتَعَرَّضَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يُطِيقُ۔)) (۲)

وَرَوَاهُ غَيْرُهُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مُرْسَلًا۔

۱۰۵۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے، لوگوں نے کہا کہ وہ اپنے نفس کو کیسے ذلیل کرے گا؟ آپؐ نے فرمایا: وہ اپنے آپ کو ایسی آزمائش میں ڈالے جس سے مقابلہ کرنے کی اس میں طاقت نہ ہو۔

دوسرے لوگوں نے اس کو حسن سے اور انہوں نے قتادہ سے اس حدیث کو مرسلاً بیان کیا ہے۔

(۱۰۵۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَوْصِنِي، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهُ جِمَاعُ كُلِّ خَيْرٍ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْمُسْلِمِ، وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتِلَاوَةِ كِتَابِهِ فَإِنَّهُمَا نُورٌ

---

(۱) صحیح۔ سنن ترمذی: ۲۳۱۷ سنن ابن ماجہ: ۳۹۷۶ صحیح ابن حبان: ۲۲۹، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۵۹۱۱

(۲) حسن۔ سنن ترمذی: ۲۲۵۴ سنن ابن ماجہ: ۴۰۱۶، الصحیحہ: ۶۱۳

نَكَ۔)) [1]

۱۰۵۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے نبی مجھے وصیت کیجیے، آپؐ نے فرمایا: تم تقویٰ اختیار کرو اس لیے کہ تقویٰ تمام بھلائیوں کو جمع کرنے والا ہے اور تم جہاد کو لازم پکڑو اس لیے کہ یہ مسلمان کی رہبانیت ہے اور تم اللہ کا ذکر اور اس کی کتاب کی تلاوت کیا کرو اس لیے کہ وہ دونوں تمہارے لیے نور ہوں گے۔

(۱۰۵٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)) قَالُوْا: إِنَّا لَنَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، قَالَ: ((لَيْسَ ذَاكَ ، وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى ، وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى ، وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلَاءَ ، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ۔)) [2]

۱۰۵٦۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے حیاء کرو جیسے کہ اس سے حیاء کرنے کا حق ہے، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ کا شکر ہے ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ مراد نہیں ہے بلکہ جو اللہ سے حیا کرے جیسے کہ حیا کرنے کا حق ہے، وہ اپنے سر کی اور سر کے اندر جو چیز ہے اس کی حفاظت کرے (یعنی دماغ کو صحیح کام میں لگائے) اور پیٹ کی اور پیٹ کے اندر جو چیز ہے اس کی حفاظت کرے (یعنی حرام چیزوں کو پیٹ میں جمع نہ کرے) اور موت کو اور قیامت کو یاد کرے اور جو آخرت چاہے وہ دنیا کی زندگی کی زینت کو چھوڑ دے پس جس شخص نے ایسا کیا اس نے اللہ سے حیاء ایسے کی جیسے کہ کرنے کا حق ہے۔

(۱) ضعیف۔ بالمعنی شعب الایمان للبیہقی : ۴۹۴۲، ترغیب و الترہیب: ۱۳۳٦، و ضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۳۷٤٦

(۲) حسن۔ سنن ترمذی: ۲۴۵۸ مسند احمد: ۳٦٧١ (١/ ٣٨٧)، وحسنہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۹۳۵

(۲۹۲) باب من اجترأ علی ارتکاب الذنوب ثم لم یختمها بالتوبة

جس نے گناہ کرنے پر جرأت کی پھر توبہ نہیں کی

(۱۰۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ مِنْهَا قَلْبُهُ، وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى يُغْلَقَ بِهَا قَلْبُهُ فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (المطففين:۱۴)))[1]

۱۰۵۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے اور گناہ سے باز آجاتا ہے اور استغفار کرتا ہے تو اس کا دل اس سے صاف ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ زیادہ گناہ کرتا ہے تو یہ داغ اور بڑا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے اور یہی وہ زنگ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے۔

یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ چڑھ گیا ہے۔

(۱۰۵۸) عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، إِنَّهَا لَهِيَ الْمُوبِقَاتُ۔[2]

۱۰۵۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم لوگ ایسے اعمال کرتے ہو جو تمہارے نگاہوں میں بال سے بھی زیادہ باریک لگتے ہیں جب کہ اس کو ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہلاکت کی چیز سمجھتے تھے۔

(۱۰۵۹) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَثَلُ الْمُحَقَّرَاتِ كَمَثَلِ قَوْمٍ سَفْرٍ نَزَلُوا بِأَرْضٍ

(۱) حسن۔ سنن ترمذی: ۳۳۳۴ سنن ابن ماجہ: ۴۲۴۴ صحیح ابن حبان: ۹۳۰، وحسنہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۱۶۷۰

(۲) صحیح بخاری: ۶۴۹۲

قَفْرٍ مَعَهُمْ طَعَامٌ لَا يُصْلِحُهُ إِلَّا النَّارُ، فَتَفَرَّقُوا فَجَعَلَ هٰذَا يَجِيْئُ بِالرَّوْثَةِ، وَ[يَجِيْئُ هٰذَا بِالْعَظْمِ، وَيَجِيْئُ] هٰذَا بِالْعُوْدِ، حَتّٰى جَمَعُوْا مِنْ ذٰلِكَ مَا أَصْلَحُوْا بِهِ طَعَامَهُمْ قَالَ: فَكَذٰلِكَ صَاحِبُ الْمُحَقَّرَاتِ يَكْذِبُ الْكِذْبَةَ وَيُذْنِبُ الذَّنْبَ وَيَجْمَعُ مِنْ ذٰلِكَ مَا لَعَلَّهُ أَنْ يَّكُبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ۔ (1)

هٰذَا مَوْقُوْفٌ، وَرُوِيَ مَعْنَاهُ عَنْ أَبِيْ عَيَاضٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مَرْفُوْعًا۔

۱۰۵۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے گناہ ایسے ہی ہیں جیسے کچھ لوگوں نے سفر کیا اور کسی چٹیل میدان میں ٹھہرے ان کے پاس کھانے کی چیز تو ہے لیکن آگ پر پکانے کی ضرورت ہے پس وہ پھیل گئے ان میں کوئی گوبر لے کر آیا کوئی ہڈی لے کر آیا اور کوئی لکڑی لے کر آیا اور سب نے ان چیزوں کو کھانا پکانے کے لیے جمع کیا، اسی طرح چھوٹے چھوٹے گناہ کرنے والا کبھی جھوٹ بولتا ہے کبھی دوسرے گناہ کے کام کرتا ہے اور گناہوں کو جمع کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے۔

یہ روایت موقوف ہے لیکن دوسری سند سے مرفوعاً بھی ہے جس کو ابو عیاض نے ابن مسعود سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(۱۰۶۰) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ تُعْبَدَ الْأَصْنَامُ بِأَرْضِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنَّهُ سَيَرْضٰى مِنْكُمْ بِدُوْنِ ذٰلِكَ بِالْمُحَقَّرَاتِ، وَهِيَ الْمُوْبِقَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاتَّقُوا الْمَظَالِمَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّ الْعَبْدَ يَجِيْئُ بِالْحَسَنَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يَرٰى أَنْ سَتُنْجِيْهِ، فَمَا زَالَ عَبْدٌ يَقُوْمُ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ ظَلَمَنِيْ عَبْدُكَ فُلَانٌ بِمَظْلِمَةٍ قَالَ: فَيَقُوْلُ: امْحُوْا مِنْ حَسَنَاتِهِ قَالَ: فَمَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى مَعَهُ حَسَنَةٌ مِنَ الذُّنُوْبِ، وَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَسَفْرٍ نَزَلُوْا بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ لَيْسَ مَعَهُمْ حَطَبٌ فَتَفَرَّقَ الْقَوْمُ لِيَحْتَطِبُوْا فَلَمْ يَلْبَثُوْا أَنِ احْتَطَبُوْا وَأَنْضَجُوْا مَا أَرَادُوْا قَالَ: فَكَذٰلِكَ الذُّنُوْبُ۔))

(۱) صحیح۔ معجم طبرانی الکبری: ۱۵۹/۹

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ ، رَحِمَهُ اللَّهُ: وَهٰذَا وَأَمْثَالُهُ أَنْ لَا تُدْرِكَهُ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى حَتّٰى يُعَذَّبَ بِذُنُوبِهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ۔ (۱)

۱۰۶۰۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان عرب کی سرزمین میں بت پرستی سے مایوس ہو چکا ہے لیکن وہ اس کے بجائے تمہاری طرف سے جو چھوٹے چھوٹے گناہ سرزد ہوں گے ان سے خوش ہے اور یہ قیامت کے دن ہلاکت میں ڈالنے والی چیزیں ہونگی، پس تم حتی الامکان ظلم کرنے سے بچو اس لیے کہ بندہ قیامت کے دن نیکیاں لے کر آئے گا اور یہ سمجھے گا کہ یہ نیکیاں اس کو نجات دلادیں گی۔ پھر کوئی شخص کھڑا ہو گا اور کہے گا اے رب تیرے فلاں بندے نے میرے اوپر ظلم کیا تھا اللہ تعالیٰ کہے گا اس کی نیکیاں مٹادو پھر اسی طرح ہوتا رہے گا۔ (یعنی لوگ آتے جائیں گے اور کہتے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں مٹاتا رہے گا) یہاں تک کہ اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں رہ جائے گی۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ کچھ لوگ سفر کریں اور ایک چٹیل میدان میں ٹھہریں اور ان کے پاس (آگ جلانے کیلئے) لکڑی نہ ہو پھر وہ اس میدان میں لکڑی لانے کے لیے پھیل جائیں اور لکڑی جمع کر کے اپنا کھانا پکالیں اسی طرح گناہ ہیں (جو نیکیوں کو جلادیں گے) شیخ احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو اللہ کی رحمت نہیں حاصل ہو گی اور اللہ ان کو ان کے گناہوں کی سزا دے گا۔

(۱۰۶۱) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ : ((أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا ، وَلَا نَسْرِقَ ، وَلَا نَزْنِيَ ، وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا ، وَلَا يَعْضَهَ بَعْضُنَا بَعْضًا ۔ فَمَنْ وَفَّى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ ، وَمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَدًّا فَأُقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ ، وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَيْهِ ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ ۔)) (۲)

وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الصَّلَوَاتِ

(۱) صحیح۔ مستدرک حاکم: ۲/۳۲، وصححہ الالبانی فی صحیح الترغیب: ۲۲۲۱

(۲) صحیح بخاری: ۳۸۹۲ صحیح مسلم: ۴۳۔۱۷۰۹

الْخُمُسِ۔

۱۰۶۱۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ان باتوں پر بیعت لی جس طرح آپؐ نے عورتوں سے بیعت لی تھی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، چوری نہ کریں، زنا نہ کریں اپنے بچوں کو قتل نہ کریں، اور ہم میں سے بعض بعض کو نہ کاٹے۔ پس جس نے ان شرطوں کو پورا کیا اس کو اللہ کے پاس سے ثواب ملے گا اور جو تم میں سے کوئی گناہ کرے اور اس پر حد قائم کی جائے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہوگا اور جس کا گناہ اللہ نے چھپالیا (اور دنیا میں اس پر حد قائم نہیں کی گئی) تو اللہ کو اختیار ہے چاہے اسے عذاب دے اور چاہے اس کو معاف کردے۔

اسی طرح سے ایک روایت حضرت عبادہ سے آئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چیز اس شخص کے بارے میں کہی جو پانچوں نمازوں میں سے کچھ بھی چھوڑے۔

(۱۰۶۲) عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَغْفِرُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ)) قِيلَ: وَمَا الْحِجَابُ؟ قَالَ: ((أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ۔))(۱)

قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَهٰذَا مُوَافِقٌ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾

۱۰۶۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کو معاف کردے گا جب تک کہ پردہ حائل نہ ہو، لوگوں نے کہا کہ پردہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص اس حالت میں مرے کہ وہ مشرک ہو۔

شیخ احمدؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق ہے:

یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔

(۱۰۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً

(۱) ضعیف۔ مسند احمد: ۵/۱۷۴ (۲۱۵۲۳ و ۲۱۵۲۴)

مُسْتَجَابَةٌ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي وَہِيَ نَائِلَةٌ مِنْكُمْ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَيْئًا۔)) (1)

۱۰۶۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر پیغمبر نے ایک ایک دعا کی جس کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا ہے اور میں نے یہ دعا (جس کا قبول ہونا یقینی ہے) قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے چھپا رکھی ہے اور یہ سفارش تم میں سے انشاء اللہ ہر اس شخص کے لیے ہوگی جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

(١٠٦٤) رُوِيَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((فَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَا يُشْرِكُوا بِاللّٰہِ شَيْئًا۔)) (2)

۱۰۶۴۔ اس حدیث کو ابو معاویہ نے بھی اعمش سے بیان کیا ہے لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں: پس یہ سفارش ان شاء اللہ ہر اس شخص کے لیے ہوگی جو ان میں اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

(۲۹۳) باب من عاجل كل ذنب بالتوبة منه وسأل الله المغفرة

توبہ کرنے میں جلدی کرنا اور اللہ سے مغفرت طلب کرنا

قال الله عز وجل: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا﴾ (التحريم: ۸)

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ: ہُوَ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الذَّنْبَ ثُمَّ يَتُوبُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَّعْمَلَ بِهٖ وَلَا يَعُودُ۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: اَلتَّوْبَةُ النَّصُوحُ أَنْ يَّتُوبَ الْعَبْدُ مِنَ الذَّنْبِ ثُمَّ لَا يَعُودُ إِلَيْهِ أَبَدًا۔ وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْهُ مَرْفُوعًا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔

(1) صحیح بخاری: ۶۳۰۴ صحیح مسلم: ۳۳۸۔۱۹۹ سنن ترمذی: ۳۶۰۲ سنن ابن ماجہ: ۴۳۰۷

(2) صحیح بخاری: ۷۴۷۴ صحیح مسلم: ۳۳۴۔۱۹۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے اور اس کو دوبارہ نہ کرے۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سچی خالص توبہ یہ ہے کہ آدمی گناہ سے توبہ کرے پھر دوبارہ وہ کام کبھی نہ کرے۔

اورانہوں نے اسے مرفوعاً بھی روایت کی ہے۔

(١٠٦٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: ((اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ۔)) قَالَ: نَعَمْ، أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ۔))[1]

١٠٦٥۔ حضرت عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ میں اور میرے باپ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، میرے باپ نے کہا کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نادم ہونا توبہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نادم ہونا توبہ ہے۔

(١٠٦٦) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ، يُقَالُ لَهُ: الْأَغَرُّ، يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔))[2]

١٠٦٦۔ عمرو بن مرۃ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی جس کا نام اغر تھا سے سنا اور انہوں نے ابن عمر سے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تو تم اپنے رب سے توبہ کرو اس لیے کہ میں دن میں سو بار اس سے توبہ کرتا ہوں۔

(١٠٦٧) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔))[3]

(١) صحیح۔ سنن ابن ماجہ: ٤٢٥٢، مسند احمد: ١/ ٣٧٦، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ٦٨٠٢

(٢) صحیح مسلم: ٤٢۔ ٢٧٠٢

(٣) صحیح مسلم: ٤١۔ ٢٧٠٢، ابوداؤد: ١٥١٥

۱۰۶۷۔ ابو بردہ نے اغر مزنی سے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی ہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میرے دل کی مدد (حفاظت) کی جاتی ہے اور میں اللہ سے دن میں سو بار استغفار کرتا ہوں۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔))

۱۰۶۸۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ کو رات میں پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا اس سے توبہ کرے، اور دن میں اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات میں گناہ کرنے والا اس سے توبہ کرلے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو (یعنی قیامت آنے تک اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرتا رہے گا)

(۱۰۶۹) عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، عَنْ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، عَنِ اللّٰهِ تَعَالَى ، أَنَّهُ قَالَ: ((يَا عِبَادِي ، إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ حَرَامًا بَيْنَكُمْ فَلَا تَظَالَمُوا ۔ يَا عِبَادِي ، إِنَّكُمُ الَّذِينَ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ وَلَا أُبَالِي فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ ۔ يَا عِبَادِي ، كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ ۔ يَا عِبَادِي ، كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ ۔ يَا عِبَادِي ، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ مِنْكُمْ لَمْ يَزِدْ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي ، وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ مِنْكُمْ لَمْ يَنْقُصْ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا ۔ يَا عِبَادِي ، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمُ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا سَأَلَ لَمْ يَنْقُصْ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْبَحْرُ إِذَا أُدْخِلَ فِيهِ الْمِخْيَطُ غَمْسَةً وَاحِدَةً يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْفَظُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ ۔))

قَالَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: وَكَانَ أَبُو إِدْرِيسَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَثَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ إِعْظَامًا لَهُ۔[1]

۱۰۶۹۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے اور اس کو تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے پس تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں ان گناہوں کو معاف کر دیتا ہوں اور پرواہ نہیں کرتا ہوں پس تم مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے مگر میں جس کو کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر شخص ننگا ہے مگر وہ شخص جس کو میں کپڑا پہناؤں پس تم مجھ سے کپڑا مانگو میں تم کو کپڑا پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! اگر تم میں سے سارے لوگ جو پہلے گزر چکے اور جو بعد میں آنے والے ہیں اور تمام انسان و جنات اس آدمی کی طرح ہو جائیں جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہ ہو گا، اور اگر تم میں سے سارے لوگ جو تم میں پہلے گذر چکے اور جو بعد میں آنے والے ہیں اور تمام انسان و جنات اس آدمی کی طرح ہو جائیں جو تم میں سب سے زیادہ فاجر و فاسق ہو تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہ ہو گی۔

اے میرے بندو! اگر تم میں سے سارے لوگ جو پہلے گزر چکے اور جو بعد میں آنے والے ہیں اور تمام انسان و جنات ایک جگہ جمع ہو جائیں اور مجھ سے مانگیں اور میں ان میں سے ہر ایک کو وہ چیز عطا کروں جو اس نے مانگا ہے تو میری بادشاہت میں کچھ کمی نہ ہو گی اور وہ ایسے ہی ہو گا جیسے کہ سمندر میں ایک مرتبہ سوئی ڈبو کر نکال لی جائے۔

اے میرے بندو! تم اپنے اعمال کی حفاظت کرو پس جس شخص کو بھلائی حاصل ہو وہ اللہ کا شکر کرے اور جسے برائی لاحق ہو وہ اپنے نفس کو ملامت کرے۔

(۱) صحیح مسلم: ۵۵۔۲۵۷۷۔ الادب المفرد للبخاری: ۴۹۷۔

سعید بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ ابو ادریس جب اس حدیث کو بیان کرتے تو احتراماً اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔

(۱۰۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ۔))(۱)

۱۰۷۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو لاتا جو گناہ کرتی پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتی اور اللہ ان کو بخشتا۔

(۱۰۷۱) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾ (الاسراء:۲۵) قَالَ: هُوَ الَّذِي يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ، ثُمَّ يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ، ثُمَّ يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ۔(۲)

۱۰۷۱۔ سعید بن مسیب اللہ تعالیٰ کے اس قول: ”تو وہ رجوع کرنے والے کو بخشنے والا ہے“ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جو گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے پھر گناہ کرتا ہے، پھر توبہ کرتا ہے۔

(۱۰۷۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَرْفُوعًا: ((الْمُؤْمِنُ وَاهٍ رَاقِعٌ، وَالسَّعِيدُ مَنْ هَلَكَ عَلَى رُقْعَتِهِ۔))(۳)

۱۰۷۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ مومن کپڑا پھاڑتا ہے لیکن ان پر پیوند بھی لگاتا ہے (یعنی غلطی کرتا ہے تو اس پر توبہ بھی کرتا ہے) اور وہ شخص نیک بخت ہے جو اپنے پیوند پر مرے۔ (یعنی توبہ کر کے مرے)

(۱۰۷۳) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ مَرْفُوعًا: ((لَمْ يُصِرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ

(۱) صحیح مسلم: ۱۱۔۲۷۴۹، مسند احمد: ۳۰۹/۲
(۲) شعب الایمان۔ فیہ سندہ احمد بن عبد الجبار۔ وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۵۹۰۶
(۳) شعب الایمان۔ فیہ سندہ احمد بن عبد الجبار۔ وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۵۹۰۶

سَبْعِينَ مَرَّةً۔))

وَرُوِّينَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((فِي الَّذِي يُذْنِبُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ، ثُمَّ يَعُودُ ثُمَّ يَتُوبُ)) مَعْنَى هٰذَا فِي مَغْفِرَةِ اللّٰهِ إِيَّاهُ۔[1]

۱۰۷۳۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس شخص نے استغفار کیا اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ دن میں وہ ستر مرتبہ وہی گناہ کرے۔ (یہ ضعیف روایت ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت آئی ہے کہ نبی ﷺ نے اس شخص کے بارے میں کہا جو گناہ کرتا ہے پھر اس سے توبہ و استغفار کرتا ہے، پھر دوبارہ وہی گناہ کرتا ہے پھر توبہ و استغفار کرتا ہے۔ جو بات کہی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے۔

(۱۰۷٤) وَقَدْ وَرَدَتْ آثَارٌ وَأَخْبَارٌ كَثِيرَةٌ فِي سِعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي شِدَّةِ عَذَابِهِ، حَتّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ۔))[2]

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَيَنْبَغِي لِلْعَبْدِ الْمُذْنِبِ أَنْ يُعَجِّلَ التَّوْبَةَ، وَلَا يَتَّكِلَ عَلَى مَا وَرَدَ مِنَ الْآيَاتِ وَالْأَخْبَارِ فِي آيَاتِ الرَّحْمَةِ وَالشَّفَاعَةِ، فَإِنَّهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْمَحْرُومِينَ لَمْ يَنْفَعْهُ كَثْرَتُهَا لِلْغَيْرِ، وَلَا يَيْأَسُ فَالْإِيَاسُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، وَشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ مِنَ الْكَبَائِرِ، وَلْيَكُنْ خَائِفًا رَاجِيًا يَرْجُو رَحْمَةَ اللّٰهِ، وَيَخَافُ عَذَابَهُ۔

۱۰۷٤۔ اللہ کی رحمت اس کے عذاب کے مقابلے میں زیادہ وسیع ہے اس سلسلے میں بہت ساری حدیثیں آئی ہیں یہاں تک کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر مومن جان لے

---

(۱) ابوداؤد: ۱۵۱٤، ترمذی: ۳۵۵۹، وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۵۰۰٤

(۲) صحیح بخاری: ٦٤٦٩ صحیح مسلم: ۲۳۔ ۲۷۵۵، ترمذی: ۳۵٤۲

کہ اللہ کے پاس کیا سزا ہے تو وہ جنت کی تمنا کرنا چھوڑ دے اور اگر کافر یہ جان لے کہ اللہ کے پاس کیا رحمت ہے تو وہ جنت سے مایوس نہ ہو۔

شیخ احمدؒ کہتے ہیں: گناہ کرنے والے کو چاہئے کہ وہ فوراً توبہ کر لے اور رحمت اور شفاعت کے متعلق جو حدیثیں ہیں ان پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھے پس اگر وہ محروم لوگوں میں سے ہے تو وہ رحمت اپنی کثرت کے باوجود اس کو فائدہ نہیں پہنچائے گی اور وہ اللہ کی رحمت سے مایوس بھی نہ ہو اس لیے کہ اللہ کی رحمت سے مایوسی اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے مایوسی گناہ کبیرہ میں سے ہے بلکہ وہ خوف و امید کی حالت میں ہو یعنی اللہ کی رحمت کی امید رکھے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔

(١٠٧٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ، فَقَالَ: إِذَا مِتُّ فَاحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ أَذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا قَالَ: فَفَعَلُوا بِهِ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْأَرْضِ: أَدِّي مَا أَخَذْتِ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ۔ أَوْ قَالَ: مَخَافَتُكَ۔ فَغَفَرَ لَهُ۔))[1]

١٠٧٥۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے اپنے نفس پر زیادتی کی (یعنی بہت غلطیاں کیں) جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو تم مجھے جلا دینا پھر جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو خوب پیس کر ریزہ ریزہ کر دینا پھر ہوا میں سمندر کے اندر میری راکھ اڑا دینا کیونکہ اگر اللہ نے میرے بارے میں فیصلہ دیا تو مجھے ایسا سخت عذاب دے گا جو اس نے کبھی کسی کو نہیں دیا ہو گا۔

چنانچہ اس کے لڑکوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے زمین سے کہا اس کی راکھ جمع کر کے لاؤ جو تمھارے پاس ہے پھر وہ آدمی زندہ کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا تھا اس نے کہا اے رب تیرے ڈر سے، اللہ نے اسے بخش دیا۔

(١) صحیح بخاری: ٧٥٠٦ صحیح مسلم: ٢٤، ٢٥۔ ٢٧٥٦

(۱۰۷۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ۔)) (۱)

قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي ذٰلِكَ: لِئَلَّا يَتَّكِلَ أَحَدٌ۔

وَلَا يَيْأَسَ أَحَدٌ قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدَ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَالرَّجُلُ الَّذِي أَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ كَانَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَبِالْبَعْثِ وَلٰكِنَّهُ ظَنَّ أَنَّهُ إِذَا فُعِلَ بِهِ مَا أَمَرَ بِهِ لَمْ يُعَذَّبْ، فَغُفِرَ لَهُ بِمَخَافَتِهِ وَقَوْلُهُ: فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ، يَعْنِي: لَئِنْ ... بِهٰذِهِ لَيُعَذِّبَنِّي ظَنًّا مِنْهُ بِأَنَّهُ إِنَّمَا يُعَذَّبُ إِذَا دُفِنَ عَلٰى حَالِهِ، فَإِذَا أُحْرِقَ وَتَفَرَّقَتْ أَجْزَاؤُهُ لَمْ يُعَذَّبْ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ جَهْلًا، فَأَدْرَكَتْهُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأُنْقِذَ بِهِ مَعَ إِسْرَافِهِ وَجَهْلِهِ مِنْ عَذَابِهِ نَسْأَلُ اللّٰهَ رَحْمَتَهُ، وَنَتَعَوَّذُ بِهِ مِنَ النَّارِ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهَا لَمْ تُدْرِكْهَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعُذِّبَتْ بِذَنْبِهَا۔

وَيَشْهَدُ لِجَمِيعِ ذٰلِكَ، قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ فَمَا دُونَ الشِّرْكِ فِي مَشِيئَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَذٰلِكَ غَيْبٌ: فَالْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَلَمْ يَغْتَرَّ بِهَا، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ خَائِفًا رَاجِيًا، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ۔

۱۰۷۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت جہنم میں اس لیے داخل ہوئی کیونکہ اس نے ایک بلی کو باندھ دیا تھا اور وہ اسے کھانا دیتی تھی اور نہ ہی چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑوں مکوڑوں کو ہی کھالے یہاں تک کہ وہ بلی مرگئی۔

زہری کہتے ہیں کہ اس کے اندر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ کوئی پوری طرح بھروسہ کرکے نہ بیٹھ جائے اور نہ کوئی مایوس ہو۔ (بلکہ خوف اور امید کی حالت میں رہے)

شیخ احمدؒ کہتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے نفس پر زیادتی کی تھی وہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا تھا لیکن اس نے یہ خیال کیا تھا کہ اگر وہ ایسا کرے گا تو عذاب سے بچ جائے گا پھر

(۱) صحیح بخاری: ۳۳۱۸، صحیح مسلم: ۲۷۵۶

اللہ نے اسے اس کے خوف کھانے کی وجہ سے معاف کر دیا اس کا اللہ کے بارے میں یہ کہنا کہ اگر اللہ نے میرے بارے میں فیصلہ کیا تو مجھے بہت سزا دے گا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ یہ سمجھتا تھا کہ اگر وہ اسی حالت پر مرا تو عذاب دیا جائے گا اور اگر جلا دیا گیا اور اس کی راکھ بکھیر دی گئی تو عذاب سے بچ جائے گا حالاں کہ یہ اس کی نادانی تھی، پھر اللہ کی رحمت نے اسے بچالیا البتہ عورت کو اللہ کی رحمت حاصل نہیں ہوئی اور اس کو اس کے گناہ کی سزا ملی۔

ان تمام باتوں پر گواہ، اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: اور اس کے (یعنی شرک کے) سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور یہ غیب کی بات ہے جسے اللہ ہی جانتا ہے۔ پس عقلمند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو اللہ کے حکم کے تابع کر دے اور اللہ کے احکامات کے ساتھ غداری نہ کرے اور موت کے بعد کیلئے عمل کرے اور خوف و امید کی حالت میں رہے۔

(۲۹۴) باب من أحب الله عز وجل وأحب رسول الله ﷺ وأكثر من تلاوة القرآن، وداوم على ذكر الرحمن وتابع الرسول فيما سن من الأحكام

اللہ اور اس کے رسول کی محبت اور کثرت سے قرآن کی تلاوت، اللہ کا ذکر پابندی سے کرنا، اور رسول ﷺ کی اتباع کرنا

قال الله عز وجل: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ﴾ (البقرة: ١٦٥)

وقال: ﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾ (آل عمران: ٣١)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت رہتے ہیں۔

اور فرمایا: کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

(۱۰۷۷) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَقَدْ وَجَدَ لَهُنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُوقَدَ لَهُ نَارًا فَيُقْذَفُ فِيهَا۔)) عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: فَذَكَرَهُ۔[1]

۱۰۷۷۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں جس کے اندر ہوں وہ ایمان کا مزہ پاتا ہے، ایک یہ کہ اللہ اور اس کے رسول ساری چیزوں سے اس کے نزدیک زیادہ محبوب ہوں، دوسرے یہ کہ وہ کسی شخص سے صرف اللہ کی خاطر محبت کرے، تیسرے یہ کہ ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف لوٹنا اسے ایسے ہی ناپسند ہو جیسے کہ آگ میں ڈالا جانا۔ (یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے)

(۱۰۷۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ ، وَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللّٰهِ ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي۔))[2]

۱۰۷۸۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ سے محبت کرو کیونکہ وہ تم کو صبح و شام اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور مجھ سے اللہ کی خاطر محبت کرو اور میرے گھر والوں سے میری خاطر محبت کرو۔

(۱۰۷۹) عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا ؟)) فَلَمْ يَذْكُرْ كَثِيرًا إِلَّا أَنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ، قَالَ: ((فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ۔))[3]

۱۰۷۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے

(۱) صحیح بخاری: ۲۱ صحیح مسلم: ۶۷۔۴۳

(۲) ضعیف۔ سنن ترمذی: ۳۷۸۹ مستدرک حاکم: ۳/ ۱۵۰، وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع: ۱۷۶

(۳) صحیح بخاری: ۶۱۶۷ صحیح مسلم: ۱۶۱۔۲۶۳۹

اس نے کہا کچھ نہیں سوائے اس کے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبّت کرتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ رہو گے جس سے تم محبّت کرو گے۔

(۱۰۸۰) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَحَدُكُمْ خَيْرُكُمْ)) وَقَالَ الْآخَرُ: ((أَفْضَلُكُمْ ـ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ ـ))[۱]

۱۰۸۰۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر اور بعض روایتوں میں ہے کہ تم میں سب سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۱۰۸۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ إِلَى الْجَنَّةِ طَرِيقًا، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ تَعَالَى، يَتَعَاطَوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ ـ))[۲]

۱۰۸۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جس نے کسی مُسلمان سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کر دے گا، اور جو کسی تنگ دست کے لیے آسانی فراہم کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لیے آسانی فراہم کر دے گا، اور جو کسی مُسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا، اور اللہ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔ جس نے علم حاصل کرنے کے لیے کوئی راستہ اختیار کیا تو

(۱) صحیح بخاری ۵۰۲۷ سنن ابوداؤد ۱۴۵۲ سنن ترمذی ۲۹۰۷

(۲) صحیح مسلم : ۳۸۔۲۶۹۹۔ ابوداؤد، رقم: ۴۹۴۶، سنن ترمذی ۱۴۲۵

اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دے گا اور جب اللہ کے کسی گھر میں کچھ لوگ اکٹھے جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں تو ان کے اوپر اللہ سکینت نازل کرتا ہے اور ان کو فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر ان لوگوں کے درمیان کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے) اور جو عمل میں سست ہو اس کو اس کا حسب ونسب تیز نہیں بنا سکتا۔

(۱۰۸۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّعْلَمَ أَنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَلْيَنْظُرْ، فَإِنْ كَانَ يُحِبُّ الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔ (۱)

۱۰۸۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص یہ جاننا چاہے کہ وہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت کرتا ہے تو وہ دیکھے کہ وہ قرآن سے محبت کرتا ہے کہ نہیں پس اگر وہ قرآن سے محبت کرتا ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

(۱۰۸۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيَّانِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلَانِهِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ۔)) وَقَالَ الْآخَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِأَمْرٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ: ((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا بِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔)) (۲)

۱۰۸۳۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے سوال کرنے لگے ایک شخص نے آپ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کون آدمی بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال اچھے ہوں، اور دوسرے شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکامات ہمارے اوپر بہت ہو گئے پس آپ ﷺ مجھے ایسا عمل بتائیے جس سے میں چمٹا رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے ہمیشہ تر رکھو۔

---

(۱) صحیح۔ موقوف۔ شعب الایمان

(۲) صحیح۔ سنن ترمذی ۳۳۳۰۔ سنن ابن ماجہ ۳۷۹۳۔ مسند احمد ۱۷۶۸۰۔ (۴/ ۱۸۸) صحیح ابن حبان ۸۱۴، و صححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۷۷۰۰

(۱۰۸٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ، قَالَ: ((جَاءَتِ الْمَلَائِکَةُ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ وَہُوَ نَائِمٌ ، فَقَالَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّہُ نَائِمٌ ، وَقَالَ بَعْضُہُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ ، فَقَالُوْا: إِنَّ مَثَلَہُ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَی دَارًا فَجَعَلَ فِيْہَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا ، مَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَکَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْکُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ ، فَقَالُوْا: أَوِّلُوْا أَنْ يَفْقَہُہَا ، فَقَالَ بَعْضُہُمْ: إِنَّہُ نَائِمٌ ، وَقَالَ بَعْضُہُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ ، قَالُوْا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰہَ ، وَمَنْ عَصَی مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ۔))[1]

۱۰۸٤۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ فرشتے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ اس وقت سو رہے تھے۔ ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ وہ سو رہے ہیں اور بعض نے کہا کہ ان کی آنکھ سو رہی ہے اور دل بیدار ہے، انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے گھر بنایا اور اس کے اندر دستر خوان لگایا اور بلانے والے کو بھیجا، پس جس نے بلانے والے کی دعوت قبول کی وہ گھر میں آیا اور کھانا کھایا۔ اور جس نے بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کی وہ گھر نہیں آیا اور کھانا بھی نہیں کھایا، انہوں نے کہا کہ اس بات کی وضاحت کرو تاکہ وہ سمجھ جائیں۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں، اور بعض نے کہا کہ ان کی آنکھ سوئی ہوئی ہے اور دل جاگتا ہے، انہوں نے کہا کہ گھر جنّت ہے اور داعی محمد ﷺ ہیں۔ پس جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور محمد ﷺ کے ہی ذریعے لوگوں کے درمیان فرق کیا جائے گا۔

(۲۹۵) باب من غدا وراح فی تعلم الکتاب والسنة

(۱) صحیح بخاری ۷۲۸۱

جو کتاب وسنت سیکھنے میں صبح وشام بسر کرے

(١٠٨٥) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، يَقُولُ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَا إِلَى بُطْحَانَ . . . أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ . . . فَيَأْتِيَ كُلَّ يَوْمٍ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ زَهْرَاوَيْنِ فَيَأْخُذُهُمَا مِنْ غَيْرِ إِثْمٍ بِاللّٰهِ وَلَا قَطِيعَةِ رَحِمٍ۔)) قَالَ: قُلْنَا: كُلُّنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ يُحِبُّ ذٰلِكَ ، قَالَ: ((يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثٍ ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ۔))(١)

١٠٨٥۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور ہم صفہ میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون شخص یہ پسند کرے گا کہ بطحان یا عقیق کی طرف جائے اور روزانہ دو بڑے کوہان والی عمدہ اونٹنی لے کر آئے پھر انہیں بغیر گناہ اور قطع رحم کے حاصل کرلے۔ ہم نے کہا کہ: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک یہ چاہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص مسجد جائے اور قرآن کی دو آیتیں سیکھے یہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں چار اونٹنیوں اور ان کے برابر اونٹوں کی عددوں سے بہتر ہیں۔

(١٠٨٦) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ أَجْرُ مُعْتَمِرٍ . . . تَامِّ الْعُمْرَةِ . . . وَمَنْ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ فَلَهُ أَجْرُ حَاجٍّ تَامِّ الْحَجَّةِ۔))(٢)

١٠٨٦۔ حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت مسجد جائے اور اس کا ارادہ صرف بھلائی (علم دین) سیکھنے یا سکھانے کا ہو تو اس

(١) صحیح مسلم ٢٥١۔ ٨٠٣۔ سنن ابوداود ١٤٥٦۔ مسند احمد ١٥٤/٤ (١٧٤٠٨) صحیح ابن حبان ١١٥

(٢) حاکم: ٩١/١، معجم الکبیر طبرانی: ١١٢/٨

کے لیے عمرہ کرنے والے کا پورا پورا ثواب ہے اور جو شخص مسجد شام کے وقت جائے اور اس کا ارادہ صرف بھلائی (علم دین) سیکھنے اور سکھانے کا ہو تو اس کے لیے حج کرنے والے کا پورا پورا ثواب ہے۔

(۱۰۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هٰذَا ، لَمْ يَأْتِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ جَاءَهُ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ۔))(۱)

۱۰۸۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص میری اس مسجد میں صرف علم دین سیکھنے یا سکھانے کیلئے آئے وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے درجے میں ہے اور جو شخص کسی دوسرے مقصد سے آئے وہ اس شخص کی طرح ہے جو دوسرے کے سامان کی طرف دیکھ رہا ہو۔

(۱۰۸۸) عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ، إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ أَطْلُبُ حَدِيثًا بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: مَا جَاءَتْنِي بِكَ حَاجَةٌ وَلَا جَاءَتْ بِكَ تِجَارَةٌ وَلَا جَاءَ بِكَ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثُ ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ

(۱) صحیح۔ سنن ابن ماجہ ۲۲۷۔ مسند احمد ۲/ ۳۵۰ (۸۶۰۳) صحیح ابن حبان ۸۷، مستدرک حاکم: ۱/۹۱، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۶۱۸۴

يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا ، وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ فَقَدْ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ .)) (۱)

۱۰۸۸۔ کثیر بن قیس کہتے ہیں کہ میں ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ دمشق کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا: اے ابو درداء رضی اللہ عنہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے ایک حدیث کی تلاش میں آیا ہوں جس کے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا تم میرے پاس نہ کسی ضرورت نہ کسی تجارت بلکہ صرف اس حدیث کے لیے آئے ہو؟ میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے کسی راستے پر چلائے گا اور فرشتے طالب علم کے لیے اپنا پر خوش ہو کر بچھاتے ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہی ہے جیسے چودھویں رات میں چاند کی فضیلت سارے ستاروں پر اور آسمان وزمین میں جتنی چیزیں ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں جو پانی میں ہوتی ہے عالم کی بخشش کے لیے دعا کرتی ہیں۔ اور علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء اپنی وراثت میں درہم و دینار چھوڑ کر نہیں جاتے بلکہ علم کو چھوڑ کر جاتے ہیں پس جس نے اس کو حاصل کیا اس نے بہت بڑی چیز حاصل کی۔"

(۱۰۸۹) فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ بِدِمَشْقَ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ، جِئْتُكَ مِنَ الْمَدِينَةِ ، مَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ: وَلَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ: وَلَا لِتِجَارَةٍ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ: وَلَا جِئْتَ إِلَّا لِهَذَا الْحَدِيثِ؟ قَالَ: لَا ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ . (۲)

۱۰۸۹۔ یہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی آئی ہے جس میں کثیر بن قیس کہتے

(۱) صحیح۔ سنن ابو داود ۳۶۴۱۔ سنن ابن ماجہ ۲۲۳۔ مسند احمد ۵/ ۱۹۶ (۲۱۷۱۵) صحیح ابن حبان ۸۸، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۶۲۹۷

(۲) صحیح۔ سنن ابو داود ۳۶۴۱۔ سنن ابن ماجہ ۲۲۳۔ مسند احمد ۵/ ۱۹۶ (۲۱۷۱۵) صحیح ابن حبان ۸۸، وصححہ الالبانی فی صحیح الجامع: ۶۲۹۷

ہیں میں ابو درداء کے پاس دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتفاق سے ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ابو درداء میں آپ کے پاس ایک حدیث معلوم کرنے کے لیے مدینہ سے آیا ہوں یعنی رسول اللہ ﷺ کے شہر سے، مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم کسی اور کام سے نہیں آئے ہو اس نے کہا نہیں، ابو درداء نے کہا تم کسی تجارت کے لیے نہیں آئے ہو؟ اس نے کہا نہیں، ابو درداء نے کہا اس حدیث کے علاوہ اور کسی ضرورت سے نہیں آئے ہو؟ اس نے کہا، نہیں پھر انہوں نے حدیث بیان کی۔

(۱۰۹۰) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: بَعَثَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ ، فَقُلْنَا: مَا بَعَثَ إِلَيْهِ بِهٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِشَيْئٍ يَسْأَلُهُ ، فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْنَاهُ ، فَقَالَ: نَعَمْ ، سَأَلَنَا عَنْ كَلِمَةٍ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ۔ ثَلَاثٌ لَا يُغَلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ ، وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأُمُورِ ، وَالِاعْتِصَامُ بِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ ، فَإِنَّ دُعَاءَهُمْ يُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ الْآخِرَةَ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ الْغِنٰى فِي قَلْبِهِ ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ ، وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ الدُّنْيَا فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ۔)) (۱)

۱۰۹۰۔ عبدالرحمن بن ابان اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ مروان بن حکم نے زید بن ثابت کے پاس دوپہر کے وقت ایک آدمی کو بھیجا ہم نے کہا کہ اس نے اس وقت ان کے پاس کسی مسئلہ کو پوچھنے ہی کے لیے بھیجا ہے۔ پھر جب وہ آدمی نکل گیا تو ہم نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا ہاں اس نے ہم سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا ہے جس کو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

(۱) صحیح۔ سنن ترمذی ۲۸۴۷ سنن ابو داوٗد ۳۶۶۰ سنن ابن ماجہ ۲۳۰ سنن دارمی ۲۲۹، وصححہ الالبانی فی الصحیحہ: ۴۱۰۳

فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے مجھ سے کوئی حدیث سنی پھر اس کی حفاظت کی پھر اس کو لوگوں تک پہنچایا بہت سے فقہ کے حامل فقہ کو اس شخص کے پاس پہنچاتے ہیں جو ان سے بڑا فقیہ ہوتا ہے، اور بہت سے فقہ کے حامل حقیقت میں فقیہ نہیں ہوتے۔ تین چیزوں کے بارے میں مومن کا دل خیانت نہیں کرتا ایک اللہ کے لیے خالص عمل کرنے میں، دوسرا (مسلمانوں کے) حکام کے ساتھ خیر خواہی کرنے میں، تیسرا مسلمان کی جماعت کو لازم پکڑنے میں۔ مسلمانوں کی دعائیں ان کو پیچھے سے گھیرے رہتی ہیں (یعنی حفاظت کرتی ہیں) اور جس کی نیت آخرت ہو اللہ اس کے معاملے کو جمع کر دیتا ہے اور غناء اس کے دل میں ڈال دیتا ہے اور دنیا نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے پاس آتی ہے۔ اور جس کی نیت دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو پراگندہ و منتشر کر دیتا ہے اور اس کو اس کی نگاہوں کے سامنے کر دیتا ہے اور دنیا سے اس کو وہی چیز ملتی ہے جو اس کے لیے لکھ دی گئی ہے۔

(۱۰۹۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً ، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔)) (۱)

۱۰۹۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری باتوں کو لوگوں تک پہنچاؤ اگرچہ وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔ اور بنی اسرائیل سے جو روایت ہے اسے بیان کرو اس کے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۱) صحیح بخاری ۳۴۶۱، ترمذی: ۲۶۶۹

(۲۹۶) باب قول الله عز وجل ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلاً﴾

اللہ تعالیٰ کا قول: ”وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ہو، بیشک ہم نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے“

وقولہ: ﴿وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ كَانَ سَعْيُهُم مَّشْكُورًا﴾ (بنی اسرائیل:۱۹)

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَهْلِكُ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا هَالِكٌ۔))

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کے لیے ہونی چاہیے وہ کرتا بھی ہو اور وہ باایمان بھی ہو پس یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی اللہ کے یہاں پوری قدردانی کی جائے گی۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے پاس وہی شخص ہلاک ہوگا جو حقیقت میں ہلاک ہونے والا ہے۔

(۱۰۹۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ((إِنَّ رَبَّكُمْ رَحِيمٌ، مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ، وَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ۔ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَلَيْهِ وَاحِدَةٌ أَوْ مَحَاهَا اللّٰهُ، وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا هَالِكٌ۔)) (۱)

قَالَ الشَّيْخُ الإِمَامُ أَحْمَدُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِاعْتِقَادِ مَا سَبَقَ ذِكْرُنَا لَهُ فِي كِتَابِ الاعْتِقَادِ، وَأَعَانَهُ عَلَى عِبَادَتِهِ بِمَا قَدْ بَيَّنَّا ذِكْرَهُ فِي مُخْتَصَرِ كِتَابِ السُّنَنِ فِي الْعِبَادَاتِ وَالْمُعَامَلَاتِ وَالْمُنَاكَحَاتِ وَالْحُدُودِ وَالأَحْكَامِ، ثُمَّ عَلَى اسْتِعْمَالِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الآيَاتِ فِيهِ وَفِي هَذَا الْكِتَابِ فِي أُمُورِ الْمَعَاشِ وَالْمَعَادِ

(۱) صحیح بخاری ۶۴۹۱ صحیح مسلم ۲۰۷، ۲۰۸۔ ۱۳۱ امسند احمد ا/ ۳۱۰ (۲۸۲۷)

وَفِيمَا يَلِيهِ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنْ كِتَابِ الدَّعَوَاتِ، كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَوْلُهُ حَقٌّ، وَوَعْدُهُ صِدْقٌ: ﴿إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا﴾ وَاللَّهَ نَسْأَلُ عَوْنَهُ عَلَى عِبَادَتِهِ، وَإِلَيْهِ نَرْغَبُ فِي حُسْنِ تَوْفِيقِهِ فَلَا وُصُولَ إِلَى مَعْرِفَتِهِ وَطَاعَتِهِ إِلَّا بِفَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ﴾ (النور:٢١)

وَنَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ، وَنَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ، فَلَا سَبِيلَ إِلَى الْفَوْزِ بِجَنَّتِهِ وَالنَّجَاةِ مِنْ عُقُوبَتِهِ إِلَّا بِفَضْلِهِ وَسَعَةِ رَحْمَتِهِ۔

۱۰۹۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تمہارا رب رحیم ہے پس جس شخص نے کسی نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہیں کیا تو اس کے لیے وہ نیکی لکھ دی جاتی ہے، اس نے اس پر عمل کیا تو اس کے لیے دس گنا سے سات سو گنا تک اور اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس شخص نے برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہیں کیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ پس اگر اس نے اس پر عمل کر لیا تو اس کے لیے ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے، یا اللہ تعالیٰ اس کی لغزش کو معاف کر دیتا ہے۔ اور اللہ کے پاس وہی شخص ہلاک ہو گا جو حقیقت میں ہلاک ہونے والا ہے۔

شیخ امام احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس کو اللہ تعالیٰ اس بات کی توفیق دے کہ اس چیز پر اعتقاد رکھے جس کو ہم نے کتاب الاعتقاد میں بیان کیا ہے اور ان عبادات کو کرنے کی توفیق دے جن کو ہم نے مختصر کتاب السنن میں عبادات معاملات، مناکحات، حدود اور احکام کے باب میں ذکر کیا ہے اور اس کے اندر جو ہم نے آیات بیان کی ہیں اس پر عمل کی توفیق دے اور اس کتاب کے اندر جو دنیا اور آخرت کے بارے میں بیان ہے اس پر عمل کی توفیق دے اور کتاب الدعوات میں جو چیزیں بیان کی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی توفیق دے تو وہ ان لوگوں میں سے ہو گا جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اس کا کہا حق اور اس کا وعدہ سچا ہے: ”ہم کسی نیک عمل کرنے

والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے''۔

اللہ تعالیٰ سے ہم عبادت کی توفیق مانگتے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں، اس لیے کہ ہم اس کی رحمت و فضل سے ہی اس کی معرفت و اطاعت تک پہنچ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی کبھی بھی پاک وصاف نہ ہوتا لیکن اللہ جسے پاک کرنا چاہے کر دیتا ہے''۔

اللہ سے ہم جنّت مانگتے ہیں اور جہنم سے پناہ مانگتے ہیں پس اللہ کے فضل و کرم ہی سے جنّت مل سکتی ہے اور جہنم سے بچا جا سکتا ہے۔

(۱۰۹۳) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَإِنَّهُ لَنْ يَنْجُوَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ۔)) قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَفَضْلٍ۔))(1)

۱۰۹۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میانہ روی اختیار کرو اس لیے کہ تم میں سے کوئی بھی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں پائے گا۔ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا آپ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں بھی نہیں الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت و فضل سے ڈھانپ لے۔

(۱۰۹٤) عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَهُ۔(2)

وَعَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَهٰذَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا أَمْكَنَهُ الْعَمَلُ بِالطَّاعَةِ بِتَوْفِيقِ اللّٰهِ إِيَّاهُ لِذٰلِكَ وَإِنَّمَا تَرَكَ الْمَعْصِيَةَ بِعِصْمَةِ اللّٰهِ إِيَّاهُ عَنْهَا وَالتَّوْفِيقُ وَالْعِصْمَةُ بِإِرَادَةِ اللّٰهِ وَتَوْفِيقِهِ وَعِصْمَتِهِ، وَهِيَ رَحْمَتُهُ فَالنَّجَاةُ فِي الْحَقِيقَةِ وَاقِعَةٌ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَفَضْلِهِ، وَلَا بُدَّ مِنَ الْعَمَلِ لِامْتِثَالِ الْأَمْرِ، وَلِتَكُنْ عَلَامَةُ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِلْعَامِلِينَ فِي الْمَعَادِ، ثُمَّ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ إِنَّمَا يَعْمَلُ مَا تَيَسَّرَ لَهُ عَلَى مَا جَرَى بِهِ

(۱) صحیح بخاری: ۵۶۷۳، صحیح مسلم ۷۶۔ ۲۸۱۷، سنن ابن ماجہ ۴۲۰۱، مسند احمد ۲/ ۴۹۵ (۱۰۴۲۵)

(۲) صحیح مسلم ۷۶۔ ۲۸۱۷، سنن ابن ماجہ ۴۲۰۱، مسند احمد ۲/ ۴۹۵ (۱۰۴۲۵)

الْقَلَمُ فِي الْأَزَلِ كَانَ فِي عِلْمِ اللّٰهِ أَنَّهُ يَعْمَلُ۔

۱۰۹۴۔ یہ روایت اعمش نے ابو صالح سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کی ہے۔

شیخ امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ اس لیے ہے کیونکہ نیک عمل اللہ کی توفیق ہی سے حاصل ہوتا ہے اور برائی سے بچنا اللہ کے بچانے ہی سے ہوتا ہے۔ لہٰذا نجات حقیقت میں اللہ کے فضل و کرم سے ہی حاصل ہو گی، لیکن عمل کرنا اللہ کے احکامات بجالانے کے لیے ضروری ہے، تاکہ وہ اس چیز کی علامت بنے جو اللہ نے عمل کرنے والوں کے لیے آخرت میں تیار کر رکھا ہے۔ پھر ہر آدمی وہی عمل کرتا ہے جو اس کے لیے آسان بنا دیا گیا ہے اور جو اس کے لیے روز اول میں مقدر کر دیا گیا ہے اور اللہ کے علم میں ہے کہ وہ ایسا کرے گا۔

(۱۰۹۵) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ۔)) [1]

۱۰۹۵۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم عمل کرو کیونکہ ہر شخص کے لیے وہ چیز آسان کر دی گئی ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

آخر کتاب الآدب للبیهقی رحمہ اللہ

والحمد للہ رب العالمین

وصلواتہ علی سیدنا محمد سید المرسلین

وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیمًا۔

(۱) صحیح مسلم ۸۔۷ ۲۶۴۷ صحیح بخاری ۷۵۵۲

مصادر و مراجع للتخریج

القرآن الکریم
صحیح بخاری
صحیح مسلم
سنن ابوداؤد
سنن ترمذی
سنن نسائی
سنن ابن ماجہ
مسند احمد
صحیح ابن حبان
صحیح ابن خزیمہ
الادب المفرد
سنن الکبریٰ للبیہقی
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ
مستدرک حاکم
شعب الایمان للبیہقی
مؤطا امام مالک
مصنف عبد الرزاق
فتح الباری
سنن دارمی
جامع الکبیر
معجم کبیر للطبرانی
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی
الموضوعات لابن الجوزی
البدایۃ والنہایۃ
کشف الخفاء
درر المنتشرۃ
سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ
مصنف ابن ابی شیبۃ
العلل لابن ابی حاتم
مجمع الزوائد للہیثمی
شرح السنۃ للبغوی
جمع الجوامع
موارد الظمآن للہیثمی
ابن عساکر
الترغیب والترہیب
الکامل لابن عدی
الزہد لابن ابی عاصم
الزہد لابن المبارک
سنن الکبریٰ للنسائی



رسول اللہ ﷺ کے کریمانہ

آدابِ زندگی

کی خصوصیات

زندگی کے تمام شخصی اور اجتماعی آداب کا ''بہترین مجموعہ''۔

امام ابوبکر بیہقی رحمہ اللہ کی تحقیقی و تصنیفی خدماتِ حدیث کا شان دار مرقع۔

صحیح وضعیف کی نشان دہی۔

محدثِ عصر علامہ البانی رحمہ اللہ کی تصحیح وتضعیف کی تحقیق سے مزیّن۔

''آدابِ زندگی'' پر ایک منفرد اور احادیث نبوی ﷺ سے آراستہ وپیراستہ کتاب۔

تقریباً ۲۰ عظیم اور گراں ''مجموعہ ہائے حدیث'' سے مستفادہ۔

ناشر و تاجر

دار الکتب السلفیۃ

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور

Tel: +92 42 37244404 37361505

Cell: +92 333 4334804 - 324 4336123

dk.salafiyyah@gmail.com